بیمن تفضل جاعل الارض و خالق البریۃ

دریں زمان برکات توامان و سعادت اقتران کتاب مستطاب محتوی بر مسائل اصول عقائد بادلائل عقلیہ و نقلیہ و مشتمل احکام فروعیہ دینیہ و متضمن وظائف و اوراد و آداب اخلاق و اعمال و ادعیہ مرویہ مسمی بہ

تحفۂ احمدیہ ۱۳۰۵ھ

اصلاح فرمودۂ عالیجناب مطاع کل آداب العالم الربانی النور الشعشعانی الورع التقی الزکی النقی نسیج وحدہ و فرید عصرہ العالم بالفرائض والسنن الذی عجز عن مدحہ اللسان الالسن مولانا و مقتدانا جناب السید ابو الحسن مدظلہم العالی اتصلت ایامہ باللیالی

در مطبع نامی بمقام لکھنؤ بتصحیح تمام مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد خاتم النبیین وعلی افضل الوصیین علی بن ابیطالب امیر المؤمنین وعترتہما الاطیبین الائمۃ الطاہرین الذین بذلوا جہدہم فی اشاعۃ الدین واذاعۃ الشرع المتین
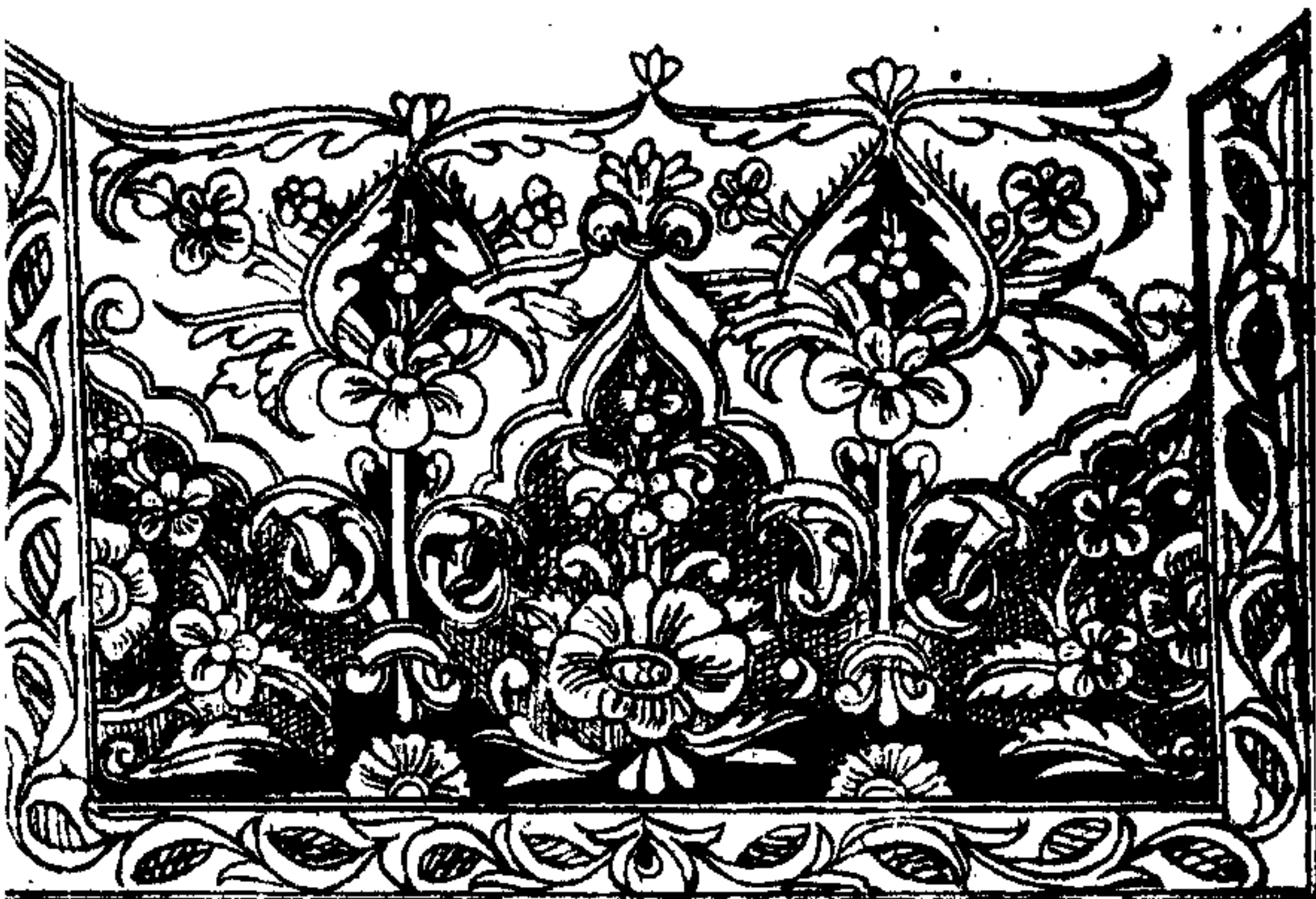
اما بعد واضح ہو کہ یہہ کتاب مشتمل ہے تین جلدون پر جلد اول عبادات مین ہے اور جلد دوم آداب و دعوات مین اور جلد سوم اعمال سال مین ہے اور ابواب اس کتاب کے بارہ تفصیل لکھے گئے ہین مقدمہ فضیلت علم مین باب پہلا اصول دین مین یعنی توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد کے بیان مین با دلیلہاے عقلی باب دوسرا طہارت کے بیان مین اور شرح مطہرات و نجاسات و وضو و غسل و تیمم اور احکام اموات کے باب تیسرا نماز کے بیان مین بتفصیل اور تعقیبات نماز اور مسائل نماز مین باب چوتھا بیان صوم اور مفطرات صوم مین باب پانچوان بیان مین زکوۃ

اور دعائین مخصوص کسی شب یا کسی روز کے ہین باب **نوان** ہلال دیکھنے اور اعمال اول ہر ماہ اور اختیارات سعد و نحس ایام ہر ماہ کے بیان مین اور ذکر نحس اکبر اور ایام ولادت و وفات ائمہ معصومین علیہم السلام مین باب **دسوان** ادعیہ و اذکار مختصر ہین جو ہر روز پڑھنا چاہیے اگر اوٹھتے بیٹھتے یا راہ چلتے ان اذکار کا ورد رہے تو بھی بہتر ہے باب **گیارھوان** تعداد اسماے الٰہی مین اور خواص اسماے حسنیٰ ہین باب **بارھوان** ادعیہ متفرقہ کے بیان مین جنکا وقت خاص معین نہین ہے ہر وقت پڑھ سکتا ہے مثلاً دعاے جوشن کبیر و صغیر و دعا کمشلول و قاف اور دعاے صحیفہ اور قدح اور معراج اور حجب وغیرہ باب **تیرھوان** زیارات چہاردہ معصوم علیہم السلام مین اور کیفیت عریضہ لکھنے کی خدمت امام زمان علیہ السلام مین **جلد سوم باب اول** بیان اعمال ماہ محرم مین **باب دوم** بیان اعمال ماہ صفر مین **باب سوم** بیان اعمال ماہ ربیع الاول مین **باب چہارم** بیان اعمال ماہ ربیع الثانی مین **باب پنجم** بیان اعمال و ادعیہ ماہ جمادی الاولے مین **باب ششم** بیان اعمال و ادعیہ ماہ جمادی الآخر مین **باب ہفتم** بیان ادعیہ و اعمال ماہ رجب مین **باب ہشتم** بیان اعمال و ادعیہ ماہ شعبان مین **باب نہم** بیان ادعیہ و اعمال ماہ رمضان المبارک مین **باب دہم** بیان اعمال و ادعیہ ماہ شوال مین **باب یازدہم** بیان ادعیہ و اعمال ماہ ذیقعدہ مین **باب دوازدہم** بیان اعمال و ادعیہ ماہ ذیحجہ مین **خاتمہ** بیان کیفیت نوروز اور اعمال روز نوروز مین

مقدمہ فضیلت علم اور طلب علم مین پہلے فضیلت علم و کیفیت اجتہاد و تقلید بطور اجمال لکھی جاتی ہے پس جان تو کہ علم اشرف سعادات و افضل کمالات ہے اور آیات و اخبار فضیلت علم مین بے شمار وارد ہوئے ہین چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب عین الحیوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین کہ باسانید معتبرہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ طلب علم ہر مسلمان پر واجب ہے تحقیق کہ حق تعالیٰ

طالبان علم کو دوست رکھتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس جانو تم کہ دین کا کمال بسبب طلب علم اور بسبب عمل کرنے کے اوس علم پر ہے بتحقیق کہ طلب علم تم لوگون پر طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے اسواسطے کہ روزی تم لوگون پر مقسوم ہو چکی ہے اور خداوند ضامن رزق ہے البتہ وہ اپنی ضمانت پر وفا کریگا اور علم اہل علم کو سپرد کیا گیا ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب علم کرو اور جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علوم دین کو یاد نکرے حق تعالیٰ قیامت مین اسکی طرف نظر نہ فرمائیگا اور اعمال اوسکے قبول نکریگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عالم کہ لوگ اوسکے علم سے نفع پاتے ہین ستر ہزار عابدون سے بہتر ہے پس جاننا چاہیے کہ تحصیل علم دین اسقدر کہ اعتقادات حقہ کو بیقین حاصل کرے اور طہارت و نماز و روزہ و دیگر اعمال و مسائل ضروریہ دریافت کرے ہر شخص پر فرض ہے اور حاصل کرنا مرتبہ اجتہاد کا واجب کفائی ہے یعنی ہر شخص پر واجب ہے مگر بعض اشخاص کے حاصل کرنے سے اور اشخاص سے ساقط ہو جاتا ہے پس لازم ہے کہ سب مومنین مسائل ضروریہ کو حاصل کرین اور چند شخص فقہ و اجتہاد مین ملکہ بہم پہونچاوین اور باقی مومنین طالبان علم کی اعانت و مدد کرین تا عقوبت آخرت سے سب کو نجات ملے اور یہ جو اس زمانہ مین رائج ہے کہ تحصیل علم کیطرف لوگ توجہ نہین کرتے اور ہزار آدمیون مین پانچ آدمی بھی تحصیل اجتہاد مین فکر نہین کرتے اور اپنی اولاد کو کار و بار دنیا سکھاتے ہین تا تحصیل معاش کے قابل ہون اور دینیات نہین پڑھاتے ہین بلکہ مانع ہوتے ہین تو یہ امر خلاف حکم خدا و رسول ہے اور موجب ہلاکت و خسران آخرت اور باعث اضمحلال دین ہے پس ضرور ہے کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ سے تین چار آدمی تحصیل علم دین کے لیے مخصوص کیے جاوین جیسا کہ خداوند عالم قرآن شریف مین فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي

الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ
یعنی کیون نہین باہر جاتے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تاکہ فقہ و معرفت حاصل کرین
دین مین اور تاکہ ڈرائین اپنی قوم کو جبکہ پھر کے جائین طرف اُس قوم کے شاید وہ
لوگ حذر کرین اور جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبا کرام سے روایت کی ہے
کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ طلب علم واجب ہے ہر مسلمان پر پس طلب علم کرو
اوسکے مقام سے اور حاصل کرو اوس علم کو اہل علم سے تحقیق کہ تعلیم کرنا رضامندی خدا
کے لیے حسنہ ہے اور طلب علم کرنا عبادت ہے اور بحث کرنا علم مین ثواب تسبیح رکھتا ہے
اور تعلیم کرنا اوس شخص کو کہ اُس علم پر عمل نکرے اور اوس علم کو نجانے صدقہ ہے اور
سکھانا طالب علم کو سبب قرب الٰہی ہے اسواسطے کہ علم سے حلال و حرام الٰہی پہچانا جاتا
ہے اور سبب روشنی راہ بہشت ہے اور مونس وحشت ہے اور مصاحب غربت ہے
اور ہمزبان ہوتا ہے تنہائی مین اور رہنما ہوتا ہے شادی و غم مین اور حربہ ہے
دشمن کے لیے اور دوستان خدا کے نزدیک زینت ہے اور مذمت جہل مین احادیث کثیرہ
وارد ہین اون مین سے چند حدیثین لکھی جاتی ہین اس زمانے مین رعیت کی دو قسمین
ہین مجتہد یا مقلد مجتہد کے لیے شرط ہے کہ عالم باعمل اور عادل و متقی ہو اور استنباط
احکام دین و مسائل شرعیہ قرآن و احادیث سے کرے اور موافق اوسکے احکام
جاری کرے اور ضعفا و جہال کو موعظت و نصیحت ہدایت کرتا رہے اور مقلد کو اخذ
کرنا مسائل اور احکام دینیہ کا مجتہد جامع الشرائط سے فروع دین مین کافی ہے اور اصول
دین مین تفکر و تدبر لازم ہے اور اوسے بدلائل عقلی سمجھنا چاہیے اور یہہ بحث متعلق علم کلام
سے ہے اور وہ علم نہایت وسیع ہے یہان بطور اختصار کے لکھا جاتا ہے **باب**
پہلا اصول دین کے بیان مین اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی**
توحید خدا کی بیان مین اس فصل مین تین مطلب ہین **مطلب پہلا** بیان

اثبات وجود خداوند عالم مین جانو کہ پہلے جو چیز کہ مکلف پر ابتداے تکلیف مین واجب ہے
تحصیل کرنا ایمان کا ہے اور ایمان جاننا اصول دین کا ہے اور اصول دین مین
اول معرفت اپنے خدا کی ہے اور وجود صانع عالم وجود اشیا سے زیادہ ظاہر
و آشکار ہے اسواسطے کہ جو کوئی فکر کرتا ہے پیدائش مین آسمانون اور زمینون
اور سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا اور ابر اور مینھ اور پہاڑ اور دریا اور
حیوانات اور اپنے بدن اور روح کی خلقت مین اور عجیب و غریب صنعتین کہ جو
حق سبحانہ و تعالی نے ان چیزونمین پیدا کی ہین تو وہ شخص جانتا ہے کہ یہہ سب
چیزین خود بخود نہین پیدا ہوئین اور کوئی انکا بنانے والا اور پیدا کرنے والا
ضرور ہے اور خالق انکا مثل ان چیزونکے نہین ہے اور کامل بالذات ہے
اور کوئی نقص اسکی صفت مین نہین ہے تحفۃ العارفین مین مذکور ہے کہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتداے
دین معرفت خدا ہے پس پوشیدہ نرہے کہ پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور
عاقل پر واجب ہے اور مراد پہچاننے سے اوسکی کنہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہے
کہ اوسمین عقل بشر عاجز اور قاصر ہے لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہے
کہ اونھین صفات سے خداوند عالم پہچانا جاتا ہے انشاء اللہ تعالی عنقریب بیان
اوسکا بالتفصیل کیا جائیگا اب جاننا چاہیئے کہ اصول دین مین تقلید کرنا اور غیر
کے قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور بدون ملاحظہ دلائل جائز
نہین ہے بلکہ چاہیئے کہ بجاے خود مذاہب مختلفہ سے ایک مذہب کی حقیت بدلائل
و براہین ثابت کرلے مبادا غیر کے کہنے سے حق سمجھکر مذہب باطل کو اختیار کیا ہو
اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکے پاس نہو اور عذاب شدید مین مبتلا
کیا جاے مگر شرط یہ ہے کہ انصاف سے غور و تامل کرے اور پاسداری مذاہب

آبا و اجداد کو دخل نہ دے تو امر حق ظاہر ہو جائیگا **مطلب دوسرا صفات ثبوتیہ کے**
بیان مین صفات ثبوتیہ اوسے کہتے ہین کہ جو باتین خداوند عالم کے لیے ثابت کرنا لازم
ہین اور وہ آٹھ صفتین ہین چنانچہ کتاب تحفۃ العارفین سے یہ بحث خلاصہ کرکے
لکھی جاتی ہے پہلی صفت یہ ہے کہ حق تعالی قدیم اور ازلی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور
ہمیشہ رہیگا اسلیے کہ اگر حادث ہوتا تو چاہیے تھا کہ قدیم نہو اور جب ثابت ہو چکا کہ
وہ واجب الوجود ہے تو اوسپر عدم اور فنا روا نہین ہو سکتا دوسری یہ کہ خدا قادر
و مختار ہے اوسکی قدرت کاملہ سے کوئی شے باہر نہین ہے یعنی ہر چیز پر قادر و توانا
ہے پس فعل کرنے اور نکرنے دونو مین مختار ہے لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے
کہتے ہین کہ خدا کو ایجاد اشیا مین اختیار نہین ہے آتش بلا مداخلت قدرت ہر شے کو
جلا دیتی ہے حالانکہ یہ اونکا خیال خام ہے اسلیے کہ اوسمین خدا کا عجز لازم آتا ہے اور
یہ نقص ہے اور جناب باری جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ اور مبرا ہے اور قدرت
اور توانائی اوسکی من کل الوجوہ کامل ہے تیسری یہ کہ خداوند عالم عالم ہے یعنی ہر
جزو و کل سے آگاہ اور مطلع ہے خواہ موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوسکا قبل وجود اشیا
اور بعد وجود اشیا یکسان ہے کچھ تفاوت نہین رکھتا اسلیے کہ اگر ازل سے نجانتا تھا
تو جاہل ہوگا اور اوسپر جہل روا نہین ہے چوتھی یہ ہے کہ جناب قدس الہی حی قدیم ہے یعنی
زندہ ہے اوسکو موت اور فنا نہین اسلیے کہ اگر زندہ نہو تو اوسپر علم اور قدرت دونو
محال ہونگے پانچوین یہ ہے کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہے اور معنی مدرک کے یہ ہین
کہ جو چیزین کہ ہم بواسطہ حواس یعنی آلات جسمانی دریافت کرتے ہین جناب باری اون
چیزونکو بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہے اوسکو آلات حواس کی حاجت نہین ہے
اسلیے کہ اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے حواس کو بھی پیدا کیا ہے اور اسیطرح بدون حاجت
گوش ہر ایک کی آواز سنتا ہے اور بدون حاجت چشم ہر ایک کو دیکھتا ہے لیکن جسوقت

جسکے لیے جو کہ مصلحت جانتا ہے کرتا ہے کبھی بیمار کرتا ہے کبھی صحت عنایت فرماتا ہے کبھی مار
ڈالتا ہے اسلیے کہ اپنے بندون کے حال اور مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہے اوس سے
کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات اور روایات مین وارد ہوا ہے کہ جناب باری نے
دو لوحین پیدا کی ہین اور اونمین سب چیزین لکھی ہین ایک کا نام لوح محفوظ ہے
کہ اوس مین جو کچھ لکھا جاتا ہے ہرگز فرق نہین ہوتا اسلیے کہ وہ موافق مصلحت و
مطابق علم رب العزۃ ہوتا ہے دوسری لوح محو و اثبات ہے کہ اوس مین جو کچھ
مرقوم ہوتا ہے حسب مصالح و حکمت تغیر و تبدل احکام بھی مشروط کیا جاتا ہے وہ
محو ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کی عمر کے پچاس برس لکھے ہین یعنی مقتضا حکمت یہ ہے کہ
جبتک اوس سے کوئی چیز باعث اوسکی زیادتی اور کمی عمر کا نہو عمر اوسکی پچاس برس کی
پوری ہوگی اور جسوقت کہ اوس سے عمل خیر مثل صلۂ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا تو پچاس
برس کے ساٹھ برس لکھدیے جائینگے اور جسوقت کہ قطع رحم کریگا تو پچاس برس کے چالیس رہ
جائینگے بخلاف لوح محفوظ کہ جو کچھ اوسمین مرقوم ہو چکا ہے زیادتی و کمی اوسمین نہین ہو تی
مثل اسکے کہ لوح محفوظ مین تحریر ہو گیا ہے کہ زید البتہ صلۂ رحم کریگا اور اس سبب سے
عمر اوسکی ساٹھ برس کی معین ہوگی یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بسبب قطع رحم
اوسکی چالیس برس کی رہجائیگی اور بظاہر غرض اس لوح محو و اثبات سے یہ ہے تا لوگون
پر ظاہر ہو کہ اعمال خیر کو امور تقدیر مین اسدرجہ تاثیر ہے کہ اونکے بجالانیکی وجہ سے عمر زیادہ
ہو جاتی ہے اور کسقدر اعمال بد کی نحوست ہوتی ہے کہ اونکے مرتکب ہونے سے عمر کم ہوجاتی
ہے چھٹی یہہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہے اور مرید کے معنی کئی ہین ایک یہہ کہ جناب
باری اپنے افعال کو بارادہ واقع کرتا ہے جیسا کہ متکلمین امامیہ فرماتے ہین کہ مراد ارادے
سے علم بمصلحت فعل ہے پس جو فعل کرتا ہے اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے اسلیے
کہ ارادہ علم کی قسم سے ہے اور علم عین ذات ہے کہ اوسکو تغیر و تبدل نہین ہوتا دوسرے

کسی فعل سے کارہ ہونا اور کراہت سے مراد بنابران معنون کے علم مفسدہ ہے پس
حق تعالے کا ارادہ وقت مصلحت فعل سے اور وقت مفسدۂ ترک اسسے متعلق ہوتا ہے
اور اس تعلق کو بھی کبھی ارادہ اور کراہت کہتے ہین تیسرے معنی ارادے کے یہہ ہین کہ موجود
کرنیکو ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت کہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثوںمین وارد ہوا ہے
چوتھے معنی ارادے کے یہہ ہین کہ جناب قدس الٰہی اپنے بندون سے ارادہ طاعت کا
کرتا ہے اور اوسنے ارادۂ ارتکاب معصیت نہین کرتا بلکہ ارتکاب معصیت سے کراہت رکھتا
ہے اور بیان ارادے سے مراد یہہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالے نے بندون کو حکم اطاعت
کیا ہے اور مراد کراہت سے یہہ ہے کہ معصیت سے منع فرمایا ہے پانچوین معنی یہہ ہین
کا ارادہ توفیق دیتا ہے اور کراہت یہہ ہے کہ سلب توفیق کرتا ہے ساتوین یہہ کہ حق
تعالے متکلم ہے یعنی خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہے جس چیز مین چاہے کلام پیدا
کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے لیے شجرۂ طور مین ایجاد کلام فرمایا
آٹھوین یہہ کہ خداوند عالم صادق ہے یعنی کلام اوسکا سچ ہے اسلیے کہ کذب قبیح ہے
اور فعل قبیح سے ذات مقدس الٰہی مبرا ہے **مطلب تیسرا صفات سلبیہ کے بیان مین**
صفات سلبیہ اوسے کہتے ہین کہ جن امور سے خداوند عالم منزہ ہے اور وہ چھہ ہین
تحفۃ العوام مین منقول ہے کہ جسکا خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ صفات سلبیہ مین سے
پہلے شریک نہین ہے کہ خدا شریک نہین رکھتا اور سوا خدا کے واحد ویکتا کوئی دوسرا
یا تیسرا خدا نہین ہے پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد احد ہے یعنی سوا اوسکے کوئی اور
واجب الوجود نہین ہے اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہے ممکنات سے ہے اور ایک
مصنوع اوسکے مصنوعات سے ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ خداوندی مین کسی کو شریک نہین
کرتا اسلیے کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور ان مین سے ایک کسی چیز کا
ارادہ کرے اور دوسرا اوسکا مانع ہوسکے تو اول کا عجز لازم آتا ہے اور اگر مانع نہو سکے

تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہے اور خدا پر عجز روا نہین ہے اور اگر دونون کے موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے اور یہہ محال ہے **دوسری** صفات سلبیہ سے یہہ ہے کہ جناب باری کے لیے صورت اور جسم نہین ہے کہ وہ ان دونون سے مبرا ہے اس لیے کہ اگر اوسکے لیے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو چاہیئے تھا کہ کوئی اوسکے مشابہ اور مثل بھی ہوتا حالانکہ کوئی اوسکے مثل نہین ہے لیکن سنیوئین تابعان احمد حنبل کہتے ہین کہ خدا کے صورت اور جسم ہے اور عرش پر بیٹھا ہے اور جسم اوسکا عرش سے بقدر چہار بالشت زیادہ ہے اور بالشت بھی اوسی کے ہین اور ہر شب جمعہ کو ایک گدھے پر سوار ہوکے زمین پر آتا ہے اور صبح تک ندا کرتا ہے کہ آیا میرے بندونمین سے کوئی ایسا ہے کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور مین توبہ اوسکی قبول کرون اور بعض اہل سنت کہتے ہین کہ زمانۂ حضرت نوح مین جسوقت کہ طوفان آیا تو حق تعالے اسقدر رویا کہ اوسکی آنکھین آشوب کر گئین اور ملائکہ عیادت کے لیے حاضر ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ خدا بصورت انسان کبیر السن ہے کہ اوسکے سر اور ڈاڑھی مین سیاہ اور سفید بال مخلوط ہین **تیسری** صفت سلبیہ یہہ ہے کہ جناب باری کے لیے مکان نہین ہے اور نہ کسی سمت مین رہتا ہے اسلیے کہ یہہ لوازم جسمانی سے ہے اور بطلان اسکا عقلاً اور شرعاً ثابت ہے جیسا کہ کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلمان بن مہران سے روایت کی ہے کہ مینے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آیا جناب باری کسی مکان مین رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا اسلیے کہ اگر کسی مکانمین ہوتا تو چاہیئے تھا کہ حادث ہوتا اسلیے کہ متمکن مکانکا محتاج ہے اور یہہ حوادث کی صفت ہے قدیم اس سے مبرا ہے اور ارشاد مین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ ایک عالم یہود ابوبکر کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ اس امت کے پیغمبر کا خلیفہ تو ہے ابوبکر نے کہا ہان مین ہون یہودی نے کہا کہ مینے توریت مین دیکھا ہے کہ انبیا کے خلفا عالم ہوتے ہین پس مجھ سے بیان کر کہ خدا کہان ہے ابوبکر نے

سادہ لوحی سے کہا کہ خدا آسمان پر ہے اور عرش پر بیٹھا ہے یہودی نے کہا پس خدا زمین
خالی ہے ابو بکر نے کہا کہ یہہ کلام زنادقہ کا ہے میرے پاس سے دور ہو والا مین تجھے قتل کرونگا
وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھرا اور اسلام پر ہنستا ہوا چلا اثناے راہ مین اوسکو حضرت امیر المومنین
علیہ السلام ملے حضرت نے فرمایا ای یہودی تیرا سوال مجھے معلوم ہوا اور جو کچھ کہ تو نے جواب
پایا وہ بھی دریافت ہوا اب مین بیان کرتا ہون اوسے سن کہ خداوند عالم خالق مکان
ہے اوسکے لیے کوئی مکان نہین بلکہ اوسکے آثار قدرت سب جگہ موجود ہین پس اگر مین تیری
کتابونمین بتا دون تو آیا تو ایمان لائیگا یہودی نے عرض کیا کہ اگر یہہ ہماری کتابون
مین لکھا ہے تو البتہ مین ایمان لاونگا حضرت نے فرمایا آیا تو نے اپنی کتابونمین نہین دیکھا
کہ ایکروز حضرت موسی بن عمران علی نبینا و علیہ السلام بیٹھے تھے ناگاہ جانب مشرق سے
ایک فرشتہ آیا حضرت موسئے نے اوس سے پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہے اوس نے
عرض کیا کہ خداے عزوجل کے پاس سے بعد اوسکے دوسرا فرشتہ مغرب سے آیا موسئی نے
اوس سے بھی پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہے اوسنے عرض کیا کہ خداے جلشانہ کے پاس سے
آتا ہون بعد اسکے تیسرا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے خداے جلشانہ
کے پاس سے آتا ہون بعد اوسکے چوتھا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین طبقہ ہفتم زمین
سے خدا کے پاس سے آتا ہون اوسوقت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین حمد
کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوس سے کوئی جگہ خالی نہین ہے یہودی نے یہہ سنکے کہا کہ مین
گواہی دیتا ہون کہ یہی حق ہے اور آپ ہی اپنے پیغمبر کی خلافت کے سزاوار ہین
چوتھی صفت سلبیہ یہہ ہے کہ حقتعالے پر حلول و اتحاد جائز نہین ہے پوشیدہ نہ رہے
کہ حلول ایک چیز کے دوسری چیز مین در آنے کو کہتے ہین جسطرح رنگ جسم مین در آتا
ہے اور اتحاد دو چیزونکے مل کر ایک ہو جانیکو کہتے ہین پس خداے جلشانہ پر حلول
اور اتحاد روا نہین اسلیے کہ یہہ اجسام اور عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور

جناب باری ان چیزون سے مبرا اور منزہ ہے پس کیونکر کسی کے جسم مین در آئیگا لیکن
کتاب کشف الحق مین علامۂ حلی علیہ الرحمہ بعضے صوفیہ سے نقل فرماتے ہین کہ خدا
عارفون سے متحد ہوتا ہے اور بعضے اس سے بھی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتے ہین کہ خدا
نفس وجود ہے یعنی جو چیز ہے خدا ہے اور یہہ عین کفر ہے پس چاہیے کہ صاحب ایمان
ان اشرار سے احتراز کرین اور اونکے وسوسون سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھین پانچوین
صفت سلبیہ یہہ ہے کہ حقتعالی کو دنیا و آخرت مین کوئی دیکھ نہین سکتا اسلیے کہ مرئی
بھی جسم سے تعلق رکھتا ہے اور حق تعالے اس سے مبرا ہے کتاب تحفہ مین شاہ
عبد العزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ آخرت مین مومنین اوسکے دیدار سے مشرف ہونگے
اور کافرین اور منافقین اس نعمت سے محروم رہینگے پس یہی مذہب سنیونکا ہے اور اس دعوے پر
نہ دلیل عقلی ہے نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکے ہاتھ لگی ہے اوسپر کمال اعتماد رکھتے
ہین اور اہل بصیرت کے نزدیک وہ بھی اونکے دعوے کے موافق نہین ہے وہ
یہہ کہتے ہین کہ اگر خدا کا دیکھنا جائز نہوتا تو حضرت موسے علی نبینا و علیہ السلام
کہ پیغمبر مرسل تھے کیونکر جناب باری سے دیکھنے کا سوال کرتے اور یہہ امر دو حال سے
خالی نہین یا یہہ کہ حضرت موسے جانتے تھے کہ جناب باری کا دیکھنا ممکن نہین تو
سوال اونکا عبث ہوتا ہے یا یہہ کہ نجانتے تھے تو کلیم اللہ پر جہل لازم آتا ہے لیکن
اہل سنت کی عقل سے تعجب ہے کہ فقط حضرت موسے علی نبینا و علیہ السلام کے سوال کو
دیکھا اور قبل و بعد کے الفاظ کو نہ دیکھا اور خداوند عالم کے جواب پر نظر نہ کی کہ فرماتا
ہے لَنْ تَرَانِیْ یعنی تو ہرگز نہ دیکھیگا مجھے اور لفظ لن واسطے دوام کے ہوتا ہے
یعنی کبھی نہ دیکھے گا جب حضرت موسے کو دیدار محال ہے تو اورونکی نسبت بدرجۂ
اولی محال ہوگا اور حضرت موسی علیہ السلام کا سوال بسبب اصرار قوم اپنی قوم کی بابت
تھا چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا

اللہ جہرۃ فاخذتھم الصاعقۃ بظلمھم ترجمہ ظاہر الفاظ کا یہہ ہے پس
بتحقیق کہ سوال کیا اوس جماعت نے موسے علیہ السلام سے بزرگ تر اس سے پس کہا
کہ دکھاؤ ہمکو خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اوس جماعت کو صاعقہ عذاب الٰہی نے بسبب
ظلم کرنے اوس جماعت کے اس کلام الٰہی سے واضح ہوا کہ یہہ سوال ظلم و معصیت تھا
اور بسبب اسکے صاعقہ اونپر نازل ہوا اور احادیث اہلبیت مین وارد ہے کہ جب اوس قوم نے
یہہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسئے نے فرمایا کہ خدا قابل دیدنہیں ہے اوس قوم نے اصرار
کیا کہ آپ حق تعالے سے سوال تو کیجیے حضرت موسئے علیہ السلام نے عرض کی خداوندا
تو مطلع ہے کہ یہہ قوم کیا کہتی ہے وحی ہوئی تم سوال قوم بیان کرو تم سے مواخذہ جہالت
قوم کا نہوگا اوسوقت حضرت موسئے نے عرض کی رب ارنی جواب ہوا لن
ترانی علاوہ اسکے اور آیات سے ثابت ہے کہ خدا قابل رویت نہیں ہے چنانچہ
فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنی ادراک نہین کرسکتین اوسکو آنکھین چھٹی صفت
سلبیہ یہہ ہے کہ خداوند عالم کی ذات مقدس کو تغیر اور تبدل نہین ہے اسلیے کہ
یہہ صفت مخلوق کی ہے اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حالپر ہے اور ہمیشہ رہیگا اور ہشام
بن حکم سے مروی ہے کہ ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا
کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہے حضرت نے فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوقات کے خوشی
اور غضب اوسکا نہین ہوتا اسلیے کہ جسوقت بندونکی طبیعت مین سرور اور غصہ عارض ہوتا ہے
تو انکی حالت کو تغیر ہوجاتا ہے اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حالپر ہے اور ہمیشہ رہیگا

فصل دوسری بیان عدل مین اس فصل مین کئی مطلب ہین **مطلب پہلا**

جان لو کہ خداوند عالم عادل ہے ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سے واقع نہین ہوتے
بنابر مذہب امامیہ حق سبحانہ و تعالے افعال قبیح پر ہرگز راضی نہین ہوتا چنانچہ اس دعوے
پر نص قران شاہد ہے کہ پروردگار عالم ایک مقام پر فرماتا ہے قائما بالقسط اور

دوسری جا فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور جابجا حکم کرتا ہے کہ عدل کرو اور ظلم نکرو کیونکر ہوسکتا ہے کہ بندون کو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور خود عدل نکرے اور دلیل عقلی ثبوت عدل خدا پر یہہ ہے کہ اگر خلاف عدل خدا سے وقوع مین آئے یعنی کوئی فعل بد معاذ اللہ خدا سے صادر ہو تو یہہ کئی صورتون سے خالی نہین ہے ایک یہہ کہ قبیح اور بدی سے عالم اور دانا ہو مثل اوس جاہل کے کہ حالت غفلت و جہل مین معاصی کا مرتکب ہوا ہو اور جناب قدس الٰہی پر جہل روا نہین دوسرے یہہ کہ قبیح اور بدی سے عالم ہو اور اوسکے ترک کی قدرت نہ رکھتا ہو مثل اوس شخص کے کہ از راہ مجبوری فعل قبیح کیا کرا کرے اور خدائے عزوجل پر عجز روا نہین تیسرے یہہ کہ قباحت و بدی سے عالم ہو اور اوسکے ترک پر بھی اختیار رکھتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہے کہ بدون فعل قبیح اپنی حاجت رفع نہین کرسکتا مثلاً رفع گرسنگی کے لیئے سرقہ کرے اور اسکا باطل ہونا ظاہر ہے اسواسطے کہ خدائے جلشانہ کسی چیز کی احتیاج نہین رکھتا چوتھی یہہ کہ احتیاج نرکھتا ہو اور عبث سرقہ کرے اور یہہ محض نادانی ہے جناب قدس الٰہی پر یہہ سب چیزین محال ہین کیونکہ اوس سے فعل قبیح ہوگا پس البتہ خدا عادل ہے لیکن اشاعرہ اہل سنت اپنی کجفہمی سے تجویز کرتے ہین کہ خدا سے فعل قبیح ہوسکتا ہے **مطلب دوسرا جبر و اختیار** کے مسائل مین تحفۃ العارفین مین مذکور ہے کہ بندے اپنے اکثر افعال مین کہ بعض اونمین سے تکالیف شرعیہ سے بھی تعلق رکھتے ہین مختار ہین بنا بر مذہب حق امامیہ لیکن اہل سنت کہتے ہین کہ بندونکے افعال کا فاعل خدا ہے خواہ نیک ہون خواہ بد بلکہ خدا افعال نیک و بد بندونکے ہاتھ سے جاری کرتا ہے اور بندے اسمین مجبور ہین اور شاہ عبد العزیز دہلوی کا عقیدہ یہہ ہے کہ جو امر بندونسے صادر ہوتا ہے خواہ خیر ہو خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ طاعت خواہ معصیت ان سب کا خالق خدا ہے بندونکو اسکے پیدا کرنے کی طاقت نہین ہے پس یہ اقوال اہل سنت کئی وجہ سے باطل ہین وجہ اول یہہ کہ اگر وہ اعمال

جو بندہ کرتا ہے یہہ فعل خدا ہون جیسا کہ اہلسنت کہتے ہین تو گناہ پر عقاب کرنا ظلم ہوگا
حالانکہ خدا ظالم نہین ہے بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہے اور اس سے بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود
ایک فعل بندے کے ہاتھ پر جاری کردے اور پھر اوس بندے کو سزا دے اور خواہ خواہ
کرے کہ کیون تو نے ایسا فعل کیا وجہ دوسری یہہ کہ اگر یہہ مذہب اہل سنت کا درست
ہو تو بھیجنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا شرع کا سب بیکار اور لغو ہوتا ہے جب خود ہر فعل کو خدا
کرتا ہے تو اون امور پر مامور کرنا کہ پیغمبر کی اطاعت کرو اور نماز و روزہ کو بجا لاؤ اور
زنا و فسق نکرو یہہ سب فضول ہے نعوذ باللہ وجہ تیسری یہہ کہ بالیقین ہم اپنے
افعال اختیاری و غیر اختیاری مین فرق پاتے ہین ایک فعل ہمارا اختیاری ہے
کہ ہم اپنے ارادہ و اختیار سے کرتے ہین مثل اسکے کہ اپنے اختیار سے کوٹھے سے نیچے
اوترین دوسرے بے اختیاری کہ اوسمین اختیار نہین رہتا ہے مثل اسکے کہ پاؤن
پھسل جاوے اور بے اختیار کوٹھے سے گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندونکے اختیار مین
نہوتا تو چاہیے تھا کہ اوسمین اور اسمین کچھ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونو مین فرق
کرسکتا ہے اور کچھ اسمین دلیل کی حاجت نہین ہے پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ سب افعال
ہمارے یکسان ہون اور سب بدون اختیار سمجھے جائین کتاب مجالس المومنین مین
قاضی سید نور اللہ شوستری لکھتے ہین کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمہ ابو حنیفہ کے
دروازے پر وارد ہوئے اور سنا کہ وہ اپنے شاگردون سے کہہ رہا ہے کہ حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام نے تین چیزین فرمائی ہین کہ وہ میرے پسند نہین ہین ایک یہہ
کہ شیطان جہنم مین آگ سے جلایا جائیگا حالانکہ شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے
کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسکو آگ جلائے دوسرے یہہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہے پس یہہ
بھی کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو چیز موجود ہو اوسکو نہ دیکھے تیسرے یہہ کہ بندے اپنے فعل کے
مختار ہین حالانکہ برخلاف اسکے نصوص وارد ہین جسوقت کلام ابو حنیفہ کا تمام ہوا

توبہلول نے زمین سے ایک ڈھیلا اوٹھا کر ابوحنیفہ کے مارا اور بھاگے اتفاقاً وہ ڈھیلا
ابوحنیفہ کی پیشانی پر لگا پس ابوحنیفہ اور اوسکے شاگرد غصہ مین بہلول کے پیچھے دوڑے
اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ خلیفہ کے خویش تھے اس جہت سے کچھ نکر سکے ناچار اونکو خلیفہ
کے پاس لائے اور شکایت کی بہلول نے اوسکے جواب مین کہا کہ ای ابوحنیفہ نے
مجکو کیا ایذا دی ہے ابوحنیفہ نے کہا کہ تُنے میری پیشانی پر ڈھیلا مارا اوسکے سبب سے
میرے سر مین درد ہوتا ہے بہلول نے کہا کہ تو مجکو درد کو دکھا دے ابوحنیفہ نے
کہا کوئی درد کو نہین دیکھ سکتا بہلول نے کہا پس تو نے کس لیے حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام پر اعتراض کیا تھا کہ یہ امر ممکن نہین ہے کہ خدا موجود ہوا اور اوسکو
کوئی نہ دیکھے اور پھر تو اپنے دوسرے دعوے مین بھی جھوٹا ہوا اسلیے کہ وہ تو ڈھیلا
مٹی کا تھا اور تو بھی مٹی سے بنا ہے چاہیے تھا کہ مٹی سے مٹی کو ایذا نہوتی جیسا کہ تیرا
قیاس فاسد ہے کہ شیطان آگ سے بنا ہے آگ اوسکو کیونکر جلا سکیگی اور تیسرا دعوی بھی
تیرا باطل ہوا جو تو نے کہا تھا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ بندے فاعل مختار
ہین اور حالانکہ بندے مجبور ہین پس اگر بندے مجبور ہین تو میری کیا خطا ہے تو کس
لیے مجھکو خلیفہ کے پاس لایا ابوحنیفہ یہ سنکے ساکت ہو گیا اور کچھ جواب نہ دلسکا آخر شرمندہ
ہوکے چلا گیا **مطلب تیسرا** اس بیان مین کہ خداوند عالم حکیم ہے تحفۃ العارفین مین مذکور
ہے کہ خداوند عالم حکیم ہے پس جو کام اوسکا ہے ساتھ حکمت اور مصلحت کے ہے
کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کا یہ گمان ہے کہ کفار کو تکلیف
ایمان کی دینا اور اونکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اسمین کیا فائدہ ومصلحت ہے باوجود اسکے
کہ حقتعالے جانتا تھا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا تو یہ ایمان نہ لائینگے اور اسی
طرح عبدالعزیز دہلوی کا یہ مذہب ہے کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو بندون کے
دلپر مسلط کر دینا کہ انکو اغوا کرے اسمین کیا مصلحت ہے اور انکے ان کلمات سخیفہ کے

جواب مین جناب سید العلماء حدیقہ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جناب اقدس الٰہی
قرآن مجید مین فرماتا ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا آیا پس گمان باطل
کرتے ہو تم کہ پیدا کیا ہمنے تمکو عبث حق یہہ ہے کہ کوئی فعل اوسکا حکمت اور مصلحت سے
خالی نہین ہے اور یہہ کچھ ضرور نہین کہ اوسکے سب فعلونکی حکمت عقل دریافت کر سکے
لیکن کہین کہین بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہے اوسکو تفصیل عقل دریافت کر سکتی ہے
اگر اہل خلاف اپنے اوہام پر اعتماد کرکے مدبر حکیم و صانع علیم کی صنعت و حکمت کا انکار
کرتے ہین اور اسی طرح بعض عوام بھی بسبب اپنے قصور عقل کے گمان کرتے ہین کہ
یہہ سب امور عالم عبث ہین اسمین کچھ حکمت اور مصلحت نہین ہے تو یہہ گمان باطل ہے
اسلیے کہ خداوند عالم حکیم اور روا نہ ہے کیونکر فعل لغو کرتا لیکن مثال ان اشخاص کی مثل اندھون
کے ہے کہ ایک مکان عالیشان مین داخل ہون اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سے رکھی
ہو اور بسبب اپنی نابینائی کے نہ دیکھین اور بےمحل جابجا پاؤن رکھین اور اون اشیا
مین اولجھین اور اون چیزون کے رکھنے کی مصلحت نہ سمجھین اور پریشان و حیران ہوکے
صاحب مکان کی مذمت کرنے لگین پس یہی حال بعینہ اون لوگونکا تصور کیا جاے
کہ جو لوگ حکیم علی الاطلاق کی صنعت و حکمت کا انکار رکھتے ہین اسلیے کہ اونکی عقل
اوسکی صنعت و حکمت کو نہین پہونچتی اور خدا پر اعتراض بیجا کرنے لگتے ہین اور اشاعرہ
اہلسنت انکار غرض و غایت و مصلحت مین حکماے فلاسفہ کی پیروی کرتے ہین
کہ ایجاد خلائق کو عبث و بیفائدہ جانتے ہین اور حق تعالی کی اسمین کوئی غرض صحیح
نہین قرار دیتے ہین پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت
کے اور پھر فرماتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ
یعنی نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمینونکو اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہے عبث

فصل تیسری نبوت کے بیان مین اس فصل مین پانچ مطلب ہین مطلب پہلا
بعثت انبیا کے بیان مین جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی ہے
کہ خداوند عالم موجود ہے اور حکیم و دانا ہے فعل قبیح سے راضی نہین ہے تا پس اوسکی خوشنودی
و رضامندی ترک قبایح مین لابد ہوگی لیکن غیر ممکن ہے کہ بلا وساطت انبیا رضائے
خدا پر ہر جزئی و کلی مین اطلاع ہو سکے پس خداوند عالم پر پیغمبرونکا بھیجنا راہ نمائی خلق
کے لیے واجب ہوگا والا غرض حق سبحانہ وتعالے حاصل نہوگی یا یہہ کہ جناب باری اپنے
بندونکے فعل قبیح اور کردار بد پر راضی ہوجاوے اور یہہ بات نظر بحکمت حکیم مطلق ممتنع
ہے پس جس شخص کے پاس ملائکہ آتے ہون اور وحی لاتے ہون وہ خود نبی ہوگا والا
نبی کی تلاش کریگا اور ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ حضرت سے ایک زندیق نے سوال کیا تھا کہ آپنے نبوت انبیا کہان سے ثابت
کی حضرت نے فرمایا جسوقت کہ ہمنے ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہے صاحب صنعت و
حکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہے کہ روا نہین کہ اوسکی خلق اوسکو
مشاہدہ کرے اور اوس سے معاشرت و کلام کرسکے تا ایک دوسرے پر اپنی حجت
تمام کرے تو لامحالہ کوئی واسطہ ہونا چاہیے کہ اوسکے قول کو بیان کرے اور اوسکے
پیام کو اوسکے بندون تک پہنچاوے اور اونکی رہنمائی کرے جس مین کہ اونکے لیے
منفعت اور مصلحت ہو والا موجب اونکی ہلاکت کا ہوگا پس تحقیقا ثابت ہوا کہ حکیم
دانا کیطرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندونکو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع
کرے اور جناب سید العلماء طاب ثراہ حدیقۂ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ
شیعون کے اعتقادات مین سے ایک یہہ بھی ہے کہ ابتداے خلقت آدم سے
روے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوئی خواہ وہ حجت خدا ظاہر و مشہور ہو خواہ
پوشیدہ و مستور ہو یعنی ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہے لیکن بعضے معیان

در بیان بعثت

عقل اسمین شبہہ کرتے ہین کہ حجت خدا یعنے سرزمین مین تمام نہین ہوئی یعنے
پیغمبر نہین ہوتے خصوصاً اوس جزیرہ مین کہ نام اوسکا انہون دنیا رکھا ہے کہ وہ زیر حکومت
نصاریٰ ہے کہ وہان حجت خدا کہان ہے پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ اونکو عقل سے
کچھ بہرہ نہین ہے اسلیے کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی
نہوگی لیکن ہر زمین پر حجت خدا کا ہونا ضرور نہین ہے بلکہ اگر ایک مقام مین بھی ہو تو
مصداق حدیث حاصل ہو جائیگا پس ہر مکلف پر لازم ہے کہ خود اوسکی جستجو کرے
اوسکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر فرض کیا جاے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے قبل وہ زمین آباد تھی تو ہو سکتا ہے کہ اونھون نے
کسی پیغمبر کی تلاش کی ہوگی اس لیے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین
ہوتی اور اگر اونھون نے پیغمبرونکی جستجو نہین کی تو اسمین اونکی تقصیر لازم آئیگی
لیکن جو شخص کہ غافل محض ہے وہ معذور ہوگا **مطلب دوسرا** صفات انبیا کے
بیانمین اور تھوڑے سے نام اون نبیونکے کہ اقرار جنکی نبوت اور حقیت کا واجب ہے اور جو شخص ایک کا
بھی اونمین سے انکار کرے تو وہ کافر ہے اس بحث کو حق الیقین کی چوتھے باب سے
نقل کیا جاتا ہے بحث اول امامیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ بعثت یعنی بھیجنا پیغمبرون کا خدا
پر واجب ہے عقلاً اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہے اور موافق اجماع فرقۂ شیعہ
اور بنا بر آیات واحادیث متواترہ سب انبیا اول عمر سے آخر عمر تک گناہان صغیرہ وکبیرہ
سے عمداً اور سہواً مبرا و معصوم ہین اور اس باب مین دلیلین عقلی اور نقلی قائم ہین اور
انبیا پر تبلیغ رسالت مین اور وحی مین بلکہ جملہ امور عادیہ اور عبادات مین سہو و
نسیان جائز نہین ہے اور اگر سہو ونسیان انبیا کی نسبت تجویز کیا جائے تو اونکے
اقوال قابل اعتماد نہین ہو سکتے اور جاننا چاہیئے کہ جن آیتون اور حدیثون سے
انبیا کی معصیت کا توہم ہوتا ہے وہ ماول ہین اس بات پر کہ اونسے مکروہ اور ترک اولے

ہوا اور اونکے مرتبہ عظیم کے موافق ترک ولی بھی امر عظیم ہے اس سبب سے اوسکی تعبیر لفظ معصیت سے کیجاتی ہے اور جو کچھ تفسیرون اور تاریخون مین قصص انبیا مذکور ہین کہ وہ مشتمل ہین اونکی خطاؤن پر اکثر یہہ سب قصے کتب اہلسنت سے منقول ہین کہ اونھون نے یہودیون کی کتابون سے اخذ کیے ہین اسواسطے کہ خطائین آنکی خلفاے جور کی پوشیدہ کرین اور ایک جماعت شیعہ نے بھی بسبب نافہمی اونکو اپنی کتابونمین لکھا ہے اور حدیثین اونکی رد مین طرق اہلبیت علیہم السلام سے بہت ہین کہ کتب عربی اور فارسی مین منقول ہین اور یہہ رسالہ اونکے ذکر کی گنجائش نہین رکھتا لیس اون قصونپر اعتقاد اور اعتماد نکرنا چاہیے بحث دوسری حقیت پیغمبرون کی معجزے سے معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ جو دعوی کسی مرتبہ بلند کا کرے فقط اوسکے دعوے سے باور نکرنا چاہیے مگر جب مطابق دعوی نبوت کے معجزہ ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ نبی برحق ہے اور اطاعت اوسکی لازم ہوئی اسواسطیکہ اگر برحق نہوتا تو خدا پر لازم تھا کہ اوسکا ابطال کرے اور معجزہ ظاہر ہونے دے بحث تیسری چاہیے کہ پیغمبر اپنی تمام امت سے افضل ہو اور سب سے علم مین زیادہ ہو اسواسطیکہ تفضیل مفضول عقلاً ناجائز ہے اور چاہیے کہ پیغمبر عالم ہو سب علمونکا کہ اوسکی امت اون علمون کی محتاج ہو اور چاہیے کہ صفات کمال سے موصوف ہو مانند کمال عقل و زیرکی و فطانت و قوت راے اور عفت و شجاعت و کرم و نرمی و مدارا اور ترک دنیا اور رعایت صلحا و علما اور ان مین ملحوظ رکھے اور پاک ہو کینہ اور بخل و حرص و حسد اور محبت دنیا اور حب مال و جاہ اور بد خلقی اور نامردی سے اور اون مرضون سے مبرا ہو کہ جو موجب نفرت خلق ہون مانند کوڑہ اور جذام اور اندھا ہونے اور گونگا ہونے اور بہرہ ہونیکے اور نسب مین بھی عیب نہو کہ ولد الزنا نہو اور آبا و اجداد اوسکے دنی نہون بلکہ صفت دنی اوس سے صادر نہو مانند اسکے کہ کوئی چیز کھانا بازار مین اور راہ چلنے مین اور مثل انکے اور ان امور کو بھی علما ذکر کرتے ہین کہ اجداد

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ مسلمان ہوئے ہین لیکن باپ اور
پیغمبرونکے اگرچہ کلام سے علما کے ظاہر ہوتا ہے کہ چاہیے مسلمان ہون لیکن ملا محمد باقر
مجلسی علیہ الرحمہ کے نزدیک ثابت نہین ہے وہ فرماتے ہین کہ دلیل عقلی ونقلی اسپر قائم
نہین ہوتی اور بعض حدیثین کہ احوال حضرت ... وغیرہ مین وارد ہوئی ہین اسکی نفقت نجات
پر دلالت کرتی ہین اور توقف اس باب مین اولی ہے بحث چوتھی علما امامیہ نے اتفاق
کیا ہے اسبات پر کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام افضل ہین سب فرشتون سے اور اس
مضمون کی حدیثین بہت ہین اور دلیلین عقلی بھی اسباب مین بہت ہین اور بعضون
مین اس مسئلہ مین اختلاف ہے اور شمار انبیا کا ثابت نہین ہے مشہور ایک لاکھ چوبیس
ہزار پیغمبر ہین چاہیے مجملاً اعتقاد کرنا کہ سب نبی اور وصی انکے حق ہین اور جن نبیون
کے نام قرآن مجید مین وارد ہوئے ہین نبوت اونکی ضروری دین اسلام ہے
مانند حضرت آدم اور شیث اور ادریس اور نوح اور ہود اور صالح اور شعیب اور ابراہیم
اور لوط اور موسیٰ اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف اور داؤد اور سلیمان
اور ایوب و یونس اور الیاس اور عیسیٰ علیہم السلام کے اقرار انکی نبوت اور حقیت کا
واجب ہے اور جو کہ ایک کا بھی انمین سے انکار کرے وہ کافر ہے اور تفاوت انکے
فضائل اور مرتبونمین بہت ہے اور افضل سب سے پانچ پیغمبر ہین نوح و ابراہیم
اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو اولوالعزم کہتے ہین اور
شریعت انکی منسوخ کرنیوالی پہلی شریعت کی ہے اور افضل سب سے حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعد اونکے حضرت ابراہیم سب نبیون سے افضل ہین

مطلب مشیر اجناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب شریف و نبوت و
معجزات وغیرہ کے بیانمین مجلسی علیہ الرحمہ کتاب جلاء العیون مین لکھتے ہین کہ نسب
شریف و سلسلہ آبا آنحضرت حضرت آدم علیہ السلام تک اس تفصیل سے ہے

ا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس
بن المضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُد بن اود بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن
البنت بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارخ بن ناخور بن شروع بن ارغو بن
قالع بن عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لملک بن متوشلخ بن اخنوخ
بن الیارذ بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام اور اسم شریف
مادر گرامی رسولخدا آمنہ بنت وہب ہے اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے
کہ آنحضرت کے دس نام ہین پانچ نام قرآن مین ہین اور پانچ غیر قرآن جو پانچ نام کہ قرآن
مین ہین وہ یہہ ہین محمد و احمد و عبد اللہ و یس و نون اور جو نام قرآن مین نہین ہین
وہ یہہ ہین فاتح و خاتم و کافی و مقفی و حاشر اور علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نے روایت
کی ہے کہ حقتعالے نے جناب رسالتماب کا نام مزمل رکھا تھا اسواسطے کہ جسوقت
حضرت پر وحی نازل ہوتی تھی حضرت اپنے تئین ایک جامہ مین پیچید کرتے تھے
اور خطاب بہ مدثر فرمایا ہے اسواسطے کہ رجعت حضرت کی قبل از قیامت ہوگی یعنی کفن پیچیدہ
اوٹھینگے اور دوبارہ عذاب الہی سے ڈرائینگے کتاب حق الیقین مین لکھا ہے کہ دلیل حضرت
کے پیغمبر ہونے کی یہہ ہے کہ حضرت نے دعوی نبوت کیا اور بہت سے معجزات ظاہرہ
مطابق و موافق اپنے دعوے کے ظاہر فرمائے اور یہہ دونون امر متواتر ہین لیکن دعوے
پیغمبری کا پس کل مذاہب قایل ہین کہ حضرت نے دعوی پیغمبری کیا اور معجزے حضرت
کے حد شمار سے زیادہ ہین بلکہ سب اقوال و افعال و اخلاق حضرت کے معجزے تھے
اور متواتر ترین معجزات مین سے قرآن مجید ہے کہ تا روز قیامت باقی رہیگا اور
جس زمانے مین جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا غالب معجزہ اوسکا جنس سے اوس فن کے ہوتا
تھا کہ اوس زمانہ مین شایع تر ہو اور لوگ اوس زمانے کے اوس فن کے ماہر ہون اسلیئے

در بیان پیغمبر بودن آنحضرت

کہ حجت اون لوگون پر تمام ہوجائے جیسا کہ زمانہ حضرت موسے مین مدار سحر پر تھا خدا نے
اونکو عصا اور ید بیضا کرامت فرمایا باوجود اسکے کہ وہ لوگ ساحر تھے باینہمہ معترف بعجز
ہوئے اور جس زمانے مین حضرت عیسے علیہ السلام مبعوث ہوئے تو امراض مزمنہ کی
کثرت تھی اور اطبا حاذق مانند جالینوس وغیرہ کے موجود تھے پس حق تعالے نے حضرت
عیسیٰ کو معجزہ زندہ کرنیکا اور جذامی اور کوڑھی کو شفا دینے کا اور اندھے کو بینائی دینے کا
عطا فرمایا کہ جو شبیہ اون طبیبونکے کام کے تھا لیکن نوع فعل لبشر سے نتھا اور جس زمانے
مین حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب مین فن فصاحت
وبلاغت پر مدار فضل وکمال تھا شعر اشعار وعبارات فصیحہ وبلیغہ لاتے تھے اور کعبہ مین
لٹکاتے تھے اور اوسپر فخر کرتے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید
پیش کیا اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری مین شک رکھتے ہو تو مثل اس قرآن کے لاؤ اونسے
نہوسکا پھر فرمایا کہ ایک سورہ مثل اس قرآن کے لاؤ فصحاء عرب متوجہ ہوئے اور اتفاق
کیا لیکن ایک چھوٹے سورہ کے مانند بھی نہ لاسکے باوجود اسکے کہ حضرت کو جھٹلانے اور
اور قتل واسیر کرنیکا قصد رکھتے تھے مگر جب معارضہ قرآن چاہتے تھے نہوسکتا تھا اگر قادر ہوتے
تو البتہ لاتے کیونکہ فصحا وشعراء عرب مین بکثرت تھے اور علما اور دانایان اہل کتاب
موجود تھے اور لیا اوسکے آجتک دشمن حضرت کے دوستون سے زیادہ تر ہین مگر
جواب قرآن نہ لاسکے اور کبھی نہ لاسکینگے پس معلوم ہوا کہ قرآن از قسم فعل لبشر نہین
ہے اور یہ فعل خالق عالم کا ہے اگر حضرت پیغمبر نہوتے تو خدا ایسا امر اونکی زبان پر جاری
نکرتا اور صفات قرآن مجید کے بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھے اور معجزے بھی
اون حضرت کے بہت ہین چنانچہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی رہ نے لکھا ہے
کہ خدا نے جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا مثل اوسکے اور زیادہ اوس سے حضرت کو معجزات
کرامت فرمائے اور حضرت کے معجزونکا شمار نہین ہوسکتا ہزار معجزہ سے زیادہ اور کتابون

مین سنے لکھے ہین اور معجزے حضرت کے چند قسم پر ہین پہلی حضرت کے بدن شریف
کے معجزات ہین ایک یہہ کہ ہمیشہ حضرت کی جبین نورانی سے نور چمکتا تھا اور مانند
چاند کے شعاع جبین در و دیوار پر پڑتی تھی اور جسوقت دست مبارک کو بلند کرتے تھے
انگشتان مبارک مانند شمع کے روشنی دیتی تھین دوسرے بوے خوش حضرت
مین تھی جس راہ سے گذر فرماتے تھے لوگ پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے
ہین اور پسینہ حضرت کا جمع کرتے تھے کہ وہ بہترین عطر تھا اور اور عطرونمین ملاتے
تھے چنانچہ ایک ڈول پانی کا حضرت کی خدمت مین لائے حضرت نے ایک
چلو پانی منھہ مین لیکے کلی کی اور ڈول مین ڈالی وہ پانی مشک سے خوشبوتر
ہوگیا تیسرے جب دھوپ مین کھڑے ہوتے تھے یا چلتے تھے تو حضرت کا سایہ
معلوم ہوتا تھا چوتھے جسکے ساتھ حضرت راہ چلتے تھے ہرچند وہ بلند ہوتا تھا حضرت
موافق ایک سر و گردن کے اوس سے اونچے ہوتے تھے پانچوین ہمیشہ دھوپ
مین ابر حضرت پر سایہ کیے رہتا تھا اور ساتھ چلتا تھا چھٹے کوئی جانور حضرت کے سر پر
سے اوڑکے نجاتا تھا اور کوئی جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت پر نہ بیٹھتا
تھا ساتوین جسطرح حضرت سامنے سے دیکھتے تھے اوسی طرح سے جانب پشت
سے ملاحظہ فرماتے تھے آٹھوین خواب و بیداری حضرت کی یکسان تھی اور
نیند حضرت کے قوا کو ادراک سے بیکار نکرتی تھی اور باتین ملائکہ کی سنتے تھے
اور ملائکہ کو دیکھتے تھے اور جو کچھہ دلونمین گذرتا تھا اوسے جانتے تھے نوین یہہ کہ بدبو
حضرت کے مشام مبارک مین نہ پہونچتی تھی دسوین یہہ کہ آب دہن جس کوئین
مین ڈالتے تھے اوسمین برکت ہوتی تھی اور وہ شیرآب ہوجاتا تھا اور جس صاحب
درد کو ملدیتے تھے شفا پاتا تھا اور دست مبارک جس طعام مین پہنچتا تھا اوسمین
برکت ہوتی تھی اور طعام قلیل بہت سے لوگونکو سیر کردیتا تھا چنانچہ ایک خالہ

اور ایک صاع جو مین جابر نے سات سو آدمیونکو سیر کیا گیارھوین یہہ کہ سب زبانین سمجھتے
تھے اور سب زبانونمین باتین کرتے تھے بارھوین حضرت کی ریش مبارک مین سترہ
سفید بال تھے کہ مانند آفتاب کے چمکتے تھے تیرھوین یہہ کہ مہر نبوت پشت مبارک پر
نقش تھی اور نور اوسکا نور آفتاب سے زیادہ تھا چودھوین یہہ کہ انگشتان مبارک
سے اسقدر پانی جاری ہوا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہوگئی پندرھوین یہہ کہ اونگلی
کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کیے سولھوین سنگریزے حضرت کے ہاتھ مین
تسبیح خدا کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے سترھوین یہہ کہ جس چوپایہ پر حضرت سوار
ہوتے تھے راہوار ہوجاتا تھا اور بہتر ہوتا تھا اٹھارھوین یہہ کہ ختنہ کیے ہوئے اور
ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سے پاک پیدا ہوئے تھے اور وقت ولادت
پاؤنکی جانب سے پیدا ہوئے تھے اور جب زمین پر تشریف لائے تو ایک بوی مشک سے
بہتر پیدا ہوئی اور اوسنے تمام جہان کو معطر کیا پھر حضرت نے منھ کعبہ کیطرف کرکے
سجدہ کیا اور جب سجدہ سے اوٹھایا تو ہاتھ آسمان کیطرف بلند کیے اور وحدانیت
خدا اور اپنی رسالت کا اقرار فرمایا پھر حضرت سے ایک نور ساطع ہوا کہ اوسنے مشرق و
مغرب عالم کو روشن کردیا اونیسوین یہہ کہ حضرت مدۃ العمر مین کبھی محتلم نہین ہوئے
بیسوین یہہ کہ جو فضلہ حضرت سے جدا ہوتا تھا اوس سے بوی مشک آتی تھی اور
کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا بلکہ زمین مامور تھی کہ اوسکو نگل جائے اکیسوین یہہ کہ
قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی برابری نہ کرسکتا تھا بائیسوین یہہ کہ جمیع مخلوقات
حضرت کی حرمت کی رعایت کرتی تھی اور جس پتھر اور درخت کیطرف سے گذرتے
تھے وہ حضرت کی تعظیم کے لیے جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا اور لڑکپن مین سایہ
گہوارہ حضرت کا ہلاتا تھا تیئسوین یہہ کہ اگر زمین نرم پر چلتے تھے تو نشان قدم
محسوس نہوتا تھا اور جب زمین سخت پر راہ چلتے تھے تو اثر حضرت کے پاؤن کا

جاتا تھا چوبیسوین یہہ کہ خدا نے حضرت کیطرف سے ایک ہیبت دلونمین ڈالدی تھی
باوجود ایسی تواضع اور شکستگی اور شفقت و رحمت کے کوئی فرد بشر روے
مبارک پر اچھی طرح نظر نکر سکتا تھا اور جو کافر و منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت
سے خود بخود کانپنے لگتا تھا اور دو مہینونکی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت
کا رعب اثر کرتا تھا قسم دوسری معجزات وقت ولادت باسعادۃ شیعہ اور
سنی طریق متعدد سے روایت کرتے ہین کہ حضرت کی شب ولادت کثیر السعادۃ
شیاطین آسمان پر جانے سے ممنوع ہوئے اور شہاب آسمان سے ظاہر
ہوئے یہانتک کہ لوگ ڈرے کہ قیامت برپا ہوگئی اور علم کاہنونکا جاتا رہا
اور سحر ساحرونکا ضعیف ہوگیا اور جو بت عالم مین تھا منھ کے بھل گر پڑا اور
طاق کسرے کہ بادشاہ عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تھا کہ ابتک باقی ہے
لرزہ مین آیا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اور درمیان سے شگافتہ ہوگیا
اور زمین تک دو حصہ ہوگیا اور ابتک شکستگی اوسکی اوسی قدر موجود ہے
اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تھا گر پڑا اور پانی اوسمین جاری ہوا اور دریاچہ
ساوہ کہ اوسکی پرستش کرتے تھے خشک ہوگیا اور ابتک کاشان مین اوسی
مقام پر ایک نمکسار موجود ہے اور آتشکدۂ فارس کہ ہزار برس سے اوسکی
پرستش کرتے خاموش ہوگیا اور رود خانہ ساوہ کہ برسون سے خشک تھا
پانی اوسمین جاری ہوا اور ایک نور اوس شب حجاز کیطرف سے چمکا اور
تمام عالم مین پھیلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا اور سب بادشاہ و سردار گونگے
ہوگئے ایسے اور بات نکر سکتے تھے اور ملائکہ مقرب اور ارواح پیغمبران و اصفیا وقت
ولادت وافر السعادۃ حاضر ہوئی اور رضوان خازن بہشت ہمراہ حورونکے
نازل ہوا اور لوٹے اور طشت سونے اور چاندی اور زمرد کے بہشت سے

حاضر کیے گئے اور حضرت آمنہ کے لیے شربت بہشت آیا کہ اونھون نے نوش فرمایا
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بعد ولادت آبہای بہشت سے غسل دیا
اور عطرہاے فردوس سے معطر کیا اور حضرت کی پشت پر مہر نبوت کو نقش کیا
اور جو حریر سفید کہ ملائکہ بہشت سے لاے تھے اوسمین حضرت کو لپیٹا اور حضرت
کو جمیع روحانیون کو دکھایا اور سب ملائکہ آسمان خدمت مین حضرت کی حاضر
ہوے اور حضرت پر سلام کیا اور وقت ولادت باسعادت چار رکن کعبۂ
معظمہ کے زمین سے جدا ہوے اور حجرۂ مقدسہ کیطرف سجدہ کے لیے جھکے
اور اکثر عجیب و غریب امور اور معجزے وقت ولادت سے تا نشو و نما ظاہر ہوئے
چنانچہ چند معجزے کتاب حیات القلوب مین لکھے ہین **قسم تیسری** وہ معجزے
آنحضرت کے کہ جو آسمان سے متعلق ہین اور وہ بکثرت ہین پہلے شق القمر
دوسرے رجعت آفتاب نماز علی بن ابیطالب کے لیے تیسرے ستارونکا ٹوٹنا
اور کثرت شہاب وقت ولادت جیسا کہ مذکور ہوا چوتھے نازل ہونا مائدہ کا
آسمان سے اہلبیت علیہم السلام کے لیے پانچوین بجلی گرنا اور حضرت کے بعض دشمنون
پر نزول عذاب ہونا **قسم چوتھی** وہ معجزات جو حضرت سے زمین و سنگ
و درخت کی نسبت ظاہر ہوے مانند اسکے کہ نالہ کرنا چوب خرما کا حضرت کی
مفارقت سے کہ حضرت نے اوسکو اپنی پشت مبارک کا تکیہ بنایا تھا اور طلب
کرنا حضرت کا درخت کو اور قبول کرنا اور آنا اوسکا حضرتکی طرف اور حضرت
کے اشارے سے بتونکا منہ کے بل گر پڑنا اور ایک ساعت مین ہرا ہو جانا
اور پھل لگجانا درخت خشک مین اور حضرت کو درخت اور پتھر کا سلام کرنا اور خرمے
کے درختون کا سلمان فارسی کے لیے بونا اور اوسی ساعت اونکا بلند ہونا
اور میوہ دینا اور زمین مین اسپ سراقہ کے پاؤن گر جانا اور اس قسم کے معجزے

زیادہ حد و شمار سے ہین قسم پانچوین وہ معجزے کہ جو حضرت سے لبنت چیوانا
ظاہر ہوئے مانند باتین کرنے آہو اور شتر اور گرگ اور سوسمار و بزغالہ بریان
کے اور حضرت کے ناقہ کا شب عقبہ مین بولنا اور بعضے غلام حضرت کو شیر کا راہ
بتلانا اور گواہی دینا حیوانون کا حضرت کی رسالت پر اور اسکے سوا معجزے
بہت ہین قسم چھٹی مستجاب ہونا دعاے حضرت کا اور زندہ ہونا مردون کا اور
بینا ہونا اندھون کا اور شفا پانا بیمارون کا اور اسطرح کے معجزے بے
ہین کہ شمار نہین رکھتے قسم ساتوین غالب ہونا حضرت کا دشمنون پر اور اونکے
شر سے محفوظ رہنا اور نازل ہونا ملائکہ آسمان کا حضرت کی نصرت کے لیے
جیساکہ جنگ بدر اور احد وغیرہ مین ہوا اور آثار اوسکے لوگون پر ظاہر ہوئے
قسم آٹھوین غالب ہونا حضرت کا شیاطین اور جنون پر اور ایمان لانا جنونکا
حضرت کی رسالت پر جیساکہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے
قسم نوین خبر دینا امور پوشیدہ اور امور آیندہ کا مانند خبر دینے دولت بنی امیہ
کے مثل اسکے کہ بنی امیہ ہزار مہینے بادشاہی کرینگے اور مثل خبر دینے دولت
بنی عباس کے اور مظلوم ہونا اہلبیت رسالت کا اور شہید ہونا امیرالمومنین
اور حسنین علیہم السلام کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادت کی اور تمام ہونا
ملک بنی امیہ و شاہ عجم کا اور باقی رہنا دولت خلفاے کا اور خبر دینا شہادت امام
رضا علیہ السلام کی اور دفن ہونا اونحضرت کا خراسان مین اور خبر دینا
شہادت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اور عمار کی اور اور ونکی اور کیفیت اونکی
اور لڑنا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا عائشہ اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور خوارج
سے اور خبر دینا ابوذر کے مظلوم ہونے کی اور نکالنا اونکو مدینہ سے بلکہ جو کچھ اکثر
اہلبیت اور صحابہ پر واقع ہوا حضرت نے اوسسے اخبار فرمایا اور خبر دینا وفات نجاشی

بادشاہ حبش کا اوسکے انتقال کے وقت اور خبر دینا شہادت جعفر طیار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کی تبوک مین جسوقت یہ حضرات شہید ہوئے اور خبر دینا شہادت حبیب ابن عدی کی مکہ مین اور خبر دینا اوس مال کی کہ عباس نے مکہ مین پوشیدہ کیا تھا اور خبر دینا حضرت کا اون حالات سے جو کچھ کہ منافق اپنے گھر وںمین کہتے تھے اور جو کچھ کہ صحابہ اپنے گھر وںمین کرتے تھے اور اکثر اشخاص جو حضرت کے پاس آتے تھے حضرت اونکے پہلے حاجت اونکی بیان فرمادیتے تھے اور ایسا فعل حضرت سے کم ظہور مین آیا تھا کہ معجزے سے خالی ہو اور جو کہ تفصیل ان معجزون کی چاہے کتاب حیات القلوب کی جلد دوم کیطرف رجوع کرے **فصل چوتھی** امامت کے بیان مین اس فصل مین آٹھ مطالب ہین **مطلب پہلا** بیان مین اس امر کے کہ امام خدا کیطرف سے معین ہوتا ہے خلق کے اختیار مین نہین ہے کتاب حق الیقین کے مطالب کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ امت نے اختلاف کیا ہے اس بات پر کہ امام کا تعین واجب ہے یا نہین اور اگر واجب ہے تو آیا خدا پر اوسکا معین کرنا واجب ہے یا امت پر جس امر پر فرقہ ناجیہ امامیہ نے اتفاق کیا ہے وہ یہہ ہے کہ پروردگار عالم پر عقلاً و سمعاً امام کا معین کرنا واجب ہے بالجملہ چند عقلی دلیلین نقل کیجاتی ہین پہلی یہہ کہ جو دلیل پیغمبرونکے بھیجنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے وہی دلیل وجوب نصب امام پر دلالت کرتی ہے **دوسری** یہہ کہ معین کرنا امام کا لطف ہے اور لطف خدا پر عقلاً واجب ہے اور اصلح خدا کے لیے عمل مین لانا امر واجب کا ہے اور اس بات مین کسی طرح شک نہین ہوسکتا کہ بندونکے لیے جملہ احوال و رسب زمانون مین رئیس کا ایسے کسی حاکم کا ہونا کہ اونکے امور دین و دنیا کا مختار ہو عقلاً اصلح معلوم ہوتا ہے اور ایسا رئیس ہمارا یا پیغمبر ہے یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہو چاہیے کہ امام

ہو تیسری یہہ کہ جب بعثت حضرت رسولؐ کی مخصوص حضرت کے زمانے کے لیے
نتھی بلکہ حضرت سب خلائق پرتا قیام قیامت مبعوث ہوئے تھے اور ان بندگان
الہی کے لیے ایک کتاب لائے تھے اور ایک شریعت جانب خدا سے مقرر ہوئی
تھی اور آداب و سنتین ہر ایک امر مین مقرر ہوئی تہین چنانچہ مدت قلیل مین
ایک جماعت ایمان ظاہری لائی کہ اکثر اونمین سے باطن مین منافق تھے
پس کوئی عاقل یہہ امر تجویز نہین کر سکتا کہ خدا و رسول ایسے عظیم کو ناتمام
چھوڑین اور کوئی حفاظت کرنیوالا اس شریعت کا کہ جو مفسر اور واضح
معانی قرآن مجید او سنت رسول کا ہو اور کذب و سہو اور تغیر و تبدل احکام سے
بری و معصوم ہو مقرر نکرین اور قرآن مجید مجمل اور غامض ان لوگو مین چھوڑ دیا
جائے حالانکہ ابتک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہین پایا اور جو کچھ قرآن مین مذکور
ہے اوسمین نہایت اجمال ہے پس کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اوس اجمال کو
ہر شخص ایک نہج پر سمجھے اور کوئی مفسر اوسکے لیے معین نہو علاوہ اسکے ہزار
مین سے ایک بھی احکام ضروریہ اوسکے ظاہر سے پیدا نہین ہوتے اور سنت
و احادیث مین نہایت اختلاف واقع ہے اور چند نو مسلم کہ طرح طرح کی غرضہاے
فاسدہ رکھتے ہون صاحب اختیار کیے جائین کہ جس اہل باطل کو چاہین
اپنے واسطے معین کر لین اور وہ مرد جاہل جب کوئی امر مشکل در پیش ہو تو
صحابہ کو جمع کرے اور آپ مانند خر در گل مجبور ہو جائے اور ہر ایک سے پوچھے
اور اونمین سے ایک شخص کی عقل کو اپنی عقل باطل کے نزدیک ترجیح
دیدے جو کوئی تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا ایسے امر قبیح کو خدا و رسولؐ پر روا
نہ رکھیگا خصوصًا اوس صورت مین کہ معلوم ہو کہ خدا اپنے بندون کی نسبت
اس لطف و رحمت سے پیش آتا ہے پیغمبر عطوف و رحیم با اینہمہ شفقت و مہربانی

اپنی امت کے حق مین کیونکر گوارا فرمائیگا کہ اوسکی امت ایسی حیرت و ضلالت مین گرفتار رہے اور ایسا پیغمبر کہ اپنے دین شریف اور غرض لطیف ہدایت امت کے لیے ہر طرح کی اذیت گوارا کرے کیونکر ہو سکتا ہے کہ یکایک اپنے ہاتھ اوٹھا ڈالے ایک رئیس یا ایک دہقان اگر کسی دیہہ مین بیمار ہوتا ہے تو از راہ شفقت عزت اور کھیتون پر کسی شخص لائق کو معین کرتا ہے اور رعایا کے حق مین وصیت کرتا ہے ا... یک ضابطہ اپنے متروکات کے لیے قرار دیتا ہے کیونکر ہو سکتا ہے پیغمبر آخر الزمان دنیا سے جائے اور اپنے دین و ملت اور کتاب و سنت اور رعیت و امت کے لیے کوئی وصی و جانشین معین نکرے اگر اسباب مین عقل حاکم بحق نہ ہوگی تو کسی امر دینی مین بھی حاکم بحق نکریگی چوتھی یہہ کہ سنی بھی اقرار کرتے ہین کہ عادت مقررہ خدا کی سب پیغمبرون کی نسبت آدم سے تا خاتم الانبیا یہہ تھی کہ جبتک خلیفہ پیغمبر معین نکرلیتا تھا اوسوقت تک وہ پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرماتا تھا اور حضرت رسول کا بھی سب لڑائیون اور سفرون مین یہی دستور تھا کہ جب حضرت مدینہ مشرفہ سے باہر تشریف لیجاتے تھے تو کوئی رئیس اور خلیفہ اپنا معین کرجاتے تھے اور سب شہرون اور قریہ ہاے اسلام مین ایک حاکم معین کرتے تھے اور امر امت کے امت پر چھوڑتے تھے پس کیونکر اس مفارقت کبری اور سفر آخری مین اس امت کو معطل چھوڑتے پانچوین یہہ کہ رتبہ امام کا جسطرح سے کہ معلوم ہوا مثل منصب نبوت ہے اگر امام کو لوگ امام بنالین تو ہو سکتا ہے کہ نبی کو بھی نبی بنالین اور یہہ امر بالاتفاق باطل ہے اور بندون کے مصالح عام کے لیے عامہ امت کی ناقص عقلین حکم اصلح کب کرسکتی ہین چنانچہ اکثر عقلاے صاحب تدبیر جب کسی بند و بست کے لیے کسی قریہ مین کوئی حاکم معین کرتے ہین اور بعد اوسکے رائمین خطا ظاہر ہوتی ہے تو

اوس عالم کو بدل ڈالتے ہین لیس ریاست دین و دنیا سے تمام خلق کے لیے کیونکر
عقلین آدمیونکی وفا کرینگی کہ کسیکو حاکم بنا ئین حالانکہ امامت مین عصمت شرط ہے
اور کوئی سواے خدا کے عصمت پر مطلع نہین ہو سکتا اور ادلۂ عقلیہ اس امر خاص
مین بہت ہین بلحاظ اختصار تحریر نہین کیے گئے اور آیات قرآن سے بھی ثابت
ہوتا ہے کہ امام خدا کیطرف سے معین ہوتا ہے چنانچہ اس باب مین اکثر آیات
حیاۃ القلوب کی تیسری جلد مین موجود ہین مطلب دوسرا شرائط امامت
کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ موافق اقوال متکلمین و بنا بر شہرت
امامت مین تین شرطین ہین پہلا یہ کہ چاہیے امام جملہ امور مین خصوصًا علم مین
کل امت سے افضل ہو اور یہ امر بھی آیات قرآن سے ثابت ہے وہ آیتین
بلحاظ اختصار نہین لکھین دوسری شرائط امامت سے عصمت ہے اور
اجماع علمار امامیہ اس بات پر منعقد ہے کہ امام بھی مثل پیغمبر کے ابتداے اول عمر سے
آخر عمر تک جمیع گناہان کبیرہ و صغیرہ سے معصوم ہے چنانچہ احادیث متواترہ
اس مضمون پر وارد ہوئے ہین مؤلف کہتا ہے کہ اہلسنت بسبب محبت ابوبکر
و عمر و عثمان امامت مین عصمت شرط نہین جانتے اسلیے کہ اگر امامت مین عصمت
شرط جانین تو خلافت خلفاے ثلثہ باطل ہو جایگی تیسری امامت مین فقہاے امامیہ
کے نزدیک امام کا ہاشمی ہونا شرط ہے اور یہ امر اون نصوص سے ثابت ہے
کہ امام ہاشمی نسب ہی کے لیے نص بامامت وارد ہوئی ہے چنانچہ ان تین
صفتونکو متکلمین ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ چاہیے جو صفتین پیغمبر مین مذکور
ہوئی ہین امام مین بھی ثابت ہون بلکہ اوسکے نسب مین بھی شبہہ نہو اور پدر
امام کا دنی اور مادر غیر عفیفہ نہو اور جو عیوب کہ موجب تنفر خلق ہین اون سے
امام جدا ہو اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین اپنے بعض رسائل مین

لکھتے ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر ہین پہلی معصوم ہونا گناہان کبیرہ و صغیرہ سے دوسری عالم ہونا تیسری شجاع ہونا چوتھی یہہ کہ صفات کمال رکھتا ہو مانند دلیری و سخاوت و مروت وغیرہ پانچوین یہہ کہ پاک ہو اون عیوب سے کہ باعث نفرت خلق ہون چھٹی یہہ کہ قرب و منزلت اوسکی خدا کی نزدیک سب سے بیشتر ہو اور زہد و عبادت و اطاعت اوسکی سب سے زیادہ تر ہو ساتوین یہہ کہ معجزات اوس سے ظاہر ہون کہ اور لوگ مثل مین اوس معجزے کے عاجز ہون اسلیے کہ وقت ضرورت معجزہ اوسکی حقیت کے لیے ایک دلیل ہو آٹھوین یہہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت اوسی ہی مین منحصر ہو مولف کہتا ہی کہ علاوہ اسکے اور صفتین اور خصائص امام کے لئی کتب معتبرہ مین بکثرت مین بلحاظ اختصار نہین لکھے گیئے اسی قدر جاننا کافی ہے کہ جو صفتین نبی کی بیان ہوئین وہی صفتین امام مین ہوتی ہین مطلب تیسرا اون آیات کے بیان مین کہ جو امامت و فضیلت حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلالت واضحہ رکھتی ہین چنانچہ یہہ سب آیتین سنیون کی تفسیرون اور کتب معتبرہ سے لکھی جاتی ہین تاکسی کو مجال انکار باقی نہرہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ آیہ وافی ہدایہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ یعنی نہین ہے صاحب اختیار اور اولے تمہارے امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور وہ برپا رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو حالانکہ وہ رکوع مین ہوتے ہین شیعون اور سنیون نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہہ آیہ شان جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہوا ہے چنانچہ علماے اہلسنت سے صاحب جامع الاصول نے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین

اور سیوطی نے بہت سندون سے اور فخر رازی سے دو سند سے اور زمخشری اور
بیضاوی اور نیشاپوری اور ابن السبع اور واحدی اور واقدی او ثعالبی اور
بیہقی اور صاحب مشکوٰۃ اور مولفین اور مفسرین شیعون اور سنیون کی اسدی
اور مجاہد اور حسن بصری اور اعمش اور عتبہ بن ابی الحکم اور غالب بن عبد اللہ
اور قیس بن ابی الربیع اور غالب بن ربیعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہ
سے روایت کرتے ہین اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونیکی امامت امیرالمومنین
علیہ السلام پر یہ ہے کہ لفظ ولی لغت مین چند معنی پر مستعمل ہے یاور اور دوست اور
صاحب اختیار اور اولی بتصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے کے
قریب ہین اور دو معنی اول کے پر ظاہر ہے کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین اسواسطے کہ
یاور اور دوست مومنون کے مخصوص خدا اور رسول و بعض مومن کہ موصوف ساتھ
اس صفت کے ہون نہین ہین بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے کے ہین
جیسا کہ حقتعالے نے فرمایا ہے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ
بَعْضٍ اور ملائکہ بھی محب اور یاور مومنون کے ہین چنانچہ خداوند تعالی فرماتا ہے
نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بلکہ بعض کفار
محب و یاور بعض مومنون کے ہوتے ہین اور اگر سنی کہین کہ آیہ مین لفظ جمع وارد
ہوئی ہے پس یہ آیہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے کیونکر مخصوص ہوگا جواب
اوسکا یہ ہے کہ عرب اور عجم مین لفظ جمع من باب التعظیم یا کسی غرض و فائدہ
خاص کیواسطے شخص واحد کے لیے بھی بولتے ہین اور قران مین نظیر اسکے اکثر مقام
پر موجود ہے دوسرا جواب یہہ ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خصوصیت کا دعوے
نہین کرتے اسواسطے کہ شیعون کی احادیث مین وارد ہوا ہے کہ سب ائمہ اس
آیت مین داخل ہین چنانچہ ہر امام قریب امامت اس فضیلت پر فائز ہوتا ہے

اور صاحب کشاف لکھتا ہے کہ مراد اس آیہ سے اگرچہ علی بن ابیطالب علیہ السلام
ہین لیکن خدا نے لفظ جمع سے فرمایا ہے کہ اور لوگ بھی حضرت کی متابعت
کرین حاصل یہ کہ یہ آیہ شان مین جناب امیر علیہ السلام کی وارد ہوا ہے اور مراد ولایت
سے اس آیہ مین امامت ہے دوسرے آیہ کریمہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ یعنی ای وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو ڈرو خدا
سے اور رہو ساتھ صادقون اور راست گویون کے سب چیزون مین خصوصاً
دعوی ایمان مین بگفتار و کردار اور ہر ظاہر ہے کہ انکے ساتھ رہنے سے انکی
متابعت کردار و گفتار مین مقصود ہے نہ یہ کہ صادقین کے ساتھ رہا سوا سطے کہ
یہ امر محال اور بیفائدہ ہے اور یہہ حکم تا قیامت سب مومنین کے واسطے نافذ ہے
اور امام اوسی کو کہتے ہین کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق اوسکی متابعت
کرے خلاصہ یہہ کہ اس آیہ مین حکم متابعت ہے نہ حکم مصاحبت اور صادق سے
مراد یہہ ہے کہ ہر قول و فعل مین صادق ہو اور جو ایسا ہوگا وہ معصوم ہے
پس واجب ہوا کہ معصوم ہر زمانہ مین ہو تا کہ خلائق اوس معصوم صادق کے ساتھ
رہین اور یہی مذہب شیعون کا ہے پس جاننا چاہیے کہ باتفاق شیعہ و سنی سواے
خاتم النبیین و امیر المومنین و ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین محمد سید المرسلین
سے آجتک کوئی فرد بشر معصوم نہین ہے پس منحصر ہوا کہ مراد اس آیہ مین یہی
حضرات ہین اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی مضمون وارد ہوا ہے
اور بعض تفاسیر اہلسنت مین بھی یہی مذکور ہے اور فخر رازی کہ سنیون کا امام ہے
اوسکی تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیہ مین خدا مومنون کو حکم کرتا ہے کہ صادقون کے ساتھ
رہین پس چاہیے کہ صادق موجود ہون اسواسطے کہ رہنا ساتھ کسی چیز کے مشروط
ہے اوس چیز کے موجود ہونے پر پس لازم ہے کہ ہر زمانے مین صادق ہون پس

چاہیے کہ تمام امت باطل پر اجماع نکرے مولف کہتا ہے کہ فخر رازی کی اس تفسیر
سے ثابت ہوا کہ ہر زمانے مین کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہے اور یہی مذہب شیعون
کا ہے چنانچہ کلمۂ حق زبان پر علماے مخالفین کے بھی جاری ہوا آیت ہے حقتعالی
فرماتا ہے اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ یعنی
آیا پس وہ شخص کہ حجت اور برہان پر ہے اپنے پروردگار کیطرف سے اور بعد
اوسکے ہے ایک شاہد اور گواہ اوسکا مثل اوس شخص کے مراد اس آیہ مین اوس
شخص سے کہ جو بینہ پر ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور شاہد
کی تفسیر مین اختلاف ہے اور احادیث معتبر مین وارد ہوا ہے کہ مراد شاہد سے
جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین کہ حضرت کی حقیت پر گواہ ہین چنانچہ ابن ابی الحدید
اور ابن مغازلی اور سیوطی اور منشور اور طبری اور اکثر سنی بطرق متعدد عباد بن
عبداللہ بن الحرث سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نے منبر پر فرمایا کہ کوئی شخص قریش مین سے نہین ہے مگر یہہ کہ ایک آیہ یا دو آیہ اوسکی مدح
اوسکی مذمت مین نازل ہوئے ہین پس ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کی شان مین کونسا
آیہ نازل ہوا ہے حضرت کو غیظ آیا اور فرمایا کہ تونے سورہ ہود مین اس آیہ کو نہین پڑھا
کہ رسولخدا بینہ اپنی خدا کیطرف سے ادا فرمائین اور مین گواہ اونکا ہون یہہ آیت
بسبب لفظ یتلوہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کے خلیفہ بلا فصل ہین چوتھی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ
یعنی نہین ہے تو اے محمد مگر ڈرانے والا اس گروہ کا عذاب الہی سے اور واسطے
ہر ایک قوم کے ایک ہدایت کنندہ ہے اور سنی بطرق متعدد روایت کرتے ہین
کہ اس مقام پر لفظ ہادی سے مقصود جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین چنانچہ
شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی روایت کرتا ہے کہ ایکروز حضرت رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیلئے پانی طلب کیا اور جب فارغ ہوئے تو ہاتھ علی کا لیکے
اپنے سینے سے لگایا اور کہا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ پھر ہاتھ سینے پر علیؑ کے رکھا اور کہا
وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ اور لعبد اسکے ارشاد فرمایا کہ تو ہے نور بخشنے والا خلائق کا اور
علامت راہ ہدایت اور امیر قاریان قرآن کا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ تو ایسا
ہی ہے اور حافظ ابو نعیم اصفہانی کہ سنیون کے مشاہیر محدثین مین سے ہے
کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فِیْ عَلِیٍّ مین چند سندون سے ابن عباس سے روایت
کرتا ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دست مبارک اپنا دوش حضرت امیر پر رکھا اور فرمایا کہ یا علیؑ تو ہی ہادی ہے اور
لعبد میرے ہدایت پانیوالے تجھی سے ہدایت پائینگے پانچوین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ یعنی بعض
آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ بیچتا ہے اپنی جانکو واسطے طلب خوشنودی خدا کے
اور خدا مہربان ہے اپنے بندون پر احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ مین طرق شیعہ
وسنی سے وارد ہوا ہے کہ جس شب کفار قریش نے قتل رسولخدا کا ارادہ کیا
او حضرت کو حق سبحانہ وتعالی کیجانب سے حکم ہوا کہ تم اپنے مقام پر علیؑ ابن ابیطالب
کو سلا دو اور کفار قریش سے پوشیدہ ہو کر غار مین چلے جاؤ جسوقت جناب
رسالتماب نے علیؑ ابن ابیطالب کو یہہ بشارت دی تو جناب امیر شادمان ہوئے
اور شکریہ مین اس نعمت کے کہ اپنی جان فدای جان حضرت رسول کرتے ہین
سجدۂ شکر بجالائے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرش خواب پر سو
رہے اور مشرکین کی برہنہ شمشیرون سے پروا نکی تو اوسوقت یہہ آیہ کریمہ جناب امیر
کی شان مین نازل ہوا چنانچہ اس آیہ کا جناب امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہونا اکثر
کتب تفسیر وحدیث مین بطریق متعدد روایت کرتے ہین فخر رازی نے تفسیر کبیر مین

اور نیشاپوری اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور حافظ ابو نعیم نے نزول آیات میں اور احمد نے مسند
میں اور سمعانی نے فضائل میں اور غزالی نے احیاء العلوم میں اور مورخین محدثین
وشعراء اہل سنت نے اپنی تصانیف میں اس واقعہ کو ذکر کیا ہے چھٹے آیہ تطہیر
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنی ارادہ
نہیں کیا ہے خدا نے مگر یہہ کہ برطرف کرے تم سے شرک اور گناہ اور شک اور ہر
بدی کو اے اہلبیت پیغمبر اور پاک کرے تمکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیے احادیث متواترہ
مین بطریق شیعہ وسنی وارد ہوا ہے کہ یہہ آیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور
فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوا سوا انکے ازواج وغیرہ
سے کوئی اس آیہ مین داخل نہین ہے چنانچہ اکثر سنیون کے صحاح اور تفاسیر
معتبرہ مثل تفسیر ثعلبی وجامع الاصول وصحیح ترمذی ومشکوٰۃ وصحیح مسلم وغیرہ اس
امر کے مُصَدِّق ہین اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین روایت ہے کہ حسین بن
سبرہ نے زید ابن ارقم سے پوچھا کہ آیا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ازواج اونکے اہلبیت مین داخل ہین زید نے کہا نہ واللہ زوجہ ایک مدت خاص تک
شوہر کے ساتھ رہتی ہے اور جب اوسکو طلاق دیتے ہین تو وہ اپنے باپ کے
گھر چلی جاتی ہے اور اپنی قوم مین ملجاتی ہے بلکہ اہلبیت حضرت کے عزیزان
مخصوص ہین کہ صدقہ اونپر حرام ہے اور مکرر احادیث مخالفین مین وارد ہوا
ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر وجناب سیدہ
وحسنین علیہما السلام کو عبا مین داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا یہی میری اہلبیت
ہین ام سلمہ نے قصد کیا کہ مین بھی داخل ہوجاؤن حضرت نے فرمایا کہ عاقبت
تیری بخیر ہے لیکن تو ان پنجتن مین شامل نہین ہوسکتی ساتوین آیہ مباہلہ ہے
فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ

اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ یعنی جو تجھ سے مجادلہ کرے امر عیسیٰ مین بعد اسکے کہ آیا ہے تیری طرف علم اور برہان اور ظاہر کیا تونے انپر اور اونھون نے قبول نکیا پس کہہ اسنے ای محمدؐ کہ بلائین ہم پسر اپنے اور تم پسر اپنے اور ہم عورتین اپنی اور تم عورتین اپنی اور ہم جانین اپنی یعنی اون لوگون کو جو بمنزلہ ہماری جان کے ہین اور تم اون لوگون کو جو بمنزلہ تمھاری جان کے ہین بعد اسکے تضرع اور دعا کرین ہم اور لعنت کرین ہم اور دوری رحمت خدا سے چاہین اوپر اونکے کہ جھوٹ کہتے ہین ہم مین اور تم مین سے پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبا اوڑھی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسین علیہم السلام کو داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوندا ہر ایک پیغمبر کے اہلبیت ہوتے ہین بار الہا یہ میرے اہلبیت ہین پس انسے دور کر شک اور گناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیے پس جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیہ شان مین انکی لائے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو اپنے ساتھ مدینہ سے مباہلہ کے لیے باہر لے گئے چونکہ نصارے حقیت حضرت کی جانتے تھے بعد اونحضرت کے کھڑے ہونے کے مع ان حضرات عصمت و طہارت کے مقام مباہلہ مین آثار نزول عذاب زمین و آسمان مین ظاہر ہوئے عالم بزرگ نصارے نے کہا قسم بخدا مین چند صورتین دیکھتا ہون کہ اگر دعا کرین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے اوکھڑ جائین تو اوکھڑ جائینگے اسحالت مین نصارائے نجران نے مباہلہ پر جرات نکی بلکہ استدعائے مصالحہ کیا اور ہر سال جزیہ دینا قبول کر لیا حضرت نے انکو نفرین نکی اور بحکم خدا جزیہ قرار دیا اس مباہلہ سے چند امر ظاہر ہوئے پہلے حقیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے

ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگوارترین خلق تھے کہ انکو حضرت نے اپنے مین شریک
کیا تیسرے یہ کہ حضرت کے نزدیک عزیزترین خلق تھے کہ حضرت اظہار حقیت کے
لیے انکو مقام دعا پر اپنے ہمراہ لائے چوتھے یہ کہ حسن و حسین فرزند حقیقی حضرت کے
قرار پائے اور رتبہ انتساب صحابہ سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نزدیک باوجود صغرسنی زیادہ تر ہوا پانچوین یہ کہ حضرت فاطمہ بہترین زنان عالم
تھین اور بیبیون اور سب عزیزون سے حضرت کے نزدیک مخصوص تر اور قریب تر
تھین اور خدا کے نزدیک عالی رتبہ تھین چھٹے یہ کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
باتفاق سنی وشیعہ داخل مباہلہ تھے اور ابناءنا وانفسنا کا مصداق تھے بلکہ داخل انفسنا
تھے یعنی بمنزلہ نفس و جان پیغمبر پس جو کمال کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین مجتمع تھے چاہیے کہ جناب امیر علیہ السلام مین بھی باستثناء پیغمبری وہی کمال
ہون آٹھوین وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ یعنی جمع کرتا ہے اور حفاظت کرتا ہے
آیات قرآنی اور حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور نگاہدارندہ ہے اور شیعہ و
سنی طرق مستفیضہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیہ شان حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام مین نازل ہوا ہے چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین اور واحدی نے اسباب نزول مین اور نطنزی نے خصائص مین اور
راغب اصفہانی نے محاضرات مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور ابن
مردویہ نے اپنی کتاب مناقب مین اور اکثر محدثین اور مفسرین شیعہ وسنی نے اس امر کی
تصریح کی ہے اور بعض روایتون اس لفظ سے ہین کہ حضرت امیرالمومنین علیہ
السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو گلے لگایا اور ارشاد
کیا کہ مجھے میرے پروردگار نے مامور فرمایا ہے کہ مین تجھکو اپنا قریب گردانون اور
دور نکرون اور اپنے علوم تجھے بتاؤن لہذا مجھ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار

لی کے حق مین فرمان برداری بجالاون اور تجکو سزاوار ہے کہ تو اون علوم کا حفظ
کر اور اونمین فراموش نکریں پس یہہ آیہ نازل ہوا تو یون اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے
ہین اور عملہاے شائستہ کرتے ہین جلد قرار دیتا ہے واسطے اونکے خداوند
مہربان دوستی ثعلبی لکہتا ہے کہ یعنی خدا انکو دوست رکہتا ہے اور دوستی انکی
مومنین اہل آسمان و زمین کے دل مین جاگزین فرماتا ہے جبر برا ابن عازب
سے اپنی سند مین روایت کرتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب
امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ ای علیؑ خدا سے کہو کہ بارخدایا میرے لیے کوئی
عہد قرار دے اور میری محبت و مودت مومنونکے دلون مین جاگزین فرما
پس خدا نے اس آیہ وافی ہدایہ کو بہیجا اور حافظ ابونعیم بہی کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
فِیْ عَلِیٍّ مین بسند ہاے خود براء ابن عازب وغیرہ اسی مضمون کے روایت
کرتا ہے اور اکثر مفسرین و محدثین اہلسنت نے روایت کی ہے کہ یہہ آیہ شان
حضرت امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہے اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن
کو محبت علی بن ابیطالب علیہ السلام ضرور ہے اور مخفی نہ رہے کہ یہہ محبت جو
اس آیت مین مذکور ہے اور حضرت نے اوسکے لیے دعا کی ہے یہہ محبت خاص
ہے جو کہ جزو ایمان ہے اور اگر یہہ محبت خاص نہو تو علامت نفاق کی ہے اور یہہ مقام
پر محبت عام جو کہ ہر مومن کے ساتھ ہونا چاہیے مقصود نہین ہے چنانچہ یہہ مضمون
احادیث اہلسنت سے بہی ثابت ہوتا ہے مشکوٰۃ مین صحیح ترمذی و مسند احمد
بن حنبل سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ علیؑ کو منافق دوست نرکہیگا اور مومن دشمن نہ رکہے گا اور کتب اہل سنت
مین مذکور ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد

فرمایا کہ تجھ کو دوست نہین رکھتا مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا مگر منافق اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نے خود ارشاد کیا کہ قسم بخدا محمد سے پیغمبر خدا نے عہد فرمایا
کہ دوست نہین رکھتا ہے مجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا ہے مجکو مگر منافق اور
اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماچکے ہین جو علی علیہ السلام کو دوست
رکھتا ہے بتحقیق کہ وہ مجکو دوست رکھتا ہے اور جو علی کو دشمن رکھتا ہے بتحقیق وہ
مجکو دشمن رکھتا ہے اور جو کہ علی علیہ السلام کو آزار پہونچاتا ہے بتحقیق کہ مجکو آزار پہونچاتا
ہے اور جو کہ مجکو آزار پہونچاتا ہے بتحقیق کہ خدا کو آزار پہونچاتا ہے اور جابر سے روایت
کی ہے کہ ہم زمانہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منافقین کو نہ پہچانتے
تھے مگر بسبب بغض علی بن ابیطالب علیہ السلام اسمقام تک ابن عبد البر کی حدیثین
تھین اور صحیح ترمذی وغیرہ مین اسی کے قریب اور احادیث ہین مولف کتاب
یہہ احادیث امامت امیر المومنین اور ائمہ اثنا عشر سلام اللہ علیہم اجمعین پر دلالت
واضح رکھتی ہین اسواسطے کہ ایک شخص کا منجملہ امت پیغمبر ایسا صفت مخصوص
ہونا کہ مودت اوسکی علامت ایمان اور دشمنی اوسکی علامت کفر ہو عقل والنصاف
کے نزدیک یہہ تخصیص ممکن نہین ہو سکتی مگر امام کی نسبت جو معصوم ہو اور کیونکر
ہو سکتا ہے کہ رعایا مین سے ایک شخص کی دشمنی کے سبب سے مسلم پر اطلاق
کفر ہو جائے اور وہ شخص کہ جسکی مودت فرض کیجائے جس صورت مین معصوم ہوگا
تو گناہگار ہوگا اور گناہگار سے بغض رکھنا بسبب اوسکے گناہ کے بعض اوقات
واجب ولازم ہو جاتا ہے پس ان حدیثون اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ جناب
امیر علیہ السلام امام بھی ہین اور معصوم بھی ہین اور دوست حضرت کے مومن ہین
اور دشمن اونکے منافق ہین جس جماعت نے کہ علی بن ابیطالب علیہ السلام
سے دشمنی کی اور حضرت کو آزار پہونچایا اور بجبر بیعت کے لیے بلایا اور جنگ صفین

وجن مین اذیت دی سب منافق تھے اور خدا فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ دسوین لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی نہین ہے نیکی اسبات مین کہ داخل ہو گھرون مین پشت کیطرف سے اور لیکن نیکوکار وہ شخص ہے کہ پرہیزگاری کیے اور داخل ہو گھرونمین انکے دروازون سے اور پرہیز کرو خدا سے اور اوسکے عذاب سے شاید رستگار ہو اور محقق اور مفسرین اس آیہ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ امور دین اوسکی راہ سے اور علم و حکمت کو اوسکے معدن سے حاصل کرنا چاہیے اور راہ علم اور در باب علم اہلبیت علیہم السلام ہین چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا اور مشکوٰۃ مین ترمذی سے روایت کی ہے کہ اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا اور استیعاب مین روایت کی ہے کہ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِهَا اور مناقب خوارزمی مین بھی مثل انھین روایات کے روایت کی ہے اور مضمون سبکا یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اوسکا ہے پس جسکو علم مطلوب ہو چاہیے کہ دروازے کی طرف سے آئے مؤلف کہتا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا اور بمفاد آیہ شریفہ چاہیے کہ طلب علم کے لیے جناب امیر علیہ السلام کیطرف رجوع کرین اور محمد احتیاج امام کی طرف تحصیل علم دین کیلیے ہے پس آنحضرت کی موجودگی مین دوسرے کو امام و مرجع عالم دین قرار دینا باطل ہوگا گیارھوین وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اگر عائشہ و حفصہ مدد ایک دوسرے

کی کرین ایذا اور آزار دینے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیں خدا یاور اوسکا
ہے اور جبرئیل اور صالح المومنین چنانچہ شیعہ اور سنی بطرق متعددہ روایت کرتے
ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہین حافظ ابو نعیم نے کتاب
مَا نَزَلَ مِنَ القُرآنِ فِی عَلِیٍّ مین اور ثعلبی نے تفسیر مین اور ابن مردویہ نے مناقب
مین اسما بنت عمیس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح مومنان علی بن ابیطالب علیہما السلام ہین بارھوین
اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ آیۂ دیگر اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ یعنی آیا گردانتے ہو تم پانی دینا حاجیونکو چاہ زمزم سے اور عمارت
کرنا مسجد الحرام کا مثل اعمال اوس شخص کے کہ ایمان لایا ہے خدا اور روز قیامت
کا اور جہاد راہ خدا مین کیے ہین برابر نہین ہے یہہ فضیلت اور ثواب مین اور خدا
ہدایت نہین کرتا ہے راہ بہشت کی گروہ ستمگاران کو اور ترجمہ دوسری آیت کا
یہہ ہے کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہے دار الاسلام مین اور جہاد
کیا ہے راہ خدا مین اپنے مالون اور اپنی جانون سے بزرگتر ہے درجہ اونکا نزدیک
خدا کے اور یہہ ہین رستگار اور پہونچے ہین لیے مقصود کو شیعہ اور سنی کے
مفسرین اور محدثین نے اتفاق کیا ہے کہ یہہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ
السلام مین نازل ہوا ہے چنانچہ صاحب کشاف اور فخر رازی اور بیضاوی کہ نہایت
تعصب رکھتے ہین اس کا انکار نہین کرتے اور ثعلبی نے حسن بصری اور شعبی اور
محمد بن کعب قرظی سے روایت کی ہے کہ یہ آیت مقدمہ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اور عباس اور طلحہ بن شیبہ مین نازل ہوئی ہے اوس وقت کہ یہہ لوگ فخر کرتے
تھے طلحہ نے کہا مین صاحب خانۂ کعبہ ہون اور کنجیان کعبہ کی میرے ہاتھ مین ہین
اگر چاہون رات کو کعبہ مین سو سکتا ہون عباس نے کہا زمزم اور پانی دینا حاجیونکا
مجھ سے متعلق ہے اگر چاہون رات کو مسجد الحرام مین سو سکتا ہون حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا مین نہین جانتا تم کیا کہتے ہو مینے چھ مہینے پیشتر سب سے روبقبلہ
نماز پڑھی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہہ گفتگو تھی کہ یہہ آیہ نازل ہوا تیرھوین
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ یعنی وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کئے ہین بہترین خلائق ہین پھر
بعد اوسکے فرمایا جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا
الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ
خَشِیَ رَبَّہٗ یعنی جزا انکی نزدیک انکے پروردگار کے بہشت عدن ہے جاری
ہوتی ہین نیچے اوسکے نہرین کہ ہمیشہ و ابدالاباد اونمین رہینگے خدا راضی ہے انسے
اور یہہ راضی ہین خدا سے یہ واسطے اوس شخص کے ہے کہ ڈرے اپنے خدا سے
احادیث معتبرہ مین طریق شیعہ و سنی سے وارد ہوا ہے کہ یہہ آیتین شان مین حضرت
امیر المومنین علیہ السلام اور شان مین اونکے شیعونکے نازل ہوئی ہین چنانچہ
حافظ ابو نعیم نے بسند خود بواسطہ ابن عباس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ مصداق اس آیہ کا تو اور تیرے شیعہ ہین
اور روز قیامت تو اور شیعہ تیرے اور پسندیدۂ خدا حقتعالی سے راضی آئینگے اور
خدا انسے راضی ہے اور دشمن تیرے غضبناک اس حال سے وارد ہونگے
کہ بحینہا گردنین ہونگی اور ابو القاسم نے شواہد التنزیل مین ابن عباس سے

روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان علی اور اونکے اہلبیت کے نازل ہوا اور ابن جریج اور سب محدث سنیون سے کے بطریق متعدد اس مضمونکو روایت کرتے ہین اور تائید کرنیوالی اس قول کی وہ حدیث ہے کہ فخر رازی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبیٰ فَقَدْ کَفَرَ یعنی علی بہترین بشر ہے جو کہ انکار کرے کافر ہے چودھوین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ یعنی کہ اے محمد بس ہے خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے ہے علم کتاب یعنی علم قرآن یا لوح محفوظ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ مراد اوس شخص سے کہ اوسکو علم کتاب ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین چنانچہ سنی شعبی سے روایت کرتے ہین کہ کوئی شخص بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابیطالب علیہ السلام سے زیادہ تر کتاب خدا کا جاننے والا نتھا اور ابو نعیم اور ثعلبی نے نہا سے ہو د محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہین مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ علی بن ابیطالب علیہ السلام تھے پندرھوین آیہ نجویٰ ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ مفسرین نے روایت کی ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سوال کیا کرتے تھے حقتعالےٰ نے اسی سبب سے اور امتحان صحابہ کے لیے تا ظاہر ہو جاوے کہ اصحاب مین کون مقام اخلاص مین ثابت قدم ہے اس آیہ کو نازل فرمایا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰیکُمْ صَدَقَۃً یعنی اے گروہ مومنین کہ ایمان لائے ہو جس وقت تم رسول خدا سے راز کہو پس پہلے اس راز کہنے سے کچھ تصدق کرو بیضاوی اور سب مفسرین لکھتے ہین کہ اس آیہ کو سنکر دس دن تک کسی صحابی نے سوای حضرت امیر المومنین

علیہ السلام رسولخدا سے کوئی راز اور کوئی مطلب بیان نہین کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ
ہوگیا اور اس مضمون پر شیعہ وسنی سب نے اتفاق کیا ہے اور مجاہد سے حافظ
ابونعیم اور سب مفسرون نے روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
نے فرمایا کہ ایک آیہ قرآن مین ایسا ہے کہ اوسپر کسی نے مجھسے پہلے عمل نہین
کیا اور میرے بعد بھی اوسپر کوئی عمل نکریگا اور وہ آیہ نجوے ہے کہ میرے پاس
ایک دینار تھا مین نے اوسے دس درہم کو بیچا اور جس وقت مینے چاہا ایک درہم
تصدق دیا اور رسولخدا سے راز بیان کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ ہوگیا اور دوسری
روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری برکت سے خدا نے اس امت کو
اس حکم مین تخفیف دی اور اسدی نے بھی کہ سنیون کے علما مین سے ہے
اسی طرح روایت کی ہے **مولف** کہتا ہے کہ ان روایات اور اس آیہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ جو حدیثین سنیون نے بنائی ہین کہ خلفاے جور اپنے
مال کو راہ خدا مین صرف کرتے تھے کذب محض ہے اسلیے کہ اگر اونکو امر دین
مین اعتنا ہوتی وہ تین دن تک راز کہنے سے کیون باز رہتے **سولھوین**
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی چنگل مارو ریسمان خدا پر
سب لوگ اور پراگندہ و پریشان نہو جانا چاہیے کہ ریسمان خدا کنایہ ہے اوس
چیز سے کہ جسکو خدا نے اس امت کی نجات کا سبب گردانا ہے اور احادیث کثیرہ
مین وارد ہوا ہے کہ مراد حبل اللہ سے اہلبیت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ جسے خدا نے
اس آیہ مین ارشاد فرمایا ہے اور حافظ ابونعیم نے بھی اس مضمون کو ابوحفص
صائغ سے روایت کیا ہے **سترھوین** وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ

یعنی شعرا کا فرد و نکو کہ یہہ سوال کیے جائینگے حافظ ابو نعیم حلیہ مین اور ابو القاسم حسکانی
شواہد التنزیل مین اور ابن شیرویہ فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ مناقب مین
اور سوا انکے اور اہلسنت باسناد کثیرہ ابن عباس اور ابو سعید خدری سے روایت
کرتے ہین کہ یہہ کفار محبت علیؑ بن ابیطالب علیہما السلام سے سوال کیے
جائینگے اٹھارھوین قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی
الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْہَا حُسْنًا موافق احادیث
معتبرہ شیعہ و سنی اس آیہ کے حاصل معنی یہہ ہین کہ کہہ اے محمدؐ ان لوگون
سے کہ مین تم سے بعوض تبلیغ رسالت کسی قسم کی اجرت کا سائل و طلبگار نہین
ہون مگر یہہ کہ اپنے عزیزون اور اقربا کی مودت چاہتا ہون اور جو شخص میری مودت
مین زیادتی حسنہ چاہے مین اوسکے لیے نیکی و ثواب اپنا زیادہ کرتا ہون اور
صحیح مسلم مین ابی جبیر سے روایت کی ہے کہ اس آیہ مین لفظ قربیٰ سے باکر
آل محمدؐ مراد ہین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین ابن جبیر سے
اور اونسے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ
نے عرض کی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ جنکی محبت ہم مامور ہوئے
ہین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ علیؑ ہے اور فاطمہؑ اور اولاد اونکی اور بروایت
ابو نعیم دو پسر علیؑ و فاطمہؑ کے اور ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے
اس مضمون کو روایت کیا ہے اور شواہد التنزیل مین ابو امامہ باہلی سے روایت
کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے پیغمبرونکو درختہاے
متفرق سے پیدا کیا اور مین اور علیؑ ایک درخت سے پیدا ہوئے ہین مین
اوس درخت کی جڑ ہون اور علیؑ اوسکی شاخ ہین اور حسنؑ اور حسینؑ علیہما السلام
اوسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اوس درخت کے پتے ہین جو کوئی ایک شاخ

مین بھی اوسکی شاخونمین سے جینگل مارئیگا وہ نجات پائیگا اور جو کہ اوسکو چھوڑ
کے اور طرف میل کریگا وہ جہنم مین جائیگا اور اگر کوئی بندہ درمیان صفا
اور مروہ کئی ہزار برس عبادت خدا کرے یہانتک کہ مانند مشک پوسیدہ ہواور
محبت ہماری نہ رکھتا ہو خدا اوسکو اوندھے مُنھ جہنم مین ڈالے گا پھر حضرت نے
یہی آیہ مذکور پڑھا اور ثعلبی اور صاحب کشاف اور فخر رازی نے جریر بن عبداللہ
سے روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو کہ محبت آل محمدؐ پر مرے وہ شہید مرتا ہے اور آمرزیدہ گار ہے اور
توبہ کیے ہوئے مرتا ہے اور با ایمانِ کامل مرتا ہے اور اوسکو ملک الموت
اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دیتے ہین اور اوس شخص کو بہشت کیطرف
اسطرح لیجائینگے جسطرح دولھن کو دولھے کے گھر مین لیجاتے ہین اور بہشت
کیطرف اوسکی قبر مین دو دروازے کھول دینگے اور حقتعالی ملائکہ رحمت کو
اوسکی قبر کی زیارت کے لیے بھیجتا ہے اور جو شخص محبت آل محمدؐ پر انتقال
کریگا وہ میری سنت پر مریگا اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مریگا تو جب
اوسکو قیامت مین حاضر کرینگے تو اوسکی دونو آنکھو مین لکھا ہوگا کہ یہہ رحمت
خدا سے نا امید ہے اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مرتا ہے کافر مرتا ہے اور جو
بغض آل محمدؐ پر مرتا ہے بوئے بہشت نہین سونگھتا ہے **مولف** کہتا ہے
کہ سنیون کی روایات و احادیث اور آیات قرآنی سے فضائل محمدؐ و آل محمدؐ
اور فضائل شیعیان علیؑ بن ابیطالبؑ اور انکا مومن اور اہل بہشت ہونا اور
دشمنان اہلبیتؑ کا اہل جہنم و کافر ہونا بکمال وضاحت ثابت ہوتا ہے
اونتیسوین اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ
مَاٰبٍ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شایستہ کرتے ہین طوبےٰ

واسطے انکے ہے اور سبب ہے بازگشت اونکی آخرت مین ثعلبی نے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ طوبی ایک درخت ہے کہ جڑ اوسکی بہشت مین علی بن ابیطالب
علیہ السلام کے دولت سرا مین ہے اور ہر مومن کے گھر مین اوسکی ایک شاخ
ہے اور جسقدر آیات کہ شان حضرت امیر المومنین واہلبیت طاہرین سلام اللہ
علیہم اجمعین مین نازل ہوے ہین بکثرت ہین بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی
گئی اور جو آیتین کہ مذکور ہوئین تفصیل انکی بحار الانوار وحق الیقین وحیات القلوب
مین موجود ہے **مطلب** چوتھا اون احادیث متواترہ کے بیانمین جو امامت
وخلافت حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب پر دلالت کرتی ہین اور یہہ سب
حدیثین سنیونکی کتابون سے لکھی گئی ہین تاکسی کو مجال انکار باقی نرہے کر
مقام مین حق الیقین سے بعض مطالب خلاصہ کرکے لکھے جاتے ہین پہلی
حدیث غدیر ہے کہ جو امامت امیر المومنین علیہ السلام پر نص صریح اور متواتر
ومسلم سنی وشیعہ ہے اور اس حدیث کو شیعہ وسنی نے اپنی تفسیرہای معتبر
اور تواریخ معتمد مین اس کثرت سے لکھا ہے کہ کسیکو شک وشبہہ اور مجال
انکار نہین رہا اگر اس حدیث کا کوئی انکار کرے تو وجود مکہ معظمہ کا بھی باوجود
تواتر انکار ممکن ہوجائیگا سفینۃ النجاۃ کا خلاصہ ترجمہ یہہ ہے کہ ارباب تفسیر و
تاریخ سنی بھی اور شیعہ بھی لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعد حج آخری کہ دو مہینہ قبل از وفات حضرت مکہ معظمہ سے جانب مدینہ منورہ روانہ
ہوئے ذیحجہ کی اٹھارہوین تاریخ اثنای راہ مین یہہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ معنی اس آیہ کے یہہ ہین کہ اے پیغمبر پہونچا خلایق
کو جو کچھ کہ بھیجا گیا تیری طرف جانب خدا سے اور اگر نہ کریگا تو اوس امر کو کہ جسپر

مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا اوسکو خلق کیطرف تو گویا نہ پہونچایا تو نے پیغام اپنے پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت اوسکی اور خدا نگاہ رکھیگا تجکو شر سے آدمیون کے اوسوقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم مین فوری اوترے حالانکہ وہ مقام قافلہ کے اوترنے کا نہ تھا اور دوپہر تھی اور عین شدت گرمی کی تھی پھر پالانہائے شتر سے ایک بلندی مثل منبر کے بنائی پھر حضرت اوس منبر پر تشریف لیگئے تاکہ سب آدمی حضرت کو دیکھین اوسوقت ایک خطبہ بیان فرمایا اور خلائق کو اپنی وفات کی خبر دی اور آدمیونکو تمسک قرآن مجید اور اہلبیت پر مامور کیا پھر فرمایا اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنی آیا مین نہین ہون اولی تم مین تم سب سے اور اکثر روایتون مین یون وارد ہوا ہے اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ یعنی آیا مین نہین ہون اولی مومنین مین سب مومنون سے حاصل معنی دونون کے ایک ہین اور غرض اس سے حضرت کی یہ تھی کہ بیان کرین کہ امور مین ہر ایک مومن کے خود اوس سے مین زیادہ اختیار رکھتا ہون اور حاکم ہون اوسکے امور مین اوسکے حکم سے زیادہ تر جاری ہے حضرت کے ارشاد فرمانے کے بعد سب آدمیون نے کہا اسیطرح ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نے علی مرتضے علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور سبکو دکھایا اور فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ معنے اسکے یہ ہین کہ جس کسی کا مین مولا ہون علی بھی اوسکا مولا ہے خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو اور مدد کر اوس شخص کی کہ جو مدد کرے علی کی اور یاری نکر اوس شخص کی کہ جو علی سے کنارہ کشی کرے

مسند احمد حنبل مین مذکور ہی کہ بعد اسکی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے عمر نی اکر کہا
مبارک اور گوارا ہو تمکو ای علی کہ تم ہر مرد و زن با ایمان کی مولا ہو بعد اسکی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ پر یہہ آیہ نازل ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا معنی اسکی یہہ ہین کہ آجکی دن کامل کیا مین واسطے
تمہاری دین تمہارا اور تمام کیا مینی تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین واسطی تمہارے
کہ اسلام ہوا دین تمہارا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَ اِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَ رِضَاءِ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَ وِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ اور اس قصہ کو سنیون کے بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مثل مسند احمد
حنبل اور صحیح ترمذی اور موطای ابن مالک ابن انس اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور
صحیح ابی داؤد اور مشکوۃ وغیرہ مین لکہا ہی اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ جس وقت
یہہ واقعہ غدیر خم مین واقع ہوا تو اوسوقت دشمنان علی بن ابی طالب علیہ السلام ظاہر
مین خوش تہی اور باطن مین زندہ در گور اور اپنی جان سے بیزار چنانچہ ثعلبی کہ علمای
معتبر اور مفسرین اہل سنت مین سے ہے تفسیر سورہ سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ مین لکہتا ہے
کہ جب یہہ واقعہ غدیر خم حارث بن نعمان فہری نی سنا تو شتر پر سوار ہو کے مدینہ
مین آیا اور اپنی ناقہ سی اوتر کی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حاضر
ہوا اور بحث کرنی لگا اور کہا ای محمد تمنی ہمکو کلمہ پڑہنی کا حکم دیا ہمنی قبول کیا نماز
پنجگانہ کا حکم فرمایا ہمنی قبول کیا ایک مہینی کے روزونکا حکم دیا ہمی قبول کیا تم ان
باتونپر راضی نہوی یہانتک کہ ہاتہہ اپنی ابن عم علی بن ابیطالب کی بلند کئی اور اونکو
ہمپر تفضیل دی اور اونکی حق مین ارشاد کیا کہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ
آیا یہہ کام تمنی اپنی طرف سی کیا یا خدا کیطرف سی کیا حضرت نی فرمایا کہ قسم بخدا کہ
یہہ امر ہی خدا کیطرف سی کیا یہہ سنکی حارث نے پیٹ پہیری اور اپنی ناقہ کیطرف پڑہا اور

کہتا تہا خداوندا جو کچہ کہ محمد نے کہا اگر حق ہے تو مجہپر آسمان سی پتہر برسا یا اہی کوی عذاب
دردناک مجہپر نازل کر وہ ابہی اپنی ناقہ تک نہ پہونچا تہا کہ ایک پتہر آسمان سے اوسکی سر پر
گرا اور اوسکی مقعد سی باہر نکل گیا اوسوقت یہہ آیہ نازل ہوا سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ
وَاقِعٍ دوسری دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ بطریق سنی و شیعہ متواتر ہی کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی اکثر مقامات پر
فرمایا اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اور اکثر روایات مین یہہ فقرہ بہی وارد
ہی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی تم مجہہ سے وہ نسبت رکہتی ہو کہ جو ہارون کو موسی سے
نسبت تہی مگر میری بعد کوی پیغمبر نہو گا اگر پیغمبر ہوتا تو اس منصب کے سزاوار تمہین تہے صحیح ترمذی
اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین اور ابن عبد البر نی کتاب استیعاب وغیرہ مین کہ یہہ
سب کتابین سنیونکی کتب معتبرہ سے ہین اس حدیث کو لکہا ہی تیسری دلیل خصوصیت
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے محبت خدا اور رسول مین اور یہہ امر اکثر مقام پر
ظاہر ہوا ہی پہلی قصہ طیر ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی کہ
انس بن مالک نی کہا کہ ایک بار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین مرغ
بریان کو لائی حضرت نی فرمایا اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيَ هٰذَا
الطَّيْرَ یعنی خدایا میری پاس اوس شخص کو بہیج دے کہ جو تیری نزدیک محبوب ترین خلق
ہی تا کہ وہ میری ہمراہ اس طائر کو کہائی اور یہہ حدیث احمد بن حنبل نی مسند مین اور
ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین تیس طریق سی اور ابن مردویہ نی مناقب مین
اور اخطب خوارزم اور حافظ ابو نعیم نی حلیۃ الاولیا مین اور بلادری نی اپنی تاریخ مین اور خرگوشی
نے شرف المصطفی مین اور سمعانی نے فضایل الصحابہ مین اور طبری نے کتاب الولایہ مین اور
ابن البیع نی صحیح مین اور ابو علی نی مسند مین اور نطیری نے اختصاص مین اس حدیث
کو بطریق متعدد لکہا ہی کہ یہہ کثرت حد تواتر سے بہی زیادہ ہو گئی اور کسیکو مجال انکار نہین

رہی مؤلف کہتاہی کہ جب سند اس حدیث کی ثابت ہوی تو یہہ حدیث امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہے اسواسطی کہ محبت خدا و رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی عبث نہین بغیر اسکی کہ استحقاق ثواب و کثرت عبادت اطاعت الہی و جمیع فضائل و مناقب سبکا پایا جائے پس جب جناب امیر علیہ السلام ان وجوہ سی خدا کی نزدیک محبوب ترین خلق ہین تو البتہ صفات حسنہ مین کل خلق سے بہتر و افضل ہونا ثابت اور جب افضلیت مسلم ہوچکی تو لازم ہوا کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم یہی خلیفہ ہوں اسواسطیکہ خلاف عقل ہے کہ اعلی و افضل اور بہترین خلق کی ہوتی ایک ادنی کو حاکم قرار دیا جاوی اور اعلی اوسکی رعیت گردانا جائے دوسرے یہہ کہ صاحب جامع الاصول نی بحوالہ صحیح مسلم ابوہریرہ سی روایت کی ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے روز خیبر ارشاد فرمایا تحقیق کہ مین یہہ علم اوس شخص کو عطا کرونگا کہ جو دوست رکہتا ہی خدا و رسول کو اور خدا و رسول اوسی دوست رکہتی ہین اور خدا اوسکی ہاتہہ سی فتح نمایان ظاہر کریگا عمر نی کہا مین امارت کو دوست نرکہتا تہا مگر اوس روز مین اپنی تئین حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سامنی اس امید سی لیگیا کہ حضرت مجہکو اس علم کے دینی کی لئی بلائین حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نی حضرت علی کو بلایا اور علم اونہین دیا اور اونسی ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور رونہہ پشت کی طرف نکرنا کہ حق تعالی تمہاری ہاتہہ پر فتح ظاہر کری حضرت امیر تہوڑی راہ طی فرماکی ٹہر گئی اور حضرت کہڑی ہوی مگر پشت کی طرف نظر نہ کی اور باواز بلند حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سی پوچہا کہ مین کب تک ان لوگونسی قتال کرون حضرت نی فرمایا کہ انسی قتال کرو یہانتک کہ یہہ وحدانیت خدا اور میری رسالت کی شہادت دین اگر یہہ ایسا کرین گی تو گویا اپنی جان اور اپنی مال کی تمہاری ہاتہہ سی حفاظت کرینگی مگر حساب انکا خدا پر موقوف ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ مین بہی اس مضمون کی حدیثین موجود ہین اور ثعلبی نے تفسیر قول حق تعالی ویہدیک صراطا مستقیما روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی اہل خیبر کا

محاصرہ کیا یہانتک کہ صحابہ پر گرسنگی شدید غالب ہوئی پس حضرت نی علم لشکر عمر کو دیا اور مع
ایک جماعت صحابہ اوسکو جنگ خیبر کی لئی بہیجا جب دشمنونکا مقابلہ ہوا تو عمر اور اصحاب وسکے
بہاگی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہر آئی اور عمر اپنی رفقا کو جبن
وبزدلی کی نسبت دیتا تہا اور اوسکی رفقا عمر کو جبن وبزدلی کی نسبت دیتی تہی حضرت کو
اوس روز درد شقیقہ عارض ہوا حضرت باہر تشریف نلای ابوبکر نی علم کو لیا اور وہ گیا وہ
بہی مع اصحاب بہاگا پہر عمر نی علم اوٹہایا اور گیا اور شکست پائی جب یہہ خبر حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کہ قسم بخدا کل مین اوس شخص کو علم دونگا کہ وہ دوست
رکہتا ہی خدا ورسول کو اور خدا ورسول اوسکو دوست رکہتی ہین اور وہ قہر وغلبہ سی قلعہ کو
لی لیگا اور علی علیہ السلام اوسوقت لشکر مین نہ تہی جب دوسرا روز ہوا تو اس امر کی ابوبکر
اور عمر اور اکثر قریش منتظر ہوی اور ہر ایک امیدوار تہا کہ شاید علم مجہی دیا جای پس حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی سلمہ ابن اکوع کو بہیجا اور علی علیہ السلام کو بلایا حضرت ایک
شتر پر سوار ہو کر بحال تعجیل تشریف لائی اور اونٹ کو حضرت کی قریب بٹہایا حضرت اپنی
چشمہای مبارک شدت درد کی وجہ سی ایک سرخ پارچہ یمنی سی باندہی ہوی تہی سلمہ کہتا ہے
کہ مین علیؑ کا ہاتہہ تہام کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت مین لایا حضرت
نی فرمایا ای علی کیا حال ہے تمہارا جناب امیر علیہ السلام نی عرض کی میری آنکہونمین درد
ہے حضرت نی فرمایا میری قریب آو جب امیر المومنین علیہ السلام نزدیک حضرت آئی تو
حضرت نی آب دہن مبارک اونکی آنکہونمین لگایا اوسی وقت شفا حاصل ہوئی اور بعد اسکی جبتک
زندہ رہی درد چشم مین مبتلی نہین ہوی بعد اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی جناب امیر
المومنین علیہ السلام کو علم دیکر روانہ کیا **مولف** کہتا ہی کہ سنیون کی ان روایات سی کئی
امر ثابت ہوی ایک یہہ کہ عمر وابوبکر محبت خدا ورسول نرکہتی تہی اسواسطی کہ منصف کی نزدیک
کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر وابوبکر بہاگ آئی ہین

خدا ورسول کو دوست نہین رکہتی ہین انہین علم نہ دونگا بلکہ جو خدا ورسول کو دوست رکہتا ہے
اور جسی خدا ورسول دوست رکہتی ہین اوسی علم دونگا اور جب ابوبکر وعمر دوست خدا ورسول
نہوی تو ثابت ہوا کہ یہہ دونو ایمان نرکہتی تہی اسلیٔی کہ خدا قران شریف مین ارشاد فرماتا ہے
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لای ہین محبت اونکی نسبت بخدا بیشتر ہے
مشرکونکی محبت سی کہ بمحبت مشرکون کو بتون کی نسبت حاصل ہے اور دوسری مقام پر ارشاد
فرماتا ہی اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہو لوگون سی کہ اگر دوست رکہتی ہو خدا کو تو میری متابعت کرو تا خدا دوست رکہی
تمکو معلوم ہوا کہ ایمان ومتابعت پیغمبر ومحبت خدا یہہ لوگ نرکہتی تہی دوسری بہاگنا اور کم
جرأتی عمر وابوبکر کی ثابت ہوئی اور یہہ عیوب منافی امامت وخلافت ہین تیسری ان
روایات سی ثابت ہوا کہ خدا ورسول حضرت امیر علیہ السلام کو دوست رکہتی اور یہہ خدا
ورسول کو دوست رکہتی تہی پس ایسا شخص البتہ مستحق خلافت ہی چوتہی دلیل خصوصیت
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حضر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اخوت اور برادری
اور صاحب اسرار ہونی مین ہے مخفی نرہی کہ قصہ برادری قرار دینی کا متواترات اور مسلمات
فریقین مین سی ہی چنانچہ جامع الاصول مین بروایت صحیح ترمذی انس سی روایت کی ہے
کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی باہم دیگر اصحاب مین برادری قرار دی تو
حضرت امیر المومنین علیہ السلام روتی ہوے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوی اور عرض
کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنی اپنے اصحاب مین ایک دوسری سی برادری
قرار دی اور میری اخوت کسی سے معین نفرمائی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تم دنیا وآخرت مین میری بہائی ہو اور احمد حنبل نی چہہ سندون سی ایک جماعت صحابہ
سی اور ابن مغازلی نی آٹہہ سند اور ابن صباغ مالکی نی فصول مہمہ مین روایت کی ہے
اور حاصل مضمون سب کا یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ہر ایک مہاجر و

انصار کو بہی شخص جسکی ساتہہ کہ جو سعادت یا شقاوت مین مثل اوسکی تہا برادری قرار دی چنانچہ ابوبکر کو عمر کی ساتہہ اور عثمان کو عبدالرحمان بن عوف کی ساتہہ اور طلحہ کو زبیر کی ساتہہ اور سلمان کو ابوذر کی ساتہہ اور اسیطرح سب صحابہ کو ایک دوسری کا بہای قرار دیا اور حضرت امیر علیہ السلام کو کسیکا بہائی مقرر نفرمایا حضرت امیر علیہ السلام رونے لگی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ مینی تمکو اپنی لئی رکہا تہا پس حضرت امیر علیہ السلام کا ہاتہہ پکڑا اور بلند کیا اور ارشاد فرمایا کہ علی مجہسی ہی اور مین علی سی ہون اور علی کو مجہسی وہ نسبت ہی کہ جو نسبت ہارون کو موسی سی تہی حق الیقین مین مذکور ہی کہ سنیوکی ان اخبار سی ظاہر ہوا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کل صحابہ سی ممتاز تہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کوی اپنا شبیہ ونظیر نہین رکہتی تہی کہ وہ حضرت کی قابل برادری ہوتا پس چاہیی کہ امامت وریاست مین بہی جناب امیر علیہ السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہون اور مسند احمد حنبل مین چند سندون سی جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا کہ مینی در بہشت پر لکہا دیکہا کہ آسمانونکی خلقت سے دو ہزار برس پیشتر محمد رسول خدا ہی اور علی برادر رسولخدا ہی اور صحیح ترمذی اور مسند ابو علی اور مناقب ابن مردویہ اور فضایل سمعانی اور اکثر کتب اہل سنت مین جابر سی روایت کی کہ روز فتح طایف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی علی سی اپنی راز پنہان کئی عمر نے ابوبکر سی کہا کہ رسول خدا نی اپنے راز کو اپنی پسر عم سی بہت طول دیا اور موافق روایت ترمذی وغیرہ بعض لوگون نی کہا کہ راز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب سی طولانی ہوا جب یہہ سخن حضرت رسول تک پہنچا حضرت نی ارشاد فرمایا کہ مین علی سی راز نہین کہتا تہا خدا علی سی راز کہتا تہا مولف کہتا ہی انصاف سی دیکہنا چاہیی کہ جو راز دار خدا ورسول ہو وہ تو محکوم قرار دیا جاوی اور خلیفہ رسول نہ کہلائی اور جو صفات رذیلہ رکہتی ہون وہ خلیفہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جائین یہہ کب مقتضای

عقل ہی اور ابن اسیر نے نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نی شرح نہج البلاغہ مین اور احمد حنبل نی مسند مین اور ابن مردویہ نی مناقب مین اور اکثر شیعہ و سنی نی اپنی کتابون مین روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال احتضار مین فرمایا کہ میری پاس میرے حبیب کو بلاؤ اور دوسری روایت مین کہ میری خلیل کو بلاؤ لوگ ابوبکر لائی جب حضرت کی نظر ابوبکر پر پڑی تو حضرت نی اپنا مونہہ چھپا لیا اور پھر کہا میری دوست کو بلاؤ لوگون نی عمر کو حاضر کیا حضرت نی مونہہ پھیر لیا اور پھر کہا میری صدیق کو بلاؤ عایشہ نی کہا حضرت علی کو طلب کرتے ہین جب علی علیہ السلام آئی تو اونکو چادر حضرت اوڑہی تہی اوسمین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو داخل کیا اور گلی سی لگایا اور اونسی اپنا راز بیان فرمایا یہانتک کہ عالم اعلی کیطرف انتقال فرمایا شیعہ و سنی بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب مہاجرین مدینہ مین آئی تو سب نے مسجد کی گرد گھر بنائی اور دروازی اون گھرونکی مسجد کیطرف رکھی اور بعض مہاجر مسجد مین سوتی تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی معاذ بن جبل کو بھیجا تا ندا کری کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتی ہین کہ تم سب اپنی دروازونکو بند کرلو مگر دروازہ علی کا جاری رہی اسبات مین لوگون نی بجای خود کلام کئی جب وہ سخن حضرت تک پہونچی تو حضرت نی خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ مجہی قسم ہے خدا کی کہ مینی ان دروازون کو بند نہین کیا اور دروازہ علی مینی جاری نہین رکھا بلکہ مجہی خدا نی حکم کیا اور مین موافق حکم بجالایا اس مضمونکو احمد بن حنبل نی مسند مین اور صاحب خصایص علویہ نی اور سمعانی نی فضایل مین اور ابونعیم نی حلیہ مین اور اکثر محدثون نی تیس ۳۰ آدمیونسی روایت کی ہے اور ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ احمد بن حنبل نی مسند مین اس مضمون کو بہت سی سندونسی روایت کیا ہی اور ابن حجر بہی احمد حنبل سی اور ابن اسیر نہایہ مین اور صاحب جامع الاصول صحیح ترمذی سی اور صاحب مشکوۃ بہی اس مضمون کو روایت کرتا ہے پس یہہ منقبت عظیمہ کتب اہل سنت سی ثابت ہی اور صاحب جامع الاصول صحیح ترمذی سے روایت کرتا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سی ارشاد

فرمایا کہ اس مسجد مین سوای میری کسی دوسری کو جنب ہونا حلال نہین ہے اور حق الیقین مین
مذکور ہی کہ یہہ فضیلت اور خصوصیت وہ منقبت ہے کہ اس سی زیادہ غیر متصور ہی اور سنی اور
شیعہ بطریق متواتر روایت کرتی مین کہ جب حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی چاہا کہ
بتہای قریش کو بام کعبہ سی گرائین اور توڑین تو حضرت امیر علیہ السلام کو اپنی کاندہی پر بلند
کیا کہ اون بتون کو اوتارلین چنانچہ احمد نی مسند مین اور ابو علی موصلی اور صاحب تاریخ
بغدادی نی اور زعفرانی فضایل مین اور خطیب خوارزمی نی اربعین مین اور نطنزی نی خصایص
مین اور ایک جماعت کثیرہ نی جابر سی اسی مضمون کو روایت کیا ہی اور سنیونکی کتب مین لکہا ہے
کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جسوقت اوٹہنی کا ارادہ کرتی تہی علی علیہ السلام کا
ہاتہہ تہام لیتی تہی اور جسوقت بیٹہتی تہی حضرت امیر علیہ السلام پر تکیہ کرتی تہی اور خصایص
نطنزی مین روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہینکتی تہی تو حضرت
امیر علیہ السلام کہتی تہی رَفَعَ اللّٰہُ ذِکْرَکَ یعنی خدا ذکر آپکا بلند کری بعد اوسکی حضرت
رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ جواب مین کہتی تہی اَعْلَی اللّٰہُ کَعْبَکَ یعنی خدا تمہارا پاؤن دشمنون
پر بلند کری اور جب حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ غضبناک ہوتی تہی تو سوای علی کے
کسیکو جرات نہوتی تہی کہ حضرت سی بات کری اور عایشہ سی روایت کرتی مین کہ عایشہ
نی کہا مین حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ کو دیکہا کہ حضرت نی علی کو گلی سی لگایا اور اونکی
بوسی لی اور دو مرتبہ فرمایا کہ میرا باپ فدا ہو تجہہ پر ای شہید یگانہ اور جب علی موجود نہوتی تہی تو
حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتی تہی کہان ہی حبیب خدا اور محبوب رسولخدا اور
سنیون کی سندہای متعددہ سی صحاح مین اور اکثر اونکی کتب مین روایت کرتی ہین کہ حضرت
رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نی ارشاد فرمایا کہ علی مجہسی ہی اور مین علی سی ہون میری جانب
سی احکام ادا نہین کرتا مگر علی اور ابن عبد البر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ رسول خدا
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نی ہجرت کی دوسری سال مین اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدۂ

زنان

زنان اہل جنت و نظیر مریم تہین علیؑ سی تزویج کیا اور حضرت فاطمہؑ سی کہا کہ تجہکو مینی ایسے شخص سے تزویج کیا کہ جو دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق ہے بتحقیق کہ اسلام اوسکا سب صحابہ سی مقدم تہا اور علم اوسکا سب سی بیشتر ہی اور حلم اوسکا سب سی عظیم تر ہی اسما بنت عمیس کہتی ہین مینی دیکہا کہ جسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا کا جناب امیر علیہ السلام سی عقد کر دیا تو ان دونون برگزیدگان خلق کی لئی دعا مین نہایت مبالغہ کیا اور انکی دعامین کسی اور کو شریک نکیا اور علی علیہ السلام کی لئے اسطرح دعا کرتی تہے جسطرح کہ جناب فاطمہؑ کی لئی دعا کرتی تہی **مولف** کہتاہی کہ ان روایات سی ثابت ہوتاہی کہ امیر المومنین علیہ السلام سزاوار خلافت و امامت ہین اور ایسی شخص کے ہوتے کوئی دوسرا شخص حاکم اور امام نہین ہوسکتا اور اس حدیث اخیر سی معلوم ہوا کہ جناب آپ علیہ السلام دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق تہی اور اسلام و علم و حلم مین سب سی مقدم و افضل تہی پس چاہئی کہ وہی خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون نہ یہہ کہ جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ دنیا و آخرت مین سردار خلق کرین وہ دنیا مین ایک ادنی شخص کا محکوم ہو اور یہہ بہی اس روایت سی ثابت ہوا کہ ابوبکر کا سابق الاسلام ہونا جیسا کہ بعض اشخاص شبہہ کرتی ہین غلط ہی پانچوین دلیل بیان مین اس بات کی ہی کہ روایات مستفیضہ و اخبار صحیحہ و مقبولہ اہل سنت سی یہہ امر ثابت ہی کہ ہمیشہ حق جناب امیر علیہ السلام کے ساتہہ تہا اور حضرت حق کی ساتہہ تہی اور جناب امیر علیہ السلام کبہی حق سی جدا نہوتی تہے چنانچہ مناقب خوارزمی مین ابولیلی سی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعد میری ایک فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو سب کو چاہئی کہ ملازمت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اختیار کرین کہ علی حق و باطل کا جدا کرنیوالا ہے **مولف** کہتاہی کہ اس روایت سی ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر لائق اطاعت اور جدا کنندہ حق و باطل مین اور جو خلافت بخلاف رای حضرت واقع ہوئی وہ باطل تہی اور بات

عمرسی کتاب مذکورمین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی ارشاد
فرمایا کہ جو علیؑ سی دوری کرتاہی گویا مجھسی دوری کرتاہی اور جو کہ مجھسی دورے
کرتاہی خداسی دوری کرتاہے اور ابو ایوب انصاری سی کتاب مذکورمین روایت
کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے عمارسی ارشاد فرمایا کہ اگر تم دیکھو کہ
علیؑ علیہ السلام ایک وادی مین جاتی ہین اور لوگ دوسری وادی مین جاتی ہین
تو تم علی علیہ السلام کے ساتھہ جانا اور ہ گو نکو چہوڑ دینا کہ علی تمکو راہ ضلالت کے ہدایت
نکرینگی اور اپنا قدم راہ ہدایت سی باہر نہ نکالنے پائین گی اور کتاب مذکورمین ابو ذرسی روایت
کی ہے اور ابو ذر نی ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی
ارشاد فرمایا کہ علی حق کی ساتہہ ہی اور حق علی کی ساتہہ ہی آپسمین یہہ دونون جدا نہونگی جبتک
کہ حوض کوثر پر میری پاس نہ آوین اور ابن حجر کتاب صواعق مین طبرانی سی روایت کرتاہے
کہ ام سلمہ نی کہا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ سی سنا کہ حضرت کہتی تہی کہ علی قران کی ساتہہ
ہی اور قران علی کے ساتہہ ہے آپسمین یہہ دونون جدا نہونگی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر
پر وارد ہون چہٹی ثبوت فضیلت جناب امیر المومنین کل صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ سنیونکا
عالم معتبر ہے بیان کرتاہی کہ قول تفضیل امیر المومنین علیہ السلام یہہ ایک قول ہی قدیم الایام
سی کہ صحابہ اور تابعین اس بات کی قایل تہی کہ امیر المومنین علیہ السلام سب سی افضل ہین
اور جملہ صحابہ مین عمار اور مقداد اور ابو ذر اور سلمان اور جابر ابن عبد اللہ اور بریدہ اور
ابو ایوب اور سہل بن حنیف اور ابو الہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الطفیل اور
عباس بن عبد المطلب اور بنی العباس اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب افضل ہین اور زبیر
بہی پہلی اسیکا قائل تہا بعد اسکی پہر گیا اور بنی امیہ سی بہی ایک جماعت قائل ہوی ہی اور منجملہ
خالد بن ولید بن العاص اور عمر بن عبد العزیز بہی ہین اور ثعلبی کہ سنیونکا بہت بڑا مفسر ہے
نقل کرتاہے کہ یہہ آیہ مصحف ابن مسعود مین کہ وہ صحابہ کبار مین سی تہی اسطرح تہا ان اللہ

فضیلت حضرت امیر

اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور ابن حجر کتاب صواعق محرقہ مین فخر رازی سی روایت کرتاہی کہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ چیزونمین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی برابر ہین پہلی سلام مین کہ حق تعالی فرماتاہی کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ اور پہر فرماتاہی سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسِیْنَ دوسری تشہد کی صلوت مین تیسری طہارت مین کہ حق تعالی فرماتاہی طٰهٰ یعنی طاہر اور فرماتاہی وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا چوتہی صدقی کی حرام ہونی مین پانچوین محبت مین کہ حق تعالی فرماتاہی فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور فرماتاہی قُلْ لَّاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی **مولف** کہتاہی کہ ابن حجر اور فخر راضی کی اس روایت سی ثابت ہوا کہ اہل بیت شریک پیغمبر ہین صلوات مین مگر اہلسنت نی اپنی تعصب سی آل کا لفظ صلوات سی نکال ڈالا چنانچہ سب سنیونکی کتابونمین موجود ہی کہ بعد اسم جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ ہر جگہہ صلی اللہ علیہ وسلم لکہتی ہین اور آلہ نہین لکہتی دوسری یہہ امر ثابت ہوا کہ مثل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اونکی اہل بیت گناہ اور خطا اور نسیان سی پاک ہین تیسرے یہہ معلوم ہوا کہ علی اور آل علی علیہم السلام تمام عالم سی اشرف ہین پس یہہ لوگ محکوم اور تابع نہین ہوسکتی اور حق الیقین اور باقی کتب امامیہ مین اکثر حدیثین سنیونکی کتب معتبرہ سی لکہی ہین کہ وہ امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہین مولف نی بخیال اختصار نہین لکہین **مطلب پانچوان** باقی گیارہ اماموں کی اثبات حقیت مین بنابر روایات سنی وشیعہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نی لکہاہی کہ اطلاق شیعہ کا اوس شخص کرتی ہین کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ جانی اور امامیہ اور اثنا عشریہ اوس شخص کو کہتی ہین کہ بارہ امامونکو تا حضرت مہدی صاحب الامر علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانی باینصورت کہ بعد حضرت رسول علی بن ابیطالب امام واجب الاطاعت ہین اور بعد اونکی امام حسن بعد اونکی

امام حسین بعد اونکی علی بن الحسین زین العابدین بعد اونکی امام محمد باقر بعد اونکی امام جعفر صادق بعد اونکی امام موسی بن جعفر الکاظم بعد اونکی علی بن موسی الرضا بعد اونکی محمد بن علی التقی بعد اونکی علی بن محمد النقی بعد اونکی حسن بن علی العسکری بعد اونکی حجۃ بن الحسن المہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب اماموںکو معصوم سمجھی اور یہہ اعتقاد کری کہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہ السلام زندہ اور اکثر خلق کی نظر سی غایب ہین اور حضرت لابد ظاہر ہونگی اور جمیع بدعتون کو دور کرینگی اور عالم کو پر از عدالت کرینگی **مؤلف** کہتاہی کہ یہہ مذہب حق امامیہ کاہی اور باقی شیعونکی فرقونکا حال بخیال طول نہین لکہا مخفی نرہی کہ سوا اس مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی اور سب مذہب باطل ہین دلیل اس مذہب کی حق ہونی کی اور بارہ ایمہ علیہم السلام کی امامت ثابت کرنیکا طریقہ مخالفین پر پانچ طریق سی ممکن ہی کہ حق الیقین مین بکمال تفصیل مذکور ہی خلاصہ اوسکا تحریر کیا جاتاہی **پہلا** طریق بنا بر نص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور یہہ دو قسم پر ہی **ایک** نص اجمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بارہ امامون کی خبر دی ہی **دوسری** نص تفصیلی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور اونحضرت نی امام حسن علیہ السلام کو اور امام حسن علیہ السلام نی امام حسین علیہ السلام کو اسیطرح صاحب الزمان علیہ السلام تک ایک امام نی دوسری امام کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اس مقام مین نص اجمالی کتب مخالفین سی کئی طرح مختصر الکہی جاتی ہی **پہلی** یہہ کہ صاحب جامع الاصول نی صحیح بخاری اور مسلم نی جابر بن سمرہ سی روایت کی ہی کہ مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا کہ حضرت نی ارشاد فرمایا کہ بعد میری بارہ امیر ہونگی پس ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ مینی اوسی نہ سنا مینی اپنی باپ سی پوچہا کہ حضرت نی کیا فرمایا میری باپ نی کہا کہ حضرت نی ارشاد فرمایا کہ وہ سب قریش سی ہین اور دوسری روایت مین فرمایا کہ ہمیشہ امر خلق ماضی اور جاری ہی جبتک کہ بارہ آدمی انکی حاکم و والی

زمین کی اور مسلم نے بسند دیگر جابر سے روایت کی ہے جابر نے بیان کیا کہ مین اپنے باپ کے ہمراہ خدمت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گیا مین نے سنا کہ حضرت کہتے تھے کہ ہمیشہ یہہ دین عزیز اور غالب اور بلند مرتبہ ہے بارہ خلیفہ تک میرے باپ نے کہا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور مثل اسی مضمون کی ابو جحیفہ اور عبداللہ بن عمر اور عایشہ سے بھی روایت کی ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یہہ امامت ہمیشہ قریش ہی مین رہیگی جبتک کہ مخلوق خدا مین ایک متنفس بھی باقی رہے اور مثل اسکی اکثر حدیثین اہل سنت کی کتب مین منقول ہین چنانچہ حق الیقین مین چند حدیثین نقل کی ہین اور ہر عاقل یہہ امر یقین جانتا ہے کہ کسی فرقہ مین بجز مذہب شیعہ اثناعشریہ بارہ امام قریشی نسب نہین ہوے **دوسری** طرح یہہ ہے کہ احادیث ثقلین اور مثل اونکی جو بکثرت وارد ہین اور فریقین مین متواتر اور مشہور ہین وہ امامت ایمہ اثناعشر پر دلالت صریحہ رکھتی ہین چنانچہ منقول ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ یعنی مین تم مین دو بزرگ چیزین چھوڑے جاتا ہون کہ ایک اونمین سے قران ہے دوسری میری اہلبیت یہہ سب حدیثین اسی امر پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متابعت قران اور اہل بیت کا حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہہ دونو تا روز قیامت ایک دوسرے سے جدا نہونگے **تیسری** طرح یہہ ہے کہ ابن ابی الحدید نے صاحب حلیۃ الاولیا سے روایت کی ہے اور فضایل احمد بن حنبل مین اور خصایص نطنزی مین بھی مذکور ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ زندگانی اوسکی مثل میری زندگانی کی ہو اور مرنا اوسکا مثل میرے مرنیکی ہو اور جنت عدن کہ خدا نے اوسکو اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور وہ میرا مکان ہے اوسمین ساکن ہو تو چاہیے کہ بعد میرے ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام اختیار کرے اور اماموں اور وصیوں کے کہ جو اوسکی فرزند ہین پیروی کرے تحقیق کہ یہہ سب میری عترت ہین اور میری طینت

سے پیدا ہوئی ہین اور میرا علم و فہم خدا نی اونہین کرامت فرمایا ہی پس میری امت مین
وای ہے اوس جماعت پر کہ جو انکی تکذیب کرین اور درمیان مین میری اور انکے جدائی کہین
اور رعایت میری انکے حقمین نکرین خدا میری شفاعت اُن تک نہ پہونچائی چوتہی طرح
یہہ ہے کہ زمخشری روایت کرتا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ علی
سر و سینہ و دل ہے میری اور دو پسر اوسکی میری میوہ دل ہین اور شوہر اوسکا میرا نور بصری اور
اوسکی اولاد مین سے جو امام ہین وہ امین پروردگار ہین یہہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ
ہین درمیان خدا کے اور درمیان خلق خدا کی جو شخص انکی متابعت مین توسل چاہی گا نجات
پائی گا اور جو کہ انسی خلاف کریگا اور جدا ہوگا درک اسفل جہنم مین جائی گا اور بعض اور
احادیث بہی اس قسم کی کتب اہل سنت مین بکثرت موجود ہین مخفی نرہی کہ سنیونکی ان
احادیث معتبرہ سی صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد نبی امام معصوم اور برحق یہی بارہ بزرگوار
ہین اس مقام پر مضطر ہوکر اکثر اہلسنت کہتی ہین کہ ہم بہی ان اماموںکو واجب الاطاعة جانتی
ہین اور یہہ اونکا کہنا کذب محض ہے اسلئی کہ اگر ان ائمہ کو واجب الاطاعة جانتی تو ابن ادریس
شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کہ یہہ چارون ائمہ معصومین علیہم السلام کے
زمانہ مین تہی اور ائمہ کے مخالف تہی سنیون نی انہین اپنا امام اور مجتہد اور پیشوا کیون قرار
دیا اور ائمہ سی روگردانی کیون کے چنانچہ ابو حنیفہ کی مناظری حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام کے ساتہہ مشہور ہین اور ایک ادنی دلیل ان معصومین کے چہوڑ دینی کی یہہ ہے کہ
اگر سنیوں کی کتابین انصاف سی دیکہی جائین تو ہر مقام پر ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل
اور مالک اور ابو حنیفہ کا اجتہاد اور انکی روایتین موجود ہین اور ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم
اجمعین [illegible] احادیث کا کیا ذکر کسی مقام پر پتہ بہی نہین ہے اور بعض مخالفین کہ جو زیادہ عداوت رکہتی ہین
[illegible] نے بارہ امام کی معنی بدل دئی اور چند بادشاہان بنی امیہ کی اسما کہ جنکا فسق و
فجور [illegible] ظلم و خونریزی مشہور آفاق ہے اونہین بارہ امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلما

سید محمد عباس صاحب مدظلہم جواہر عبقریہ مین لکھی ہین کہ خلفای حضرت خیر الانبیا موافق احادیث متفق علیہا کہ متواتر بالمعنی ہین بارہ آدمی ہوی ہین اس مقام پر کلام اہلسنت کا ضرب رکھتا ہے متقدمین اہل سنت کی مثل قاضی عیاض و شیخ الاسلام کہا ہی کہ بارہ امام ہی ہم و یہہ لوگ ہین خلفاء اربعہ اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک اور اوسکی چارون بیٹی ہشام اور سلیمان اور ہشام اور یزید اور اوسکا بیٹا ولید لیکن ہر عاقل منصف بیقین جانتا ہے کہ مراد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ خلیفہ سے ایمۂ طاہرین علیہم السلام ہین اور خلفای بنی امیہ اور بنی عباس تو بکثرت ہین بارہ شخص نہین ہین اپنی طرف سی بارہ اشخاص تجویز کرنا دعوای بی دلیل و بی اصل ہے علاوہ اسکی سوای ہمارے ایمہ کے یہہ اشخاص کہ جو خلیفہ قرار دی گئی ہین اعمال شنیع انکے و نسب رذیل انکا کتب اہل سنت میں مذکور ہے چنانچہ تفصیل اسکی جواہر عبقریہ مین مسطور ہے **طریق** دوسرا اثبات امامت کا افضلیت ہی اسواسطے کہ یہہ حضرات افضل و بہتر اہل زمین تہی چنانچہ کتب اہل سنت مین بہی فضایل انکی موجود ہین اور بخصوص ان بارہ امام کے فضایل مین اہلسنت کی اکثر کتابین تالیف کی ہین ازانجملہ فصول ایمہ فی فضایل الایمہ اور صواعق محرقہ وغیرہ ہی اور ان احادیث کے دیکہنی سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ان بارہ امام کا عالم مین نظیر نہ تہا اور خاصہ حسنین اور جناب امیر علیہ السلام کی فضایل سنیون کی بکثرت نقل کی ہین پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو بہترین اہل روی زمین ہو وہ رعیت ہو جای اور جو رتبہ مین کم ہو وہ امام ہو جای کہ یہہ امر عقلا بہی جائز نہین ہوسکتا **طریق** تیسرا عصمت ہے مخفی نرہے کہ علمانی بدلایل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہے کہ امام کا ہر گناہ سی معصوم و پاک ہونا واجب ہے اور کوی فرقہ تمام عالم مین عصمت امام کا قائل نہین ہے بجز فرقہ شیعہ اور کوی شخص عالم مین ایسا نہین ہی کہ اوسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امام علیہم السلام کے پس سوا انکی اور کوی امام نہین ہوسکتا اور اہل سنت تو جناب پیغمبر کو بہی معصوم نہین جانتی تا بہ ابوبکر و عمر چہ رسد پس معلوم ہوا کہ سب مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہے **طریق** چوتہا معجزہ ہی چنانچہ ہر امام سی ان بارہ امامون

مین سے معجزات بی انتہا ظاہر ہوئی اور واقعیت معجزات شیعون مین درجۂ تواتر کو پہونچی ہے بلکہ مخالفین مین بہی متواتر مین چنانچہ ابن طلحہ شافعی نے مطالب السؤل مین اور ابن صباغ نی فصول مہمہ مین اور جامی نے شواہد النبوۃ مین اور باقی علمانی ان ایمہ کے اکثر معجزات نقل کئی ہین مگر لفظ معجزہ کا اطلاق نہین کیاہی بلکہ کرامت کہتی ہین اگر اہل سنت یہہ کہین کہ ہماری مذہب مین شیعونکی معجزات متواتر نہین ہین اسوجہ سے ہم اونکو صحیح نہین جانتی اور اونکا اعتقاد نہین لاتی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ جسطرح منکرین و کفار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزونکو متواتر و صحیح نہین جانتی اور اعتقاد نہین لاتی اسیطرح اہل سنت بہی ایمہ کے معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتی پس جو جواب کہ اہلسنت کفار و منکرین معجزات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینگی وہی جواب شیعہ بہی سنیون کو اثبات معجزات ایمہ معصومین علیہم السلام مین دینگی اور طریق اثبات امامت بہت مین بلحاظ اختصار نہین لکہی **مطلب** چہٹا بارہوین امام جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے حال مین اور حضرت کی کیفیت غیبت وظہور مین کتب سنی و شیعہ سی جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نی بحار کے تیرہوین جلد مین حضرت کا حال تفصیل ذکر کیا ہے اس مقام پہ آگاہی مومنین کے لئی مختصر نقل کیاجاتاہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہین کہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین حاضر ہوا مین چاہتا تہا کہ اوحضرت سے سوال کرون کہ بعد آپکی کون امام ہوگا حضرت نے میری سوال سی پیشتر فرمایا کہ ای احمد خدانی جس روزسی کہ آدمؑ کو پیدا کیاہے ابتک زمین کو حجت سے خالی نہین رکہا اور تا روز قیامت خالی نرکہیگا کوئی نہ کوئی حجت خدا خلق پہ ضرور ہوگا کہ اوسکی برکت سی حق تعالی اہل زمین کے بلاؤن کو دفع کری اور بسبب اوسکے آسمان سی مینہ برسائی اور برکتہای زمین کو روئیدہ کری مینی عرض کی یا ابن رسول اللہؐ بعد آپکی کون خلیفہ اور امام ہوگا حضرت اوٹہی اور دولت سرا مین تشریف لی گئے اور پہر

باہر رونق افزا ہوی ایک صاجزادہ تین برس کا مثل ماہ شب چہاردہ حضرت کی دوش مبارک پر تہا حضرت نی فرمایا کہ ای احمد یہی بعد میری امام ہی اور اگر تو خدا اور حجتہای خدا کی نزدیک گرامی نہوتا تو مین تجہی اس فرزند کو ندکہاتا اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور یہہ فرزند زمین کو پر از عدل کریگا بعد اسکی کہ زمین ظلم وجور سی مملو ہوجای ای احمد مثل اس فرزند کے اس امت مین مثل خضر اور ذوالقرنین کی ہے اور خدا کی قسم کہ یہہ فرزند میرا غیبت کبری اختیار کریگا اور اسکی غیبت مین ہلاک ہونی اور گمراہ ہونی سے نجات نپائیگے مگر اوس شخص کو کہ جسی خدا ثابت قدم رکہی اور اسکی امامت کا قائل ہو اور حق تعالی اوسی توفیق دی کہ جو اسکی زمانہ فرج اور تعجیل ظہور کے دعا کری مینی عرض کے کوی معجزہ یا کوی علامت ظاہر ہوسکتی ہے تاکہ مجہی اطمینان قلب ہوجای پس وہ صاجزادہ زبان عربی مین بکمال فصاحت گویا ہوا اور ارشاد فرمایا کہ مین ہون بقیہ خدا زمین مین اور دشمنان خدا سی انتقام لینی والا حضرت نی فرمایا کہ اس معجزہ کو مشاہدہ کرنیکے بعد اب کسی سے حالات اسکی دریافت نکرنا احمد کہتی ہین کہ مین خدمت امام علیہ السلام سی مسرور وشادکام پہرا اور دوسری دن پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینی عرض کیا یا ابن رسول اللہ سرور ہمیرا اوس چیز سی کہ جو آپنی مجہپر انعام فرمائے زیادہ ہی لیکن اب ارشاد فرمائی کہ اس حجت خدا مین سنت خضر وسنت ذوالقرنین کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ ای احمد وہ سنت طول غیبت ہی مینی عرض کے یا ابن رسول اللہ اسکی غیبت طولانی ہوگی حضرت نی فرمایا ہان قسم بحق پروردگار عالم اسقدر طول ہوگا کہ اکثر لوگ جو اسکی امامت کی قائل ہونگی وہ دین حق سی پہرجائینگی اور باقی نرہیگا دین حق پر مگر وہ شخص کہ خدا نی عہد ولایت ہمارا روز میثاق اوس سے لیا ہو اور اوسکی دل مین قلم صنعت سی ایمان کو لکہا ہو اور اوسکو روح ایمان کی ساتہہ مؤید کیا ہو ای احمد یہہ امر امور غریبہ خدا مین سی ہے اور ایک راز ہی رازہای پنہان خدا سی اور

ایک غیبت ہی غیبتہای خدا مین سے پس جو کچہہ مینی تجہی عطا کیا ہے اوسی لی اور پوشیدہ رکہہ اور شکر خدا بجا لا تا روز قیامت مقام علیین مین ہمارا رفیق ہو اور یعقوب بن منقوص سی روایت کی ہے اونہون نی بیان کیا کہ مین ایک روز خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین شرف یاب ہوا حضرت تخت پر بیٹھی تہی اور اوس تخت کی دہنی طرف ایک حجرہ تہا اور اوس حجرہ کی دروازی پر پردہ پڑا تہا مینی عرض کے ای آقا میری بعد آپکی اس امر امامت کا صاحب کون ہی حضرت نی فرمایا پردہ کو اوٹہا صاحب مینی پردہ اوٹہایا تو ایک صاحبزادہ باہر تشریف لایا کہ قد مبارک اوسکا تقریباً پانچ بالشت کا تہا اور سن شریف اوسکا آٹہہ برس یا دس برسکا ہوگا جبین مبارک اوس صاحبزادی کی کشادہ تہی اور روی اقدس سفید اور دیدہ انور درخشان اور دستہای مطہر قوی اور زانو ہای مبارک پیچیدہ اور دہنی رخسار پر ایک تل تہا اور سر پر ایک کاکل تہی وہ صاحبزادہ آکر اپنی پدر بزرگوار کی زانو پر جلوہ افروز ہوا حضرت نی فرمایا کہ تمہارا امام یہی ہے پس وہ صاحبزادہ اوٹہا حضرت نی فرمایا ای فرزند گرامی وقت معلوم تک کہ تیری ظہور کی لئے مقرر ہوا ہی چلا جا مین دیکہتا تہا کہ وہ صاحبزادہ داخل حجرہ ہوا بعد اسکی حضرت نی فرمایا ای یعقوب حجرہ کو دیکہہ مین داخل حجرہ ہوا لیکن مینی کسی کو اوس حجرہ مین نہ دیکہا اور سنیونکی اکثر کتابونمین اسطرحکی احادیث موجود ہین کہ جو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خبر دیتی ہین چنانچہ داودنی سندمین اور ترمذی نے ابن مسعود سی روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اگر عمر دنیا کی ایک روز باقی رہجائیگا تو ہاںئینہ خدا اوس روز کو طولانی کریگا یہانتک کہ میری امت سے یا میری اہلبیت سے ایک شخص ظاہر ہو کہ نام اوسکا موافق میری نام کی ہوگا اور وہ زمین کو عدالت سے مملو کریگا جسطرح کہ ظلم وجور سے مملو ہوگی اور مثل اسی روایت کے ابو ہریرہ سی بہی منقول ہے اور سنن ترمذی مین ابو اسحق سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نی ایک روز اپنی فرزند امام حسین علیہ السلام کو دیکہا اور فرمایا کہ یہہ میرا فرزند سید اور

سردار قوم ہے چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہی اسکا نام سید رکہا ہے
اور صلب سی اسکی ایک شخص پیدا ہوگا کہ نام اوسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا نام ہے
اور وہ خلقت مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سی نہایت مشابہ ہی اور کوئی
فرد بشر اوسکا شبیہ نہین ہے اور وہ زمین کو پر از عدل کریگا حافظ ابو نعیم کہ مشہورین
محدثین مین سی ہی چالیس حدیثین سنیونکی صحاح مین سی روایت کرتا ہے کہ وہ سب مشتمل
ہین صفات اور احوال اور اسم ونسب جناب صاحب الزمان علیہ السلام پر اور اون
حدیثون مین سی ایک یہہ حدیث ہی کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ علی بن حلال اپنی باپ
سی روایت کرتا ہی کہ مین خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسوقت حاضر
ہوا کہ حضرت دنیا سی مفارقت فرمایا چاہتی تہی اور جناب فاطمہ حضرت کی سر کے پاس بیٹہی تہین
اور روتی جاتی تہین جب سیدہ کے رونی کی آواز بلند ہوئی تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نی اونکی طرف سر اقدس بلند کیا اور فرمایا کہ ای حبیبہ میری تمہاری رونی کا کیا
سبب ہی فاطمہ نی عرض کے مین ڈرتی ہون کہ بعد آپکی امت آپکی مجکو ضایع کریگی اور میری
رعایت نکریگی حضرت نی فرمایا ای حبیبہ میری تو نہین جانتی کہ خدانی جب زمین پر نظر کی تو
اپنی بندونمین سی تیری باپ کو برگزیدہ کیا اور اوسکو مبعوث برسالت فرمایا پہر دوبارہ نظر
کی تو اوسوقت تیری شوہر کو برگزیدہ کیا اور مجہپر وحی نازل فرمائی کہ مین اوس سی تیرا نکاح
کردون ای فاطمہ خدانی ہمکو سات خصلتین عطا کی ہین کہ ہمسی پہلی نہ کسیکو عطا فرمائی تہین اور
نہ عطا فرمائیگا مین خاتم پیغمبران ہون اور خدا کی نزدیک گرامی ترین اور محبوب ترین خلق
ہون اور مین تیرا پدر ہون اور میرا وصی خدا کی نزدیک بہترین اوصیا اور محبوب ترین
اوصیا ہے اور میرا چچا خدا کے نزدیک بہترین شہدا اور محبوب ترین شہدا ہے اور وہ تیری شوہر کا بہی عم بزرگوار
ہی اور وہ شخص ہمی ہمسی ہے کہ جسی خدانی دو پر عنایت کئی ہین کہ وہ بہشت مین ملایکہ کی ساتہ
پرواز کرتا ہی اور وہ تیری باپ کا چچازاد بہائی ہتا اور تیری شوہر کا برادر جلیل القدر ہی اور

در احوال حضرت صاحب العصر

تیری ہی دونو بیٹی حسن و حسین کہ جو سبطین امت و بہترین جوانان اہل بہشت ہین وہ بھی تیری
نسل سی ہین اور قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنی مجھی مبعوث کیا کہ باپ ان دونو کا ان دونو
سی بہتر ہی اور ای فاطمہ مین قسم کہاتا ہون اوس خدا کی کہ جس خدا نی مجھکو حق و راستی پیغمبری
کے لئی بھیجا ہے کہ حسنین علیہما السلام کی اولاد مین مہدی امت پیدا ہوگا اور وہ اوسوقت
مین ظاہر ہوگا کہ دنیا حرج و مرج سی مملو ہوگی اور فتنہ و فساد ظاہر ہونگی اور ہدایت کی راہین
بند ہو جائینگی اور ایک دوسری کو باہم دیگر غارت کرینگی اور نہ کوئی پیر بچہ پر رحم کریگا اور نہ بچہ
کسی بزرگ کی تعظیم کریگا اوسوقت حق تعالی حسنین کی فرزندوںین سی اوس شخص کو ظاہر فرمائیگا
کہ جو قلعہ ہای ضلالت کو فتح کری اور وہ قلوب کہ جو حق سی غافل ہین اونہین مفتوح کریگا اور
جسطرح کہ مینی دین خدا پر قیام کیا اوسیطرح وہ بھی آخر زمانہ مین دین خدا پر قیام کریگا
اور جسطرح زمین جور و ظلم سی مملو ہوگی اوسیطرح وہ اوس زمین کو پر از عدل کریگا ای
فاطمہ اندوہناک نہو اور نہ رو خدا تجہپر میری نسبت رحیم تر اور مہربان تر ہی بسبب اوس
منزلت کی کہ جو تجھی میری نزدیک حاصل ہے اور بسبب اوس محبت کی کہ جو تیری طرف سی میری
دلمین جاگزین ہے اور خدا نی تجھی اوس شخص کے ساتھ تزویج فرمایا ہے کہ حسب اوسکا کل
مخلوق سے بزرگ تر اور نسب اوسکا سب سی گرامی تر ہے اور وہ رعیت کے نسبت
رحیم ترین مردم اور برابر تقسیم کرنی مین عادل ترین مردم ہے اور احکام الہی کے نسبت
بینا ترین مردم ہے مینی خدا سے سوال کیا ہے کہ تو میری اہل مین سب سی پہلی مجھسی
ملحق ہو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام نی فرمایا کہ فاطمہؑ بعد وفات حضرت رسول
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پچہتر روز زندہ رہین اور بعد اسکی اپنی والد ماجد سی ملحق ہو گئین
مولف کہتا ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مہدیؑ کی نسبت
حسنین علیہما السلام کے طرف اس جہت سی فرمای کہ حضرت ان دونو بزرگواروں کے
نسل سی ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ حضرت امام حسنؑ

علیہ السلام کی بھی تھیں بالغرض حضرت مہدی علیہ السلام کی خبر سنیوں کی روایات سے صاف ظاہر او حضرت کی خبر ولادت بھی کتب اہل سنت میں مثل فصول مہمہ وغیرہ موجود لکن مقام تعجب ہی کہ اہل سنت ان احادیث پر نظر نہین کرتی اور حضرت کا انکار کرتی ہین کبھی اسکا تعجب ہی کہ اسقدر عمر کیونکر ہو سکتی ہے اور حضرت کیون غایب ہین حالانکہ دلایل و براہین اور جواب شبہات مخالفین شیعو کی کتب مین موجود ہین چنانچہ بحار کی تیرہوین جلد اور حق الیقین اور جواہر عبقریہ اور استقصاء الافحام مین یہہ بحث بتفصیل مذکور ہی سوا اسکی اہل سنت انبیا مین حضرت خضر حضرت الیاس حضرت ادریس حضرت عیسی علیہم السلام اور اشقیا مین شیطان اور دجال وغیرہ کو آجتک زندہ جانتی ہین مگر بسبب تعصب جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی زندہ رہنی کا انکار کرتی ہین حالانکہ جسطرح یہہ انبیا زندہ ہین اوسیطرح صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا بھی مقام تعجب نہین ہوسکتا اور اہل سنت کا یہہ کہنا کہ اگر جناب صاحب الزمانؑ پیدا ہوچکی ہین اور زندہ ہین تو کیون غایب ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ہر فعل نبیؑ اور امام کی مصلحت سبکو معلوم ہونا ضرور نہین ہے جسطرح بمصلحت شعب ابیطالبؑ مین یا غار مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غایب ہوی تہی یا اور انبیا بھی مثل حضرت موسیؑ و عیسیؑ و ادریسؑ و یونسؑ بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہوی تہی اوسیطرح امام زمانؑ بھی بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہین پس جو جواب ان انبیا کی غیبت کا اہلسنت دینگی وہی جواب امام زمانؑ کی بھی غیبت کا ہوگا اور مثال امام زمانؑ کی بعینہ مثل آفتاب کی ہی کہ کسی شہر مین آفتاب نکلتا ہی اور کسی شہر مین بسبب ابر کی نظر نہین آتا مگر باوجود ابر نور آفتاب سے لوگ منتفع ہوتے ہین اگر کوی احمق کہی کہ آفتاب آسمان پر ہی ابر مین کیون غایب ہوگیا اور ابر مین غایب ہونی سے کیا نفع ہی تو یہہ کلام اوسکا لغو ہوگا لوگ اوسی مجنون کہینگی اسیطرح دشمنان اہلبیت کا بھی یہہ مقولہ کہ اگر جناب صاحب العصر علیہ السلام پیدا ہوچکی ہین تو کیون غایب ہین اور حضرت کی امامت کا اس حال مین کیا فایدہ ہی قابل اعتنا نہین ہوسکتا حضرت کی قدم کی برکت سے انواع و اقسام کی بلائین دفع ہوسکتی ہین گنہگارون پر عذاب نازل نہین ہوتا مومنین بسبب انتظار ظہور ثواب پاتی ہین منکرین کے

قلوب پر ایمان کا امتحان ہوتا ہی وہ مستحق جہنم ہوتی ہین زمین پر مینہ برستا ہی زمین سی دانہ پیدا ہوتا ہی
زمین پر برکتین نازل ہوتی ہین اسیطرح وجود حضرت کی برکت سی بیشمار فائدی پہونچتی ہین جیسا کہ
زمانہ ہای سابق مین وجود انبیا سی تمام عالم مین فیض پہونچتا تہا اگرچہ وہ غایب یا مظلوم رہتی تھی
چنانچہ قول خداوند عالم وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ اس مطلب پر شاہد ہی مطلب
ساتوان بیان رجعت مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہی ضروریات مذہب امامیہ سی اقرار رجعت ہی
یعنی قیامت کی پہلی زمانہ حضرت قایم علیہ السلام مین ایک جماعت نیکونکی اور ایک جماعت بدون کی محشور
ہوگی نیکون کو اسلئی زندہ کرینگی کہ وہ زمانہ دولت اپنی دیکہکر خوش ہون اور کسی قدر دنیا مین حسنات کا
صلہ پاوین اور بد اسلئی زندہ کئی جاینگی تاکہ عذاب دنیا مین قبل از عذاب آخرت مبتلا ہون اور وہ
سلطنت کہ جسکی نسبت راضی نتھی کہ اہلبیت کو پہونچی وہ اہلبیت کی اختیار مین دیکہین اور شیعیان اہلبیت اپنی
دشمنان دین سی انتقام لین اور باقی مخلوقات قبرون مین رہینگی یہانتک کہ قیامت مین محشور ہون چنانچہ
احادیث مین وارد ہوا ہی کہ رجعت مین رجوع نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جو محض ایمان رکہتا ہو یا محض
کفر رکہتا ہو لیکن اور مخلوق اپنی حال پر چہوڑ دی جاینگی اور شیخ ابن بابویہ کتاب من لایحضر مین حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ وہ شخص ہمسی نہین ہی کہ جو رجعت کا ایمان نرکہتا ہو اور
متعہ کو حلال نجانتا ہو اور مجلسی علیہ الرحمہ لکہتی ہین کہ مینی کتاب بحار مین دوسو حدیثونسی زاید چالیس
مصنفین علمای امامیہ سی کہ وہ پچاس اصل معتبر مین ایراد کرتی ہین لکہی ہین جس شخص کو شک ہو
اوس کتاب کی طرف رجوع کری اور جو آیتین کہ تفسیر اونکی برجعت ہوئی ہی وہ متعدد ہین نخیال اختصار
چند آیتین لکہی جاتی ہین (۱) يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا یعنی جس روز
کہ مبعوث کرینگی ہم ہر امت مین سی ایک فوج اوس جماعت سی کہ جو تکذیب کرتی ہین ہماری آیاتکی
اور احادیث کثیرہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ آیہ رجعت کی بابت
مین نازل ہوا ہی کہ خدا ہر امت سی گروہ گروہ زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہہ ہی کہ حق تعالی
ارشاد فرماتا ہی کہ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا یعنی محشور کرینگی ہم اونکو پس نچہوڑینگی ہم ایک کو

کو بہی اونہین ہی کہ زندہ نکرین حضرت نی فرمایا کہ مراد آیات سی امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام
ہین **دوسری** حق تعالی فرماتاہی وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ یعنی جسوقت کہ واجب ہو عذاب خدا اونپر یا یہہ کہ
جسوقت کہ نازل ہو عذاب اونپر نزدیک قیامت کی باہر لائینگی واسطی اونکی ایک دابہ زمین سی کہ
باتین کری انسی تحقیق کہ لوگ تہی کہ ہماری آیا تکا یقین نرکہتی تہی احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہے
کہ اس مقام پر دابہ سی مراد حضرت امیر المومنین ہین کہ حضرت قریب قیامت ظاہر ہونگی اور
عصای موسیٰ اور انگشتری سلیمانؑ اونکی پاس ہوگی اور عصا کو مومن کی آنکہونکی درمیان
لگائینگی کہ اوسی نقش ہوجائیگا کہ یہہ شخص مومن ہی حقا اور انگوٹہی کو کافر کی دونون آنکہونکے
درمیان لگائینگی کہ اوسی نقش ہوجائیگا کہ یہہ شخص کافر ہی حقا اوسنی بہی مثل ان اخبار کی
اپنی کتب مین عمار اور ابن عباس وغیرہ سی روایت کرتی ہین اور صاحب کشاف نی بہی
روایت کی ہی کہ دابہ مقام صفا سی باہر نکلیگا اور اوسکی پاس عصای موسیٰ اور انگشتری
سلیمانؑ ہوگی پس عصا کو محل سجود مومن پر یا دو آنکہونکی درمیان مین لگائیگا اوسوقت ایک نقطہ سفید
پیدا ہوگا کہ تمام مونہہ اوس مومن کا اوس نقطہ سی مانند ستارہ درخشان روشن ہوجائیگا کہ اوسکی
دونون آنکہونکی درمیان لکہا جائیگا مومن اور انگوٹہی کو بینی کافر پر لگائیگا پس وہ مقام سیاہ
ہوجائیگا اور بسبب وسکی تمام مونہہ سیاہ معلوم ہوگا یا اوسکی دونون آنکہونکی درمیان لکہا جائیگا
کافر اور صاحب کشاف لکہتا ہی کہ بعض قرا تکلمہم بی تشدید پڑہتی ہین یعنی جراحت کریگا اونکو
اور احادیث سنی و شیعہ مین یہہ امر متواتر ہی کہ حضرت امیر المومنینؑ نکرر خطبونمین فرمائی تہی کہ مین
صاحب عصا و میسم ہون یعنی جس چیز سی داغ کرتی ہین اوسنی ابوہریرہ اور ابن عباس اور
اصبغ بن نباتہ وغیرہم سی روایت کرتی ہین کہ دابۃ الارض حضرت امیر المومنینؑ ہین اور ابن ماہیار
نی کتاب ما نزل من القرآن فی الائمہ مین اصبغ بن نباتہ سی روایت کی ہی کہ اصبغ نکہا کہ مجہسی
معاویہ میری طرف مخاطب ہوا اور اوسنی کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتی ہو کہ دابۃ الارض علی

بن ابیطالب ہین مین کہا کہ ہم تنہا نہین کہتی یہودی ہی یہی کہتی ہین معاویہ نی ایک عالم یہود کو
بلایا اور پوچھا کہ تم اپنی کتابونمین ذکر دابۃ الارض پاتی ہو اوسنی کہا ہان معاویہ نی کہا دابۃ
الارض کیا چیز ہی اونہون نی جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہی معاویہ نی کہا کہ جانتی ہو اوسکا
کیا نام ہی اونہون نی بیان کہ الیا معاویہ نی کہا الیا علی سی نزدیک ہی **تفسیری** قول حقتعالے
اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جسنی تجہپر واجب کیا قران کو
ہرآئینہ تجہکو پہیریگا طرف محل عود کی اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس آیہ سی رجعت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جانب دنیا عالم رجعت مین مراد ہی حق الیقین مین منقول ہی کہ سعید بن عبد اللہ
نی بصائر مین امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیطان نی خدا سی سوال کیا
کہ مجہی اوس روز تک مہلت دی کہ جس روز قیامت مین آدمی زندہ کئی جائین حق تعالی نی فرمایا
کہ تجہکو مہلت دی یعنی روز ووقت معلوم تک جب وہ روز معلوم ہوگا تو شیطان مع اتباع ظاہر
ہوگا اور اتباع شیطان سی مراد وہ لوگ ہین کہ جن لوگون نی روز خلقت آدم سی تا روز رجعت
آخری جناب امیر علیہ السلام متابعت شیطان کی ہی راوی نی پوچہا کہ جناب امیر کی لئی کیا بہت سے
رجعتین ہونگی حضرت نی فرمایا کہ ہان بہت سی رجعتین ہونگی اور جو امام جس زمانہ مین تہا اوس زمانی کے
اشخاص نیک وبد اوس امام کی ساتہہ رجعت کرینگی تا کہ حق تعالی مومنون کو کافرون پر غالب فرماوی اور
مومنین اونسی انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا کہ حضرت امیر علیہ السلام مع اصحاب رجعت فرماینگی اور
شیطان بہی مع اتباع قریب کوفہ کنار آب فرات آئیگا اور باہم ملاقات ہوگی تو ایسی لڑائی ہوگی کہ کبہی
نہوئی ہوگی گویا مین دیکہتا ہون کہ کچہ اصحاب حضرت کی سو قدم پیچہی ہٹگئی ہین اور بعضون نی اپنی پاؤن
فرات مین ڈالدئی ہین اس اثنا مین ایک ابر آسمانی اوتریگا کہ وہ ملایکہ سی مملو ہوگا اور رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہاتہہ مین ایک حربہ نور ہوگا اور حضرت اوس ابر کی سامنی ہونگی جب نظر شیطان
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر پڑیگی تو پچہلی پاؤن بہاگیگا اوسوقت اوسکی اتباع کہینگی کہ اب تو
فتح ہوچکی تو اب کہان بہاگا جاتا ہی شیطان جواب دیگا کہ مین وہ دیکہتا ہون کہ تم اوسکو نہین دیکہتی

بھی خداوند عالم سی خوف معلوم ہوتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ شیطان کی قریب تشریف لیجائینگی
اور ایک حربہ اوسکی دونون شانونکی درمیان مین مارینگی کہ شیطان اور اوسکی سب اصحاب ہلاک
ہوجائینگی بعد اسکی سب بندگان خدا خدا کی بوحدانیت پرستش کرینگی اور کیسکو خدا کا شریک نجانینگی
اور جناب امیر علیہ السلام چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگی یہانتک کہ حضرت کی ایک ایک شیعہ سی
ایک ایک ہزار لڑکی پیدا ہونگی پس اوسوقت دو باغ سبز جنکو حق تعالی نی سورہ رحمان مین فرمایا ہے
مُدْهَامَّتَانِ مسجد کوفہ کی دو جانب پیدا ہونگی او جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہے
کہ حساب خلایق ایام رجعت مین قبل از قیامت جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتہہ ہوگا اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ پہلی جو شخص کہ رجعت فرمائیگا حضرت امام حسین علیہ
السلام ہونگی اور اتنی مدت بادشاہی کرینگی کہ بسبب پیری حضرت کی ابرو آنکہون پر لٹک آئینگی
علی بن ابراہیم نی اپنی تفسیر مین شہر بن حوشب سی روایت کی ہی کہ حوشب نی بیان کیا کہ مجھسی
حجاج نی کہا کہ قران مین ایک آیت ہی کہ اوسکی تفسیر نی مجھکو عاجز کیا ہی اور اوسکی معنی میری سمجھ
مین نہین آتی وہ آیت یہہ ہی وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ
یعنی کوئی نہین ہی اہل کتاب سی مگر یہہ کہ ایمان لاتا ہی ساتہہ حضرت عیسیٰ کی قبل اپنی مرنیکی
حالانکہ قسم بخدا کہ مین حکم کرتا ہون قتل یہودی و نصرانی کی لئی اور مین اوسکی لبون کو
دیکہتا رہتا ہون مگر اوسکی لب جنبش نہین کرتی یہانتک کہ یہودی یا نصرانی مرجاتا ہی مینی
کہا کہ ای امیر اس آیت کی یہہ معنی نہین مین جو تم سمجھی ہو اوسنی کہا پھر کیا معنی ہین مینی جواب دیا
کہ حضرت عیسی علیہ السلام پیش از قیامت آسمانسی نازل ہونگی پس کوی یہودی و نصرانی باقی نرہیگا مگر
یہہ کہ حضرت عیسیٰ کی ساتہہ اونکی مرنیسی قبل ایمان لائیگا اور حضرت عیسی علیہ السلام امام زمان علیہ
السلام کی پیچہی نماز پڑہینگی حجاج نی کہا او ای ہو تجہپر تو نی یہہ معنی کسی سنی ہین کہا کہ مینی امام محمد باقر
سی سنی ہین حجاج نی کہا قسم بخدا یہہ معنی جو تجھی حاصل ہوی ہین چشمہ صاف سی حاصل ہوی ہین قطب راوندی
وغیرہ نی بواسطہ جابر امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام نی کربلا مین قبل اپنی شہادت کی

فرمایا کہ میری نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسی ارشاد فرمایا کہ ای فرزند تجھکو عراق
کی طرف لیجائینگے اور وہ زمین کہ جہان پیغمبرون اور وصیون نے باہم ملاقات کی ہے پاکیزگی
اور اوس زمین کو عمورا کہتی ہین وہان تو شہید ہوگا اور تیری ساتھہ تیری اصحاب کی بہی ایک
جماعت شہید کی جائیگی لکن اون سب کو زخمہای نیزہ و شمشیر کی اذیت محسوس نہوگی جسطرح کہ
حق تعالی نی حضرت ابراہیم پر آگ سرد کردی تہی اوسیطرح آتش جنگ تجہپر اور تیری اصحاب
پر سرد کردیگا بعد اوسکی حضرت نی فرمایا بشارت وخوشنودی ہو تم لوگون کو کہ ہم اپنی پیغمبر کی
پاس جاتی ہین جبتک خدا چاہیگا اوسوقت تک خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
رہینگی پس پہلا وہ شخص کہ جو زمین شق ہوکر نکلیگا وہ مین ہون اور میرا نکلنا اور جناب امیر
المومنین علیہ السلام اور امام آخر الزمان کا نکلنا ایک زمانی مین ہوگا بعد اسکی گروہ ملائکہ کہ جو
کبہی زمین پر نہ اوتری ہونگی ہمراہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ولشکر ملائکہ مجہپر نازل ہونگی
اور محمد اور علی اور مین اور بہائی میری اور کل وہ لوگ جنپر خدانی منت رکہی ہی انبیا اور
اوصیا مین سی آسمان ابلق نور پر کہ قبل اسکی کوئی فرد بشر مخلوقات سی اونپر سوار نہین ہوا ہی
سوار ہونگی پس جناب رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ علم اپنا اور شمشیر اپنی قایم علیہ السلام کی ہاتہہ
مین دینگی بعد اسکی جو خدا چاہیگا وہ ہم دیکہینگی پس حق تعالی مسجد کوفہ سی ایک چشمہ روغن اور
ایک چشمہ آب اور ایک چشمہ شیر جاری کریگا پس اسوقت امیر المومنین علیہ السلام جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی تلوار مجہکو دینگی اور مجہی جانب مشرق اور مغرب بہیجینگی پس جو دشمن خدا
ہوگا اوسکو مین قتل کرونگا اور جس بت کو پاونگا جلادونگا یہانتک کہ زمین ہند مین پہونچکر
کل بلاد ہند فتح کرونگا اور حضرت دانیال اور یوشع پیغمبر زندہ ہوکر خدمت جناب امیر المومنین علیہ السلام
آئینگی اور کہینگی کہ خدا اور رسول خدا نے اون خبرون مین کہ جو جو وعدی کئی تہی راست فرمایا
پس ستر آدمی اونکی ہمراہ بصرہ کی طرف روانہ ہونگی اور جو کوئی مقابلہ اور مقاتلہ مین آئیگا اوسکو
قتل کرینگی اور ایک لشکر جانب روم روانہ کرینگی کہ وہ فتح یاب ہوگا پس ہر حیوان حرام گوشت کو

مین قتل کرونگا یہانتک کہ سوا نیکون اور طیب کی روی زمین پر کوئی شی بد باقی نرہیگی اور
مین جزیہ برطرف کرونگا اور یہود و نصاری اور تمام ملل کو اختیار دونگا خواہ اسلام قبول کرین
خواہ شمشیر اختیار کرین پس جو مسلمان ہوگا اوسکو بہشت کی بشارت دونگا اور جو اسلام نہ لائیگا اوسکو
قتل کرونگا اور کوئی شیعہ ہمارا نہوگا مگر یہہ کہ خدا ایک فرشتہ اوسکی طرف نازل کریگا کہ اوسکے
مونہہ سی خاک دور کری اور مکان اور عورتین اوسکی اوسی بہشت مین دکہاوی اور ہر نابینا
اور ہر اپاہج اور ہر صاحب بلا کو خدا ہم اہلبیت کی برکت سی نجات دیگا اور حق تعالی آسمان
سی زمین کیطرف اسقدر برکات نازل کریگا کہ درختہای میوہ دار کی شاخین میوونکی کثرت سی ٹوٹ
جائینگی اور موسم سرما کی میوی فصل گرما مین اور فصل گرما کی میوی سرما مین پیدا ہونگی اور یہی ہین معنی قول
حق تعالی کی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ الایہ ترجمہ اس آیت کا یہہ ہی کہ اگر اہل
شہرونکی ایمان لاتی اور پرہیزگاری اختیار کرین تو ہر آئینہ کہول دوین اوپر اونکی برکتین آسمانون اور
زمینونکی لیکن تکذیب کی اونہون نی پیغمبرون ہمارے کی پس لیا ہمنی اونکو ساتہہ عذاب کی بسبب اون چیزونکی کہ کسب کیا
اونہون نی اور خداوند تعالی شیعونکو ایسی کرامت عطا فرمائیگا کہ اونپر کوئی زمین کی شی مخفی نرہیگی یہانتک
کہ اگر کوئی شخص چاہیگا کہ گہر کا حال دریافت کری تو خدا اوسکو اون امور کا الہام فرمائیگا کہ جو اوسکی اہل خانہ
کرتی ہونگی اور شیخ مفید اور شیخ طوسی نی بسندہای معتبر جابر سی اور جابر نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی نقل
کی ہی کہ بخدا سوگند کہ ایک شخص اہلبیت سی بعد اپنی وفات کی تین ہزار نو برس تک بادشاہی کریگا مینی عرض کی
یہہ کونسا زمانہ ہوگا حضرت نی فرمایا بعد اسکی کہ قایم آل محمد علیہ السلام دنیا سی رحلت کرین مینی عرض کی قایم علیہ
السلام کی برس بادشاہی کرینگی فرمایا انیس برس بعد وفات قایم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پچاس
برس تک فتنہ و ہرج باقی رہیگا پہر منتصر یعنی انتقام کشندہ کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہین دنیا
مین آئینگی اور اپنا اور اپنی اصحاب کی خون کا عوض لینگی اور اسقدر قتل کرینگی کہ لوگ کہینگی کہ یہہ
اگر ذریت پیغمبر سی ہوتی تو اسقدر آدمیونکو قتل نکرتی پس بعد اسکی حضرت سفاح یعنی حضرت امیر
المومنین علیہ السلام تشریف لائینگی اور کلینی اور صفار نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی

روایت کی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی ارشاد فرمایا کہ خدانی مجھکو چھ چیزین عطا کی ہین علم موت و بلایا اور حکم کرنا خلایق مین بحق اور مین ہون صاحب رجعتون کا اور صاحب دولتو نکا اور مین ہون صاحب عصا اور میسم اور مین ہون وہ دابۃ الارض کہ خلق سی کلام کرونگا حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص وحدانیت خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اقرار کری اور معراج اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان اور بعث نشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائی پس وہ شخص بحق و راستی ایمان لایا اور وہ ہم اہل بیت کی شیعون مین سی ہی اور اس باب مین احادیث بکثرت وارد ہین چنانچہ اکثر احادیث مجلسی علیہ الرحمہ نی بحار مین نقل کی ہین اور اس باب مین شک نہین ہی کہ اصل رجعت فی الجملہ متواتر بالمعنی ہی جو شخص اسمین شک کری ظاہر یہہ ہی کہ وہ منکر حشر قیامت بہی ہی اور جو امور بنص متواترہ سی ثابت ہون فقط استبعادات وہم ہی اونکا انکار محض بیدینی ہی اور بعض خصوصیات کہ جو روایات شاذہ مین وارد ہوی ہین اونکا یقین نہین ہوسکتا لیکن انکار بہی نچاہئی اور اختلاف خصوصیات اسکا باعث نہین ہوتا کہ اونکی اصل کا بہی انکار کیا جاوے چنانچہ اکثر خصوصیات حشر و بہشت و جہنم و صراط و میزان وغیرہ مین اخبار مختلفہ وارد ہین اور یہہ باعث اسکا نہین ہوسکتا کہ اصل کا ہی انکار کیا جائی خلاصہ اس بحث کا یہہ ہی کہ رجعت بعض مومنون کی اور بعض کافرون اور مخالفون کی متواتر ہی اور انکار اسکا باعث خروج دین تشیع سی ہی اور رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام بہی متواتر ہی بلکہ رجعت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بہی متواتر یا قریب متواتر ہی اور رجعت سائر ائمہ علیہم السلام مین بہی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہین اور اگر متواتر نہ سمجھی جائین تو اوس مرتبہ پر ضرور ہونگی کہ اعتقاد ان سب امور کا لازم اور انکار باعث فساد عقیدہ ہے لیکن خصوصیات رجعت ائمہ کہ آیا ظہور قایم علیہ السلام کی ساتھ ایک ہی زمانہ مین ہون یا قبل یا بعد ہون معلوم نہین ہوسکتی بعض احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ ہر امام کی لئی رجعت بترتیب حالت امامت ہوگی علیہم السلام

وفصل پانچوین معاد کی بیان مین

اس فصل مین بشرہ مطلب ہین مطلب پہلا معنی معاد کے بیان مین کتاب حق الیقین مین
مذکور ہی کہ معاد کی معنی لغت مین تین طرح سے آئی ہین پہلی عود کرنا اور رجوع کرنا ایک
حال کی طرف یا عود اور رجوع کرنا ایسے حال کیطرف کہ اُس سے منتقل ہوا ہو دوسرے
مکان عود تیسرے زمانہ عود اور اسمقام پر مراد یہ ہی کہ روح کا حیات کی طرف عود کرنا
تاکہ اُن اعمال نیک و بد کی جزا کہ جو حیات دنیا مین کئی ہین حاصل کرے اور یہ تین
معنی جو بیان ہوئے سب کا ایک ہی مطلب ہی اور معاد کی دو قسمین ہین ایک معاد
روحانی دوسرے جسمانی معاد روحانی یہ ہی کہ روح کا بعد مفارقت بدن باقی رہنا
پس اگر انسان نیکو کارون مین سے ہی تو روح مسرور و خوش رہیگی اور اگر بدکارون
مین سے ہی تو معذب و مغموم رہیگی چنانچہ فلاسفہ اسی معاد کی قائل ہین اور
بہشت و دوزخ اور پاداش و عقاب کو انہین دو حالتون سے تاویل کرتے ہین
اور معاد جسمانی یہ ہی کہ یہی بدن قیامت مین عود کرین اور دوبارہ انہین روحین داخل ہون
اور اگر اہل ایمان و سعید ہین تو اسی جسم سے داخل بہشت ہون اور اگر اہل کفر
و شقاوت ہین تو داخل جہنم ہون اور آتش جہنم مین معذب ہین اور یہ امر ضروریات
دین اسلام مین سے ہی بلکہ اس مقولی پر اتفاق جمیع اہل ملل کا ہی اور یہود و نصاری بھی
اسکے قائل ہین اور کتب الٰہی اسپر ناطق ہین خصوصاً قرآن مجید کہ اکثر آیتین اُسکی
اسی معنی پر دلالت صریحہ رکھتی ہین اور قابل تاویل نہین ہین دوسرا مطلب
موت کے حق ہونے مین اور ذکر اون چیزون کا جو موت سے متعلق ہین
کتاب حق الیقین مین احادیث متعدد منقول ہین اون احادیث کا خلاصہ لکھا جاتا ہے
پس واجب ہی جاننا اور اقرار کرنا کہ ہر زندہ کے لئے سوائے خدا کی موت ہے
چنانچہ خدا فرماتا ہی کل نفس ذائقة الموت اور کسی ممکن کو حیات ابدی نہین ہی

اور ملک الموت کا بھی اقرار کرنا باین معنی ضرور ہی کہ خدانے حضرت عزرائیل کو قبض
ارواح کے لیے معین فرمایا ہے اور انکا اور فرشتون کو فرمان بردار کیا ہے
کہ وہ سب حضرت عزرائیل کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اور اونہین جانین
سپرد کر دیتے ہین اور اس باب مین جو آیتین وارد ہین ظاہر معنی اونکے بقدر یسیر
منافات رکھتے ہین کہ بعض آیات مین خدا نے قبض ارواح کی اپنی طرف نسبت
دی ہی اور بعض آیات مین ملک الموت کی طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین
ملائکہ کی طرف نسبت دی ہی اکثر علما ان آیات کا مطلب اسطرح جمع فرماتے ہین کہ
بعض اشخاص کی قبض روح ملک الموت کرتے ہین اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتے ہین
اور ملک الموت کو دے دیتے ہین اور ملک الموت سب روحین قبض کرکے خدا کی
جناب مین لے جاتے ہین اور احادیث معراج مین طریقہ ہاے متعددہ سی وارد
ہوا ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمان اول پر
دیکھا اور انسی پوچھا کہ تم آن واحد مین کسطرح متعدد روحین قبض کرتی ہو حالانکہ بعض اشخاص مشرق مین
اور بعض مغرب مین ہین انھون نے عرض کی کہ مین روحون کو بلاتا ہون وہ بلانے سی
چلی آتی ہین اور بنا بر دوسری روایت کے بیان کیا کہ تمام دنیا میرے نزدیک مثل
ایک کاسہ کے ہی کہ جسطرح بندگان خدا کے سامنی کاسہ رکھا ہو جسطرف سے وہ چاہین
ہاتھہ بڑھا کے لقمہ اوٹھالین اور دنیا میرے نزدیک مثل ایک درہم کے ہی کہ جسطرح
بندگان آدمی کے ہاتھہ مین درہم ہو جسطرف چاہین اُسے پھیر دین مگر چونکہ ایمان اجمالی
کافی ہی پس تفحص ان تفصیلو نکا ضرور نہین ہے اور انکار ملک الموت اور تاویل کرنا
اُسے قواے بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعّال کے ساتھہ جیسا حکما کہتی ہین کفر ہے
اور اِس باب مین اختلاف ہے کہ آیا حیوانات کی روح ملک الموت قبض
کرتے ہین یا اور فرشتے قبض کرتے ہین جناب آخوند مجلسی ملا محمد باقر علیہ الرحمہ فرماتے ہین

کہ کوئی نص صریح اس باب مین نظر سے نہین گذرے اور فکر اسمین ضرور
نہین ہی اجمالاً جاننا چاہیے کہ حیات اور موت سب حیوانات کی قدرت
خدا سے ہی اور وہی سب کا زندہ کرنیوالا اور مردہ کرنیوالا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بھی
قبض روح کرتے ہون اور ملائکہ بھی قبض روح کرتے ہون اس لئے کہ خدا کی
کارکن بہت ہین اور حق الیقین مین فرماتے ہین کہ واجب ہی اقرار کرنا اون
چیزون کا کہ جو اخبار صحیحہ معتبرہ مین وارد ہوئے ہین مثل سکرات موت اور شدت
جان کندن اور کیفیات موت اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ ہدی
علیہم السلام کا وقت قبض روح مومنین بشارت دینے اور آسانی مرگ کے لئے
تشریف لانا اور کافرون اور منافقون اور مخالفون کی قبض روح کے وقت
زیادتی شدت اور صعوبت مرگ اور عذاب ابدی کی خبر دینے کو آنا اور اس باب مین
فکر کرنا نچاہیے کہ تشریف لانا ان حضرات کا ہر میت کے پاس کسطرح سے ہے اور
میت انہین کسطرح دیکھتی ہے اور یہ حضرات جسد اصلی سے تشریف لاتے ہین یا
جسد مثالی سے رونق افزا ہوتے ہین اس لئے کہ ان امور مین فکر کرنا باعث غلبہ
شیطان اور وسوسہ شیطان کا ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب وقت وفات مومن آتا ہے تو خدا دو ہوائین اوسکی
بہیجتا ہی ایک ہوا کا نام منسیہ ہی اور ایک نام سخیہ ہی پس منسیہ خیال اہل و مال
بہلا دیتی ہی اور سخیہ اُسے جان دینے پر سخی اور راضی کرتی ہی اور جب ملک الموت
قبض روح کے لئے تشریف لاتے ہین تو اُن سے کہتے ہین کہ ای دوست خدا
جزع نکر قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے محمد کو حق کی ساتھ بہیجا ہی کہ مین تجہپر تیرے پدر
و مادر سے مہربان تر اور شفیق تر ہون اپنی آنکھین کہول اور دیکہہ پس اُس شخص کو
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین اور فاطمہؑ اور حسنؑ

اور حسین علیہم السلام اور باقی ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین
اُسوقت عزرائیل کہتے ہین کہ یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے ائمہ ہین
کہ تو انکا رفیق ہوگا پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہی اور انکو دیکھتا ہی اور منادی اسکو خدا کیطرف سے
آواز دیتا ہی کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس آیہ کی معنون مین حضرت فرماتے ہین
کہ اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمدؐ اور اہلبیت محمد کیطرف اپنے پروردگار کی جانب
رجوع کر اُس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے ائمہ کی ولایت کا اور بسبب
ثواب و اجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندونمین یعنی محمدؐ اور اہلبیت
محمد کے ساتھ میرے بہشت مین داخل ہو اُسوقت کوئی چیز اُس میت کو
اس امر سے بہتر نہین معلوم ہوتی کہ روح اوسکی مفارقت کرے اور منادی سے
ملحق ہوجاے احادیث دیگر مین وارد ہی کہ مومن کے وقت مرگ جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیرؑ اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور
حضرت جبرئیل آتے ہین اور ملک الموت سے سعی کرتے ہین کہ بہ نرمی و مدارا
قبض روح کرو اور اُس مومن کو بشارت بہشت دیتے ہین اور جب کافر کا
وقت موت آتا ہی تو اُسوقت بھی یہ حضرات تشریف لاتے ہین اور ملک الموت سے
فرماتے ہین کہ بسختی و دشواری اسکی قبض روح کرو کہ یہ ہمارا دشمن ہی اور عذاب خدا
اور عذاب دوزخ سے اُسے ڈراتے ہین **مطلب تیسرا** احوال عالم
برزخ مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ عالم برزخ اور اُسکی ثواب و عقاب کی
تصدیق کرنا ضرور ہے اور بعد مفارقت بدن روح کا باقی رہنا اور منکر و نکیر کا قبر مین سوال کرنا
بھی ضرور ہے اور برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو کہتے ہین جب میت کو دفن
کرتے ہین تو سوال کے لئے دو فرشتے آتے ہین اور خدا امر سے تا کمر بدن میت مین

روح کو داخل فرماتا ہی وہ فرشتے میت کو بٹھاتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین
اور جس سے سوال کرتے ہین بعض اُنمین بعد سوال راحت ونعمت مین
ہوجاتے ہین اور بعض عذاب وشدت مین مبتلی ہوجاتے ہین اور سوال اور
ضغطہ اور فشار قبر اسے بدن پر ہوتا ہی اور باقی امور برزخ روح کے ساتھہ متعلق ہین
اور تفصیل ان مطلبونکی مطالب آیندہ مین ہوگی مطلب چوتھا بقاے روح کے
بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدن روح کے باقی رہنے مین شک
نہین ہی اور احادیث کثیرہ بطریق شیعہ وسنی سے مذکور ہی کہ بعد مفارقت
بدن روح ایک بدن لطیف سے متعلق ہوتی ہی کہ وہ بدن لطیف مثل بدن دنیا کے
ہوتا ہی اور لطافت مین مثل بدن ملائکہ اور جنّات کی ہوتا ہی اور اور اُسی بدن سے
روح حرکت کرتی ہی اور اوڑتی ہی آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ روح کی مجسم
ہوجانے کا اور جسد مثالی کے ہونیکا یہ دونون احتمال احادیث سے پائی جاتی ہین
اور بعد وفات انبیا اور اوصیا کی ظاہر ہونے مین احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہین
مثل اسکے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کو مسجد قبا مین ابوبکر کے تئین دکھا دیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت
امیر المؤمنین علیہ السلام کو مع اصحاب دیکھا اور حضرت صادق علیہ السلام کا حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھنا اور حضرت امیرؑ کا حضرت یوشع کو دیکھنا اور اُنسے
باتین کرنا اور ملاقات کرنا اور مثل ان روایات کے بصائر الدرجات وغیرہ مین
بطریق متعددہ روایات دیگر بھی منقول ہین یہ سب حدیثین جیسا کہ احتمال روح کے
مجسّم ہونے کا اور جسد مثالی کا رکھتی ہین اُسی طرح جسد اصلی ہونے کا بھی
احتمال رکھتے ہین یعنی یہ حضرات علیہم السلام اپنے جسد اصلی مین ظاہر ہوا کرتے ہین
چنانچہ شیخ مفید اور ایک جماعت متکلمین اور محدثین امامیہ قائل ہین کہ

بعد مین روز کے یا زیادہ ارواح مقدسۂ انبیا اور اوصیا کو جسد ہاے اصلی
کیطرف پھیر دیتے ہین اور اونکو آسمان پر لیجاتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا انبیا کو شب معراج مین دیکھنا اسی پر حمل کرتے ہین اور یہ جو حدیثون مین
وارد ہی کہ بنی امیہ بعد مرنیکے مسخ ہو جاتے ہین بصورت وزغ یعنی چھپکلی تو اس مین
بھی تینون احتمال ہین یعنی صورت مثالی یا روح کا مجسم ہونا یا بدن اصلی کا مسخ ہو جانا
مگر بعض حدیثون مین جسد اصلی کا مراد ہونا ظاہر تر ہی اور صحائف الابرار مین
فضل بن شاذان سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام صحرای نجف مین
سنگریزون پر لیٹے تھے قنبر نے عرض کی کہ مین فرش بچھا دون حضرت نے
فرمایا نہین اس مقام پر یا کسی مؤمن کی تربت ہی یا مجلس مؤمن مین شریک ہونا
اور اُسکی ساتھ ہمنشینی کرنا ہی اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ مجھے یہ تو معلوم ہوا کہ
اس مقام پر کسی مومن کی قبر ہی لیکن ہمنشینی اونکی کیا معنی رکھتی ہی حضرت نے
فرمایا کہ ای پسر نباتہ اس صحرا مین ہر مؤمن اور مؤمنہ کی روحین نور کی قالبون مین
اور نور کے منبرون پر موجود ہین اور حسن بن سلیمان نے بھی کتاب مختصر مین
اس حدیث کو فضل بن شاذان سے روایت کیا ہی اور آخر مین اُس روایت کی
یہ عبارت زیادہ کی ہی کہ ای پسر نباتہ اگر پردہ اوٹھا دیا جاے تو تو اسوقت دیکھے کہ
مؤمنون کی روحین حلقہ حلقہ بیٹھی ہین اور ایک دوسرے کی دیکھنے کے لئے جاتی ہین
اور ایک دوسرے سی صحبت کرتے ہین اور ہر مؤمن کی روح اس وادی مین
موجود ہی اور کافر کی روح وادی برہوت مین رہتی ہی محاسن مین بسند صحیح
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ امام علیہ السلام نے ابو بصیر سے
ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہماری ولایت کی اعتقاد پر مرتا ہی وہ شہید مرتا ہی اگرچہ
اپنے رخت خواب پر مرے اور خدا کے نزدیک اپنی روزی سے متنعم ہوتا ہی

احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب تم زیارت قبور خویشان و برادران مومن کی لئے
جاتے ہو تو وہ مطلع ہوتے ہین اور تم سے انس کرتے ہین اور جب پھرتے ہو
تو انھین وحشت ہوتی ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر وقت زوال شمس اپنی اہل کی
زیارت کے لئے آتا ہی اگر مومن دیکھتا ہی کہ اہل اُسکے عمل صالح کرتے ہین
تو بسبب اون اعمال خیر کے حمد خدا بجالاتا ہی اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ یہ عمل صالح
کرتے ہین تو باعث اُسکی حسرت کا ہوتا ہی اور بسند کالموثق اسحاق بن عمار سے
منقول ہی کہ مینے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ آیا میت
اپنے اہل کی زیارت کے لئے آتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے عرض کی
کتنی مدت کے بعد حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ یا ایک مہینے مین یا ایک برس مین
بقدر اپنی منزلت کی ایک مرتبہ مینے عرض کی کس صورت سے آتی ہی حضرت نے
فرمایا بصورت مرغ لطیف اپنے عزیز و اقارب کی دیوارون پر آکر بیٹھتی ہی اور انھین
دیکھتی ہی اگر انھین خیر و خوبی مین پاتی ہی تو شاد و مسرور ہوتی ہی اور اگر حالت شر
اور پریشانی مین دیکھتی ہی تو محزون و غمگین ہوتی ہی اور دوسری روایت مین ارشاد
فرمایا کہ میت موافق اپنے فضائل کے ہر روز یا تیسری دن یا کم سے کم ہر ہفتہ مین
ایک مرتبہ وقت زوال شمس بصورت گنجشک یا گنجشک سے کوچک تر اپنی عزیز و
اقارب کے دیکھنے کو آتی ہی اور اُسکے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہی اور اُس میت کو
وہ امور کہ جو اُسکے باعث سرور ہوتی ہین اُنھین دکھاتا ہی اور وہ امور کہ جو باعث
اندوہ ہوتے ہین اونہین اوس میت کی آنکھون سے پوشیدہ کر دیتا ہی پس وہ میت
شاد و خوش حال پھرتی ہی اور یہ بھی حدیث معتبر مین منقول ہی کہ ابو بصیر نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے حالات ارواح مومنین کا سوال کیا حضرت نے

فرمایا کہ ارواح مومنین حجرہ ہاے بہشت مین ہین اور طعام بہشت کہاتے ہین اور
شراب بہشت پیتے ہین اور کہتی ہین پروردگارا قیامت کو ہمارے لئی برپا کر
اور ہمسے تو نے جو وعدہ کیا ہی اُسے عطا کر اور ہمارے آخر کو اول سی ملحق فرما
اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین وہ کہتی ہین پروردگارا ہمارے لئی
قیامت کو برپا نکر اور جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہی اوسے عمل مین نلا اور ہمارے آخر کو
ہمارے اول سے ملحق نفرما الغرض ان احادیث متواترہ سے معلوم ہوا کہ روح
بعد فنا بدن باقی رہتی ہی اور فی الجملہ مثاب و معذب ہوتی ہی **مطلب پانچوان**
سوال قبر اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی
کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روحکو سوال کے لئی بدن مین داخل کر دیتے ہین
بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سے ہی اور منکر اسکا کافر ہی ابن بابویہ رحمہ اللہ نے
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص تین چیزون کا انکار کرے
وہ ہمارا شیعہ نہین ہی معراج سوال قبر شفاعت اور اسی طرح دو فرشتونکا
سوال کے لئے قبر مین آنا بھی متواتر اور ضروری مذہب ہے اور اکثر اخبار مین وارد ہوا ہی
کہ ان فرشتون مین ایک منکر ہی دوسرا نکیر ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ
مؤمنون کے لئے مبشر اور بشیر آتے ہین اور مخالفون کے لئے منکر اور نکیر آتے ہین
اسواسطے کہ مؤمنون کے لئے خوب صورت ہو کے آتے ہین اور انکو نعمتہاے
بے انتہی کی بشارت دیتے ہین اور کافرون اور مخالفون کے لئی صورتہاے
مہیب سے آتے ہین اور عذاب الٰہی سے ڈراتے ہین اور متکلمین امامیہ مین
مشہور یہ ہی کہ سوال قبر ہر فرد بشر کے لئی نہین ہی بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر
شدید الکفر کے لئے ہی اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنونونکے لئے سوال قبر
نہین ہی اور اسی طرح اوس شخص کے لئی بھی سوال قبر نہین ہی کہ جسکو قبر مین نکھی کریں بعد

تلقین عقائد حقہ کیجاے تو اُسوقت دونوں فرشتے آپسمین کہتے ہین کہ ہمین چلے جانا
چاہیے کہ یہ تلقین اس میت کے لئے حجت ہوچکی اور اس باب مین اختلاف ہے
کہ آیا انبیا اور اوصیاسے بھی سوال قبر ہوتا ہے یا نہین اور اس مسئلہ مین فکر کی
ضرورت نہین معلوم ہوتی اگرچہ سوال کا نہونا اظہر ہے اور اطفال کے سوال مین بھی
سنی خلاف کرتے ہین اور اظہر سوال کا نہونا ہے اور کلینیؒ نے بسند معتبر حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میت مومن کو جب اُسکے گھر سے نکالتے ہین
تو ملائکہ قبر تک اُسکی مشایعت کرتے ہین اور اُس پر اژدحام کرتے ہین یہانتک
کہ اُس میت کو قبر تک پہونچاتے ہین اور جب وہ اپنی قبر مین پہونچتا ہے تو زمین اُس سے
کہتی ہے مرحبا خوش آمدی تو اپنے اہل کیطرف آیا قسم خدا کی مین دوست رکھتی تھی
کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھپر راہ چلے تو دیکھے گا کہ مین تجھسے کیا کرونگی بعد اسکے
قبر اُسکی وسیع وکشادہ کردیتی ہین جہانتک کہ نگاہ کام کرے اور اُسکی قبر مین
دو فرشتے منکر اور نکیر داخل ہوتے ہین اور اُسے سوال کرتے ہین کہ پروردگار
تیرا کون ہے میت کہتی ہے پروردگار میرا خدا ہے پھر سوال کرتے ہین کہ دین تیرا کیا ہے
میت کہتی ہے دین میرا اسلام ہے پھر سوال کرتے ہین کہ پیغمبر تیرا کون ہے میت جواب
دیتی ہے کہ میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر سوال کرتے ہین کہ امام تیرا
کون ہے میت جواب دیتی ہے کہ امام میرے علی ابن ابیطالبؑ ہین پس آسمان سے
منادی ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اے فرشتو فرش ہاے بہشت
اسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت اسکی قبر مین کھولدو اور جامہ ہاے بہشت سے
اسکو پہناؤ یہانتک کہ ہمارے پاس آئے اور جو کچھ ہمارے نزدیک ہے اسکے حق مین
بہتر ہے پس اُس سے فرشتے کہتے ہین کہ مانند خواب نو دامادوں استراحت کر اور اُس نیند کے
سو کہ جسمین کوئی خواب پریشان نہو اور اگر کافر ہوتا ہے تو ملائکہ غضب اُسکے جنازہ کی

اُسکی قبر تک مشایعت کرتے ہین اور زمین اُس سے کہتی ہی کا مرے جبار بری جگہہ تو آیا
واللہ مین دشمن رکھتی تھی کہ مجھپر مثل تیرے کوئی شخص راہ چلے البتہ تو دیکھیگا
کہ مین تجھسے کیا کرونگی پس زمین اوسکو فشار دیتی ہی یہانتک کہ ہڈیان اُسکے
پہلو کی ایک دوسری سے ملجاتی ہین پس منکر و نکیر اُسکے سامنے آتے ہین
بخلاف اُس صورت کے کہ جس صورت سے مؤمن کے پاس آتے ہین
اور اُسکو بٹھاتے ہین اور روح کو تا کمر اُسکے بدن مین داخل کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی وہ مضطرب ہو جاتا ہی اور کہتا ہی کہ مین سنتا تھا
کہ لوگ کہتے تھے فرشتے کہتے ہین ہرگز نجات نہ پائیگا تو اور اسی طرح پیغمبر اور امام کا
سوال کرتے ہین اور وہ یہی جواب دیتا ہی پس آسمان سے آواز آتی ہے
کہ یہ بندہ میرا جھوٹ کہتا ہی قبر مین اسکے آگ بچھاؤ اور اسی آگ کے کپڑے پہناؤ
اور اسکے لئے ایک دروازہ آگ کیطرف کھولدو یہانتک کہ یہ میری طرف آئے
اور جو کچھ اسکے لئے میرے نزدیک ہی وہ اس حالت سے بدتر ہی پس تین مرتبہ
گرز آتشین اُسپر مارتے ہین کہ ہر مرتبہ آگ اوڑتی ہی کہ اگر وہ ضربتین تہامہ کے پہاڑونپر
لگائی جائین تو سب ریزہ ریزہ ہو جائین اور خدا اُسکی قبر مین سانپونکو مسلط کرتا ہی
کہ وہ سانپ اُسے کاٹتے ہین اور پھاڑتے ہین اور شیطان اوسکو غمناک اور اندوہگین
کرتا ہی اور اُسکے عذاب کی صدا سب مخلوقات خدا سنتے ہین اور کتب اہل سنت سے
ثابت ہوتا ہی کہ قبر مین محبت امیرالمؤمنین علیہ السلام کا سوال کیا جائیگا چنانچہ
جناب مجتہد العصر سید محمد عباس صاحب نے روائح القرآن مین لکھا ہی کہ سدی نے
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ تحقیق ولایت علی علیہ السلام
سے قبر مین سوال کیا جائیگا پس کوئی مردہ مشرق و مغرب اور صحرا و دریا مین باقی
نرہیگا مگر یہ کہ منکر و نکیر اُسسے ولایت امیرالمؤمنین علیہ السلام کا بعد موت

سوال کرینگے اور بہت سی کہین گے کہ نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا کون ہی اور حق الیقین مین
بسند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب مومن
مرتا ہی تو اُسکے ساتھ اُسکی قبر مین چھہ صورتین داخل ہوتی ہین کہ ایک اُنمین سے
خوشرو تر اور خوش ہیئت تر اور خوشبو تر اور پاکیزہ تر کل صورتون سے ہوتی ہی پس
ایک ان صورتون مین سے داہنی طرف کھڑی ہوتی ہی اور ایک بائین طرف
اور ایک سامنے اور ایک پس پشت اور ایک بالاے سر ظاہر مین اور ایک جانب
پائین اور جو صورت کہ سب صورتون مین زیادہ تر خوبصورت ہی وہ سرہانے کھڑی ہوتی ہی
پس سوال یا عذاب خدا جسطرف سے آتا ہی جو صورت جس طرف کھڑی ہے
مانع ہوتی ہی اور جو صورت کہ سب سی زیادہ خوبصورت ہی سب صورتون سے
کہتی ہے کہ تم کون ہو خدا انکو میری طرف سے جزاے خیر دے داہنی طرف کی
صورت کہتی ہی مین نماز ہون بائین طرف کی صورت کہتی ہی مین زکوٰۃ ہون سامنے کی
صورت کہتی ہی مین روزہ ہون پس پشت کی صورت کہتی ہی مین حج و عمرہ ہون پائین
کی صورت کہتی ہی مین نیکی اور احسان ہون کہ اسنے اپنے برادران مومنین سے کیا ہی
پھر وہ سب صورتین اُس صورت سے کہتی ہین کہ تو کون ہی کہ ہم سب سے بہتر
اور خوشرو تر اور خوشبو تر ہے وہ صورت جواب دیتی ہے کہ مین ولایت آل محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون

بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر

حق الیقین مین مذکور ہی کہ ضغطۂ قبر اور ثواب اور عقاب قبر فی الجملہ اجماعی کل مسلمین ہی
اور احادیث معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطۂ قبر بدن اصلی پر ہوتا ہی اور سبکو
ضغطۂ قبر نہین ہوتا ہی جسے سوال قبر ہوگا اُسپر ضغطہ بھی ہوگا اور جسے سوال قبر نہوگا
اُسپر فشار بھی نہوگا اور علی بن ابراہیم تفسیر آیہ ومن وراۂہم برزخ الی یوم یبعثون

مین فرماتے مین کہ برزخ ایک امر درمیان دو امر وسطی ہی کہ وہ ثواب وعقاب دنیا
وآخرت کے درمیان مین ہی اور یہ آیہ اون لوگونکا قول رد کرتا ہی کہ جو عذاب قبر کا
اور ثواب وعقاب کا پیش از قیامت انکار کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ قسم بخدا مین تمہارے لئے خائف نہین ہوتا مگر عالم برزخ سے جسوقت کہ
قیامت مین تمہارا کام ہمسے متعلق ہوگا تو ہم تمہارے شفاعت کیلئے اولی ہین اور
بسند صحیح روایت کی ہی کہ یونس نے حضرت امام رضا سے اُس شخص کا حال پوچھا
کہ جسے دار پر کھینچتے ہین آیا عذاب قبر اُسے پہونچتا ہی حضرت نے فرمایا ہان خدا ہوا کو
حکم کرتا ہی تاکہ اُسے فشار دے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی
کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضغطہ قبر مومن کیلئے ایک کفارہ ہے
اُن چیزون کا کہ جو اُس مومن سے بسبب ضائع کرنے نعمتہای خدا کی صادر ہوئی ہین
اور بہر اونھین حضرت سے روایت کی ہی کہ جو شخص مومنین مین سے وقت زوال
آفتاب روز پنجشنبہ سے تا وقت زوال روز جمعہ انتقال کرے تو خدا اُسکو فشار قبر
محفوظ رکھتا ہی اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ اگر شب جمعہ مرے تو فشار قبر اور
عذاب قبر اُس سے برطرف ہو جاتا ہی اور راوندی نے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے رکوع کو تمامہ عمل مین لاوے تو وحشت قبر
اُسپر وارد نہوگی اور ابن عباس سے روایت کی ہی کہ عذاب قبر کی تین حصہ ہین
ثلث حصہ بسبب غیبت کی ہی اور ثلث حصہ بسبب نمیمہ اور سخن چینی کے ہی
اور ثلث حصہ بول سے اجتناب نکرنے کی وجہ سے ہی اور بسند صحیح
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ عمر بن یزید نے حضرت کی
خدمت مین عرض کی کہ مینے آپسے سنا ہی کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ سب شیعہ
بہشت مین جائینگے ہرچند گناہگار ہون حضرت نے فرمایا واللہ مینے سچ کہا

کہ سب شیعہ بہشت جائینگے مینے عرض کی فدا ہون مین آپ پر بہت لوگ گناہ
کبیرہ کرتے ہین حضرت نے فرمایا پیغمبر مطاع اور اُسکے وصی واجب الاتباع کی
شفاعت سے تم سب داخل بہشت ہوگے لیکن واللہ مین تمھارے لئے
عالم برزخ سے ڈرتا ہون مینے عرض کی برزخ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا
قبر اور روز انتقال سے روز قیامت تک کا زمانہ عالم برزخ ہی حدیث حسن کالصحیح
زرارہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ مینے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا
میت کے ساتھ جریدے کسواسطے رکھتے ہین حضرت نے فرمایا اسلئے کہ جب تک وہ
جریدی تر رہتے ہین میت سے عذاب وحساب دور رہتا ہی جس وقت مین کہ
میت کو داخل قبر کرتے ہین اور لوگ دفن کرکے پھرتے ہین وہی ساعت اور وہی روز عذاب کا ہی پس دو جریدے
بسبب اسکے قرار دیئے ہین کہ اُس ساعت مین عذاب نکیا جاے اور جب
اُسوقت عذاب نہوا تو انشاء اللہ تعالی جریدین خشک ہونیکے بعد بھی نہوگا مطلب چہارم
بعض شرطا اور علامات قیامت کے بیان مین کہ جو امور نفخ صور سے پہلے
واقع ہونگے اور بیان کیفیت نفخ صور صاحب حق الیقین فرماتے ہین کہ من علامات
قیامت سے چند چیزین ہین پہلی یاجوج وماجوج کا نکلنا کہ ذکر اُسکا قرآن مین موجود ہی
اور کتب اخبار مین بتفصیل مذکور ہی دوسری ظہور دابۃ الارض کہ قبل اسکے
بیان رجعت مین ذکر ہوا تیسرے آفتاب کا جانب مغرب سے نکلنا چوتھی
ایک دھوین کا پیدا ہونا اور احادیث کثیرہ مین طریق سنی وشیعہ سے وارد ہوا ہی
کہ حقتعالی نے اسرافیل کو پیدا کیا ہی اور اُنکے ساتھ ایک صور خلق فرمایا ہی کہ ایک سرا
اُسکا مشرق مین ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہی اور جس روز سے کہ اسرافیل پیدا ہوئے ہین
منہہ مین صور لئے ہوئے منتظر امر الہی ہین کہ جسوقت فرمان حقتعالی پہونچے صور پھونکین
اور مفسرین روایت کرتے ہین کہ قیامت اُسوقت برپا ہوگی کہ دو شخص کپڑے کو کھولی

ہونگی ناکہ خرید و فروخت کرین ہنوز کپڑون کی لپیٹنے کی نوبت نہ آئیگی کہ قیامت بپا ہوجائیگی اور کسی شخص نے لقمہ اٹھایا
ہوگا اور ہنوز اُسکے منھہ مین نہ پہونچا ہوگا کہ مرجائیگا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے
کہ استطاعت نہین رکھتی ہین کہ کچھہ وصیت کرین اپنے اہل کیطرف پھر سکینگے اور
علی بن ابراہیم نے بسند معتبر ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام
زین العابدینؑ سے کسی نے سوال کیا کہ پہلے نفخہ سے دوسرے نفخہ تک کسقدر
فاصلہ ہوگا حضرت نے فرمایا جسقدر خدا چاہے بعد اسکے استفسار کیا یا ابن رسول اللہ
اسرافیل کیونکر صور پہونکیگے حضرت نے فرمایا پہلے نفخہ مین خدا اسرافیل کو
حکم فرمائیگا کہ دنیا مین اترو پس اسرافیل مع صور اترینگے اور صور ایک سر اور
دو جانب رکھتا ہے اور درمیان دونون جانبون کے بقدر مابین زمین و آسمان فاصلہ
سب ملائکہ اسرافیل کو دیکھین گے کہ صور لیکے زمین کی طرف آتے تو کہینگے کہ خدا نے
اہل زمین و آسمان کے مردہ کرنیکی اجازت دی ہے پھر اسرافیل حظیرہ بیت المقدس
اترینگے اور منھہ کعبہ کی طرف کرینگے جب اہل زمین اسرافیل کو دیکھین گے تو
کہینگے کہ خدا نے اہل زمین کے مار ڈالنے کی اجازت دی ہے پھر اسرافیل اُس
صور مین پہونکین گے اور آواز اُس طرف سے نکلیگی کہ جو زمین کی طرف ہے اُسوقت
زمین پر کوئی صاحب روح زندہ نرہیگا اور سب مرجائینگے پھر آواز اُس جانب سے
نکلیگی کہ جو آسمان کی طرف ہے اُسوقت کوئی ذی روح آسمان پر باقی نرہیگا اور
سب مرجائینگے مگر اسرافیل زندہ رہینگے پھر خدا اسرافیل سے فرمائیگا کہ اے
اسرافیل مرجا وہ بھی مرجائینگے اور یہ حالت اُسوقت تک رہیگی کہ جبتک خدا چاہیگا
پھر خدا آسمانون کو حکم دیگا کہ حرکت مین آئین اور پہاڑون کو حکم ہوگا کہ روان
ہون اور حرکت مین آئین اور ہموار ہوجائین اور بچھہ جائین اور یہ زمین اُس زمین سے
بدل جائیگی کہ جسپر گناہ کیا گیا ہے اور کشادہ ہوجائیگی اور کوئی بنا اور کوئی پہاڑ اور کوئی درخت

اور کوئی گہانس روے زمین پر نرہیگی مثل اسکے کہ جسطرح پہلی زمین کو بچہایا تھا
وہی حالت زمین کی ہوجایگی اور حق تعالی عرش اپنا پانی پر رکھیگا جسطرح کہ اول مرتبہ
رکہاتہا اور استقلال عرش بسبب عظمت و قدرت خدا ظاہر ہوگا اُسوقت خداوند
جبار باواز بلند کہ جو کل آسمانون اور زمینون تک پہونچے ارشاد فرمائیگا کہ آج کے دن بادشاہی
کسکے لئے مخصوص ہے جب کوئی نہوگا تو خود جواب مین فرمائیگا کہ خداے یگانہ قہار
کے لئے ہے اور مینے تمام خلائق پر غلبہ کیا اور تمام خلق کو مار ڈالا مین ہون خداوند
یکتا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہے اور مین کوئی شریک اور کوئی وزیر نہین رکہتا
اور مینے اپنے دست قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا اور مین نے اپنی مشیت سے مار ڈالا
ہون اور مین انکو اپنے دست قدرت سے زندہ کرتا ہون پہر خداوند جبار اپنی قدرت سے
صور مین پہونکیگا اُسوقت صور کے اُس جانب سے کہ جو آسمانون کی طرف ہے
صدا نکلیگی پہر آسمانون مین کوئی باقی نرہیگا مگر یہ کہ زندہ ہوجائیگا اور جسطرح سے تہا
اوٹھہ بیٹھیگا اور حاملان عرش پیدا ہونگے اور بہشت اور دوزخ حاضر ہونگے
اور خلائق حساب کے لئے محشور ہوگی یہ کہکے حضرت اُسوقت بہت روئے

مطلب ساتوان اُن احوال کے بیان مین کہ جو قیامت سے پہلی

واقع ہونگی کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ ایمان لانا اُن سب مقدمات حشر کا
جنکی خدا نے آیات کریمہ مین خبر دی ہے ضروری ہے اور پیروی بعض حکما اور متابعت کفار کے
سبب سے تاویل آیات قرآن سزاوار نہین ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ جس روز
لپیٹونگا مین آسمانون کو مانند لپیٹنے نامون کے اور پہر فرماتا ہے کہ جسوقت شق
ہون آسمان اور رنگہاے مختلف دکھائین اور پہر فرماتا ہے کہ شق ہو آسمان پس
اُس روز سست ہوا اور فرماتا ہے کہ جسوقت آسمانون کو اپنی جگہہ سے دور کرین
اور پہر فرماتا ہے کہ آسمان شگافتہ ہون اور ستارون کے باب مین کئی جگہہ فرماتا ہے

کہ نور اونکا جاتا رہیگا اور آسمان سے ستارے گر پڑین اور آفتاب اور ماہتاب سے نور جاتا رہے
اور آفتاب اور ماہتاب آپسمین ملجائین اور پہاڑ مانند دھنکی ہوئی پشم کی حرکت مین
آئین اور گر پڑین اور مانند ذرّون کے ہوا پر جائین اور زمین پر بچھہ جائین اور زلزلہ
عظیم زمین مین بہم پہونچے کہ جمیع مکان اور بلندیان زمین سے دور ہون اور ہموار ہو
اور کوئی بلندی اُسمین نرہے اور زمین سطح ہو جاے اور فرماتا ہے کہ کریگا
زمین کو ایک بیابان ہموار کہ ندیکھی تو اُسمین پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم
اپنی تفسیر مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین
کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگونکو محشور اور جمع کرے تو حکم فرمائیگا کہ منادی ندا کرے پس تمام
جن وانس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پہر آسمان اول کو اوتاریگا
اور عقب مین لوگون کے رکہیگا پہر آسمان دوم کو اوتاریگا کہ وہ آسمان اول سے دوچند ہے
اور اسے ترتیب تمام آسمانونکو اوتاریگا اور لوگون پر محیط فرمائیگا پہر ایک ابر کو ایک
گروہ ملائکہ کے ساتہہ اوتاریگا اُسوقت منادی اس آیہ سے ندا کریگا کہ یا معشر الجن
والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوات والارض فانفذوا
لا تنفذون الا بسلطان یعنی ای گروہ جن وانس اگر ہوسکے تمسے کہ نفوذ کرو اور
بہاگو تم اقطار آسمان و زمین سے تو نفوذ کرو اور نفوذ نکر سکوگے مگر باعانت و قدرت خدا
پس حضرت نے گریہ فرمایا راوی نے پوچہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعہ اُنکے اُسوقت کہان ہونگے حضرت نے
فرمایا کہ مقام انکا چند مقام ہاے بلند پر ہوگا کہ وہ مقام مشک سے خوشبوتر ہین
اور بالاے منبرہاے نور ہوگا حالانکہ لوگ محزون ہونگے اور ڈرتے ہونگے
اور یہ حضرات خائف نہونگے پس حضرت نے ایک آیہ پڑہا کہ مضمون اوسکا
یہ ہے کہ جو کوئی لائے کوئی حسنہ پس واسطے اُسکے بہتر اُسسے ہے اور یہ لوگ

اُس روز کی فزع سے ایمن ہین پہر حضرت نے ارشاد فرمایا قسم خدا کے کہ حسنہ اس آیہ مین امیر المومنین علیہ السلام سے مراد ہی **مطلب آٹھوان** حشر وحوش کے بیان مین خدا فرماتا ہی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی محشور ہون اور مجمع البیان مین اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حقتعالے وحوش کو محشور فرمائیگا تاکہ انہین وہ چیزین کرامت فرماے کہ جسکے یہ مستحق ہین یعنی جو جو الم انہین دنیا مین پہونچے ہن اونکا عوض دے اور بعض وحوش کا بعض وحوش سے انتقام لے پس جسوقت ان حیوانات کو اُس چیز کا کہ جسکے مستحق تھے عوض ملے گا تو بعد اسکے علما مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ جنکو عوض ملیگا ہمیشہ صاحب نعمت رہینگے اور احادیث معتبرہ مین طرق سنّی وشیعہ سے منقول ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار ہونگے مین براق سوار ہونگا اور اخی صالح ناقۂ خدا پر سوار ہونگے کہ اونکی قوم نے اُسے پی کیا تہا اور بیٹی میری فاطمہ ناقۂ غضبا پر سوار ہونگے اور علی ابن ابیطالب ایک ناقہ پر ناقہاے بہشت مین سے سوار ہونگے اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ اپنے لئے اچہے جانورون کی قربانیان کرو کہ صراط پر یہے تمہارے مرکب ہونگے اور مروی ہی کہ غازیون نے دنیا مین جن گھوڑون پر سوار ہوکے جہاد کیا ہی وہی گھوڑے بہشت مین اُنکے مرکب ہون سگے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ بہشت مین بہائم نہونگے مگر بلعم بن باعور کا الاغ اور حضرت صالح کا ناقہ اور حضرت یوسف کا بھیڑیا اور اصحاب کہف کا کتا اور اس باب مین حدیثین بکثرت وارد ہین پس ظاہر آیات واخبار سے پایا جاتا ہی کہ جو ظلم وحوش پر واقع ہوے ہین اُنکے تدارک کے لئے وحوش بھی محشور ہون گے اور بعض حیوان بعض مصلحتونکی سے زندہ کئے جاوینگے اور بعضے حیوان مانند ناقۂ صالح وغیرہ کہ جنکا

ذکر ہو چکا ہی داخل بہشت ہونگے اور انکا داخل بہشت ہونا مکلفین کے ثواب
و تعظیم مین داخل ہی اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت اُنکے کہ محشور ہونگے
اخبار معتبرہ سے ظاہر نہین ہی اس لئے اکثر متکلمین شیعہ مجمل لکھتی ہین اور
متعرض تفصیل نہین ہوتے اور باقی مکلفین کے باب مین مثل ملائکہ اور
جن و شیاطین اختلاف نہین ہی یہ سب محشور ہونگے اور سُل ملائکہ داخل
بہشت ہونگے اور شیاطین داخل جہنم ہونگے الا شاذ و نادر کہ جو ایمان لایا جیسا کہ
بعض روایات شاذہ سے ظاہر ہوتا ہی اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگے
اور مومنان جن بسبب اعمال صالحہ مثاب ہونگے لیکن اس باب مین اختلاف ہی
کہ داخل بہشت ہونگے یا اعراف مین رہینگے اکثر کا اعتقاد یہ ہی کہ داخل بہشت ہونگے
اور درجات انکے درجات بنی آدم سے پست تر ہونگے اور بعض علما فرماتی ہین
کہ ثواب انکا اعراف مین حاصل ہوگا **مطلب نوان حشر اطفال و مجانین**
وغیرہ کے بیان مین حق الیقین مین لکھا ہی جاننا چاہیئے کہ اصحاب مین اس باب مین
اختلاف نہین ہی کہ اطفال مومنین اپنے پدروں کے ساتھ بہشت مین جائینگے
اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ ہمارے
شیعون کے اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت فرماتے ہین اور
انہین انکے پدرون کو قیامت مین بطور ہدیہ عنایت فرمائینگی اور ابن بابویہ نے
بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب کوئی طفل
اطفال مومنین سے مرتا ہی تو ملکوت سموات پر منادی ندا کرتا ہی کہ فلان پسر
فلان مرگیا اگر باپ یا مان یا عزیز مومن اُس لڑکے کا مرگیا ہی تو اُس لڑکیکو اُسے
دیتے ہین تاکہ بچے کو غذا دیوے والا حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو دیتے ہین
کہ حضرت اُسے غذا پہونچاتی ہین یہانتک کہ باپ یا مان یا عزیز مومن اُسکا مری

اُسوقت حضرت فاطمہ علیہا السلام اُس بچے کو اُسے دیدیتی ہین اور بسند صحیح حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حقتعالی اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم وسارا
کو دیتا ہی اور اُس بچے کو یہ دونون بزرگوار اُس درخت سی کہ جو بہشت مین ہین غذا
پہونچاتے ہین اور وہ درخت مثل پستان ہاے گاو پستان رکھتا ہی اور قصر مروارید
مین بروز قیامت ان بچون کو لباس عمدہ پہنائینگے اور خوشبو کر کے بطور ہدیہ انکے
پدر ونکو دینگے پس یہ سب بچے اپنی پدرونکے ساتھ بہشت مین بادشاہ ہونگے اور یہی
معنی ہین قول خدا کے پس حضرت نے یہ آیا پڑھا والذین اٰمنوا واتبعتہم ذریتہم
الخ آخوند ملا محمد باقر مجلسی فرماتے ہین ممکن ہی کہ بعض اطفال کو حضرت فاطمہ
علیہا السلام تربیت کرین اور غذا دین اور بعض اطفال کو حضرت ابراہیم اور
حضرت سارا کو عنایت کرین اور پہلی حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دین اور بعد انکی
حضرت ابراہیم اور حضرت سارا کو عنایت کرین اور اطفال کفار مین مذہب
مسلمین مین اختلاف ہی مگر علماے شیعہ مین اختلاف نہین ہی علماے امامیہ
فرماتے ہین کہ اطفال کفار بھی داخل جہنم نہونگے اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف
ہونگے اور کلینی اور ابن بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہی کہ حقتعالی قیامت مین
اطفال کفار کو مکلف کریگا اور موافق اُس تکلیف کی جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا اور
جو عاصی ہوگا عقاب اُسپر کیا جائیگا اور موافق اس مضمون کے بکثرت حدیثین
وارد ہوئی ہین چنانچہ ابن بابویہ خصال مین بسند صحیح زرارہ سے روایت کرتے ہین
وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب قیامت ہوگی تو
خداوند عالم پانچ شخصون پر اپنی حجت تمام کریگا ایک طفل دوسرے وہ شخص کہ جو ایام
جاہلیت مین ہوا اور ایام جاہلیت اُس زمانہ کو کہتے ہین کہ جو زمانہ ایک پیغمبر کے بعثت کے
دوسرے پیغمبر کی بعثت تک ہوتا ہی پس ایام جاہلیت مین بسبب غلبہ اہل ضلالت

جن اشخاص پر حجت تمام نہوئی ہو وہ معذور ہونگی یا وہ شخص کہ ابتدای بعثت مین
دین حق کو نہ سمجھا ہو اور اُسپر حجت قائم نہوئی ہو تیسری احمق کہ جو حق و باطل مین
تمیز نکر سکے اور مستضعف ہو چوتھے دیوانہ کہ کچھہ نہ سمجھتا ہو اور مکلف نہوا اور مادرزاد
گونگا اور بہرا پس انمین سے ہر ایک پر خدا حجت تمام کریگا اور ایک پیغمبر کو مبعوث
فرمائیگا اور ایک آگ اُنکے لئے روشن ہوگی اور ان لوگون سے وہ پیغمبر کہیگا
کہ پروردگار تمہارا حکم فرماتا ہی کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی اُس آگ مین داخل ہوگا
اُسپر وہ آگ سرد ہو جائیگی اور جو کہ حکم خدا نہ مانیگا وہ جہنم مین جائیگا مطلب دسوان
میزان اور حساب اور سوال اور رد مظالم کے بیان مین تفصیل ان مطالب کی حق
الیقین مین مذکور ہے خلاصہ اُن مضامین اور احادیث کا یہ ہی کہ جاننا چاہئے کہ دنیان
مسلمانونکے حقیقت میزان مین اختلاف نہین ہی اور قرآن مجید مین تصریح اسکے اکثر
مقامات پر وارد ہی چنانچہ سورۂ اعراف مین خداوند عالم فرماتا ہے
وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا
يَظْلِمُونَ ۝ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین حق ہی پس جسکی
سنگین ہو ترازو وہ رستگار ہے اور جس کسیکی سبک ہو ترازو پس یہی
وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانون کا بسبب اسکے کہ تھے ہمارے آیات پر ستم
کرنیوالے اور سورۂ مومنین مین بھی اسی مضمون کی قریب ارشاد فرماتا ہی اور سورہ
قارعہ مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہی پس اصل میزان مین کوئی
شک نہین ہی اور انکار اسکا بالکلیہ کفر ہی لیکن اُسکے معنی مین اختلاف ہی اکثر مفسر
اور متکلمین شیعہ و سنی ان آیات کی ظاہر پر عمل کرتی ہین اور کہتی ہین کہ خداوند عالم قیامت مین
ایک ترازو نصب کریگا کہ وہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلہ بزرگ رکھتی ہوگی اور بندے

اعمال اسمین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکھیگا اور سیئات کو دوسرے
پلہ مین رکھیگا اور علماے شیعہ و سنی نے کیفیت وزن مین اختلاف بھی کیا ہے
اسواسطے کہ اعمال عرض ہین وزن نہین رکھتے ہیں بعضی کہتے ہین کہ صحیفہ اعمال
تولینگے اور بعضی کہتے ہین کہ اعمال مجسم ہو جاینگے اعمال حسنہ بصورت ہاے
خوب و نورانی مجسم ہو جائینگے اور اعمال بد بصورت تاریک و سیاہ مجسم
ہو جائینگے اور یہ قول نہایت بعید ہے اور مذہب حق سے موافق نہین ہے البتہ قریب
بعقل یہ امر ہے کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و بد خداوند عالم صور تہاے
نیک و بد خلق فرماتا ہے کہ جس سے حسن و قبح ان اعمال و اقوال کا دریافت
ہوتا ہے اور اس باب مین بھی اختلاف ہے کہ آیا ترازو سب کے اعمال کی ایک
یا ہر شخص کے لئے ایک ترازو علحدہ ہے بر فرض تقدیر کہ اگر کل اشخاص کے لئے
ایک ہی ترازو ہے یا باعتبار عقائد اور اعمال اور اخلاق اور انواع افعال ترازوین
متعدد ہین بہر کیف چونکہ خصوصیت ان شقون کی معلوم نہین ہے ایمان اجمالی
اس باب مین کافی ہے اور ایک جماعت متکلمین شیعہ و سنی اسکے قائل ہین
کہ میزان عدالت سے کنایہ ہے اور مقدار ثواب اور عقاب اعمال کا بر وجہ عدالت
ہونا مراد ہے اور بعض متکلمین کہتے ہین کہ اگر یہ شخص عدالت خدا کا اقرار رکھتا ہے
تو احتیاج تولنے اور ترازو کی کیا ہے اور اگر اعتقاد عدالت کا نہین رکھتا ہے
تو اس تولنے کو کب باور کریگا پس فائدہ اس تولنے مین نہین معلوم ہوتا اور
مؤید اسکے وہ حدیث ہے کہ جسکو احتجاج مین ہشام بن الحکم سے روایت کیا ہے
کہ ایک زندیق نے حضرت صادق علیہ السلام سے میزان کا سوال کیا حضرت نے
فرمایا کہ اعمال جسم نہین ہین کہ سنگینی اور سبکی رکھتی ہون اور تولنے کا محتاج
وہ شخص ہے کہ جو اشیا کا شمار اور سنگینی اور سبکی نجانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز مخفی

نہین ہی اُسنے پوچھا کہ پس میزان کی کیا معنی ہین حضرت نے فرمایا کہ میزان سے
عدل مُراد ہے اوسنے پوچھا یا حضرت اس آیہ کے کیا معنی ہین کہ
خدا فرماتا ہی جو کہ سنگین ہو موازین اوسکا حضرت نے فرمایا یعنی عمل خیر زیادہ ہو
اور کلینی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہین کہ
حضرت صادق علیہ السلام سے آیہ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ
کے معنے دریافت کئے گئے حضرت نے فرمایا کہ موازین انبیا اور اوصیا علیہم
السلام ہین آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بسبب وجوہ عقلیہ ظاہر معنی آیات سے
دست بردار ہونا نچاہیے لیکن چونکہ اسباب مین روایتین مختلف ہین تو صل
میزان کا اعتقاد کرنا چاہیئے اور اُسکے معنی علم ائمۃ علیہم السلام پر محول کرنا چاہیے
اور ان روایات مختلفہ مین ایک روایت کے مضمون کا یقین ہوجانا مشکل ہی

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

آیتین اور حدیثین اس باب مین بکثرت ہین اور ایمان اُنکا مجملاً واجب ہی اور
آیات متعددہ مین وارد ہوا ہے کہ خدا سریع الحساب ہی اور اسرع الحاسبین ہے
اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ میری طرف ہی بازگشت کل مخلوق کی اور مجھپر ہے
حساب اُنکا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی حساب خلائق ایک
چشم زدن مین فرمائیگا اور دوسرے روایت مین وارد ہی کہ جتنی دیر مین ایک
گوسفند کا دودھ دوہا جاتا ہی اُتنی دیر مین حق تعالی حساب خلائق سے فارغ ہوگا
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ خدا کو حساب ایک شخص کا
دوسرے کے حساب کی وجہ سے مشغول نہین کرتا جسطرح کہ اُسکو روزی دینا
ایک کا دوسرے کی روزی دینے سے مشغول نہین کرتا اور ابن بابویہ نے
رسالہ عقائد مین لکھا ہی کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان مین یہ ہی کہ یہ سب حق ہین

اور بعض کیطرف خدا خود متوجہ ہوتا ہی اور بعض کو اپنی حجتون یعنی انبیا اور اوصیا پر
چھوڑدیتا ہی پس حساب انبیا اور ائمہ کا خود خدا کرتا ہی اور ہر ایک پیغمبر اپنی اوصیا کا
حساب کرتا ہی اور اوصیا امتونکے حساب کے متولی ہوتے ہین اور خدا انبیا کا
گواہ ہے اور سب رسول اوصیا کے گواہ ہین اور ائمہ مخلوقات کے گواہ ہین
اور کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اہل شرک
کے لئے ترازوین نصب نہین ہوتین اور دیوان اعمال نہین کھولی جاتے انکو
فوج فوج جہنم مین لیجاتی ہین اور نصب ہونا میزان کا اور نشر اور دیوان اعمال
اہل اسلام کے لئے ہوتے ہین اور علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ اور شیخ طوسیؒ
بسند ہاے معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بندہ
اپنی جگہ سے خدا کے سامنے سے دو قدم حرکت نکریگا تا اینکہ اُس سے چار
خصلتونکا سوال کیا جائیگا ایک تو اُسکے عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی دوسرے
اُسکے جسد کا اور جوانی کا کہ کس چیز مین کہنہ کی تیسرے اُسکے مال کا کہ کہان سے
پیدا کیا اور کس چیز مین خرچ کیا ہی چوتھے اہلبیت کی محبت کا اور ابن بابویہ بسند معتبر
روایت کرتے ہین کہ اُس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب روز قیامت
ہوگا تو دو بندہ مومن کو حساب کے لئی ٹھہرائینگے کہ وہ دونون اہل بہشت سے
ہونگے ایک فقیر ہوگا دوسرا غنی فقیر کہیگا پروردگارا تونے مجھکو کس لئے ٹھہرایا ہی
قسم مجکو تیرے عزت کی کہ تو جانتا ہی کہ تونے مجھی کوئی حکومت و ولایت نہین دی تھی
کہ مین اُس ولایت مین عدالت کرتا اور مجکو تونے مال بھی زیادہ ندیا تھا کہ حق تیرا اسمین
واجب ہوتا کہ مینے وہ حق دیا یا ندیا اور تونے مجھے میری روزی بھی بقدر میری
کفایت کی عنایت کی تھی پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ بندہ میرا سچ کہتا ہی اسی چھوڑدو
کہ داخل بہشت ہو اور وہ غنی عرصہ محشر مین اسقدر کھڑا رہیگا کہ اُسے اس مقدار مین پسینہ

جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ پئین تو وہ پسینہ اسکے لئی کافی ہو بعد اسکے وہ داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر کہیگا کہ تجھے کس چیز نے قید کیا تہا غنی جواب دیگا طول حساب نی کہ ایک چیز بعد دوسرے چیز کے تقصیرات سے ظاہر ہوتی تھی اور خدا اُس تقصیر کو عفو فرماتا تھا یہانتک کہ حق تعالی نے مجکو اپنی رحمت سے گھیر لیا اور توابین مین ملحق کیا پس وہ غنی کہیگا کہ تو کون ہی فقیر جواب دیگا مین وہی فقیر ہون جو محشر مین تیری ساتھ حاضر تہا غنی کہیگا کہ نعیم بہشت نے تجکو ایسا تغیر دیا ہی کہ مینے تجھے نہ پہچانا اور سند کے دوسرے سند وسے منقول ہی کہ جسکا بندیسے پہلی سوال کیا جاویگا محبت اہلبیت علیہم السلام ہی اور شیخ طوسیؒ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو خدا ہمکو ہمارے شیعونکی حساب معین فرمائیگا پس اُنھون نے جو گناہ خدا کے کئے ہونگے ہم خدا سے سوال کرینگے کہ ہمارے خاطر سے بخشدے اور جو کچھ حق ہمارا انپر ہوگا ہم بخشدینگے بعد اسکے حضرت نی یہ آیہ پڑہا ان الینا ایابہم ثم ان علینا حسابہم اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت نے اس آیہ کی تفسیر مین ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسؤلا ارشاد فرمایا یعنی کان سے سوال کرینگی اون چیز ونکا کہ جو اُن کانون نے سنی ہین اور آنکھ سے اُن چیزون کا کہ جو اُس آنکھ نے دیکھی ہین اور دل سے اون چیز ونکا کہ دل نے جن چیز ونکا اعتقاد کیا ہی اور کلینی اور برقی بسند ہای صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ تین چیز ہین کہ بندۂ مومن سے اُسکا حساب نکیا جائیگا وہ کھانا کہ جو کھاوے اور وہ پوشاک کہ جو پہنے اور وہ زوجۂ صالحہ کہ جسکے یہ شخص اعانت کرے اور بسبب اُس زوجہ اپنے نفس کے حفاظت فعل حرام سے کرے کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہی کہ جس روایت کا خلاصۂ مضمون یہ ہی کہ جب

روز قیامت ہوگا تو خدا لوگونکو قبرونسی عریان اور پابرہنہ اور بی ریش اور بی غیب شل روز تولد ایک
صحرا مین محشور فرمائیگا اور ملائکہ اونکو لیجائینگے یہانتک کہ عقبہ محشر مین کہڑی ہون اور لوگ
ازدحام کرینگی اور ایک دوسری پر سوار ہونگی اور ملائکہ انہین اوس عقبہ سی آگے نہ بڑہنی دینگی پہر سانس
ان سب کی چڑہنی لگے اور پسینا انکا بکثرت جاری ہوگا اور نالہ وگریہ انکا بلند ہوگا یہ پہلا ہول
ہی اہوال روز قیامت سی پس ایک فرشتہ خدا آواز دیگا کہ سب سنین کی بعد اسکی آوازین انکی
پست اور آنکہین خاشع ہوجائینگے اور بدن انکے لرزنے لگین گی اور دل انکے خوفناک ہونگی اور
یہ لوگ اپنی سرونکو اوس آواز کیطرف بلند کرینگے پہر خداوند حاکم عادل انکو آواز دیگا کہ مین
ہون وہ خدا کہ سوا میری کوئی خدا نہین ہے اور مین حاکم اور عادل ہون اور ظلم نہین کرتا اور
آج مین تم مین بعدالت حکم کرتا ہون اور حق ضعیف قوی سے لیتا ہون اور لوگونکی مظلمی حسنات
اور سیئات سی بدلتا ہون اور مظلومونکے عفو کرنی پر ثواب عطا کرتا ہون اور آج اس عقبہ سی
کوئی ظالم کہ اوسکی ذمہ کسی قسم کا مظلمہ ہو نجات نہ پائیگا مگر یہ کہ مظلوم اوس مظلمہ کو بخشدی اور مین
اوس مظلوم کو اس مظلمہ بخشنی کی عوض مین ثواب عطا کرونگا پس تم مین ایک دوسری کا دامن گیر ہو اور
جسنی دنیا مین جس شخص پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم ظالم سی اپنا مظلمہ طلب کری مین تمہارا گواہ
ہون اور میری گواہی کافی ہی اوسوقت مظلوم ڈہونڈین گی اور ظالمونکو پیدا کرینگی اور مدت دراز
تک یہ سب اوسی کیفیت مین رہینگی پہر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بیشتر ہوگا اور دوسری
روایت مین وارد ہی کہ پسینہ انکی مونہہ تک آئیگا اور فریاد وفغان برپا ہوگی اور اکثر ظالم یہ
آرزو کرینگی کہ اپنی مظالم سی درگذرین اور اس عقبہ سی نجات پائین پس ایک منادی ندا کریگا کہ
خاموش رہو اور اپنی پروردگار کی ندا سنو جب یہ خاموش ہونگی تو آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی
اگر تم چاہتی ہو کہ اس عقبہ سی نجات ملی تو ایک دوسری کی مظلمی کو بخشدو اور اگر نہین بخشتے تو
مین بہی تمہاری مظلمونکا مطالبہ کرتا ہون پس اکثر مظلوم شاد ہونگی اور باین امید کہ اس شدت
سی نجات پائین اپنی مظلمی بخشدین گی اور بعض مظلوم کہین گی کہ پروردگارا ہماری مظلمے اس سی

عظیم تر و بزرگ تر ہین کہ ہم اونہین بخشدین اوسوقت رضوان خازن بہشت کو آواز آئیگی کہ ایک قصر نقرہ قصرہای جنت الفردوس سی بانواع نعمات ظرفہای طلا و نقرہ و حور العین و غلمان سی آراستہ کرکی مظلومون کو دکہا پس ایک منادی خدا کیطرف سی ندا کریگا کہ ای گروہ خلائق سر بلند کرو اور اس قصر کو دیکہو جب لوگ نظر کرینگی تو ہر ایک آرزو کریگا کہ ای کاش یہ قصر مجہی عطا کیا جائی اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ قصر اوس شخص کا ہی جو کسی مومن کا مظلمہ بخشدی پس بعض اشخاص اپنی مظلمی عفو کر دینگی اور اوس عقبہ سی نجات پائین گے مگر کچہ لوگ باقی رہجائین گے کہ وہ عفو نکرینگی پہر حق تعالیٰ فرمائیگا کہ میری بہشت مین وہ شخص داخل نہین ہوتا کہ جسکی ذمہ کسی مسلمان کا مظلمہ ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ وقت حساب اوس سی لیا جاوے ای گروہ خلائق مستعد حساب ہو پہر ان سبکو راہ دیجائیگی تا کہ عرصہ حساب مین نزدیک عرش الٰہی حاضر ہون اوسوقت دیوان کہولی جائینگی اور ترازوین نصب ہونگی او پیغمبر اور آئمہ گواہ خلق ہین اور ہر ایک امام اپنی اہل زمانہ کی گواہی دیگا کہ انہین امر الٰہی پر بسبب توقف کیا ہی اور انہین خدا سی کس شی کی طلب ہی بعد اسکی ایک مرد قریش نی عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اگر کسی مومن کو کسی کافر سے مظلمی کا مطالبہ ہو تو وہ مومن اوس کافر سی کس چیز کا خواہان ہوگا حالانکہ وہ کافر اہل جہنم سے ہی حضرت نی ارشاد فرمایا کہ اوس مسلم کی گناہ موافق اوس مظلمہ کی اندازہ کئی جائین گے اور اوس کافر کو بسبب اوس مظلمی یا بسبب اوس گناہ مسلم کی زیادہ تر عذاب کیا جائیگا سائل سے نے عرض کی کہ اگر کسی مسلم کا مظلمہ کسی دوسرے مسلم پر ہو تو اوس مسلم سی وہ مظلمہ کیونکر لیا جائیگا حضرت نی فرمایا کہ حسنات ظالم سی بقدر حق مظلوم حسنات لے جائین گی اور وہ حسنات مظلوم پر اضافہ کئی جائینگے سائل نی پوچہا کہ اگر ظالم حسنات نرکہتا ہو تو کیا کرین گی حضرت نی فرمایا گناہان مظلوم موافق اوس مظلمہ کی لیکر گناہان ظالم پر بڑہای جائینگی مؤلف کہتا ہی کہ آیات و اخبار سی حقیقت اصل حساب و سوال بروز قیامت متیقن اور معلوم ہی مگر خصوصیت اسکی کہ آیا کس شخص سی سوال کرینگی اور کسکو بیحساب بہشت یا جہنم

مین لیجائینگی تیقن نہین ہے اور یہ بہی معلوم نہین ہی کہ کس چیز کا سوال اور حساب کیا جائیگا
اسواسطے کہ اخبار اس باب مین مختلف ہین اور اعتقاد اجمالی کافی ہے اور جاننا چاہئی کہ عریان
محشور ہونی اور لباس پہنی ہوئی مبعوث ہونیکی باب مین احادیث مختلف وارد ہین بعض روایات
مین وارد ہوا ہی کہ عریان محشور ہونگی چنانچہ حدیث فاطمہ بنت اسد اسی مضمون پر دلالت
کرتی ہی اور بعض احادیث مین وارد ہی کہ کفن پہنی ہوئی محشور ہونگی مطلب گیارہوان سوال
انبیا اور شہادت شہدا اور ناموں کو داہنی اور بائین ہاتہہ مین دینی اور بعض کیفیت ہول قیامت
کی بیان مین حق الیقین مین تفسیر علی بن ابراہیم سے بسند کالصحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم یعنی یہ وہ
روز ہی کہ نفع دیتی ہے سچ کہنی والونکو راست گوئی اونکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا
کہ جب روز قیامت ہوگا تو لوگ حساب کی لئی حاضر ہونگی اور ہولہای قیامت مین وارد
ہونگے اور عرصہ حساب مین بعد مشقت بسیار پہونچینگی پس ان سبکو قریب عرش خدا کی ٹہرائینگے
اور خدا انسے خطاب فرماویگا جو شخص کہ سب سے پہلے طلب ہوگا اوسی اسطرح کی آواز سی طلب کرینگی
کہ وہ آواز تمام خلائق سنے اور جنہین کہ پہلی طلب کیا جائیگا وہ محمد بن عبداللہ پیغمبر قرشی عربی
ہونگی اور وہ عرش خدا کی داہنی طرف کہڑی ہونگی پہر علی ابن ابیطالب کو بلائینگی اور وہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائین طرف کہڑی ہونگے بعد اسکی سب ائمہ مع کل امت اپنگی
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی بائین طرف کہڑی ہونگی پس ہر پیغمبر مع اپنی امت کی
اول انبیا سی آخر انبیا تک آئینگے اور عرش کی بائین طرف کہڑی ہونگی پس پہلی سوال کی لئی
قلم طلب ہوگا وہ آئیگا اور بصورت انسان عرش خدا کی برابر کہڑا ہوگا پہر خدا اوس سی سوال
کریگا کہ جو کچہہ مین نے تجہکو وحی سے الہام کیا تہا اوسی تو نے تحریر کیا قلم کہیگا ہان ای پروردگار
میری تو جانتا ہی کہ مینی لکہا جو کچہہ تو نی حکم فرمایا خدا ارشاد کریگا کہ تیری اس بات کی کون گواہی
دیگا قلم کہیگا پروردگارا کوئی مخلوق تیری راز پر سوا تیری مطلع نہین ہو سکتا تہا خدا فرماوے گا

کرتونے اپنی حجت تمام کی پہر لوح کو طلب کریگا اور اسیطرح سوال فرمائیگا لوح عرض کریگی کہ ہان
پروردگارا جو کچہہ قلم نی مجہپر تحریر کیا تہا اوسکو مینی اسرافیل کو پہنچا دیا پہر اسرافیلؑ بلائی جائینگے وہ
بصورت آدمی آئینگے اور قلم و لوح کی پاس کہڑی ہونگے بعد اسکے پہر خدا فرمائیگا کہ لوح
نی جو کچہہ کہ قلم نی اوسپر وحے سی تحریر کیا تہا وہ اوسنی تجہے پہونچا دیا اسرافیلؑ جواب دینگی ہان پروردگارا
مین نے اوسی جبرئیلؑ کو پہونچا یا اوسوقت جبرئیل بلائی جائینگی وہ آئینگی اور پہلوی اسرافیل مین کہڑی ہونگے
پہر خدا فرمائیگا کہ آیا اسرافیل نے جو کچہہ اوسی پہونچا تہا وہ تجہی پہونچا یا وہ عرض کرینگے
ہان پروردگارا مینی اوسی سب تیری پیغمبرون کو جو کچہہ تیرا حکم مجہی پہنچا تہا پہنچا دیا اور اوداے
رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول سے کردی اور جمیع وحیین اور حکمتین اور کتابین تیرے
انکو پہونچا دین اور آخر مین جسپر رسالت و وحی اور حکمت و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچا یا محمدؐ
بن عبداللہ قرشی عربی ستہے کہ وہ تیری حبیب ہین بعد اسکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نی فرمایا کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ پہلی جسی فرزندان آدم سی سوال کے لئی طلب کرینگے وہ
محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا اونہین اپنی عرش کے قریب جگہہ دیگا اور اوس
روز کیسکی قرب و منزلت خدا کی نزدیک مثل اونکی نہوگی پہر خدا اونسی خطاب فرمائیگا کہ آیا جبرئیل
نی تمکو جو کچہہ مینی وحی کے تہی اور جو کچہہ تمہاری پاس کتاب و حکمت و علم سی بہیجا تہا پہنچایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگی ہان ساے پروردگار میری جبرئیل نی یہ سب چیزین مجہی پہنچائین بعد
اسکی حقتعالی محمد مصطفیٰ سے ارشاد کریگا آیا وہ امور کہ جو تمہین جبرئیل سے نے پہونچا ی تہی تمنی اپنی امت
کو پہنچا دیے حضرت کہینگی ہان پروردگارا مینے اپنی امت کو پہونچا دی اور مینی تیری راہ مین جہاد کیا
پہر حق تعالی فرمائیگا کہ تیری ان امور کی کون گواہی دیگا حضرت کہینگے پروردگارا تو میری
تبلیغ رسالت کا شاہد ہی اور ملائکہ تیری اور میری امت کی بندگان نیک گواہ ہین لیکن میرے
لئی تیری گواہی کافی ہے پہر ملائکہ بلائی جائینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی گواہی دینگے
پہر امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب کی جائیگی اور ان سب سی سوال کیا جائیگا کہ آیا

محمد نی تمکو رسالت میری پہونچائی اور کتاب اور حکمت اور علم میرا تمہین تعلیم کیا وہ سب حضرت کی تبلیغ رسالت اور کتاب اور تعلیم حکمت وعلم کی گواہی دین سگے پہر خدا فرمائیگا ای محمد مصطفیٰ آیا تمنی بعد اپنی اپنی امت مین کسیکو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا تہا کہ میری حکمت وعلم سی قیام باحکام کری اور میری کتاب کا مفسر ہو اور جن امور مین بعد تمہاری تمہاری امت مین اختلاف ہو اوسے بیان کردی اور زمین پر میری حجت اور میرا خلیفہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے ای پروردگار مینی اپنی امت مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو کہ بہائی میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا اور بہتر میری امت کا تہا خلیفہ کیا اور مین نے اوسے اپنے حیات مین اپنی امت کے لئے نصب کیا تا کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور مینی اطاعت علیؑ کی سے لئے اپنی امت کو مامور کیا اور علی کو اپنی امت پر اپنا خلیفہ اور اونکا امام قرار دیا تا کہ میری امت تا روز قیامت علیؑ کی متابعت کری بعد اسکے علی بن ابیطالب علیہ السلام کو بلائین گی اور اونسی پوچہینگی کہ آیا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نی تمہین وصیت کی تہی اور اپنی امت پر تمہین اپنا خلیفہ کروانا تہا اور اپنی حیات مین تمہین نصب کیا تہا کہ تم نشانہ راہ ہدایت ہو اور بعد اونکی وفات کے اونکی قائم مقام ہو اوس وقت جناب امیر علیہ السلام کہینگے ہان ای پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجہے وصیت کی تہی اور مجہکو اپنی امت مین خلیفہ کیا تہا اور جب تونی محمد صلعم کو اپنی پاس بلایا تو اونکی امت نے میری خلافت کا انکار کیا اور مجہ سی مکر کیا اور مجہکو ضعیف کیا اور نزدیک تہا کہ مجہی قتل کرین اور مجہے ترک کرکے اوس شخص کو اختیار کیا کہ جسے کسی قسم کا استحقاق خلافت نتہا اور میرے بات نہ سنی اور اطاعت میری حکم کے نہ کی بعد اسکے مینی تیری فرمانی سے امت مدسی قتال اختیار کیا یہانتک کہ اشقیا امت نی مجہکو قتل کیا بعد اسکی علی علیہ السلام سی خدا فرمائیگا آیا بعد اسپنے امت محمد مین تمنے کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چہوڑا تا کہ وہ لوگون کو میری دین کیطرف ہدایت کری اور میری راہ رضا کیطرف طلب کری علی علیہ السلام عرض کرینگے ہان ای پروردگار میری بیٹے حسن اپنی پسر کو کہ وہ تیری پیغمبر کا نواسا تہا

اوسی انبیا وصی کیا تہا اوسوقت امام حسنؑ کربلا مین کی آور یہی سوال کرینگی کہ جو علی بن ابیطالب
علیہ السلام سی کیا تہا اسی طرح ایک ایک امام بعد ایک امام کی طلب کیا جائیگا اور حجت اوسکے
اونکی اہل زمانہ پر تمام کیجائیگی پہر حق تعالی عذر انکا قبول فرمائیگا اور حجت اونکی جائز رکھیگا
اوسوقت خدا فرمائیگا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچونکو سچ کہنا نفع بخشتا ہی اور عیاشی نی حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو ہر شخص کو اوسکا نامہ دینگی
اور کہینگی اس نامہ کو پڑہ بعد اسکے حق تعالی اوسکی دلمین جمیع افعال کہ جو اپنی زندگی مین کئی ہین
مثل نگاہ کرنی اور بات کہنی اور قدم اوٹہانی کی اسطرح القا فرمائیگا کہ اس شخص کو وہ افعال
اس طرح معلوم ہونگی کہ مین نے ابہی کئے ہین اوسوقت یہ شخص کہیگا وای ہو مجہپر اس نامہ نی
میری کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ کو نہین چہوڑا مگر یہ کہ سب گناہون کو شمار کرلیا ـــــــــــ
مولف کہتا ہی کتاب مذکور مین گواہی دنیا اعضاو غیرہ کا اور نامہ بہشت
مین جانیکا داہنے ہاتہہ مین دینا اور دوزخ مین جانیکا بائین ہاتہہ مین دینا نہایت بسط سی لکہا ہے
لحاظ اختصار ترک کیا گیا **مطلب بارہوان** وسیلہ اور لوای حمد اور حوض کوثر اور شفاعت
اور کل منازل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کی بیانمین حق الیقین
مین مذکور ہی کہ احادیث شیعہ وسنی کی ان سب چیزونکی باب مین متواتر ہین بلکہ یہ سب امور
ضروریات دین سی ہین اور ایمان لانا ان سب پر واجب ہی خصوصاً حوض کوثر اور شفاعت
اکبر پر ایمان لانا ضرور و لازم ہے کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم اور کل محدثین نے
بسند ہای صحیح و معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا جسوقت خدا سی میری لئے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو صحاب نی پوچہا
وسیلہ کیا چیز ہے حضرت نی فرمایا بہشت مین میری لئی ایک درجہ ہی کہ وہ ہزار پایہ رکہتا ہے
اور ایک پایہ سی دوسری پایہ تک اتنی مسافت ہی کہ اوس مسافت کو اسپ نجیب عرب نے
ایک مہینہ مین تیز روی سی طے کری اور بعض پایہ اوسکی زبرجد کی ہین اور بعض موتی کی ہین

اور بعض جواہر یاہی قسم دیگر کی ہون گے اور بعض سونیکی اور بعض چاندی کے اور بعض عود
اور بعض مشک کی اور بعض عنبر کی اور بعض نور کی ہونگے پس اوسکو بروز قیامت لائینگی
سب پیغمبرونکی درجے انکے پاس نصب کرینگی اور وہ اون درجون مین ممتاز ہوگا جس طرح کہ چاند
ستارون مین ممتاز ہی اوس روز کوئی پیغمبر اور کوئی شہید اور کوئی صدیق باقی نرہیگا مگر یہ کہ
کہیگا خوشا حال اوس شخص کا کہ جسکے لئی یہ درجہ ہی پس ایک منادی سب پیغمبرون اور صدیقون
اور شہیدون کو اور مومنون کو ندا کریگا آگاہ ہو یہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی بعد اسکی حضرت
صلعم نے فرمایا کہ مین اوس روز پوشاک نور پہنی ہونگا اور تاج پادشاہی اور اکلیل کرامت سر پر
پر ہوگا اور علی بن ابیطالب علیہ السلام میری آگی آگی چلین گی اور لوا اور علم میرا اونکی ہاتھ مین ہوگا
اور وہ لوای حمد ہی کا اور اوس لوا پر لکہا ہوگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ المفلحون ہم الفائزون باللہ
جس وقت ہم پیغمبرونکی طرفسی گذرینگی تو پیغمبر کہینگی کہ گویا یہ دو ملک ہین کہ انہین نہین پہچانتی اور جب ملائکہ
کیطرفسی گذر پہنچے تو وہ کہینگی کہ گویا یہہ دو پیغمبر مرسل ہین یہانتک کہ مین منبر پر چڑہونگا اور بعد
میری علی منبر پر آئینگی جب مین منبر کے درجۂ اعلی پر پہونچونگا تو علی ایک پایہ مجہسی پست
کہڑی ہونگی اور علم میرا اونکی ہاتہ مین ہوگا پہر جمیع پیغمبر اور مومنین ہماری طرف سر بلند کرکر
اور ہماری طرف دیکہین گی اور کہینگی خوشا حال ان دونو بندونکا کہ یہ دونو خدا کی نزدیک
کسقدر گرامی اور مکرم ہین پس ایک منادی خدا کیطرفسے ندا کریگا کہ سب پیغمبر اور جمیع
خلائق سنین کہ یہ حبیب میرا ہی محمد اور یہ ولی میرا ہی علی بن ابیطالب علیہ السلام خوشا حال
اوس شخص کا جو اسی دوست رکہی اور وای اوس شخص پر کہ اسی دشمن رکہی اور ادسپر جہوٹ
باندہی پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اوس روز قیامت مین کوئی شخص
باقی نرہیگا کہ تجہکو دوست رکہتا ہو مگر یہ کہ راحت پائیگا اور اس ندا سی مونہہ اوسکا سفید
اور دل اوسکا شاد ہوگا اور کوئی شخص اون لوگون سی باقی نرہیگا کہ اوسنے تجہسی دشمنی کی
ہو یا تجہسی لڑا ہو یا تیری امامت کا انکار کیا ہو مگر یہ کہ مونہہ ان سب کی سیاہ ہونگی اور

پاون انکی کانپین گے اس حالت مین وو ملک جانب رب علی سی میری طرف آئینگی ایک
رضوان خازن بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم پہر رضوان میری پاس آئیگا اور مجھی سلام کریگا
اور کہیگا السلام علیک یا رسول اللہ مین اوسکی سلام کا جواب دونگا اور کہونگا اے
ملک خوشبو اور خوش رو اور گرامی اپنی پروردگار کی نزدیک تو کون ہی وہ عرض کریگا کہ
مین رضوان خازن بہشت ہون مجکو میری پروردگار نی حکم فرمایا ہی کہ مین آپکی خدمت مین
بہشت کی کنجیان حاضر کرون ای محمد مصطفی اسی لی بہیجے مین کہونگا مینی اپنی پروردگار
کیطرفسی قبول کیا اور حمد کرتا ہون مین اوسکا اس نعمت پر کہ جو اوسنی مجھی عنایت فرمائی ان
کنجیونکو میری بہائی علی بن ابیطالب علیہ السلام کو دیدو رضوان وہ کنجیان علی علیہ السلام کو
دیگا اور پہر جائیگا بعد اسکے میری پاس مالک خازن جہنم آئیگا اور کہیگا السلام علیک
یا حبیب اللہ مین کہونگا علیک السلام ای ملک کسقدر منکر ہی دیکہنا تیرا اور قبیح ہی مونہہ
تیرا تو کون ہے وہ عرض کریگا مین مالک خازن جہنم ہون مجھکو میری پروردگار نی حکم فرمایا
ہی کہ مین کلید ہای جہنم آپکی خدمت مین حاضر کرون مین کہونگا کہ مینے اپنی پروردگار سی یہ
عطیہ قبول کیا اور اوسکے لیے حمد و ستایش مخصوص ہی بسبب اسکی کہ اوسنی میری نسبت انعام
فرمایا اور مجھی اوس نعمت کی وجہ سی اوروں پر فضیلت کرامت فرمائی ان کنجیونکو بہائی میری
علی بن ابیطالب علیہ السلام کو دیدو مالک وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دیگا اور پہر جائیگا بعد
اسکی علی علیہ السلام مع کلید ہای بہشت و جہنم آئینگے یہانتک کہ تنہائی جہنم پر بیٹہین گے اور
مہار اوسکی ہاتھہ مین لینگی اوسوقت کہ نالہ اوسکا بلند ہوگا اور حرارت اوسکی انتہا کی ہوگی
اور شراری اوسکی بلند ہونگی جہنم آواز دیگا کہ یا علی علیہ السلام مجھپر سی مرور کر جائیی کہ آپکا نور
میری زبانے کو بجہا دیتا ہی علی علیہ السلام کہینگی قرار لی کہ آج کی دن تجھکو میری اطاعت
کرنا لازم ہے بعد اسکی فوج فوج لوگ آئینگی اور علی بن ابیطالب علیہ السلام کہینگی کہ اسے
چہوڑدی کہ یہ میرا دوست ہی اور اسے لی کہ یہ میرا دشمن ہے پس اوس روز جہنم غلام سے

سے زیادہ اطاعت علی علیہ السلام کی کریگا اگر علی چاہیگا اوسکو اپنی دہنی طرف لیجائیگا اور
اگر چاہیگا بائین طرف لیجائیگا اسواسطے کہ تقسیم کرنیوالا بہشت و دوزخ کا اوس روز علی ہے
اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب قیامت ہوگی تو
محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ کو بلائینگے اور ایک حلہ گلرنگ اونہین پہنائینگے اور اونہین عرش کے
دہنی طرف مقیم کرینگے پہر حضرت ابراہیم کو بلائین گے اور انہین ایک حلہ سفید پہنائین گے اور عرش
کی بائین طرف ٹہرائین گے پہر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو طلب کرینگے اور اونہین ایک
حلہ گلرنگ پہنائین گے اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی جگہہ دین گے
پہر حضرت اسمٰعیل کو طلب کرینگے اور ایک حلہ سفید اونہین پہنائینگے اور اونہین حضرت ابراہیم
کی بائین طرف جگہہ دین گے پہر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کرینگے اور ایک حلہ گلرنگ
پہنائین گے اور اونہین حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دہنی طرف مقیم کرینگے پہر حضرت
امام حسین کو طلب کرینگے اور اونہین امام حسن علیہ السلام کی دہنی طرف جگہہ دین گے اور اسیطرح
سب آئمہ علیہم السلام کو طلب کرینگے اور حلہ ہای گلرنگ پہنائین گے اور ہر ایک کو ترتیب جگہہ
دین گے پہر انکے شیعونکو طلب کرینگے اور اونکے آئمہ کے سامنے متوقف کرینگے پہر حضرت فاطمہ
علیہا السلام اور سب عورتین اونکی اولاد مین سے اور اونکی شیعونمین سے طلب ہونگی اور
سب بے حساب داخل بہشت ہونگی پہر منادی خدا کیطرف سے عرش پر اور افق اعلی سے آواز
دیگا کہ خوب پدر ہے پدر تیرا یا محمد صلعم اور وہ ابراہیم علیہ السلام ہے اور خوب بہائی ہے بہائی
تیرا اور وہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے اور خوب دو نواسے ہین تیرے حسن اور حسین
علیہما السلام اور خوب جنین ہے جنین تیرا کہ شکم فاطمہ مین شہید ہوا اور وہ محسن ہے اور خوب امام
ہین امام ہدایت کنندہ تیری ذریت سے فلان اور فلان اور جمیع ائمہ کا تا حضرت قائم
علیہم السلام نام لیگا اور خوب شیعہ مین تیرے اور خوب ائمہ ہین بعد تیرے تحقیق کہ محمد اور وصی
محمد اور محمد کے نواسے اور کل آئمہ ذریت محمد سے فائز اور رستگار ہین پس حکم کریگا کہ سبکو بہشت

مین لیجائین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ دور کیا جاوی آتش جہنم سے اور داخل کیا جاوی بہشت
مین پس فائز ہوا ہی سعادت ابدی سے آورا مالی اور خصال مین ابن عباس سی روایت
کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جبرئیل میری پاس شادان وخوشحال آئے
اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خدا وند علی اعلی آپکو اور علیؑ کو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی محمد میرا
پیغمبر رحمت ہی اور علیؑ میرا برپا دارندہ حجت ہی مین اوس شخص کو معذب نکرونگا کہ جو علیؑ
سی موالات و دوستی رکھتا ہو اگرچہ اوسنی میری معصیت کی ہو آورا وس شخص پر رحم نکرونگا کہ جسنی
علیؑ سے دشمنی کی ہو اگرچہ وہ میری اطاعت کری پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا کہ جبرئیلؑ روز قیامت لواء حمد لئی ہوی میرے پاس آئینگے اور لواء حمد ستر شقہ رکہتا
ہی کہ ہر ایک شقہ آفتاب اور ماہتاب سی وسیع تر ہی اور مین ایک کرسی پر کرسی سے
رضوان اور ایک منبر پر منبر ہای قدس وخوشنودی خدا کی مہیا ہونگا پس مین اوس علم کو لونگا
اور علی بن ابیطالب کو دونگا یہ سنکی عمر اوچہلا اور حضرت کی سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ
کسطرح سی علی کو اوس علم کی اوٹہانیکی طاقت ہوگی کہ اوس علم کی ستر شقہ ہونگی اور ہر شقہ
آفتاب وماہتاب سی بزرگتر ہوگا حضرت منغص ہوی اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو
خدا علی کو مثل قوت جبرئیل کے طاقت کرامت فرمائیگا اور مثل نور آدمؑ کی نور اور مثل حلم
رضوانکے حلم اور مثل جمال یوسفؑ جمال اور قریب صدای داؤد کی آواز عنایت کریگا اور
اگر یہ نہوتا کہ داؤد خطیب اہل بہشت ہونگی تو ہر آئینہ علیؑ کو مثل اونکی آواز عطا کرتا اور علیؑ
اول سے اون شخصونمین کہ جو اشخاص چشمۂ سلسبیل وزنجبیل سے سیراب ہونگی اور علیؑ کی اور
اوسکی شیعونکی خدا کی نزدیک وہ منزلت ہی کہ جو لوگ گذشتہ اور آئندہ ہین اوس منزلت
کی آرزو کرینگی **بیان حوض کوثر** حق الیقین مین مذکور ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ اور
اکثر علما العطرق متعددہ ابوذر رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ امت میری حوض کوثر پر مع سات رایتون کی میرے وارد ہوگی پہلی رایت عجل ہی

بنی ابوبکر پس مین اوٹھونگا اور ہاتھہ اوسکا پکڑون گا جب ہاتھہ میرا اوسکی ہاتھہ پر پہونچیگا رنگ
وسکا سیاہ ہوجائیگا اور پاؤن اوسکی کانپنی لگین گے اور دل اور کلیجہ اور اکثر اعضا اوسکی
مضطرب ہونگی اور جو لوگ اوسکی شریک ہونگی اونکا بہی یہی حال ہوجائیگا اوسوقت مین
کہونگا کہ دوشی بزرگ مین کہ جنہین مین نے تم لوگونمین چہوڑا تہا میری خلافت کو کسطرح ادا کیا
وہ کہینگی کہ ہمنے قرآن مجید کی تکذیب کی اور اوسی پہاڑ ڈالا اور اہلبیت پیغمبرؐ پر ظلم کیا اور
حق اونکا غصب کیا مین اونسی کہونگا کہ بائین طرف جاؤ پس یہ سب پیاسی اور بدحال
جانب شمال کہ مقام عذاب و نکال ہے اپنی کالی موتہہ لیکی چلے جائینگی اور ایک قطرہ
کوثرسی بہرہ مند نہونگی پہر مجہپر اس امت کی فرعون یعنے عمر کی رایت مع اکثر امت وارد ہوگے
اور یہ گروہ سبر جون ہی ابوذر نے عرض کی سبر جون یہی مقصود راہ گم کردہ ہین حضرت نے
فرمایا بلکہ انہون نے دین کو فاسد اور حق کو روکش وباطل کیا ہی اور یہ وہ گروہ مین کہ دنیا
کی لیے غضبناک ورضامند ہوتی ہین اور سخط وعداوت انکی محض واسطی دنیا کی ہے جب
مین اُس شخص کا ہاتہہ پکڑون گا تو رنگ اوسکا سیاہ ہوجائیگا اور پاؤن اوسکی کانپنے لگین
گی اور دل اوسکا دہڑکنی لگے گا اور اوسکی اصحاب کی بہی مثل اوسکی حالت ہوجائیگی پس
مین انسے پوچہونگا کہ تمنے ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گے ثقل بزرگ کو ہمنی دروغسی نسبت
دی اور پارہ پارہ کیا اور ثقل کوچک سی جنگ کی اور اونکو قتل کیا مین کہونگا کہ تم بہی طرف
شمال اپنی یارونکی پیچہے جاؤ پس یہ بہی پیاسی محروم اپنی کالی موتہہ لیکی چلے جائینگی اور ایک
قطرہ آب کوثرسی سیراب نہونگی پہر رایت ہامان آئیگی اور ہامان سے مراد عثمان ہے کہ
وہ پچاس ہزار آدمی کا میری امت سے امام ہوگا اور احوال انکا اور سوال وجواب انکا اسیطرح
ہوگا پہر رایت مخدج آئیگا یعنی سرگروہ خوارج اور وہ ستر ہزار آدمیونکا میری امت مین سے
پیشوا ہوگا اور حال انکا بہی اسیطرح ہوگا پہر مجہپر امیرمومنان کہ رایت وارد ہوگے
کہینچنے والا اوس جماعت کا جو اوس رایت کی ہمراہ ہونگی علی بن ابیطالبؑ ہین اور چہری

اون سبکی سفید او سیاتھہ پاؤں اونکی نورانی ہونگی اورجب مین اٹھونگا اور ہاتھہ اونکا پکڑونگا
سونہہ اونکا اور اونکی اصحاب کا سفید اور نورانی ہوگا پس مین اُنسے پوچھونگا کہ تمنے
میری بعد ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گی ہمنے ثقل بزرگ کی تصدیق اور متابعت کی
اور ثقل کوچک کی معاونت اور یاری کی اور اونکی دشمنون سی قتال کیا پس مین کہونگا
آؤ اور آب کوثر سی سیراب ہوا وسوقت وہ سب ایکبار اوس پانی سی پئین گی کہ بعد
اسکی ہرگز تشنہ نہونگی اور امام اونکی مانند آفتاب تابان ہونگی اور سونہہ بعض لوگون کے
ایکین سی مانند ماہ کامل ہونگی اور بعضونکی مانند ستارۂ درخشان ہونگی جسوقت ابوذر نی اس
حدیث کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی عرض کیا تو مقداد نی بھی گواہی دی کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اسیطرح فرمایا تھا مولف کہتا ہی کہ خبر حوض کوثر کتب مخالفین
سی بھی ثابت ہی چنانچہ مسلم نی اپنی صحیح مین انس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ایک نہر ہی کہ پروردگار نی میری سلئے اوس نہر پر
خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہی اور وہ حوض مخصوص میری لئے ہی اوس نہر پر روز قیامت میری
امت وارد ہوگی اور ظرف اوس نہر کی موافق عدد ستارہای آسمان ہین پہر ایک جماعت کو میری امت
سی میری سامنی سی کہینچ لیجائینگی مین کہونگا پروردگارا یہ میری امت سی ہین جواب مین
کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ انہون سنے بعد تیری کیا بدعتین کین پہر کتاب حق الیقین مین مذکور
ہی کہ احادیث متواترہ مین طرق شیعہ وسنی سی یہ مضمون وارد ہوا ہی کہ سورۂ انا اعطیناک الکوثر
مین کوثر سی مراد حوض کوثر ہی اور اہلسنت عائشہ اور ابن عمر سی روایت کرتی ہین کہ کوثر
بہشت مین ایک نہر ہی اور ابن عباس سی روایت کرتی ہین کہ جب سورہ کوثر نازل ہوا تو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ منبر پر تشریف لی گئی اور حضرت نی یہ سورہ لوگونکو سنایا جب منبر
سی اوتری تو لوگون سے کہا یا رسول اللہ خدا نی کوثر جو آپکو عطا کیا ہی وہ کیا چیز ہی حضرت نی
فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی بہشت مین شیر سی سفید تر اور تیر سی راست تر [illegible] اوسکی کنارے

یاقوت اور موتی کے قبے ہین اوس نہر پر مرغ سبز کہ جو بلند ہوتی ہین گردنین اونکی مثل
گردنہای شتران خراسان کے ہین اصحاب نی عرض کی وہ مرغ کسقدر خوشنما ہین حضرت
نے فرمایا آیا تم چاہتی ہو کہ مین تمہین اس سے بہتر مژدہ سناؤن اصحاب نی عرض کے
ہان یا رسول اللہ فرمایا جو کوئی اوس مرغ کو کہا ئی اور اوس پانی مین سے پئی تو خوشنودی
خدا پر فائز ہوگا ا حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ حوض کوثر بہشت مین ایک
نہر ہی کہ خدا نی اپنے پیغمبر کو اونکی پسر ابراہیم کی عوض مین عنایت فرمائی ہی اور ابن قولویہ
کامل الزیارۃ مین بسند معتبر مسمع بن کردین سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صادق
علیہ السلام نی فرمایا کہ جس شخص کی دلمین ہماری مصیبت کی وجہ سی درد پیدا ہوتا ہی تو وہ
شخص مرنیکی وقت فرحناک ہوتا ہی اور وہ فرحت اوس سی نہین زائل ہوتی یہانتک کہ
حوض کوثر پر ہمسی ملاقات کری اور جسوقت کہ ہمارا دوست حوض کوثر پر وارد ہوتا ہے
تو اوسکی ورود سی حوض کوثر کو فرح و سرور حاصل ہوتا ہی اور ہماری دوست کو حوض کوثر
ہر قسم کی غذا سی متلذذ کرتا ہی اور نہین چاہتا کہ اس مقام سی دوسری مقام پر جای اے
مسمع جو شخص کہ حوض کوثر سی ایکبار سیراب ہو تو کبہی پیاسا نہوگا اور بعد اسکی تعب تشنگی
مین مبتلا نہوگا اور آب کوثر سردی مین مثل کافور کی ہی اور بو مین مثل بوی مشک اور
ذائقہ مین مثل ذائقہ زنجبیل کی ہے اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر اور آب دیدہ
سی صاف تر اور عنبر سی خوشبوتر ہی اور آب کوثر چشمہ تسنیم بہشت سی نکلتا ہی اور بہشت
کی تمام نہرون پر جاری ہوتا ہی اور سنگریزہای مروارید و یاقوت پر مرور کرتا ہی اور گرد اسکی
ستارہ ہای آسمان سے زیادہ پیالہ ہای پر تکلف رکہی ہین اور بوی خوش اوسکے ہزار
برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی اور قدح اوسکی چاندی اور سونی اور جواہرہای رنگارنگ
کے ہین جو شخص آب کوثر سی پیتا ہی اوسی ہر طرحکی خوشبو محسوس ہوتی ہی یہانتک کہ وہ
شخص کہتا ہی کہ اگر مجہی اسی مقام پر چہوڑ دیتی تو بہتر تہا مین اسکی عوض مین دوسری چیز

کا طالب نہین ہون اے پسر کردین تو بھی اونہین مین سے ہوگا جو لوگ حوض کوثر سی سیراب ہونگی اور جو آنکھہ کہ ہماری مصیبت پر رویگی البتہ وہ آنکھہ حوض کوثر کی دیکھے سی خوشحال وشاد ہوگی اور حوض کوثر سی ہماری دوستون کو سیراب کیا جاتا ہی موافق ہمارے محبت اور متابعت کی اونہین لذت حاصل ہوتی ہے پس جس شخص کی محبت ہمسی بیشتر ہی لذت بھی اوسکی زیادہ تر ہوگی اور حوض کوثر پر امیر المومنین علیہ السلام موکل ہین اونکی دست مبارک مین چوب درخت عوسج کا ایک عصا ہوگا اور دوسری روایت مین ہی کہ درخت طوبی کا عصا ہوگا کہ ہماری دشمنونکو حضرت اوس عصای طوبی سی ہٹائین گی ایک شخص ہمارے دشمنون مین سے کہیگا کہ مین دنیا مین اقرار شہادتین رکھتا تہا حضرت فرمائین گے کہ تو اپنی امام ابوبکر یا عمر یا عثمان کے پاس جا اور اوس سے سوال کرتا کہ وہ تیری شفاعت کری وہ کہیگا جس امام کو آپ ارشاد فرماتی ہین اوسنے مجھی چھوڑ دیا حضرت تشنیع فرمائین گے کہ پہر اوس شخص کیطرف جا کہ جسکو تو امام جانتا تہا اور اوسی تمام خلق پر ترجیح دیتا تھا اور اوسی ہی سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کری کہ جو تیری نزدیک بہترین خلق تہا اسلئی کہ بہترین خلق کی شفاعت رد نہین ہوتی وہ کہیگا بسبب تشنگی مین ہلاک ہوتا ہون حضرت فرمائینگے خدا تیری تشنگی زیادہ کری سمع نی عرض کی فدا ہون مین آپ پر آپکی دشمن کو کس طرح قدرت ہوگی کہ وہ حوض کوثر تک جاسکے حالانکہ حوض کوثر تک اور اشخاص نجاسکین گے حضرت نی ارشاد فرمایا اسکا یہ سبب ہی کہ وہ شخص اعمال قبیحہ سی پرہیزگار ہوگا اور جسوقت ہم اہلبیت کا ذکر اوسکی سامنی کیا جائیگا تو وہ ہمین ناسزا کہیگا اور چند امور کا تارک ہوگا کہ اور لوگ اون امور پر ہماری نسبت مین بسبب گستاخی جرات کرتی ہونگی وہ اونکا پابند ہوگا لیکن اس شخص سی یہ امور جو ظہور مین آئین گے ہماری محبت کی وجہ سی اور ہم اہلبیت کی رعایت کی سبب سی نہونگی بلکہ باعث اسکا سعی عبادت باطلہ مین ہوگی اور دل اوسکا منافق ہوگا اور نیت اوسکی مستلزم نصب عداوت اہلبیت او متابعت دشمنان اہلبیت

ہوگی اور ابوبکر و عمر کو سب آدمیون پر مقدم رکھی گا اسی وجہ سی قریب حوض کوثر آئیگا اور محروم پھر جائیگا بیان **شفاعت** حق الیقین مین اخوند مجلسی تحریر فرماتی ہین جاننا چاہئیے کہ مسلمانو نمین اس امر مین اختلاف نہین ہی اور یہ امر ضروری اسلام سی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بروز قیامت اپنی امت بلکہ جمیع امتو نکی شفاعت فرمائین سگے اور بعض تفصیلات شفاعت مین اختلاف ہی اور علمای امامیہ مین اسباب مین اختلاف نہین ہی کہ شفاعت فساق شیعہ کی سلئے ہوگی اگرچہ اونہون نی گناہان کبیرہ کئی ہون اور شفاعت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سلئے مخصوص نہین ہے بلکہ فاطمہ زہرا اور ائمۂ ہدی صلوات اللہ علیہم بھی اجازت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی شیعو نکی شفاعت کرینگی اور احادیث متعددہ سے ثابت ہوتا ہی کہ علما و صلحای شیعہ بھی شفاعت کرینگی اور تفصیل ان مطالب سے کے حق الیقین مین مذکور ہے **مطلب تیرہوان صراط** کی بیانمین حق الیقین مین مسطور ہے کہ ضروریات دین مین سے یہ بھی امر ہی کہ صراط کی ہونیکا ایمان لانا لازم ہی اور صراط ایک پل ہی کہ روی جہنم پر کشیدہ ہی جبتک کوئی اوس پل سی نہین گذرتا داخل بہشت نہین ہوتا اور روایات معتبرہ شیعہ اور سنی مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سی باریک تر اور شمشیر سی برندہ تر اور آگ سی گرم تر ہی اور مومنان خالص بآسانی مانند برق جہندہ صراط سی گزر جائین سگے اور بعض بدشواری گذرینگے لیکن نجات پائین سگے اور بعض اوسکی عقبات سی جہنم مین گرینگے اور صراط آخرت نمونۂ صراط مستقیم دنیا ہی کہ وہ دین حق اور راہ ولایت اور متابعت جناب امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت ائمۂ معصومین ہی جو دنیا مین اس صراط سے برخلاف ہوا ہی اور منحرف ہوا ہی اوسی باطل کیطرف گفتار یا کردار مین توجہ کی سہے تو اوسی عقبہ مین صراط آخرت پر اوسکی پاؤن لغزش کرینگے اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورۂ حمد مین انہین دونون کیطرف اشارہ ہی اور معانی الاخبار مین منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے کیفیت صراط پوچھی حضرت نی فرمایا کہ وہ راہ معرفت خدا کی ہی اور صراطین دو ہین صراط دنیا اور صراط آخرت

صراط دنیا وہ امام ہی کہ طاعت اوسکی فرض واجب ہی جسنے کہ اوسی دنیا مین پہچانا اور اوسکی پیروی کی وہ شخص بے دغدغہ صراط آخرت سی کہ پل جہنم ہی گذر جائیگا اور جسنی کہ اوسی دنیا مین نہ پہچانا قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کریگا اور جہنم مین گریگا تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین صراط مستقیم کی تفسیر مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم دنیا یہ ہی کہ حق ائمہ علیہم السلام مین غلو نکری اور اونکی امامت مین تقصیر نکری اور دین حق پر مستقیم رہے اور باطل کیطرف خواہش نکری اور صراط آخرت سو مومنونکی راہ بہشت ہی مومنین اوس راہ بہشت سی جہنم وغیرہ کیطرف عدول نہین کرتی اور شیخ نی مجالس مین بطریق اہلسنت انس سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو صراط کو جہنم پر نصب کرینگی نہ گذریگا اوسپر کوئی شخص کہ نامہ رخصتی رکہتا ہوگا کہ جسمین ولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام مرقوم ہوگی اور قول خدا وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ سی یہ مراد ہی کہ باز رکہو انکو بتحقیق کہ یہ سوال کئی گئی ہین ولایت علی ابن ابیطالب سی اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب حق جمیع خلایق کو مبعوث کریگا تو ایک منادی پروردگار کیطرف سی زیر عرش خدا ندا کریگا کہ گروہ خلایق اپنے آنکہین بند کرو تا کہ فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ کہ سیدہ نساء العالمین ہی صراط سی گذری پس محمدؐ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور ائمہ طاہرین سکے سوا کہ یہ حضرات جناب سیدہ کی محرم ہین تمام خلایق اپنے آنکہین بند کرلین گی اور جسوقت جناب سیدہ داخل بہشت ہونگی تو ایک جامہ اونحضرت کا صراط پر کہنچا ہوگا کہ ایک سرا اوسکا اونحضرت کی دست مبارک مین ہوگا اور دوسرا عرصات قیامت مین رہیگا پس منادی پروردگار کیطرف سے ندا کریگا ای دوستان فاطمہ علیہا السلام ہر ایک تم مین سی ایک ایک رشتہ ہائے جامہ سیدہ زنان عالمیان تہام لی پس کوئی شخص دوستان جناب فاطمہؑ مین سی باقی نرہیگا مگر یہ کہ ہر ایک ایک ایک تار مین اون تارون مین سے لپٹ جائیگا یہانتک کہ تین ہزار

گروہ سی زیادہ اوس جامہ سی لپٹین سگے کہ ہر ایک گروہ دس لاکھہ آدمیونکا ہوگا اور بسبب برکت جناب فاطمہ علیہا السلام وہ سب آتش جہنم سی نجات پائین سگے **مؤلف** کہتا ہی کہ جسقدر واجبات خدا اور امر و نہی خدا ہین اوسیقدر عقبہ صراط پر احادیث سے بہی ثابت ہوتی ہین جس سنے جس واجبات خدا یا امر و نہی خدا مین تقصیر کی ہے بروز حشر اوس عقبہ پر روکا جائیگا اور وہ احادیث کہ جسمین تفصیل اسکے ہی بخیال اختصار نہین لکھی گئی **مطلب چودہوان** حقیقت او رحقیت بہشت و دوزخ کی بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی جاننا چاہیئے کہ اقرار کرنا بہشت و دوزخ جسمانیکا جسطرح کہ تصریح آیات و اخبار متواترہ مین وارد ہوا ہی واجب ہی او رضروریات دین اسلام سی ہی او رجو شخص کہ مطلقاً بہشت و دوزخ کا انکار کری مانند ملاحدہ یا بہشت و دوزخ کی تاویل کری مانند فلاسفہ تو بیشک وہ کافر ہے اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی بسند معتبر ابو الصلت ہروی سی روایت کی ہے کہ وہ کہتی ہین کہ مینے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچہا کہ یا ابن رسول اللہ کیفیت بہشت اور آتش جہنم سی مجہے مطلع فرمایئے کہ آیا اس زمانی مین پیدا ہوچکی ہین یا نہین حضرت نی فرمایا کہ ہان پیدا ہوچکی ہین چنانچہ شب معراج رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم داخل بہشت ہوی تہے اور حضرت نے جہنم کو بہی ملاحظہ فرمایا تہا مینی عرض کی ایک جماعت کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ مقدر ہوی ہین ابہی پیدا نہین ہوی حضرت سنے فرمایا یہ لوگ ہمسی نہین ہین اور ہم انمین سے نہین ہین جسوقت کوئی شخص بہشت و دوزخ کی پیدا ہونیکا انکار کری تو وہ تکذیب حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرتا ہی اور ہماری تکذیب کرتا ہی اوسی ہماری ولایت سی بہرہ نہین ہے وہ شخص جہنم مین مخلد ہوگا اور علی بن ابراہیم نی روایت کی ہے کہ بہشت و دوزخ کے پیدا ہونیکی یہ دلیل ہے کہ خدا فرماتا ہی عِندَھا جَنَّةُ المَاوٰی یعنی نزدیک سدرة المنتہی سکے ہی کہ وہ ماوای مومنان ہے اور سدرة المنتہے آسمان ہفتم مین ہی اور بہشت بہی اوسی جگہہ ہی اور خصال مین ابن عباس سی روایت کی ہے

کہ دو یہودی آئے اونہون نے حضرت امیر المومنین ع سی چند سوال کئی اور اون سوالون مین
یہ بھی پوچھا کہ بہشت کہان ہی اور جہنم کہان ہی حضرت نی فرمایا بہشت آسمان مین ہے
اور جہنم زمین مین ہے اونہون نی پوچھا کہ سبعہ کیا چیز ہی حضرت ع نی فرمایا کہ جہنم کی سات
دروازی ہین کہ ایک دوسری کے موافق ہی اونہون نے پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہے
فرمایا کہ وہ بہشت کی آٹھہ دروازی ہین اور ابن بابویہ نی کتاب صفات الشیعہ مین
حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ جو شخص اقرار کری رجعت اور متعہ اور
حج تمتع کا اور ایمان لائے معراج اور سوال قبر اور حوض اور شفاعت اور خلق بہشت و
جہنم اور صراط اور میزان اور بعث ونشور اور جزع اور حساب کا وہ مومن ہی حقا اور ہم
اہلبیت ع کی شیعہ مین سی ہے **مطلب پندرہوان** اون صفتونکی بیانمین کہ جو حقیتین کہ
آیات واخبار مین بہشت کی لئی وارد ہوئے ہین اور اعتقاد اونکا لازم ہی کتاب حق الیقین
مین مذکور ہی کہ جاننا چاہئی کہ بہشت دار بقا اور سلامتی ہے اور باجماع امت بہشت مین
موت نہین ہے اور بہشت مین اندہا ہونا اور بہرہ ہونا اور پیری اور بیماری اور درد وآفت
ومرض اور ہم وغم والم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور واماندگی نہین ہے اور جس
شے کی نفس خواہش کری اور آنکھین جس سے لذت اوٹہائین آدمی کے لئی حاصل ہے
اور بہشت دار خلود ہی اور پاکون اور نیکوکارون کی منزل ہی اوسمین بغض وعداوت اور
حسد ونزاع اور جدل نہین ہے اور جسکو جو کچھ خدا نی عطا کیا ہی وہ اوسپر راضی ہی اور اوسسے
زیادہ مرتبہ کی آرزو نہین کرتا اور بعض علما لکہی ہین کہ صاحبان مرتبہ اعلی ارباب مرتبہ
ادنی سے دیکہنی کو آتی ہین اور ارباب مرتبہ ادنی صاحبان مرتبہ اعلی سے دیکہنی کو نہین
جاتی کہ مبادا مرتبہ اونکا اونکی نظر مین پست ہووی اور عیش انکا منغص ہو اور یہ امر ضرور نہین
ہے اسلئی کہ ممکن ہے کہ خدا انکو اپنی مرتبہ پر ایسا راضی رکہتا ہو کہ آرزو اور خواہش مرتبہ
اعلی کی نکرین اور اہل بہشت بول وغائط وکثافت سی بری ہین بلکہ پسینہ بھی اہل بہشت

کا خوشبو ہوتا ہی اور اہل بہشت کی عورتین حیض و نفاس اور استحاضہ و ولادت اور بول و غائط اور رشک و حسد اور عداوت و بدی اور اخلاق مذمومہ نہین رکہتین اور ازواج مطہرہ کی تفسیر مین یہی عورتین مقصود ہین اور روشنی بہشت کی آفتاب اور ستارون سی نہین ہے اور ہمیشہ مانند اوس ہوا کی ہوا چلتی ہی کہ جو طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک چلا کرتے ہی اور ظل ممدود کو اسی سے تفسیر کرتی ہین اور شراب دنیا مستی اور درد سر اور بول اور قی اور تلخی اور تسلی رکہتی ہی اور لغو اور فحش اور گالیان اوسکی لوازمات سی ہین اور شراب بہشت ان باتون مین سے کوئی بات نہین رکہتی اور شراب دنیا کی لذت سی بمراتب زیادہ لذت رکہتی ہے اور منزلین بہشت کی اکثر غرفی ہین اسواسطی کہ لذت نہرون اور پہولون اور سبزی کی سیر کی غرفون مین بیشتر ہوتی ہے اور غرفہای دنیا مین یہ عیب ہے کہ دشواری اور احتیاج اور تنگی ہوتی ہے اور اہل بہشت کو احتیاج اور تنگی نہین ہے اگر چاہین تو بآسانی اوتر سکتی ہین اور مروی ہے کہ بہشت کی نہرین زمین سکے گڑہی مین نہین ہین بلکہ بلند ہوسکتی ہین اور جسطرح اہل بہشت چاہتی ہین مکانون مین اور غرفون اور درختونکی نیچے جاری ہوتے ہین اور ابن بابویہ رحمہ اللہ من لا یحضر اور امالی مین عبد اللہ بن علی سے روایت کرتے ہین کہ عبد اللہ بن علی سنے بیان کیا کہ مین شہر مصر مین خدمت بلال موذن جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین پہونچا مین سنے اونسی وصف بنای بہشت پوچہا اونہون نی کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سی سنا ہی کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ سونیکی اور ایک چاندی اور ایک یاقوت کی ہے اور بجای گاریکی مشک خالص صرف کیا گیا ہی اور کنگری اوس حصار کی یاقوت سرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کی ہین مینے پوچہا کہ دروازی اوس حصار کی کس چیز کی ہین اُنہون سنے کہا کہ دروازی اوسکی مختلف ہین باب الرحمۃ یاقوت سرخ کا ہی مینے کہا حلقہ اوس دروازی کا کس چیز کا ہے کہا کہ باب الصبر چہوٹا ہی اور اوسمین ایک پٹ یاقوت سرخ کا ہے اور وہ حلقہ نہین رکہتا

اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہی اور وہ دو مصرع جلنے دو پٹ رکھتا ہے اور درمیان
ان دونو پٹونکا پانسے برس کے راہ رکھتا ہی اور اس دروازے مین سے ایک آواز آتی
ہے کہ خداوندا میری اہل کو میرے طرف لا مین نے کہا آیا دروازہ باتین کرتا ہی اونہون نے
جواب دیا ہان خدائی اوسکو گویا کیا ہے اور باب بلا یاقوت زرد کا ہی اور اس دروازے
مین ایک پٹ ہی اور بہت کم لوگ ہین جو اس دروازے سے داخل ہونگی اور ایک
دروازہ بزرگ ہی پس اوس دروازے سے خدا کی بندگان نیک کہ اہل زہد وورع
سے ہین داخل بہشت ہونگی اور وہ لوگ خدا کیطرف رغبت کرنیوالی اور خدا سے
انس رکھنی والے ہین جب داخل بہشت ہونگی تو کشتیونمین بیٹھکر آب صاف کی دو نہرون
مین سیر کرینگی اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور جس چیز سے اون کشتیون کو حرکت
دینگی وہ موتیونکی ہوگی اور اون کشتیونپر نور کی فرشتے بیٹھے ہونگی کہ پوشاکین اونکی سبز
ہونگی مینے کہا کہ آیا نور سبز سے سبز ہونگی اونہون نے بیان کیا کہ پوشاکین سبز ہونگے
اور اونمین نور پروردگار عالمیان کے نور سے ہوگا یہ لوگ نہر کے دونون طرف سیر
کرینگی مینے کہا اوس نہر کا نام کیا ہی اونہون نے کہا جنت الماوی مینے کہا آیا درمیان
اس بہشت کی کوئی اور بہشت ہے اونہون نے کہا ہان جنت عدن اور وہ بہشتونکی
وسط مین ہے اور حصار اوسکا یاقوت سرخ کا ہی اور سنگریزی اوسکی موتیون کی ہین مینے
کہا درمیان مین اوس بہشت کی کوئی اور بہشت بھی ہے اونہون نی کہا ہان جنت الفردوس
ہے اور حصار اوسکا نور ہی اور غرفی اوسکے نور پروردگار عالمیان سے ہین اور
روایت مین وارد ہوا ہی کہ زنان اہل بہشت آپسمین ہاتھ پکڑ کی ایسے آواز سے گاتی
ہین کہ مثل اونکی خلائق نے نہ سنی ہونگی وہ کہتی ہین کہ ہم ہین راضیات کہ خشم مین نہین آتے
ہم مین اقامت کرنیوالی کہ ہرگز حرکت نہین کرتے ہم ہین خیرات حسان اور اپنی شوہرون
کی دوست حورین جب یہ باتین کہینگی تو زنان دنیا اونکی جواب مین کہینگے ہم ہین نماز پڑھنی والے

اور منی نماز نہین پڑہے ہم ہین روزہ رکہنی والے اور تمنی روزہ نہین رکہا اور ہم ہین
وضو کرنیوالی اور تمنے وضو نہین کیا اور ہم ہین تصدقات کرنیوالی اور تمنی تصدق نہین
کیا اوسوقت زنان دنیا اونپر غالب ہوجائینگے اور ابن بابویہ ابن عباس سی روایت
کرتے ہین کہ حلقہ دروازہ بہشت کا یاقوت سرخ کا ہی اور سونیکی صفحو نپر لگتا ہی جب وہ
حلقہ صفحہ پر پڑتا ہے تو صدا دیتا ہی کہ یا علیؑ اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے
کہ نصرانی شامی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچہا کہ اہل بہشت طعام کہاتی ہین اور فضلہ
نہین جدا ہوتا نظیر اسکی دنیا مین کیا ہے حضرت نی فرمایا نظیر اسکی بچہ ہی کہ شکم مادر مین جو کچہہ مان
اوسکی کہاتی ہے وہ بہی کہاتا ہی اور فضلہ نہین کرتا اور ابن بابویہ نی حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ اوسکی چوٹی سے حلہ نکلتی
ہین اور اوسکی جڑ سے گہوڑی مع زین و لگام بالدار نکلتی ہین کہ لید اور پیشاب نہین کرتے
اور دوستان خدا اونپر سوار ہوتی ہین اور وہ بہشت مین اپنی راکب کی ساتہہ جس جگہہ منظور
ہوتا ہی پرواز کرتے ہین پس وہ لوگ جو انسے پست تر ہین کہتے ہین کہ ای پروردگار
ہمارے کونسا عمل اسکا باعث ہوا ہے کہ یہ تیری بندی اس مرتبہ پر پہونچی ہین خدا فرماتا ہے
کہ یہ راتون کو عبادت مین کہڑی ہوتی تہے اور سوتی تہے اور دنونکو روزہ رکہتی تہے
اور کچہہ نہ کہاتے تہی اور میری دشمنونسی جہاد کرتے تہی اور ڈرتے تہی اور تصدق دیتی تہے
اور بخل نکرتے تہی اور علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی بسند کالصحیح روایت
کی ہی کہ طوبی بہشت مین ایک درخت ہی کہ جڑ اوسکی حضرت امیر المومنین علیہ السلام
کی دولتسرا مین ہے اور ہر شیعہ کی قصر مین ایک ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے
پہنچی ہے اور ہر تہ اوسکا ایک امت پر سایہ کرتا ہی اور حضرت نی فرمایا کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بہت بوسی لیتے تہی عائشہ کو برا معلوم
ہوا اوسنی کہا کہ زن شوہر دار کی تم کیلئے بوسی لیتے ہو حضرت نی فرمایا ای عائشہ شب معراج

مین داخل بہشت ہوا جبرئیل مجکو درخت طوبی کے قریب لیگئی اور اوسکا میوہ مجکو دیا مینے
اوسی کہایا بعد اسکی خدا نے اوس میوہ کو میری پشت مین پانی کر دیا جب مین زمین پر آیا تو
خدیجہ سی مینے مقاربت کی اوسی فاطمہ کا حمل ہوا اب جسوقت مین فاطمہ کے بوسی لیتا ہون
تو مجھی میوہ سی بو درخت طوبی کی معلوم ہوتی ہے اور علی بن ابراہیم نی بسند کالصحیح حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ہر روز جمعہ مومنین پر بہشت مین
نعمات زیادہ ہوتی ہین اور وہ حدیث طولانی ہے آخر اوسکا یہ ہی کہ راوی سنے کہا کہ مین
آپ پر فدا ہون مین چاہتا ہون آپ سے ایک امر دریافت کرون لیکن مجھی شرم مانع ہوتی ہی
حضرت نی فرمایا سوال کر اونی کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود بہی ہوگا حضرت نی فرمایا تحقیق
کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ خدا بہشت کی ہواؤن کو حکم فرمایگا کہ چلین پس اوس درخت
سی انواع واقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق سنے اوس خوبی کے ساتھ کوی ساز و
نغمہ ہرگز نہ سنا ہوگا پہر حضرت نی فرمایا کہ یہ عوض ہی اون لوگون کی لئے کہ جنہون نی دنیا مین خوف
خدا سی غنا کا سننا ترک کیا تہا اور ابن بابویہ سے خصال مین جابر سے روایت کی ہی کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ در بہشت پر دو ہزار برس قبل از خلقت آسمان و زمین لکہا ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور متعدد روایات مین وارد
ہوا ہی کہ روز زفاف حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبرئیل و میکائیل ستر ہزار فرشتون
سی بہشت مین حاضر ہوئی خدا نی درخت طوبی کو حکم فرمایا کہ اپنی حلہ اور سندس اور استبرق اور
مروارید اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت نثار کرا اور خدا نی مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام
کے طوبی کو عطا فرمایا اور اوسکو علی بن ابیطالب علیہ السلام کی دولت سرا مین قرار دیا اور
کتاب اختصاص مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ
داخل بہشت ہوی تم میری رحمت سی اور نجات پائی تمنے آگ سی بسبب میری عفو کی اور
تقسیم کرو بہشت کو درمیان اپنے موافق اپنی عمل کے اپنی عزت کی قسم ہے تمکو نازل

کرا ہوون مین دار خلود و دار کرامت مین اور جب تم داخل بہشت ہوگی تو قد تمہارا مثل قد حضرت
آدمؑ ہوگا کہ وہ ساٹھ ذراع تھا اور جوانی تمہاری مثل حضرت عیسیٰؑ کی جوانی کے ہو سکے کہ وہ
تینتیس برس مین اور زبان تمہارے مثل زبان محمد مصطفیٰ ہوگی یعنے لغت عربی او رصورت
حضرت یوسفؑ حسن و جمال مین ہوگی اور نور تمہاری چہرونسی چمکیگا اور قلوب تمہارے
مثل حضرت ایوبؑ کی ہونگی یعنے کینہ اور حسد سی بری ہونگی اور کتاب مذکور مین مسطور ہے
کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نے فرمایا کہ بہشت مین بجای سنگ چاندی کی زمین ہے
اور بجای خاک زعفران ہی اور جاروب سی جو کچہ جہاڑا جاتا ہی وہ مشک اذفر
ہی اور سنگریزی اوسکی در و یاقوت ہین اور کرسیان اوسکی مروارید اور یاقوت سے ہین
چنانچہ خدانی فرمایا ہی عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ یعنی سب بنے ہوی کرسیون پر بیٹہی ہونگی حضرت
نے فرمایا مراد یہ ہی کہ وہ کرسیان مروارید اور یاقوت سی بنے ہونگی اور اون کرسیون
پر حجلے بنی ہوی ہونگی اور وہ حجلہ مروارید و یاقوت کی ہونگے لیکن پری سے سبک تر اور حریر سے
نرم تر اور اون کرسیون پر موافق ساٹھ غرفونکی غرفہ ہای دنیا سے تلی اوپر فرش ہونگی
اور یہی معنے ہین قول حق تعالی کے فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ اور یہ جو فرماتا ہی کہ عَلَی الۡاَرَآئِکِ
یَنۡظُرُوۡنَ تو حضرت نی ارشاد کیا ارائک سی مراد وہ کرسیان ہین کہ جن پر حجلہ نصب ہین
اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ نہرین بہشت کی بی نشیب زمین
پر جاری ہین کہ برف سی سفید تر اور شہد سی شیرین تر او رمسکہ سی نرم تر ہین اور مٹی نہر
کی مشک خوشبو ہی اور ریت اوسکی در و یاقوت ہی اور جس جگہہ اور جس سمت کہ دوست
خدا اپنی بہشت مین چاہتے ہین نہرین اور چشمی جاری ہو جاتی ہین اگر کوی اہل بہشت چاہے
کہ تمام اہل دنیا کی جن و انس سے کے دعوت کری تو سبکو کہانا اور مینا اور زیور اور حلہ ہای بہشت
کافی ہونگی اور اوسکی نعمتون سے بقدر ذرہ کمی نہوگی حضرت باقر علیہ السلام سی روایت
کی ہے کہ اہل بہشت امرد اور سادہ رو ہونگی اور بال انکے بدن مین نہونگی اور سر

لگائی ہوئی ہونگی اور تاج اکلیل سر پا اور طوق انکی گردنون مین اور کرسی اور انگوٹھیان نرم اور لطیف اور کرم پہنی ہونگی اور ہر ایک کو انہین کہانی اور پینی اور جماع کرنیمین سو مرد کی قوت دیجائیگی اور لذت طعام چاشت اور طعام شب چالیس برس انکی موہنہ مین رہیگی اور خداوند غفور وقدیر انکی چہرونکو نورانی کریگا اور انہین حریر سفید رنگ اور زیور طلاسی آراستہ کریگا اور کرسی اسکے سبز ہونگی اور اہل بہشت ہمیشہ زندہ رہینگی کبہی نہ مرینگی اور بیدار رہینگی ہرگز نہ سوئینگی اور ایسے بی نیاز ہونگی کہ ہرگز فقیر نہونگی اور ایسے فرحناک ہونگی کہ ہرگز محزون نہونگی اور ایسے خندان ہونگی کہ ہرگز گریان نہونگی اور ہمیشہ گرامی رہینگے ہرگز خوار نہونگی نیک طبیعت ہونگی اور کبہی ترشرو نہونگی او ہمیشہ متنعم وشاد رہینگی اور ایسی لذت سے کہائینگی کہ ہرگز گرسنہ نہونگی اور ایسی سیراب ہونگی کہ ہرگز پیاسے نہونگی اور وہ پوشاک پہنینگی کہ ہرگز عریان نہونگی اور سوار ہوکر ایک دوسری کے ملاقات کو جائینگی اور انہین غلامان صاحب حسن وجمال سلام کرینگی اور جامینگی آفتابی اور سونیکی ظروف ہمیشہ انکی ہاتہونمین رہینگی اور وہ سب انکی خدمتمین استادہ رہینگی اور یہ کرسیون پر تکیہ لگا کر بیٹہین گے اور انکیطرف نظر کرینگی اور تحیۃ وسلام خداوند عالم کا ان پر ہمیشہ پہنچا کریگا **مطلب سولہوان** صفات وخصوصیات اور عقوبات جہنم کے بیان مین جاننا چاہئی کہ قرآن مجید مین جہنم اور عذاب جہنم کی بیان مین آیتین اور اسیطرح احادیث بکثرت وارد ہین خلاصہ مضمون چند حدیثون کا حق الیقین سے لکہا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جہنم کی سات درہین یعنے سات طبقہ ہین کہ ایک طبقہ دوسری طبقہ پر ہے حضرت نی ایک ہاتہہ دوسری پر رکہا اور ارشاد کیا کہ اسطرح بعد اسکی فرمایا کہ خدانی بہشتون کو عرض مین بنایا اور آگ کو تلی اوپر پیدا کیا اور پائین تر سبکے جہنم ہے اور اوسکی اوپر لظی اور اوسکی اوپر حطمہ اور اوسکی اوپر سقر اور اوسکی اوپر جحیم اور اوسکے اوپر سعیر اور اوسکی اوپر ہاویہ اور بعض کہتے ہین کہ پائین تر سبکی ہاویہ ہی اور سبکی اوپر جہنم ہی اور بعضی کہتی ہین آگ سات درکات رکہتی ہی او سہ درکات تلی اوپر ہین درکہ اول گناہگاران اہل توحید

کا مقام ہے کہ وہ اوس درک میں معذب ہوتی ہین اور موافق اپنی اعمال بد کی سزا پاتی ہین پھر باہر
نکال لئی جاتے ہین دوسرا اوسکا یہودیونکی جا ہی تیسرا درکہ نصارا کا مقام ہی چوتہا درکہ صائبون
کا محل ہے پانچوان درکہ مجوسیونکی جگہہ ہی چہٹا درکہ مشرکان عرب کی لئے ہی ساتوان درکہ
درک اسفل ہے اور وہ منافقونکا محل ہے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
روایت کی ہے کہ اہل جہنم پر ملائکہ گرز لگاتے ہین پس اگر ایک گرز اون گرزون مین سے
روی زمین پر لایا جائی اور جن وانس جاہین کہ اوسکو زمین سے اوٹہائین تو ہرگز نہ اوٹہا سکین
کے اور منقول ہے کہ آگ اپنی زبانہ پر گنہگارونکو اوٹہا کی اوپر پہینک دیگی جب وہ اوپر طبقات
جہنم کی پہونچینگی تو انکی سرونپر گرز لگاے جائینگی کہ ستر برس کی راہ تک نیچی وہ ہتی چلی جائینگی
اور ایک ساعت یہ گنہگار قرار نہ پائین سگے چنانچہ حق تعالی سورہ صافات مین وصف
اہل جہنم مین فرماتا ہی اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ
مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ
حَمِيْمٍ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ حاصل ترجمہ لفظی اس آیہ شریفہ
کا یہ ہی آیا نعمات بہشت بہتر ہین از روی مہمانی کی یا درخت زقوم تحقیق گردانا ہمنے اوس
درخت کو امتحان واسطی ظالمونکی اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہے جڑ مین جہنم کے
اور شگوفہ اوسکا مانند سرہای شیاطین کی ہے پس تحقیق کہ کفار کہاتے ہین اوسمین
سی پھر پر کرتی ہین اپنے شکمونکو اوس سی پھر اہل نار کیواسطی اوپر زقوم کی پانی جہنم کا ہے
کہ نام اوسکا حمیم ہے پھر بازگشت اونکی طرف جحیم کی ہے مفسر لکھتی ہین کہ زقوم ایک درخت آگ
مین ہے کہ نہایت تلخی اور خشونت اور بد بو رکہتا ہی چونکہ ابوجہل اور کفار قریش ہنستے تہی
کہ آگ مین درخت کیونکر اوگ سکتا ہے لہذا خدا نی فرمایا کہ اوسکو امتحان کیا ہی مینی واسطے
ستمگارونکی اور رؤس شیاطین کی نسبت بعضی لکھتے ہین کہ ایک میوہ تلخ و بدبو صحرا مین ہوتا ہے

اور بعضی کہتے ہین شیاطین ایک سانپ کی قسم سے ہی کہ میوہ جہنم کو اوس سانپ کی سر سی تشبیہ دیگئی ہے
اور بعضی کہتے ہین کہ عرب مین بری چیز و نکو شیطان کی سر سی تشبیہ دیتی ہین اور منقول
ہے اہل جہنم پر اسقدر بہوک غالب ہوتی ہی کہ آگ کی عذاب کو بہول جاتی ہین اور مالک
سی استغاثہ کرتی ہین پس وہ انکو اوس درخت کی طرف لیجاتا ہی اور اوس جماعت مین
ابو جہل بہی ہوتا ہی پہر اہل جہنم اوس درخت کی میوہ سی کہاتی ہین اور پیٹ انکا بہر جاتا ہے
بعد اسکے انکا شکم مثل اوس دیگ کی کہ جسمین جوش آیا ہو جوش کہاتا ہے پہر پانی مانگتے ہین
مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہونچی ہے اور جسکو دیکہا جہنم مین جوش ہونے
ہی اسکے لئی لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک انکی پہونچتی ہے تو مونہہ انکی بہن جاتے ہین اور
جب انکی شکم مین پہونچتی ہی تو جو کچہ انکی شکم مین ہی گہلا دیتی ہے چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ گنہگار آواز دینگی اے
مالک مار ڈالی ہمکو پروردگار تیرا مالک انکی جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین رہوگی اور ہرگز
تمکو موت نہ آئیگی اور ابن عباس کہتے ہین کہ اس استغاثہ کا یہ جواب ہزار برس کی بعد دینگے
اور خداوند عالم دوسری مقام مین فرماتا ہی اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ احادیث سنی و شیعہ
مین وارد ہوا ہے کہ القیا بصیغہ تثنیہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین
علیہ السلام سی خطاب ہی یعنے تم دونو ڈالو جہنم مین ہر ایک کفران کرنیوالی معاند کو یعنی اپنے
دشمنونکو داخل جہنم کرو اور اپنے دوستون کو داخل بہشت کرو اور عیاشی نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ کفار و مشرک اہل توحید اور مسلمانون کو سرزنش
کرینگی کہ تمہاری توحید نی تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم داخل جہنم ہوئین برابر ہین اوسوقت خدا
مسلمانونکی حمایت کریگا اور ملائکہ سے فرمائیگا کہ تم انکے شفاعت کرو پس جسکے نسبت خدا
چاہیگا وہ ملائکہ شفاعت کرینگی پہر پیغمبرونسی فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو پس جسکے لئی حق تعالی کو
منظور ہوگا پیغمبر اوسکی شفاعت کرینگی پہر مومنونسی فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو وہ بہی موافق مرضی خدا
شفاعت کرینگے بعد اسکی خدا فرمائیگا مین سب رحم کرنیوالون سی بہتر ہون تم میری رحمت

مین سے چلے آوینگے بعد اسکی اہل جہنم مثل پروانون کے اور مثل اون جانورون کے کہ آگ
کے پاس جمع ہوتی ہین نکلین گے پہر حضرت نی فرمایا کہ بعد اسکی عمودونکو کہینچین گے
اور دروازہ بند کرینگے اور فرش کو نیچے بند کرینگے قسم خدا کی کہ جو لوگ باقی رہجائین گے وہ ہمیشہ
جہنم مین مخلد رہین گے اور علی بن ابراہیم نے بسند کالصحیح ابو بصیر سی روایت کرتی ہین اونہون
نے بیان کیا کہ حضرت صادق علیہ السلام سی مینی عرض کی یا ابن رسول اللہ مجہکو ڈرائیے
کہ دل میرا سنگین ہوگیا ہی حضرت نی فرمایا کہ آمادہ ہو زندگی دراز کی لئے تحقیق کہ جبرائیل
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی پاس روترش کئے ہوی آئے حالانکہ پیشتر جب آتے
تہے تو مسکراتی ہوی آتے تہی حضرت نی ترشروئی کا سبب پوچہا جبرئیل نی کہا کہ آج
فرشتون نی اپنے ہاتہو سی وہ دہونکنیان کہ جنسی آتش جہنم پہونکتی تہے رکہی ہین حضرت
نے فرمایا کہ ای جبرئیل آتش جہنم کی دہونکنیان کیا چیز ہین اونہون نے عرض کی کہ
ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا نی حکم فرمایا تہا کہ ہزار برس آتش جہنم کو دہونکین تا کہ سفید ہوجائے
پہر ہزار سال اور دہونکین کہ سرخ ہوجای پہر ہزار سال اور دہونکین کہ سیاہ ہوجائے اب
آتش جہنم سیاہ اور تاریک ہوگئی اور ضریع کہ اہل جہنم کا پینہ زناکار زنکی فرجون
کی پیپ اور کثافت ہی کہ جسی جہنم کی دیگون مین جوش دیتے ہین اور عوض پانی کے اہل جہنم
کو پلاتی ہین اگر اوسمین سے ایک قطرہ دنیا کی پانیون مین ڈالدیا جای تو سب اہل دنیا اوسکی
بدبو سی مرجائین اور اگر اون زنجیرون مین سے کہ ستر گز کی ہین اور گردنین اہل جہنم کے
ڈالتی ہین اگر ایک حلقہ اوس زنجیر کا دنیا پر رکہدین تو اوسکی گرمی سے تمام دنیا گہل جای
اور اگر ایک پیراہن پیراہن اہل جہنم سے زمین پر لٹکایا جای تو اہل دنیا اوسکی بدبو سے
ہلاک ہوجائین جس وقت جبرئیل نے یہ بیان کیا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
جبرئیل دونون رو دیے خدا نی ایک فرشتہ کو جناب رسالت مآب کی پاس بہیجا اوسنے آنکر بیان
کیا کہ خدا تمہارا تمہین سلام کہتا ہے اور فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اس امر سے امن دیا کہ تم گناہ کرو

تاکہ مستوجب مزید عذاب کی ہو بعد اسکی حضرت جبرئیل جسوقت خدمت حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آتے تہی تبسم اور خندان ہوتی ستے پہر حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا اہل جہنم عظمت جہنم اور کیفیت عذاب الٰہی اور اہل بہشت عظمت بہشت اور اونکی نعمتونکی حالت اوس روز جانینگے جب اہل جہنم داخل جہنم اور اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل جہنم ستر برس کوشش کرینگی تاکہ اپنی تئین جہنم کی اوپر پہونچائین جسوقت کنارہ جہنم پر پہونچینگے تو ملائکہ گرز آہن اونپر لگائینگے وہ پہر قعر جہنم تک چلی جائینگے پہر پوست انکی بدلی جائینگے اور پوست تازہ انکی بدنونپر پہنائے جائینگے تاکہ عذاب ان پوستونپر زیادہ تر تاثیر کری بعد اسکی حضرت نی ابوبصیر سی فرمایا کہ جو کچھ مینے تجہسی بیان کیا وہ کافی ہے اونہون نی عرض کی کہ اسیقدر ارشاد میری لئی کافی و وافی ہے اور بسند معتبر عمر بن ثابت سی منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل جہنم آگ مین مثل کتون اور بہیڑیون کے بسبب شدت عذاب الٰہی فریاد کرتی ہین ای عمر تو اوس گروہ کی باب مین کیا گمان رکہتا ہی کہ جنہین موت نہین آتی تاکہ عذاب سی نجات پائین اور عذاب انکا ہرگز سبک نہین ہوتا اور جہنم مین پیاسی اور بہوکی اور بہری اور گونگی اور اندہے ہوتے رہتی ہین اور مونہہ انکی سیاہ ہو جاتے ہین اور محروم اور نادم اور پشیمان اور اپنی پروردگار کی مغضوب ہین ملائکہ انپر رحم نہین کرتے اور انکی عذاب مین تخفیف نہین کرتے اور آگ انکی لئی بہڑکاتی ہین اور یہ لوگ پانی کی عوض مین حمیم گرم جہنم پیتی ہین اور کہانیکی عوض مین زقوم کہاتی ہین اور قلاب آتشین سے انکی بدنون کو پہاڑتے ہین اور آگ کی گرز انکی سر پر لگاتے ہین اور ملائکہ انہین بہت شدید و غلیظ شکنجہ مین کستے ہین اور انپر رحم نہین کرتے اور مونہہ کی بہل انکو آگ مین کہینچتے ہین اور شیطانون کے ساتہہ زنجیر مین جکڑتے ہین اور زنجیرون اور بیڑیون مین قید کرتے ہین اگر اہل جہنم کسی کی لئی دعا کرتے ہین تو وہ دعا انکی مستجاب نہین ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتی ہین تو وہ حاجت برآورده نہین ہوتی اوس جماعت کا یہ حال ہے جو کہ جہنم مین جاتے ہی اور بسند معتبر

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت سی فلق کے معنی استفسار کئی گئی حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ فلق جہنم مین ایک راہ ایستادہ ہی کہ اوسمین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر
ہزار حجری ہین اور ہر حجری مین ستر ہزار کالی سانپ ہین اور ہر سانپ کی پیٹ مین ستر ہزار زہر کے
سبو ہین اور سب اہل جہنم کو اس درہ سی گذرنا ہوتا ہی منقول ہی کہ یہ آتش دنیا آتش جہنم کی
ستر حصون مین سے ایک حصہ ہی کہ ستر مرتبہ اسکو پانی سے بجہایا ہی اور پہر جل اوٹہی ہی اور
اگر ایسا نکرتی تو کوئی شخص اسکے پاس جانیکا متحمل نہوتا تحقیق کہ جہنم کو روز قیامت صحرای محشر
مین لائینگی کہ صراط اوسپر رکہین پہر جہنم ایک فریاد کریگا کہ سب ملائکہ مقربین اور انبیای مرسلین اوسکی
دہشت سی استغاثہ کرینگی منقول ہے کہ غساق جہنم مین ایک صحرا ہی کہ اوسمین تین سو تیس قصر
ہین ہر قصر مین تین سو تیس گہر ہین اور ہر گہر مین چالیس زاویہ ہین اور ہر زاویہ مین ایک سانپ ہے
اور شکم مین ہر سانپ کی تین سو بچہو ہین اور نیش مین ہر بچہو کی تین سو تیس زہر کی سبو ہین پس
اگر اون بچہوؤن مین سے ایک بچہو اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالی تو سب کی مرجانیکی لئی کافی
ہی اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ جہنم مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتی ہین جس
روز سی خدانی اوسکو پیدا کیا ہی اوسنی سانس نہین لی اگر خدا اوسکو اجازت دی کہ بقدر سوراخ
سوزن سانس لی تو تمام چیزین کہ روی زمین مین ہین جل جائین اور اہل جہنم خدا سی حرارت اور
بدبو اور بدی اور کثافت سی اوس وادی کی اور جو کچہ کہ اون چیزون مین سے خدانی اہل سقر کی
لئی اپنی عذاب سی اوسمین مہیا کیا ہی پناہ مانگتی ہین اور اوس وادی مین ایک پہاڑ ہی کہ اوس
وادی کے لوگ خدا کی جناب مین اوس پہاڑ کی گرمی او تعفن اور کثافت سی اور اون عقابون
سے کہ جو خدانی اوس مقام کی لوگون کے لئی مہیا فرمائی ہین پناہ طلب کرتی ہین اور اوس پہاڑ
مین ایک درہ ہی کہ اہل اوس پہاڑ کی خدا کی طرف گرمی اور بدبو اور کثافت اور عذاب سی
اوس درہ کی استغاثہ کرتی ہین اور اوس درہ مین ایک کنوان ہی کہ اوس درہ کی لوگ
عذاب شدید سی اوس کنوین کی خدا کی ساحت کبریائی مین طالب امان ہوتے ہین اور

اوس کنوین مین ایک سانپ ہی کہ سب لوگ اوس کنوین کی خباثت اور تعفن اور کثافت سے
اوس سانپ کی اور جو کچھ خدانی اوسکی نیش مین زہر مقرر فرمایا ہی خدا سے استغاثہ کرتے مین
اور شکم مین اوس سانپ کی سات صندوق ہین کہ اونمین پانچ آدمیون کی امتہای
گذشتہ سی جگہہ ہے اور دو آدمیونکی اس امت مین سی جگہہ ہی اور وہ پانچ آدمی امت گذشتہ
کی یہ ہین قابیل کہ جسنے اپنی بہائی ہابیل کو قتل کیا اور نمرود کہ جسنی ابراہیم علیہ السلام سی منازعہ
کیا اور وہ کہتا تہا کہ مین مار ڈالتا ہون اور مین زندہ کرتا ہون اور فرعون کہ جسنے خدائے کا
دعوی کیا اور یہود کہ جسنے یہودیونکو گمراہ کیا اور پولس کہ جسنے نصارا کو گمراہ کیا اور اس امت مین سے دو اعرابی ہین کہ
ایمان خدا کا نہ لائی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فلق جہنم مین ایک کنوان ہے
کہ اہل جہنم اوسکی شدت حرارت سی استعاذہ کرتی ہین اوس فلق سنے خدا سی اجازت لی
ایک سانس لی جب ایک سانس لی تو تمیع اہل جہنم کو جلا دیا اور اوس کنوین مین ایک صندوق
آتشین ہی کہ اوس کنوین سے لوگ اوس صندوق کی گرمی اور حرارت سی استغاثہ کرتے
ہین اور وہ ایسا تابوت ہی کہ اوس تابوت مین چہہ آدمی امتہای گذشتہ کی معذب ہین اور
چہہ آدمی اس امت کی معذب ہین وہ چہہ آدمی کہ جو امت گذشتہ کی ہین اونمین سے پہلے
پسر آدم ہی کہ جسنی اپنے بہائی کو قتل کیا اور نمرود ہی کہ جسنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
آگ مین پہینکا اور فرعون اور سامری ہے کہ جنہون نے گوسالہ پرستی کو اپنا دین قرار دیا اور
وہ شخص ہی کہ جسنی یہودیون کو بعد اونکی پیغمبر کے گمراہ کیا اور وہ شخص ہے کہ جسنی نصاری کو
اونکی پیغمبر کے بعد گمراہ کیا اور چہہ آدمی جو آخر مین ہوئی ہین وہ فلان اور فلان اور
پسر ابوسفیان اور سرگروہ خوارج نہروان اور ابن ملجم علیہم اللعنہ ہی اور حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جہنم مین مثل گنبد کی گردن شتر کی سانپ ہین کہ اگر ایک سانپ
اونمین سے کسی شخص کو کاٹتا ہے تو چالیس قرن یا چالیس سال درد اوسکا باقی رہتا ہے اور
بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ جب اہل بہشت داخل بہشت ہونگی

اور اہل جہنم جہنم مین جائینگی تو ایک منادی خدا کیطرف سی آواز دیگا کہ ای اہل بہشت اور ای
اہل جہنم اگر موت کسی قسم کی صورت بنکی تمہاری سامنے آئی تو اوسکو تم پہچان لوگی وہ کہین
گی نہین بعد اسکی موت کو مثل صورت گوسفند سیاہ و سفید کی لائینگے اور درمیان مین بہشت و
دوزخ کی رکھینگے اور اہل بہشت و اہل دوزخ سی کہینگے کہ دیکھو یہی موت ہی پھر
حق تعالی حکم فرمائیگا کہ اسکو ذبح کرو اور فرمائیگا کہ ای اہل بہشت ہمیشہ تم بہشت مین رہوگی اور
تمہاری سلئے موت نہین ہے اور ای اہل جہنم ہمیشہ تم جہنم مین رہوگی اور تمکو موت نہ اویگی
عقاب الاعمال مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اہل جہنم باوجود ان آزارونکی جنمین مبتلا ہین کہ ملائکہ حمیم گرم اسنکے
حلق مین ڈالتی ہین اور یہ سب واویلاہ کرتے ہین مگر چار آدمیونکی عذاب سی زیادہ تر ستاوی
ہونگی اور ایک دوسری سے کہینگی کہ ان چار آدمیون کا کیا حال ہے باوجود ان ایذاؤن
کی جو ہمپر گزرتی ہین ان چارون کی عذاب سی ہمکو زیادہ تر اذیت ہوتی ہی اون چار آدمیون
مین سے پہلا وہ شخص ہے کہ جو ایک آگ کی صندوق مین لٹکا ہی اور دوسرا وہ شخص ہی
کہ اپنی آنتونکو کھینچتا ہے اور تیسرا وہ شخص ہی کہ اوسکی مونہہ سی خون اور چرک جاری ہے
اور چوتہا وہ شخص ہی کہ اپنا گوشت کہاتا ہی پھر اہل جہنم صاحب صندوق کی نسبت کہینگے
کیا سبب ہی کہ اس بدبخت کا عذاب ہمین ایذا دیتا ہی جواب مین کہا جائیگا کہ یہ پہلا شخص وہ شخص
ہے کہ اسکی ذمہ مال مردم باقی رہگیا تہا اور باوجود بضاعت نرکہتا تہا کہ اونکی قرض کو ادا
کری اور دوسرا شخص جو اپنی آنتونکو کھینچتا ہے یہ وہ شخص ہی کہ پیشاب سی پروا نرکہتا تہا کہ کس
مقام پر اوسکی بدن پیشاب لگتا ہے اور تیسرا شخص کہ جسکی مونہہ سی پیپ اور خون جاری ہے
یہ وہ شخص ہی کہ لوگونکی بری باتونکا متبع اور تفحص کرتا تہا اور اشخاص غیر کی اون حالات کو
بیان کرتا تہا اور چوتہا شخص کہ گوشت اپنا کہاتا ہی یہ وہ شخص ہی کہ بسبب غیبت کرنی چغلی
اپنی برادران کا گوشت کہایا کرتا تہا اور مومنین مین عداوت ڈلواتا تہا حضرت صادق سے

روایت کی ہی کہ آگ کافرونکی لئی عذاب ہی اور خازنان جہنم کی سلئے رحمت ہی یعنی خازنان
جہنم اوس آگ سی لذت حاصل کرتے ہین اور آتش جہنم خازنان جہنم کو نہین جلاتی اور ابن
بابویہ نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جہنم مین ایک کوہ ہی کہ اوسکو صعد
کہتے ہین اور اصعد مین ایک وادی ہے کہ اوسکو سقر کہتی ہین اور سقر مین ایک کنوان ہی
کہ اوسکو ہب ہب کہتی ہین جسوقت ملائکہ اوس کنوین کی مونہہ سی پردہ ہٹا لیتی ہین تو اہل
جہنم اوسکی گرمی سے فریاد کرتی ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفای جور کی سلئے ہے

مطلب سترہوان بیان اعراف مین خدا فرماتا ہی وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان بہشت
و دوزخ ایک حجاب ہوگا مشہور ہی کہ وہ اعراف ہی اور اعراف ایک حصار ہی درمیان
بہشت و دوزخ پہر خدا فرماتا ہی وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ
ترجمہ ظاہری اس آیہ کا یہ ہی کہ اعراف پر چند مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو اوسکی علامت
سی اور مفسرین نی معنے اعراف مین اور اون لوگون کی باب مین جو اس مقام پر ہونگے
اختلاف کیا ہی الحاصل مشہور یہ ہی کہ اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و جہنم بعضی کہتی
ہین کہ اعراف سی مراد وہ کنگری ہین کہ جو اوس حصار کی اوپر واقع ہین اور بعضی سکتے ہین صراط
سی مراد ہی اور پہلا قول زیادہ تر مشہور و ظاہر ہی اور اون لوگون کی باب مین ہی اختلاف
ہی کہ جو اعراف مین رہتی ہین بعضے کہتی ہین یہ لوگ وہ گروہ ہین کہ حسنات و سیئات انکی برابر
ہین حسنات انکی انکی مانع ہین کہ یہ جہنم مین جائین اور گناہ انکی اسکے مانع ہین کہ بہشت مین داخل ہون
پس انہین اعراف مین جگہہ دیگئی ہے یہانتک کہ خدا انکی حق مین جو کچہہ چاہے وہ حکم
فرمای بعد اسکی انکو داخل بہشت کریگی اور بعضی سکتے ہین کہ شکل مردونکی صورت کی چند ملائکہ ہین
کہ اہل بہشت اور اہل جہنم کو پہچانتے ہین یا خازنان بہشت و جہنم ہین یا حافظان اعمال ہین کہ
لوگون کی آخرت مین گواہ ہونگی اور بعضی کہتی ہین کہ نیکوکاران اور بہترین مؤمنان ہین
اور ثعلبی سنے ابن عباس سی روایت کی ہے کہ اعراف صراط پر ایک موضع بلند ہے

کہ علی علیہ السلام اور جعفر اور حمزہ اور عباس اوس جگہہ تشریف رکہتی ہین اور اپنی دوستونکو
اونکی چہرونکی سفیدی سے اور اپنی دشمنونکو اونکی چہرونکی سیاہی سی پہچانتے ہین
احادیث کثیرہ مین ائمہ اطہار علیہم السلام سی وارد ہوا ہے کہ ہم ہین اصحاب اعراف کہ
ہر شخص کو اوسکی پیشانی سے پہچان لیتے ہین اور جو شخص کہ ہمارے مراتب کا عارف
ہے اور ہم اوسی پہچانتے ہین اوسکو داخل بہشت کرتے ہین اور جو کہ ہمارا شیعہ
نہین ہے اور ہم اوسکو نہین پہچانتے اوسی داخل جہنم کرتے ہین اور دوسری روایت
مین وارد ہوا ہے کہ اعراف مین ایک جماعت مستضعفین اہل سنت کی ہوگی اور ایک
جماعت مرجون لامر اللہ اور فساق شیعہ کی ہوگی اور مرجون لامر اللہ سی وہ لوگ مراد
ہین کہ جو لوگ چہوڑدئے گئی ہین اور اونکے باب مین حکم خدا کا انتظار ہے اور
حسنات اور سیئات ان لوگونکی برابر ہین اور طریقہ جمع ان مختلف حدیثون کا یہ ہے
کہ اصحاب اعراف یعنی جو حاکم اعراف ہین رسول خدا اور ائمہ ہدی صلوات
اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہونگے کہ مومنان حقیقی کو پہلے روانہ بہشت کرین گی
اور صراط سے اوتارینگی اور اپنی دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور
متعصبون کو جہنم مین بہیجین سگے اور ایک جماعت فساق شیعہ اور مستضعفان
اہلسنت کہ وہ اہل اعراف ہین اعراف مین ٹہرای جائین سگے اور آخر کار یہ
سب شفاعت حضرت رسول مختار صلے اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سی
مع بعض شیعہ کہ قابل شفاعت ہین داخل بہشت ہونگے اور بعض ہمیشہ اعراف مین
رہینگی چنانچہ اسمقام پر دونون باتون کا احتمال ہے **مولف** کہتا ہے کہ
مراد یہان مستضعف سنی سے وہ سنی ہے کہ حق کو نہین پہچانتا اور کسی مذہب سی عداوت
نہین رکہتا ہے اور نہ کسی شخص سے دوستے رکہتا ہی جناب علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ
حق الیقین مین لکہتے ہین کہ شیخ طبرسی رحمہ اللہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے روایت ہے کہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان میں
چند مقامات بلند ہیں کہ سب پیغمبر اور کل وصے پیغمبر اپنے زمانے کے
مردمان گنہگار کے ہمراہ اون مقامات بلند پر اسطرح کھڑے ہونگے
جسطرح سرگروہ ہاے لشکر اپنی لشکر کی ضعیفون کے
حفاظت کی لئے کھڑے ہوتے ہین اور نیکوکاران ہر امت
پہلی ہی سے داخل بہشت ہوجائین گی پس ہر زمانے
کا پیغمبر یا خلیفہ اپنے گنہگاران امت سے کہے گا کہ تم
اپنے برادران نیکوکار کو دیکہو کہ وہ تمسے پہلے داخل بہشت ہوگئے پس
یہ مردمان گنہگار اون نیکوکارون کو سلام کرین گے چنانچہ حق تعالے
قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے ونادوا اصحاب الجنۃ ان سلام
علیکم حق تعالے اہل اعراف کے حالت سے خبر دیتا
ہے کہ اہل اعراف ہنوز داخل بہشت نہوے ہونگے لیکن امیدوار
ہونگے کہ داخل جنت ہون چنانچہ دوسری مقام پر ارشاد
فرماتا ہے وہم یطمعون یعنے اہل اعراف اسکے طمع کرین گے
کہ ہم داخل بہشت ہون اور خداوند رحیم ہمین شفاعت انبیاء و
ائمہ ہدے علیہم السلام سے داخل جنت فرمائی اور اہل اعراف
جو گنہگار ہونگے وہ جہنم کے طرف نظر کرین گے اور کہین گی پروردگارا
ہمین گروہ ستمگار کا ہمنشین نکر پس اصحاب اعراف کہ مراد انبیا
اور خلفاء انبیا سے ہے بنابر اوس حکم کے کہ جو اونہین جانب
خدا سے ہوگا اپنے اپنے امت کو ندا کرین گے کہ داخل بہشت ہو
اور اب تمپر کسی قسم کا خوف نہین ہی اور اب تم کبہے اندوہناک نہوگے

باب دوسرا بیان طہارت مین اس باب مین ایک مقدمہ اور چھ فصلین ہین مقدمہ آداب بیت الخلا کے بیان مین آداب واجبہ اسکے دس ہین پہلے عورتین کا باستثنائی زوجہ وکنیز غیر آزاد وبے شوہر وطفل غیر ممیز شخص مین سے چھپانا دوسرے قبلہ کیطرف منھ کرکے نہ بیٹھنا تیسرے پشت بقبلہ بیٹھنا چوتھے مکان محترم مین مثل مسجد وغیرہ پائخانے اور پیشاب کے لیے نہ جانا پانچوین ملک غیر مین بلا اجازت پیشاب نکرنا اور پاخانہ نہ پھرنا چھٹے مخرج بول کا آب طاہر سے ایک مرتبہ دہونا لکن تین دفعہ دہونا افضل ہی اور اگر پیشاب تعدی فاحش کرے تو آب قلیل سے دو مرتبہ دہونا واجب ہوگا اور اگر غائط مخرج غائط سے تعدی نکرے تو کلوخ وسنگ طاہر اور چوب ولتہ پاک وغیرہ سے طہارت ہوسکتی ہی مگر چاہیے کہ ڈہیلے وغیرہ بنابر احوط عدد مین تین سے کم نہون اور اگر تین ڈہیلوں سے ازالۂ نجاست نہو سکے تو جتنے ڈہیلون مین ازالۂ نجاست ہو اوسقدر ڈہیلوں سے ازالہ نجاست کرے لکن سنگ وکلوخ کا عدد مین طاق ہونا بہتر اور افضل ہی اور اگر نجاست مخرج غائط سے تعدی کرے تو آب طاہر سے طہارت لازم ہوجائیگی ساتوین مخرج غائط کا سرگین سے پاک نکرنا اگرچہ حیوان حلال گوشت ہی ہو آٹھوین اشیاء محترمہ سے طہارت نہ لینا مثل نان اور آب زمزم وغیرہ اور اسیطرح مال غیر سے بھی بغیر اجازت طہارت جائز نہین ہی نوین مخرج غائط کا ہڈی سے پاک نکرنا دسوین مخرج غائط کی اوس ہاتھ سے طہارت نکرنا جسمین ایسی انگوٹھی ہو کہ اوسپر کلمات محترمہ نقش ہون اور بعد پیشاب استبرا سنت ہی اور فائدہ استبرا کا یہ ہی کہ اگر بعد استبرا مخرج بول پر رطوبت پائیجائے اور اسکا یقین نہو کہ پیشاب ہی تو وہ رطوبت پاک سمجھی جائیگی اور ناقض وضو بھی نہوگی اور آب استنجائی بول و غائط باین شروط محکوم بطہارت ہی کہ اوس پانی کا مزا یا رنگ یا بو متغیر نہوا ور وہ

آب استنجا کسی دوسری نجاست سے مثل خون وغیرہ مخلوط نہوا ہو تیسرے
عرف متعارف سے تعدی نکرے کہ اوسپر لفظ استنجا صادق نہ آوے اور آب استنجا اگرچہ
بعد حاصل ہونے شرائط مذکورہ کے طاہر ہی لیکن بنا بر احوط اوسے وضو اور غسل جائز
نہین ہی البتہ ازالۂ نجاست جائز ہی اور بعید نہین کہ پینا بھی جائز ہو **فصل** پہلی کیفیت
وضو مین اسمین چند چیزین واجب ہین از انجملہ اوس فضا کا مباح ہونا کہ جسمین وضو کرنیوالیکے
اعضائے وضو کو حرکت ہو لیکن وضو کرنیوالے کے مکان کا غصبی ہونا مضائقہ نہین رکھتا
لیکن احوط یہ ہی کہ مکان بہی غصبی نہو دوسرے آب مطلق و مطہر سے وضو کرنا اور آب مضاف سے
مثل عرق وگلاب یا آب استنجا سے بنا بر احوط اجتناب پر ضرور ہی اور آب مملوک غیر سے بلا اجازت
مالک اور آب مشتبہ بمضاف اور آب نجس و غصبی سے درصورت شبہ محصورہ احتراز
لازم ہی تیسرے منھ پر پانی ڈالنے کے وقت نیت قربت کرنا چوتھے سر کے بالون کے
اوگنے کی جگہ سے ٹھڈہی کے آخر تک طول مین اور جہانتک بیچ کی اونگلی اور انگوٹھا
عرض مین گھیرے بنسبت خلقت متعارف منھ کا دہونا اور اوس جلد کا جو بہون اور ڈاڑہی
کے نیچے چھپی ہو دہونا ضرور نہین ہی لیکن ابرو اور ڈاڑہی کے بالونکا دہونا جہانتک
کہ حد مذکور مین داخل ہی لازم ہی پانچوین دونو ہاتہون کا کہنیونسے انگلیون کی سری تک
دہونا واجب ہی اور اگر کوئی مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ تو اوسکو حرکت دینا ضرور ہی اور
میل کو ناخن سے زائل کرنا لازم نہین ہی مگر جب ناخن حد متعارف سے زیادہ ہوجائی تو اوس وقت
میل کا دور کرنا بہی ضرور ہی چھٹے مقدم سر کا بقدر مسمی ہاتہہ کی رطوبت سے مسح کرنا اور دونو پاؤنکا
اونگلیونکی ابتدا سے پاؤنکی قبہ تک اور احتیاطاً مفصل تک طول مین اور عرض مین بقدر
مسمی مسح کرنا کافی ہی اور چاہیے کہ دونو مسحے ہاتھ کی بقیہ رطوبت سے ہون اور اگر ہاتھ
خشک ہوجائی تو اعضائے وضو سے جس مقام سے چاہے بنا بر اقوی رطوبت لیکر مسح کرے
ساتوین حالت اختیار مین ہتیلی سے یا انگلیونکی باطن سے مسح کرنا اور حالت اضطرار مین پشت دست

ہی بہی جائز ہی آٹھوین مراعات موالات یعنی اعضای وضو کا پی در پی دہونا باین معنی کہ قبل دہونی ایک عضو کی سب اعضای سابق خشک نہون نوین ترتیب یعنے پہلی مُنھ کو دہوی پہر دہنی ہاتھ کو پہر بائین ہاتھ کو پہر مسح کری پہر پاؤنکا مسح کرے اور پاؤنکی مسح مین بہی بنابر احوط رعایت ترتیب ضرور ہی دسوین وضو کرنیوالا وضو کی فعلونکو خود بجالای مگر جس صورت مین عاجز ہوا ور عذر رکہتا ہو تو معذور ہی گیارہوین اعضای وضو پر آب وضو جاری کرنا بارہوین مکان غصبی اور ظرف غصبی اور ظرف طلا و نقرہ مین آب وضو کا نہونا اور صورت انحصار مین وضو باطل ہی اور اگر دو پانی ہون مثلاً ایک پانی ظرف غصبی یا طلائی مین ہو اور دوسرا ظرف گلی یا غیر غصبی مین ہو تو وضو صحیح ہی اگرچہ ظرف غصبی ہیسے وضو کری تیرہوین نیت وضو کو آخر عمل تک باقی رکھنا چودہوین اعضائی وضو کا قبل دہونی یا مسح کرنیکی پاک ہونا پندرہوین استعمال آب مین مثل مرض وغیرہ مانع نہونا مخفی نرہی کہ وضو تین چیزونکی لیے واجب ہے پہلی نماز واجب کے لیی اور نماز میت کی لیے وضو لازم نہین ہی بلکہ جنب حالت جنابت مین نماز میت پڑہ سکتا ہی دوسری طواف حج اور عمرہ کی لیی تیسری مس حروف قرآن کی لیے کہ جس حالت مین بسبب نذر یا عہد یا قسم یا کافر کی ہاتھ سی قرآن لینی کی وجہ سے یا پاک کرنیکی غرض سی یا ان اوراق کی اوٹہانی کی ضرورت سے کہ جو پاؤنکی نیچے پڑی ہون مس حروف ناگزیر و واجب ہوجای اور واضح ہو کہ باعث وضو دس چیزین ہین پہلی اور دوسری خارج ہونا بول اور غائط کا تیسرے خواب کہ جو دل اور کان اور آنکھ کو ادراک سی معطل کردی اور ذائقہ شیرین و شور مین فرق نکرسکی اور حواس معطل ہوجائین چوتہی وہ چیز کہ عقل کو زائل کردی مثل بیہوشی اور مستی اور صرع اور خوف اور وحشت زیادہ پانچوین استحاضہ قلیلہ اور اسیطرح متوسطہ باستثنائی نماز صبح اور استحاضہ کثیرہ نماز عصر و عشا کی لیی مگر استحاضہ متوسطہ مین نماز صبح کی لیی اور کثیرہ مین نماز ظہر و مغرب اور صبح کی لیی وضو اور غسل دونو لازم ہین چھٹے اور ساتوین اور آٹھوین مس میت

اور حیض اور نفاس تو تین رطوبت مشتبہ ببول اگر قبل استبرا خارج ہو دسوین وہ باد کہ جو
مخرج معتاد متعارف سی نکلے اور اگر کوئی طہارت کا یقین رکہتا ہی اور اوسے شک
عارض ہو کہ مجہ سے حدث صادر ہوا یا مین کسی عضو کا اعضاء وضو مین سے دہونا
بہول گیا تو یہ شک معتبر نہوگا اور اگر حدث کا یقین رکہتا ہی اور وضو مین شک ہو یا حدث
اور وضو دونو کا یقین رکہتا ہی مگر اس مین شک ہو کہ آیا پہلے وضو کیا تہا بعد اوسکے حدث
صادر ہوا یا پہلے حدث صادر ہوا تہا بعد اسکے وضو کیا تو اس صورت مین وضو کرنا لازم ہی
اور اگر کسی عضو کے دہونے مین یا مسح کرنے مین شک ہوا اور وضو سی فارغ نہوا ہو
تو لازم ہی کہ اوس عضو کو دہوئی اور اگر مسح مین شک ہی تو مسح کری اور اوسکی مابعد کو بہی
بجالائے تا ترتیب ہاتہ سے نجائی فصل دوسری کیفیت غسل مین اسمین چند مطالب
ہین مطلب پہلا اعداد غسل مین مخفی نرہی کہ غسلہای واجبی چھ ہین پہلا غسل جنابت
دوسرا حیض تیسرا استحاضہ کثیرہ اور متوسطہ چوتہا نفاس پانچوان مس میت چہٹا غسل
میت مطلب دوسرا غسل جنابت مین واضح ہو کہ جنابت دو چیزونسی حاصل ہوتی
ہی پہلی جماع سے اور جماع کا اطلاق اوسوقت ہو جاتا کہ جسوقت ذکر بقدر حشفہ فرج
مین داخل ہو جائی اگرچہ انزال نہو اور اگر عورت کے دبر مین دخول کری خواہ وہ زندہ ہو
خواہ مردہ اور انزال نہو تو بہی غسل واجب ہو جاتا ہی بلکہ اگر حیوانکی فرج یا دبر مین دخول
کری تو اس صورت مین بہی غسل واجب ہو جاتا ہی دوسری منی کا نکلنا خواب مین ہو خواہ
بیداری مین مرد ہو خواہ عورت مخرج معتاد سی ہو خواہ غیر معتاد سی اور اگر شبہ واقع ہو کہ آیا منی
ہی یا اور کوئی رطوبت ہی تو اس صورت مین امتیاز منی کا شہوت اور جہندگی اور سستی بدن
سی ہوتا ہی اور بیمار کیلیے شہوت اور سستی بدن کافی ہی مطلب تیسرا غسل کی شرطون
کی بیان مین مخفی نرہی کہ غسل مین چند شرطین ہین پہلی مکان کا مباح ہونا دوسری پانی
کا طاہر اور مطہر اور مباح اور مطلق ہونا تیسری ہر عضو کا قبل دہونی کی پاک ہونا

چوتھی نیت کرنا اور چاہیے کہ غسل ترتیبی مین سر اور گردن دھونی سی قبل نیت کری بعد اسکی
داہنی جانب کو دھوئی پھر بائین جانب دھوئی اور تمام ناف اور عورتین کو دونو طرف کی دھونین
شامل کرلے اور غسل ارتماسی مین کل بدن ڈبونی کے وقت نیت کری پانچوین غسل کرنیوالا
خود افعال غسل بجالائی لیکن اگر عاجز ہی تو معذور ہوگا چھٹے پانی کا تمام بدن پر جاری
کرنا ساتوین اوس چیز کا زائل کرنا کہ جومانع وصول آب ہو یا یہ کہ جلد تک پانی پہونچائی
آٹھوین حکم نیت پر باقی رہنا کہ قصد منافی یا قصد ریا نکری نوین پانی یا ظرف طلا یا نقرہ مین نہو
جیسا کہ بحث وضو مین مذکور ہوا دسوین غسل ترتیبی مین مراعات ترتیب لیکن غسل ترتیبی مین موالات
شرط نہین ہی اور غسل ارتماسی اوسی کہتی ہین کہ تمام بدن دفعتہً پانی مین پہونچائی تاکہ پانی کل بدن پر
محیط ہوجائی اور سب بدن کا پانی سی باہر ہونا ضرور نہین ہی بلکہ ہوسکتا ہی کہ پانی مین یا پانی کے
نیچے غسل ارتماسی بجالائی اور اپنی تئین حرکت دی مؤلف کہتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ پانی مین
نیت غسل کری اور اپنی تئین بقصد غسل حرکت دی تو غسل ارتماسی ہوجائیگا مگر احوط یہ ہی
کہ تمام بدن پانی سے باہر ہو اور سوائی غسل جنابت کی باقی غسلونمین قبل غسل خواہ بعد
غسل وضو کرنا واجب ہی اور اگر کسی شخص کو دو یا دو سی زیادہ غسل واجبی درپیش ہون
تو ایک غسل بعوض کل غسلون کی مجزی و کافی ہی اور اسیطرح اگر دو یا دو سی زیادہ غسل سنتی کرنا
منظور ہون تو سب غسلونکی عوض مین ایک غسل کفایت کریگا اور اگر غسل واجب اور سنت دونو
جمع ہون اور نیت دونو کی کری تو بھی کافی ہی اور اگر نیت غسل واجب کی کری تو یہ غسل
غسل سنت کی لیی بھی کافی ہوگا اور اگر چند غسل واجبی جمع ہون اور اونمین غسل جنابت بھی ہو
تو قصد غسل جنابت کفایت کریگا اور غسل جنابت کی وجہ سے وضو ساقط ہوجائیگا اور غسل ارتماسی
روزہ دار و محرم اور صاحب جبیرہ کی لیی صحیح ہوگا اسواسطی کہ جبیرہ پر بعوض دھونیکے
مسح کرنیکی تکلیف ہی لیکن احکام جنب پس آٹھ چیزین جنب کو قبل غسل جائز نہین ہین پہلے
نماز واجب و سنت دوسرے طواف کعبہ تیسرے مس کتابت قرآن حتی اعراب

اور سیطرح بنا بر احتیاط چہونا اسم خدا اور چودہ معصومونکی نامونکا جایز نہین ہی اگرچہ کوئی دلیل
واضح پائی نہین جاتی چوتہی داخل ہونا مسجد مکہ معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ مین پانچوین ٹہرنا سب
مسجدون مین چہٹی پڑہنا اون سورونکا کہ جنمین سجدہ واجب ہی اور اگر سورہ ہائی عزائم پڑہی تو سجدہ
واجب ہوگا ساتوین روزہ رکہنا آٹہوین کوئی چیز مسجد مین رکہنا اور صاحب حیض و نفاس
پر بہی یہ سب چیزین حرام ہین اور اگر کسی شخص سی غسل ترتیبی مین حدث اصغر صادر ہو تو
اقوی صحت غسل ہی بدون وضو انشاء اللہ تعالی لکن احوط یہ ہی کہ بعد اتمام غسل وضو کرلے

مطلب چوتہا بیان تیمم مین مخفی نرہی کہ اگر وضو اور غسل ممکن نہو تو چند صورتون مین تیمم
واجب ہوجائیگا پہلی نا یابی آب دوسری اوس صورت مین کہ پانی تک پہونچنا ممکن نہو
خواہ بسبب خوف درندہ خواہ چورون کی ڈر کی وجہ سی خواہ ایسی چیز ممکن نہو کہ جس سے
پانی کہینچ سکی تیسری اوس صورت مین کہ استعمال آب سی خوف ضرر ہو یا خوف طول مرض
ہو خواہ مرض پیدا ہوجانی کا ڈر ہو اور اگر از روی وسواس نہو تو اس باب مین شک بہی
معتبر ہوگا چوتہی پانی کی قیمت کا میسر نہونا خواہ یہ سبب ہو کہ مالک اسقدر پانیکی قیمت طلب
کری کہ اوس مقدار کا دینا اس شخص کی حسب حال باعث ضرر تصور کیا جائی خواہ کوئی
اور سبب ہو پانچوین خوف تشنگی چہٹی استعمال مین پانی کی احتمال درد شدید پیدا ہونیکا ہو یا
موافق عادت بسبب پانی کی گرمی یا سردی کی تحمل نہو سکی اور چارہ کار بہی عسیر و دشوار
ہو اور اگر پانی کی استعمال کی وجہ سی ہاتہہ کی جلد شق یا سخت ہوجائی کہ دیکہنی والی کو
بری معلوم ہو تو بہی استعمال آب لازم نہوگا ساتوین پانی کا حاصل کرنا باعث ذلت ہو
کہ وہ ذلت اس شخص کے مناسب حال نہو آٹہوین وقت وضو اور غسل کی گنجایش نرکہتا ہو
نوین بدن یا کپڑا اوس نجاست سی نجس ہو کہ جو معفو نہین ہی اور پانی غسل یا وضو اور
ازالہ نجاست دونون کی واسطی کافی نہو اسوقت مین لازم ہی کہ نجاست کو دہولی اور
وضو یا غسل کی لئی تیمم کری اور تیمم مین چند چیزین واجب ہین پہلی مباح ہونا

مکان تیمم کا دوسرے خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم خاک مین ہی مثل پتھر
وغیرہ کے تیسرے طاہر اور مباح اور خالص ہونا خاک کا چوتھے
قبل تیمم اعضائے تیمم کا پاک ہونا پانچوین تعین بدلیت نیت قربت
کرنا چھٹے دور کرنا اوس چیز کا کہ جو اعضائے تیمم مین وصول خاک
سے مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ ساتوین مجرد نیت دونو کف دست
ایک دفعہ واحدہ مین خاک پر مارنا آٹھوین مسح پیشانی اوس مقام سے
کہ جس مقام سے موئے سر اوگتے ہین تا ابرو و بیخ بینی اور چاہیی کہ ابتدا
جانب اعلی سے ہو اور دونو ہاتھ اوپر سے نیچے تک سیدہے
کھینچتے ہوئے آئین اور عرض مین ہاتھون کا کھینچنا نہ چاہیے جیسا کہ
عوام مین متداول ہی اور مسح مین دونو جنبین اور بھونکا داخل کرنا احوط ہی
نوین مسح دہنی پشت دست کا باطن سی بائین ہاتھ کر اور بائین پشت دست کا
باطن سی دہنی ہاتھ کے اسطرح واقع ہو کہ ممسوح ماسح نہو جای اور نہ ماسح نہونی پای
اور تیمم مین ایک ضرب کافی ہی خواہ تیمم بدل وضو ہو خواہ بدل غسل اور اگر کوئی شخص
نماز حاضر کی لیئے تنگ وقت مین تیمم کری تو اوسی تیمم سی دوسری نماز اول وقت مین
پڑہ سکتا ہی مثلاً اگر تنگ وقت مین نماز ظہر اور عصر کی لیی تیمم کری تو اوسی
تیمم سے اول وقت مین نماز مغرب پڑہ سکتا ہی اور جائز ہی کہ ایک تیمم سے متعدد
نمازین پڑہی خواہ قضا ہون خواہ ادا اور جس صورت مین کہ امید عذر کی
زائل ہونیکی نہو تو اول وقت مین تیمم کر کے نماز پڑہنا جائز ہی **مطلب**
پانچوان پانی کے اقسام مین واضح ہو کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلی آب جاری
اور وہ مراد ہی اوس پانی سے کہ جو زمین سے نکلی اور روان نہو اگرچہ زمین
ہی مین ہو اور وہ ملاقات نجاست سے نجس نہین ہوتا مگر بسبب

تغیر لیکن بعد زوال تغیر پاک ہوجاتا ہی اور حمام کی چھوٹی حوض اگر خزانہ سی متصل ہو تو وہ بھی حکم جاری مین ہین اور آب باران اور آب چشمہ اگرچہ جاری نہو لیکن محکوم بحکم جاری ہی دوسری آب استادہ پس اگر بقدر کر ہو تو نجس ہوگا مگر بسبب تغیر اور اگر وہ نجس ہونیکی تغیر زائل ہوجائی تو جسوقت تک دوسرا مطہر مثل آب باران یا آب جاری یا دوسرا کُر اوسپر جاری نہوگا اوسوقت تک وہ پاک نہین ہی اور مقدار کر موافق مساحت ساڑہی تین بالشت طول اور عرض اور عمق مین ہی کہ مجموعہ بیالیس بالشت متعارف اور سات ثمن ہوتی ہین تیسرے آب چاہ وہ نجس نہین ہوتا بدون تغیر اور اگر تغیر اوسکا بدون دوسری مطہر کے زائل ہوجائی تو پاک ہوجاتا ہی اور اگر اسقدر پانی کہینچین کہ تغیر زائل ہوجائی تو بھی پاک ہوجائیگا اور اگر کوئین مین نجاست گری اور پانی متغیر نہو بلکہ غیر نجاست بھی گرے تو بقدر معین پانی نکالنا سنت ہی تفصیل اوسکی اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہی چوتھی آب مضاف کہ قلیل اور کثیر اوسکا اگرچہ بقدر ایک دریا کی ہو ملاقات نجاست سے نجس ہوجاتا ہی مطلب چھٹا مطہرات مین اور وہ سولہہ ہین پہلی پانی دوسری آفتاب کہ یہ پاک کرتا ہی زمین اور خاک زمین اور دیوار اور حصیر اور درخت اور گھانس اور جمیع اشیای غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہون اور عین نجاست زائل ہوچکی ہو اور یہ کہا جای کہ آفتاب نے خشک کیا تیسری زمین کہ یہ پاک کرتی ہی پاؤن کی تلوی اور تہ کفش کو بشرطیکہ عین نجاست دفع ہوجای اور اگر نجاست بول کی ہو تو بسبب راہ چلنی اور زمین کی متصل ہونیکی وجہ سے طہارت حاصل ہوجائیگی بشرطیکہ رطوبت باقی نرہی چوتھی استحالہ کہ حقیقت نجس العین حقیقت طاہر العین سی مبدل ہوجای مثل سگ کی کہ نجس العین نمک زار مین گری اور نمک ہوجای پانچوین اسلام کہ یہ پاک کرتا ہی کافر کو نجاست کفر سی

چھٹی انقص کہ یہ کم ہونا دو حصہ آب انگور کا ہی جس صورت مین جوش آنی اور قوام حاصل ہو
تو بعد کم ہونی دو ثلث کی باقی طاہر ہو جائیگا ساتوین انتقال مثل اسکی کہ آدمیکا خون مچھر وغیرہ
کی شکم مین جائی بشرطیکہ وہ حیوان خون جہندہ نرکھتا ہو آٹھوین انقلاب مثل اسکی کہ شراب
سرکہ ہو جائی نوین آلات استنجا مثل کلوخ او رپتھر وغیرہ کہ مطہر مخرج غائط ہین دسوین زوال عین
نجاست بدن حیوان اور باطن انسان سی مثل باطن دہن و بینی گیارہوین تبعیت
مثل اسکی کہ کافر کا لڑکا مسلمانونکا اسیر ہوا اور ماں باپ اوسکی ہمراہ نہون اگر ہمراہ ہونگے تو
صدق تبعیت مشکل ہی اور مثل اسکی کہ میت کو تختہ غسل دین اور وہ کپڑا کہ بدن میت پر موجب
میت کو طاہر کرینگی تو بالتبع یہ دونو بھی طاہر ہو جائینگے بارہوین غایب ہونا کہ یہ رخت اور بدن
مسلم کا مطہر ہی بشرطیکہ اوس مسلم کو اپنی رخت و بدنکی نجاست کا علم بھی حاصل ہو اور دوسری شخص کو
احتمال طہارت بھی حاصل ہو جائی تیرہوین زوال تغیر ہی مثل اسکی کہ اگر آب چاہ یا آب حوض حمام نجاست
متغیر ہو جائی اور اوس تغیر آب چاہ کو نبع اور آب حوض حمام کو آب مادہ زائل کر دی تو یہ دونو پانی
پاک ہو جائینگے چودہوین استبرا کہ یہ اوس رطوبت مشتبہ کا جو بعد بول آتی ہی طاہر کرنیوالا ہی
پندرہوین استبرا اوس حیوانکا کہ نجاست خوار ہو کہ یہ اوسکی بول اور سرگین کو پاک کرتا ہی اور مراد
اوس استبرا سی یہ ہی کہ اوس حیوان کو چیز طاہر کہلاوین مثل اسکی کہ شتر کو چالیس روز اور گای کو
بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز بند کرین اور نجاست نہ کہانی دین
سولہوین غسل میت کہ مطہر بدن میت ہی اور نبی اور امام اور شہید کی میت قبل از غسل بھی
پاک ہی اور جسوقت پانی نہ ملی تو بعوض غسل تیمم کا مطہر بدن میت ہونا خالی از وجہ نہین ہی
بلکہ قوی ہی مثل غسل آب خالص کہ جسوقت سدر و کافور نہو تو ایک ہی غسل مطہر میت ہو جائیگا

مطلب ساتوان اقسام نجاسات مین اور وہ دس چیزین ہین پہلی اور دوسری بول
اور غائط حیوان حرام گوشت کہ جو خون جہندہ رکھتا ہو اور حلال گوشت کہ جو نجاست خوار
ہو قبل استبرا تیسری منی اوس حیوانکی جو خون جہندہ رکھتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو

چوتھی خون اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکھتا ہو حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت
پانچوین اور چھٹی کتا اور سور صحرائی ساتوین میتہ اوس حیوان کا جو خون جہندہ رکھتا ہو
سوای نبی اور امام اور شہید کے اور معصوم غیر امام بہی امام کے حکم مین ہی اور اجزا
میتہ بہی اگر حیات نی اوسمین حلول کیا ہی تو نجس ہین پس مثل بال اور ہڈی کے
پاک ہی اور باریک اجزا کہال کی کہ انسان کی بدن سی جدا ہوتی ہین اگرچہ اگر اوسمین
اونکی اذیت ہو اظہر اونکی طہارت ہی آٹھوین کافر حربی خواہ غیر حربی نوین شراب اور
ہر چیز نشہ کرنیوالی کہ بالاصل روان ہوا ور آب انگور بنا بر اظہر حکم مین نجاست کی ہی
اگر اوسمین جوش آوی اور قوام حاصل ہو دسوین فقاع کہ مراد جو کی شراب سے ہی
مطلب آٹھوان کیفیت تطہیر مین مخفی نہ ہی کہ اگر کسی ظرف مین کتا پانی پئی اور
آب قلیل سی اوسکو طاہر کرین تو چاہئے کہ پہلی مرتبہ اوسمین طاہر خاک ڈالین اور
سب جگہہ پہونچاوین یا ملین بلکہ بہتر یہ ہی کہ ایک مرتبہ خاک اور پانی ملا کے بہی دہوئین
بعد اوسکی دو مرتبہ پانی سے دہوئین اور بہتر یہ ہی کہ اگر ظرف کو کتا چاٹے یا جہوٹا
اوسکا کسے ظرف مین گری یا کوئی عضو اوسکا کسی ظرف مین داخل ہو جای
تو بہی اسی نہج سی پاک کرین اور جو ظرف کہ نجاست خوک اور شراب بلکہ مایع مسکر
یا دشتی چوہے کے مرجانیسے نجس ہو جائے تو اوسکا بہی سات دفعہ دہونا بہتر ہی
مگر آب کثیر مین ایکدفعہ دہونا کافی ہی لیکن تین دفعہ بہتر معلوم ہوتا ہی خواہ کسی ہی
نجاست سی نجس ہوا ور سوا ان نجاستونکی کہ جو مذکور ہوئی ہین اگر کسی ظرف کو پاک کرین
تو جائز ہی کہ تین دفعہ ظرف کو آب قلیل سے بہر دین اور پہینکدین بلکہ جائز ہی کہ تہوڑا
پانی ڈالین اور پانی کو حرکت دین تا کہ سب جگہہ پہنچ جائی بعد اسکی اوس پانی کو
پہینکدین اگر تین دفعہ یا دو دفعہ ایسا کرین تو وہ ظرف پاک ہو جایگا اور بنا بر قوی
موہنہ بہی ظرف کی حکم مین ہی اگر موہنہ نجس ہو جائی اور پاک پانی سی کلی کرین تو موہنہ

بھی طاہر ہو جائی گا اور جو چیز مونہہ مین نجس ہوگی وہ بھی پاک ہو جائی بشرطیکہ نجاست
باطن مین اوسکی نہ پہونچی ہو ہان خود مونہہ اور آب دہن محض زوال مین نجاست سی
پاک ہو جاتا ہی اور تین دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور اگر نجاست باطن ظرف مین پہونچی ہو تو
ظاہر اوسکا طاہر کرنے سی پاک ہو جاتا ہی اور نجاست باطن کی ظاہر مین سرایت
نہین کرتی اور اگر چاہین کہ باطن بھی پاک ہو تو ضرور ہی کہ اوس ظرف کو خشک کرین اور آب
کر یا جاری مین اتنی دیر تک رکھین کہ پانی عمق مین ظرف کی جای اور اگر لباس بول
طفل شیرخوار سے نجس ہو گیا ہو تو پانی کا ایک مرتبہ سب محل نجس مین پہونچانا کافی
ہی بشرطیکہ وہ لڑکا ہو اور لڑکی نہو اور اگر لڑکا ہو تو چاہیے کہ دو برس سے کم
ہو اور اکثر غذا اوسکی دودھ ہو اور بول غیر طفل مین دو مرتبہ دہونا آب قلیل سی اور
ہر مرتبہ نچوڑنا لازم ہی اور غیر بول مین ایک مرتبہ دہونا اور نچوڑنا کافی ہی لیکن آب کر اور
آب جاری اور آب باران مین نجاست بول ہو خواہ غیر بول ایک مرتبہ دہونا کفایت
کرتا ہی اور نچوڑنا لازم نہین ہی اور ازالہ نجاست مین زوال عین نجاست کافی ہی اگر چہ
رنگ یا بو باقی رہجای تو بھی مضائقہ نہین ہی اور کپڑا اگر رنگ خام رکھتا ہی اور نجس
ہو جای تو آب کثیر مین غوطہ دینی سی پاک ہو جاتا ہی بشرطیکہ آب مطلق اوسمین پہونچی
اور آب قلیل سی بھی پاک ہوتا ہی اگر پانی ڈالنی کی حالت مین اور پانی پہونچنی کے
حال مین اور نچوڑنے کے وقت وہ پانی مضاف نہو جای اور استعمال کرنا اور کسی چیز کا
ظروف خالص طلا و نقرہ مین رکھکر کھانا پینا حرام ہی لیکن وہ چیز کہ جسپر ظرف ہونا صادق
نہ آوی مثل سرپوش حلیم تو مضائقہ نہین ہی اور نقرہ کوب اور طلا کوب کا استعمال بی عیب ہی لیکن
احوط یہ ہی کہ لب کو مقام طلا اور نقرہ پر نہ پہونچاوی خاتمہ یہ باب طہارت کلا زبدۃ المقال و
سی نقل کیا گیا ہی چونکہ مبحث حیض و نفاس و استحاضہ و احکام اموات اوسمین نہ تھی لہذا رسالہ جناب نواب
الطاف حسن خانصاحب عظیم آبادی سی کہ جو ملاحظہ ممتاز العلما اعلی اللہ مقامہ مین گذرا تھا

اختصار انقل کیاجاتا ہی لکن عبارت مین کسیقدر فرق ہی اور کچھ مطالب کو کتاب نخبہ سے کہ جو مطابق فتاوی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی ہین زیادہ کیا ہی **فصل تیسری** بیان حیض مین شناخت اوسکی یہ ہی کہ خون حیض اکثر اوقات سیاہ رنگ اور گاڑہا اور گرم ہوتا ہی اور نکلنے کے وقت بزور اور بسوزش نکلتا ہی پس اکثر اوقات کی قید کا باعث یہ ہی کہ کبھی اوس خون سے آنہین یہ صفتین نہین پائی جاتین اور حقیقت مین وہ خون حیض ہوتا ہی اور حیض کا یہ ضابطہ ہی کہ تین دن سے کمتر اور دس روز سے زیادہ نہین ہوتا ہی اور اگر نو برس کے سن کے پہلے اور سن یاس کے بعد خون آئ تو وہ خون حیض نہین ہی اور بنابر مذہب بعض علما سن یاس بعد پچاس برس کے ہوتا ہی اور بعض علمائے دین نے تصریح کی ہی کہ قرشیہ اور نبطیہ کو بعد ساٹھ برس کے حیض منقطع ہوجاتا ہی اور سوا ان دو قومون کے اور عورتونکو بعد پچاس برس کے ایام یاس ہوتے ہین پھر خون حیض نہین آتا اور درمیان دو حیضون کے دس روز کا فاصلہ ہونا ضرور ہی کہ جسکو ایام طہر کہتے ہین اور ایام خون حیض کا دیکھنا ایام حمل مین بہی ممکن ہی یا نہ یہ مسئلہ اختلافی ہی غرض جب تک خون کا آنا موقوف نہو اور عورت اپنی تئین غسل سے طاہر نکرے نماز اور روزہ اور طواف خانہ کعبہ نہ بجالائے اور جو جو چیزین جنب پر حرام ہین وہ حائضہ پر بہی حرام ہین اور ایام حیض مین جو نماز قضا ہوئے ہو اوسکا پڑہنا ضرور نہین ہی کہ ایام حیض کی نماز معاف ہی مگر روزہ کی قضا لازم ہی اور اگر حالت حیض مین غسل کرے تو وہ غسل صحیح نہین ہی اور ایام حیض مین جماع کرنا قصداً اور دانستہ حرام ہی اور اگر حالت جماع مین عورت حائض ہوجائے تو مرد کو لازم ہی کہ فوراً مباشرت سے کنارہ کرے اور اگر کوئی شخص حالت حیض مین جماع کری خواہ شوہر ہو خواہ آقا تو کفارہ کے واجب ہونیمین اختلاف ہی لکن کفارہ دینا احوط ہی اور یہ کفارہ

عورت پر لازم نہین ہی ہرچند وہ عورت حالت حیض مین جماع کی لیے راضی ہی
ہوگئی ہو مگر راضی ہونیکی سبب سے گنہگار تو ہوگی لیکن کفارہ واجب نہوگا اور
یہ کفارہ اوس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق زکوۃ ہو اور طلاق دینا بہی حیض کے
ہنگام مین جائز نہین ہی بشرطیکہ عورت اور شوہر ایک شہر مین ہون اور اگر دونو
دو شہر و نمین ہون اور ایام حیض شوہر کو معلوم نہون تو طلاق دینی مین مضائقہ نہین
ہی اور اگر نماز پڑہنے مین حیض آجاوے تو چاہیے کہ اوسیوقت نماز ترک کرے اور
بعد فرصت قبل وقت نماز غسل کرے اور صورت غسل حیض بہی مثل جنابت کے ہے
مگر نیت مین بعوض جنابت غسل حیض کہے اور غسل جنابت مین وضو حرام ہی اور غسل
حیض مین واجب ہی اور وضو پیش از غسل حیض کرنا بہتر ہی **فصل چوتہی بیان**
غسل نفاس مین خون نفاس وہ خون ہی کہ عورتون کو جننی کے ساتہہ
یا بعد اوسکے آتا ہی خواہ لڑکا تمام الخلقہ ہو یعنے تمام عضو اوسکی درست ہون یا نہ حتی
کہ مضغہ گوشت بہی اگر پیٹ سے پیدا ہوا اور اوسکی ساتھ یا اوسکی بعد خون آوے
تو غسل نفاس اجماعًا واجب ہی اور اگر علقہ نکلا اور معلوم ہو کہ یہ مبدأ ولادت انسان ہے
تو بہی غسل واجب ہی اور اگر عورت بعد ولادت یا بعد اسقاط اوسی روز خون دیکہی
اور اوسی دن دس مین وہ خون موقوف ہوجای تو نفاس قرار پایگا اور جس صورت مین
دس دن تک موقوف نہو تو ولادت سی اٹھارہ دن تک احتیاط یہ ہی کہ ما بین احکام مستحاضہ
و نفاس جمع کری اور جو خون کہ لڑکا پیدا ہونیسی پہلی نکلی اگرچہ ایک پل بھر بہی پہلی ہو تو وہ نفاس
نہین ہی غسل نفاس اور احکام اوسکی لازم نہونگی اور جبتک کہ خون نہ آوی احکام نفاس جاری
نہونگی اور محض ولادت کافی نہین ہی بالاجماع اور کمی مدت نفاس کیواسطی حد مقرر نہین ہی
بلکہ اگر ایک لحظہ کی لیے بہی خون آئی تو غسل واجب ہوگا غرض جس عورت کیواسطی ایام حیض
کی عادت اور تعداد مقرر ہی کہ مثلاً اول یا نصف یا آخر ماہ مین اوسکو حیض آتا ہی اور چہہ یا سات

یا آٹھ روز رہتا ہی اگر خون اوسکا دس روز سے متجاوز نہوا ہو تو نفاس ہی اور جو دس دن سے متجاوز ہوگیا ہو تو جتنی روز اوسکو حیض رہتا تھا اوسقدر نفاس ہی باقی استحاضہ اور اگر دس روز سے کم عادت تھی اور نفاس مین دس تک خون آیا تو احوط یہ ہی کہ جتنی دن ایام عادت سی زیادہ گذری ہون اوسمین نفاس اور استحاضہ دونو کا عمل بجالاوی اور جناب شیخ مرتضی علیہ الرحمہ نی حاشیہ نجبہ مین لکھا ہی کہ اگر دس دن خون آوی تو نفاس قرار دی اور اعمال مستحاضہ بھی بجالاوی اور جناب حجۃ الاسلام میرزا دام ظلہ نے لکھا ہی کہ اولی جمع کرنا ہی یعنے اعمال نفاس و استحاضہ دونو اٹھارہ دن تک بجالائی اور جو چیزین کہ حیض مین حرام اور سنت اور مکروہ ہین اسمین بھی حرام و سنت و مکروہ ہین اور صورت غسل کی بھی مثل غسل حیض ہی فقط حیض کی جگہ نفاس کا قصد کرنا چاہیی

فصل پانچوین غسل استحاضہ مین

صورت خون استحاضہ کی یہ ہی کہ اکثر اوقات زرد اور سرد اور رقیق ہوتا ہی اور بعضی مجتہدون نی لکھا ہی کہ سستی کی ساتھ نکلتا ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ یہ سب اوصاف اوس خونمین ہوتی ہین اور حقیقۃً وہ خون حیض ہوتا ہی اور استحاضہ کا خون کئی طور پر آتا ہی پس عورت کو لازم ہی کہ امتیاز کری اگر روئی اوسیقدر خون آلودہ ہو کہ جسقدر فرج کے اندر تھی اور خون باہر نہ نکلے تو استحاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استحاضہ قلیلہ پر لازم ہی کہ ہر نماز کیواسطی ظاہر فرج کو دہوئی اور روئی کو تبدیل کر کی دوسری روئی رکھی اور ہر نماز کیواسطی وضو کری اور اگر روئی سی پھوٹ کر دوسری طرف خون پہونچا ہو اور بہنی کی نوبت نہ آئی ہو تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی اسکا حکم یہ ہی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین واجب ہین وہ سب بجالائی اور جو لتہ روئی کی بعد ہی اوسکو بھی بدلڈالی علاوہ اوسکی ایک غسل نماز صبح کیواسطی کری بشرطیکہ قبل نماز صبح خون کو بصفت متوسطہ دیکھا ہو اور اگر بعد نماز صبح استحاضہ متوسطہ ہو تو بھی ایک غسل احتیاطا نماز آیندہ کیلیی بجالاوی اور اگر خون لتہ کو دوسری طرف تر کر کی بہنکلی تو وہ استحاضہ کثیرہ ہی جس عورت کو استحاضہ کثیرہ ہوا اوسپر واجب ہی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین وہ سب بجالائے

اور سوائی اسکی ایک غسل نماز ظہر اور عصر کی واسطی اور ایک غسل نماز مغرب اور عشا
کی لیئی اور ایک غسل نماز صبح کی واسطی بقصد واجب بجالائی اور لتہ کو احتیاطا
بدل ڈالی اور اگر ان نمازون مین فرق کیا چاہی کہ ہر وقت کی نماز علیحدہ پڑہے
تو ہر نماز کے واسطی ایک ایک غسل اور ہر غسل کی ساتھ وضو کری اور مقتضائی
احتیاط یہ ہی کہ وضو مین قربت کی نیت کری اور پیش از غسل وضو کرنا احوط و بہتر ہی
اور جب خون مختلف ہو کبھی کثیرہ اور کبھی غیر کثیرہ تو اوسکی حکم مین علمانی اختلاف کیا ہی
قول احوط یہ ہی کہ قبل نماز اگر ایک لحظہ بہی کثرت خون پائی جاوی تو اوس نماز کے
لیے استحاضہ کثیرہ کے احکام کی رعایت کرے اور جب مستحاضہ اعمال استحاضہ بجالاوی
تو وہ پاک عورت کی حکم مین ہی اور جو کچہ پاک عورت پر مباح ہی وہ اوسپر بہی مباح
ہوتا ہی اور اگر ان اعمال کی بجالانے مین کسی چیز مین بہی خلل ہوگا تو اوسکی نماز صحیح
نہین ہی اور جبکہ غسل مین خلل ہوا تو اوسکا روزہ بہی بنا بر مشہور صحیح نہین ہوگا اور
زن روزہ دار کو لازم ہی کہ اس غسل کو صبح کی قبل بجالای اور اوسی غسل سی صبح کی
نماز پڑہی اور اگر غسل و وضو مین خلل کری تو اوسی کتابت قرانکا بہی مس کرنا جائز
نہین ہی اور بعض علمانی لکہا ہی کہ اعمال مقررہ کی قبل خصوص غسل سی پہلی مباشرت
اوسکی ساتھ کرنا جایز نہین ہی اور یہ احوط ہی اور اگر نماز پڑہی اور اعمال مقررہ مین خلل
کیا ہو تو اوسکی قضا لازم ہی اور اگر غسل مین خلل کیا ہو تو روزہ کا بہی یہی حال ہی اور
ان اعمال سی پہلی مساجد مین داخل ہونا احوط ہی اور لازم ہی کہ بعد غسل اس امر مین
کوشش کرے کہ بدن تک اور کپڑے تک اوسکی خون نہ پہونچی اور باوجود کوشش
اگر خون پہونچ جاوے تو مضائقہ نہین رکہتا

فصل چہٹی بیان احکام اموات مین

اور اسمین پانچ مقصد ہین مقصد پہلا احکام مرض و کیفیت احتضار مین اکثر اس مقصد
مین حلیۃ المتقین و زاد المعاد سی مطالب نقل کئی گئی ہین چاہئی کہ جب بیمار پڑ تا کہ موت

ظاہر ہون تو اپنے احوال پر متوجہ ہو اور گناہوں سے توبہ کرے اور افعال گذشتہ پر نادم و پشیمان ہو اور قصد کرے کہ اگر زندہ رہونگا تو پھر مرتکب معصیت نہونگا بعد اسکے حقوق خالق و مخلوق کے بارے مین وصیت کرے اور جو حق اوسکے ذمہ ہون ادا کرے اور دوسرون پر نہ چھوڑے پس اپنے ثلث مال مین وصیت کرے کہ خویشان پریشان کو اوسکے اور فقرا و مساکین کو اور امور خیر مین وہ مال تقسیم کیا جائے بعد اسکے برادران ایمانی سے اپنی برارت ذمہ کا خواستگار ہو اور جسکی غیبت کی ہی یا جسکو اذیت پہونچائی ہی اگر وہ شخص حاضر ہو تو اوس سے التماس عفو کرے اور اگر غائب ہو تو اون شخصون سے جو حاضر ہین التماس کرے کہ اوسکو راضی کرین اور اوسکے لیے طلب آمرزش کرین اور چاہیئے کہ اطفال اور عیال کی لیے بعد توکل بجناب اقدس الہی ایک شخص امین سے وصیت کرے اور اوسے اپنی اولاد کے لیے وصی قرار دے اور کفن طلب کرکے شہادتین اور اقرار امامت ائمہ علیہم السلام اور جو جو دعائین وارد ہوی ہین تربت امام حسین علیہ السلام سے اوپر لکھوائے اور مومن کے لیے سنت ہی ہمیشہ اپنے پاس کفن موجود رکھے اور ہر وقت امیدوار رحمت الہی اور شفاعت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور ائمہ ہدی علیہم السلام رہے اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ اپنے اعتقادات کا کاغذ اسطرح درست کر رکھے کہ مومنونکو حاضر کرے اور اپنے اعتقاد پر اونسے گواہی لیوے اور اسطور سی لکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر لکھے یہ دعا کاغذ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمَّوْنَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

بعد اسکے نام اپنا لکھے اور نام باپ کا بھی لکھے اَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهٗ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ اَئِمَّةٌ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ رَسُوْلُهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلِفُهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ مُؤَدِّيًا لِاَمْرِ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِبْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ وَاِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَّةٌ عَلٰى عِبَادِهٖ ۔۔ بعد اسکے اوس پارچہ کاغذ کو لپیٹے اور اپنی مُہر کرے اور اون سب گواہوں سے کہے کہ وہ بھی مُہر کریں اور چاہیے کہ یہ کاغذ میت کے جریدہ کے ساتھ داہنی طرف رکھا جائے اور جب آثار احتضار ظاہر ہوں تو جان کندن آسان ہونے کے لیے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَعْصِيَتِكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور چاہیے کہ اولاد اور اقارب اور برادران مومن محتضر کو حالت احتضار میں اکیلا نچھوڑیں اور اوسکے سامنے سورہ یٰسین اور سورہ والصافات

سارے عقائد حقہ اسکو [illegible] صفات ثمانیہ حق تعالی اور رسالت
جناب رسول خدا صلعم اور امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام تفصیل اور اعتقاد بہشت و دوزخ
اور سوال قبر اوسے مکرر تلقین کریں اور یاد دلائیں تاکہ یہ اعتقادات وہ خود زبان پر جاری
کرے اور اگر خود نہ ادا کر سکے تو اوسکے سامنے بیان کریں بلکہ دعائے عدیلہ کہ تمام عقائد حقہ پر
مشتمل ہے پڑہیں اور اگر عربی نجانتا ہو تو معنے اوسکے سمجھائیں کہ وقت مفارقت روح شر
شیطان سے محفوظ رہے اور دین حق سے گمراہ نہو دعائے عدیلہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا
الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ
لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ
وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ
مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ
هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ
وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ
سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهٗ
قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَآؤُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ
وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ
لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهٖ وَلَا مَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهٖ وَلَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهٖ وَلَا
مَهْرَبَ مِنْ حُكُوْمَتِهٖ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهٖ وَلَا مَنْجَا مِنْ
نَقِمَاتِهٖ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهٗ اَزَاحَ

اَلْعِلَلِ فِي التَّكْلِيْفِ وَسَوَّى التَّوْفِيْقَ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَالشَّرِيْفِ
مَكَّنَ اَدَاءَ الْمَاْمُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ
اِلَّا بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا اَبْيَنَ كَرَمَهُ وَاَعْلٰى شَاْنَهُ
سُبْحَانَهُ مَا اَجَلَّ نَيْلَهُ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهُ بَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ
وَنَصَبَ الْاَوْصِيَاءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ
الْاَنْبِيَاءِ وَخَيْرِ الْاَوْلِيَاءِ وَاَفْضَلِ الْاَصْفِيَاءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَاءِ
مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا
اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ اَنْزَلَهُ اِلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِيْ نَصَبَهُ يَوْمَ
الْغَدِيْرِ وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَبْرَارَ
وَالْخُلَفَاءَ الْاَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهٖ
سَيِّدُ اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللهِ
الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ
ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوْسٰى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ
الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَى الَّذِيْ
بِبَقَائِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ
وَبِهٖ يَمْلَاُ اللهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَاَشْهَدُ
اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِيْضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَمَوَدَّتَهُمْ
لَازِمَةٌ مَقْضِيَّةٌ وَالْاِقْتِدَاءَ بِهِمْ مُنْجِيَةٌ وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِيَةٌ
وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ وَشُفَعَاءُ يَوْمِ الدِّيْنِ وَاَئِمَّةُ
اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَاَشْهَدُ
اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَاءَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ

دعای عدیلہ

حقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِيْ وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَعَفْوُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّي اعْتَقَدْتُ تَوْحِيْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَاَوْصِيَائِهٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ بِهٖ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَفِي الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بعد اسکے چاہیے کہ اوسکو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا دین اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور واجب ہی کہ وقت احتضار پاؤن اوسکے قبلہ کی طرف پہیرین تا کہ ملائکہ رحمت اوسپر نازل ہون اور چاہیے کہ شخص جنب یا حایض اوسکے پاس نہ آوے کہ ملائکہ انسے نفرت کرتی ہین اور جب نزدیک ہو کہ روح اوسکے قالب سے پرواز کرے تو اوسپر ہاتھ رکہین حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک صاحبزادہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا حالت احتضار مین تہا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام گوشہ خانہ مین بیٹھے تھے جو کوئی اوس صاحبزادے کے پاس جاتا تہا حضرت منع کرتے تھے کہ اسپر ہاتھ نہ رکھو کہ یہ اس حال مین نہایت ناتوان ہی اور جو شخص کہ اسپر ہاتھ رکہیگا مثل اسکے ہی کہ اوسنے اسے قتل کیا اور

اگر محتضر کے ہاتھ یا پاؤن کو حرکت ہو تو ہونے دے اور اگر جان کندن دشوار ہو تو
اوسکو اوس مقام مین لیجائے کہ جہان وہ اکثر نماز پڑہتا تہا اور اوسکو بیلے پر لٹائے او
کلمات فرج تلقین کرے اور کلمات فرج یہ ہین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ
الْاَرَضِیْنَ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور سنت ہی کہ آسانی جان کندن کے لیے اس دعا کو تلقین کرے
یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْا عَنِ الْکَثِیْرِ اقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی
الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور جب روح مفارقت کرے تو سنت
ہی کہ میت کے منھ کو اور آنکھو نکو بند کر دین اور ہاتہونکو اوسکے پہلو مین دراز کر دین
اور میت پر چادر اوڑہا دین اور اوسکے قریب قرآن پڑہین اور اوسہا مین تعجیل کرین
اور مومنون کو اطلاع دین تاکہ وہ جنازہ پر حاضر ہون اور مجلسی علیہ الرحمۃ زاد المعاد
مین لکہتے ہین کہ حدیث حسن مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب مومن کو
قبر مین رکہتے ہین تو اوسکو ندا کیجاتی ہی کہ پہلے عطیہ جو تجہکو دیا گیا وہ بہشت ہی او
پہلے عطیہ ان لوگون کو جو کہ تیرے جنازہ کے ہمراہ ہین دیا گیا وہ آمرزش گناہ ہی دوسری
حدیث مین منقول ہی کہ پہلے تحفہ مومن کو قبر مین جو دیتے ہین وہ آمرزش ہوتی ہی کہ جو ہمراہ
جنازہ تہی تیسری حدیث مین مذکور ہی کہ جو شخص جنازہ مومن کے اوسوقت تک ہمراہ رہے
کہ جب تک اوسکو دفن کرین تو حقتعالی بروز قیامت ستر فرشتون کو اوسپر معین فرمائیگا
تاکہ اوسکی ہمراہی کرین اور اوسکے لیے قبر سے تا موقف حساب استغفار کرین اور ایک
حدیث مین منقول ہی کہ جو شخص ایک جانب جنازہ کا اوٹہائے تو پچیس گناہ کبیرہ اوسکے
بخشدیے جائینگے اور اگر چارون طرف اوٹہائے تو گناہون سے پاک ہو جائیگا
اور چاہیے کہ جنازہ کو چار آدمی اوٹہاوین اور جو شخص کہ تشییع جنازہ کری تو بہتر ہی

کہ پہلے داہنے ہاتھہ کو میت کے کہ بائین طرف جنازہ کے ہوتا ہو دکہنے کاندہے پر اوٹہائے
بعد اسکے داہنے پاؤن کو اوسکے اپنے داہنے کاندہے پر اوٹہائے پہر پشت جنازہ کیطرف
سے آوے اور بایان پاؤن میت کا کہ داہنی طرف جنازہ کے ہی بائین کاندہے پر اوٹہاوے
پہر بایان ہاتھ اوسکا کہ داہنے جانب جنازہ کے ہی بائین کاندہی پر اوٹہائے اور جنازہ
کے پیچہے یا پہلو مین چلے اور اگر یہ منظور ہو کہ جو لوگ جنازہ اوٹہائے ہین اونکے عوض مین
اور اشخاص جاکر جنازہ اوٹہائین تو چاہیے کہ یہ اشخاص جنازہ کے آگے سے جائین اور
پیچہے جنازے کے یا پہلو مین جنازے کے چلین اور اسیطرح تربیع کہ
جسکی کیفیت سابق ازین بیان ہو چکی ہے اوسی نہج مذکور سے
بجالائین اور جنازہ اوٹہانے کے وقت یہ دعا پڑہین بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور آگے آگے جنازہ کے چلنا اور
سوار ہو کر چلنا اور جنازہ کو تیز لیجانا اور جنازہ کے ہمراہ مجمر روشن کرنا اور حالت مشایعت
مین ہنسنا اور حرف باطل زبان پر جاری کرنا یہ سب امور مکروہ ہین اور جو شخص کہ جنازہ
کو دیکہے تو یہ کلمات کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ
زِدْنَا اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ

مقصد دوسرا آداب غسل میت مین جب میت کو غسل دینے کے مقام پر لائے تو بہتر ہی
کہ اوسکو تختہ پر لٹائے اور غسل دینے کے وقت پاؤن میت کے قبلہ کی طرف کرے جسطرح
کہ وقت احتضار روبقبلہ کیے جاتے ہین اور بعض علما استقبال قبلہ واجب جانتے ہین
اور چاہیے کہ باستثنائے وقت نماز میت کو ہر حال مین روبقبلہ رکہین اور وقت غسل
بدن میت سے لباس اوتارنا اولی ہی اور پیراہن مین ہی غسل ہو سکتا ہی بشرطیکہ ساتر
عورتین ہو اور تنہا لنگ مین بلا پیراہن ہی غسل ممکن ہی مگر بہتر یہ ہی کہ فقط عورتین مستور ہون
اور تمام جسم برہنہ ہو بہر حال ستر عورتین واجب ہی اور جب بدن میت سے پیراہن اوتارنا

منظور ہو تو پاؤن کیطرف سے اوتارین اور اگر تنگ ہو تو اوسکے وارث سے اجازت لیکے
پہاڑ ڈالین اور سنت ہی کہ ایک گڑہا رو بقبلہ کہود دین کہ غسل کا پانی اوسمین جمع ہو اور مکان
یا خیمہ کے اندر غسل دین کہ درمیان میت اور آسمان حائل رہی اور آب گرم سے نہلانا
مکروہ ہی اور لازم ہی کہ تینون غسلون سے پہلے بدن میت سے ازالہ نجاست کرین اور
چاہیئے کہ غسل دینے والی دو آدمی ہون کہ ایک پانی ڈالتا جای اور دوسرا میت کو ایک
پہلو سے دوسری پہلو پر پلٹتا جائے اور سنت ہی کہ میت کی اونگلیون کو آہستہ آہستہ نرم
کرین اور اگر دشوار ہو اور ٹوٹنی کا خوف ہو تو اونگلیون کا سیدہا کرنا ضرور نہین ہی
اور واجب ہی کہ بعد ازالہ نجاست تین غسل دین اول آب سدر سے یعنی
بقدر مسمی بیری کی پتی پانیمین ملکر میت کو غسل دین بعد اسکے آب کافور سے
غسل دین بعد اسکے آب خالص سے غسل دین اور سنت ہی کہ پہلے میت کے ہاتہونکو
نصف ذراع تک تین مرتبہ دہوئین اور عورتین کو بہی اوسکی تین مرتبہ کف سدر
یا اوشنان سے دہومین اور پانی زیادہ صرف کرین کہ خوب پاک ہوجائی اور ہاتھ کے
کوئی کپڑا لپیٹ لین تا عورتین سے مس نہو بعد اسکے پیٹ پر باہستگی ہمواری
ہاتہ رکہین اور اوپر سے نیچے کہینچین تا جوکچہ کہ فضلہ ہو وہ دفع ہوجاے اگر فضلہ نکلے
تو پہر مخرج کو دہوئین اور اگر عورت حمل سے ہو اور بچی کے نکل آنی کا خوف ہو تو ہاتہ نہ پہیرین
اور چاہیئے کہ میت کا سر اور ڈاڑہی غسل سے پہلے کف سدر سے دہوئین اور احتیاط
یہ ہی کہ میت کو وضو کرائین اور بعد ان امور مذکورہ کے غسل شروع کرین اور سنت ہی کہ
غسل دینی والا میت کے دہنی طرف کہڑا ہو اور اسطرح نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین
اس میت کو آب سدر سے واجب قربۃً الی اللہ اور زاد المعاد مین جناب علامہ مجلسیؒ
نے فرمایا ہی کہ اگر ایک شخص پانی ڈالنی والا ہو اور دوسرا میت کو حرکت دیتا ہو تو احوط
یہ ہی کہ دونو غسل کے نیت کرلین بعد اسکے پہلے سر و گردن میت کو آب سدر سے

دہوئین آور سنت ہی کہ تین مرتبہ دہوئین پہر میت کو بائین پہلو لٹائین آور داہنی طرف کو اوسکی دہوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین اور جو شخص کہ میت پر پانی ڈالتا ہی چاہیے کہ تسلسل پانیکا موقوف نکرے جبتک کہ پاؤن تک نہ پہونچے اور پانی گرانے کے وقت میت کی پیٹ پر ہاتھ پہیرے اور میت کا ہاتھ پہلو سے جدا کرے کہ پانی کل مقامات پر پہنچ جائے اور لنگی کے نیچے سے عورتین پر اور ران اور سب اعضا پر پانیکا جاری ہونا ضرور ہی بعد اسکے میت کو داہنی پہلو پر لٹائے اور بائین جانب بہی اسیطرح دہوئے اور آب سدر مین بقدر مسمی سدر کا ملانا کافی ہی اسقدر بیری کی پتی نہ ملائے کہ وہ پانی مضاف کہلائے بعد اسکے میت کو چت لٹائین اور ظروف آب دہو ڈالین کہ اثر سدر اوس سے دور ہو جائے آور غسال بہی ہاتہونکو اپنی دہوئے پس تہوڑا کافور چور کرکے پانی مین ملاوین اور ہاتہون کو اور عورتین میت کو اسیطرح کافور کے پانی سے تین تین دفعہ دہوئین اور آہستہ آہستہ پیٹ پر ہاتھ کہینچین اور بہتر یہ ہی کہ جسوقت میت کی پیٹ پر ہاتھ کہینچین تو اوسکے سر کو بلند کرین تاکہ فضلات نکل جائین پہر نیت کرے کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب کافور سے اسلیے کہ واجب ہے قربۃً الی اللہ اور مثل غسل سدر غسل کافور بہی دین یعنے سر میت کو دہووین پہر داہنی جانب پہر بائین جانب دہوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین جیسا کہ غسل سدر مین بیان ہوا اور غسال بعد فراغ پہلے اپنے ہاتہون کو دہوئے بعد پانیکی ظروف کو دہوئے تاکہ اثر کافور برطرف ہو جائے اور اگر آب خالص کے لیے دوسرا ظرف ہو تو بہتر ہی پہر ہاتھ اور عورتین میت آب خالص سے دہوئے آور نیت کرے کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب خالص سے واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکے اوسی نہج سے کہ جو مذکور ہو چکی ہی غسل دے پس اگر نجاست نکلنے کا خوف ہو تو تہوڑی سی روئی مخرج پر رکہے اور کپڑے سے بدن میت کو

خشک کرے اور اگر غسل دینے والا تکفین سے کے لیے غسل کرے تو بہتر ہی اور چاہیے
کہ غسل دینے کی حالت مین غسال مکرر یہ کہتا جائے رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

مقصد سوم کفن میت کے بیان مین جب غسل میت سے فارغ ہون
تو اسطرح کفن میت درست کرین کہ پہلے دوسرتاسری زمین پاک پر بچھاوین بعد اسکے
پیراہن اوسپر رکھین اسطرح کہ آدہا اوپر سے اولٹ دین اور بعد اسکے لنگ اور
ران پیچ اپنی جگہ پر بچھائین اور میت کو اوسپر لٹائین اور ایکطرف ران پیچ پہاڑ کر
مردہ کی کمر مین باندہین اور دُبر و فرج میت پر روئی رکھین اور دوسرا سرا ران پیچ
کا نیچے سے نکال کر مثل لنگوٹ کے باندہین اور مردی کے دونو رانین اوس سے
لپیٹین اور جہان ران پیچ تمام ہو سرا اوسکا اوسکی تہون مین چہپا دین اور واجب
ہی کہ میت کو کافور سے حنوط کرین یعنی سات موضع سجدہ مین کافور ملین اور وہ یہ ہین
پیشانی دونو ہتیلیان دونو زانو دونو پاؤن کے انگوٹھے اور احوط ہی کہ ناک پر بہی
کافور ملین بعد اسکے لنگ باندہی اور پیراہن پہنائے اور سنت ہی کہ دو جریدے یعنی
درخت خرما اور اگر میسر نہو تو بیر یا انار کے درخت کے دو لکڑیان تر و تازہ والا درخت
بید سادہ کی بقدر ایک ہاتھ کے کفن مین رکھی ایک لکڑی جانب راست میت پیراہن
مین متصل بدن اور دوسری جانب چپ پیراہن سے باہر اور سرتاسری کی اندر رکہدی
اور چاہیے کہ سرے دونو کے میت کی چنبر گردن تک پہونچین اور اگر ان درختہائے
مذکور کی تر لکڑی میسر نہو تو جس درخت سے چاہے دو لکڑیان لیکر رکہدی بغر ملیکہ وہ لکڑیان
تر و تازہ ہون اور اگر جریدتین پر بہی روئی لپیٹین تو خوب ہی کہ تری اوسکی جلد برطرف نہو
اور سنت ہی کہ خاک کربلا سے دونو جریدون پر شہادتین لکہین اور عورتون کے
لیے سینہ بند زیادہ کرنا بہتر ہی کہ اوس سینہ بند سے پستان باندہی جائین اور
گرہ پیٹھ پر دیجائے بعد اسکی پیراہن پہناوین اور مرد کی میت کے لیے عمامہ سنت ہے

اور چاہیے کہ عمامہ تحت الحنک ہی رکھتا ہوا اور عمامہ کے دونو سرے ٹھڈی کی نیچی سی نکال کر میت کے سینہ پر اس طورشے رکھی جائین کہ ایک سرا داہنی طرف سے لاکر بائین جانب سینہ پر رکھدیا جائے اور دوسرا سرا بائین طرف سے نکال کر داہنی جانب رکھدیا جائے اور اگر عورت ہو تو عمامہ کے عوض مین اوسکے سر پر مقنعہ باندھا جائے بعد اسکے میت کو ایک سرتاسرے مین لپیٹین پھر دوسرے سرتاسرے مین لپیٹین اور کفن اصل مال میت سے ہی لیا جاسکتا ہی گو میت قرضدار ہوا اور چاہیے کہ کفن میت حریر محض اور پوست اور پشم کا نہو بلکہ سوت کا ہوا اور سفید رنگ ہوا اور کپڑا اچھا اور قیمتی ہو **مقصد چہارم نماز میت کے بیانمین** واضح ہو کہ تمام احکام میت غسل سے دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب مسلمانون پر تکفل امور میت واجب ہی لکن جسوقت ایک شخص ہی متکفل ہو جائیگا تو سب کی وجوب ساقط ہو جاتا ہی از انجملہ ہر شیعہ اثنا عشری کی میت پر کہ جو بالغ ہو یا جس لڑکے کا پوری چھ برس کا سن ہو تو موافق مذہب مشہور نماز اوسپر واجب ہی اور پیشنماز کو لازم ہی کہ رو بقبلہ کھڑا ہوا اور سر جنازہ پیشنماز کے جانب دست راست ہو اور باقی مومنین پیشنماز کے پیچھے کھڑے ہون اور اگر مرد کی میت ہو تو پیشنماز کو مقابل کمر کھڑا ہونا بہتر ہی اور اگر عورت کی میت ہو تو بنابر مشہور سینہ کے برابر کھڑا ہونا چاہیے اور واجب ہی کہ پیشنماز نیت کرے کہ مین اس میت حاضر پر نماز پڑھتا ہون واجب قربۃً الی اللہ اور پانچ تکبیرین اس قسم سے کہے کہ پہلی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکے دوسرے تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر تیسری تکبیر کہے اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس پانچویں تکبیر کہے اور نماز سے فارغ ہو اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَتُ عَبْدِكَ وَابْنَتُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر نابالغ لڑکے کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور اگر منافق اور بدمذہب کی میت ہو اور بضرورت نماز پڑھنے کا اتفاق ہو تو اوسپر چار تکبیریں بدستور کہے مگر یہ کہ بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَخْزِ عَبْدَكَ فِيْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِهٖ حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يُوَالِيْ اَعْدَائَكَ وَيُعَادِيْ اَوْلِيَائَكَ وَيُبْغِضُ اَهْلَبَيْتِ

نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اور پانچوین تکبیر نہ کہے اور اگر مستضعف اور ضعیف العقل کی میت ہو کہ جو مذاہب مین تمیز نہ کرتا ہو اور شیعون سے اوسکو بغض بہی نہو تو اوسکے لیے چوتہی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور سنت ہی کہ جبتک جنازہ کو نہ اوٹہا لیجائین اوسوقت تک ہر شخص اپنے مقام پر کہڑا رہے خصوصًا پیش نماز کو اوسکی مراعات زیادہ تر چاہیے

مقصد پانچوان آداب دفن میت مین سنت ہی کہ جب تک میت کو قبر مین دفن نکرلین اوسوقت تک نہ بیٹہین اور میت کا دفن کرنا بہی واجب کفائی ہی اور اقل دفن یہ ہی کہ میت کو اسقدر خاک مین چہپا دین کہ جثہ اوسکا جانورون سے محفوظ رہی اور بوئے بد منتشر نہو اور سنت ہی کہ بقدر قد آدم قبر کہودین اور قبر کے اندر جانب قبلہ لحد بنائین اور لحد اسقدر کشادہ ہو کہ میت اوسمین اوٹہکر بیٹہ سکے اور جب قبر کے نزدیک جنازہ پہونچے تو اگر مرد کی میت ہو تو جنازہ کو پائینتی رکہین اور اگر عورت کی میت ہو تو رو بقبلہ رکہین اور علما مین قول مشہور یہ ہی کہ جب قریب قبر جنازہ پہونچے تو جنازہ کو رکہدین پہر قریب تر لیجائین اسیطرح تین مرتبہ رکہکر چوتہی مرتبہ میت کو قبر مین لیجائین اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو تو اوسکے سر کو آگے کرین اور پائینتی سے قبر مین اوتارین اور اگر عورت ہو تو قبلہ کی طرف عرض قبر سے اوتارین اور جو شخص کہ قبر مین میت کو اوتارتا ہے چاہیے کہ اپنے بند قبا کہولڈالے اور اگر چادر یا ردا اوڑہے ہو تو اوتار ڈالے اور ننگے سر اور ننگے پاؤن قبر مین داخل ہو اور بہتر ہی کہ مرد کی میت کو اقارب قبر مین نہ اوتارین اور لکڑی یا تختہ وغیرہ سے قبر مین فرش کرنا یا میت کو مع تابوت دفن کرنا مکروہ ہی مگر اوس حالت مین مباح ہی کہ زمین سے پانی نکلتا ہو یا نمی حد سے زاید ہو اور سنت ہی کہ جب میت کو نزدیک قبر رکہین تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اور جب میت کو قبر مین رکہین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی

مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ
اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ (ہا) وَلَقِّنْهُ (ہا) حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ
عَذَابَ الْقَبْرِ اور جب داخل قبر کریں تو بند کفن اوسکے منہ کھولدیں اور داہنے رخسار کو
زمین پر رکھدیں اور سر کے نیچے خاک سی تکیہ کے طور پر بلند کردیں اور پیٹھ کے پیچھے خشت
رکھدیں کہ میت چت نہو جائے اور سجدہ گاہ خاک پاک امام حسینؑ رخسار کے نیچے یا سامنے
رکھدیں بعد اسکے عقائد حقہ تلقین کریں اور بہتر ہی کہ داہنے ہاتھ سے میت کے داہنے
شانے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں شانے کو حرکت دیں اور یہ تلقین پڑہیں اِسْمَعْ اِفْهَمْ
اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ (ۃ) بْنَ (بنت) فُلَانٍ اگر میت عورت ہو تو یہ کہیں اِسْمَعِيْ
اِفْهَمِيْ اس مقام پر میت کا اور اوسکے باپ کا نام لیں هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ
الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ
عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ
جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ
الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى
الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ (ۃ) بْنَ (بنت) فُلَانٍ اِذَا جَاءَكَ
الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ
وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ
فِيْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ
دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَا

اَنْتِ برای زن
فَارَقْتِنَا برای زن
تَخَافِيْ وَقُوْلِيْ برای زن

اِمَامِیْ وَعَلِیُّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ
اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ
وَعَلِیُّ الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ الْهَادِیْ
اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِیْ اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلَآءِ
صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ وَقَادَتِیْ وَشُفَعَآئِیْ
بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّأُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ
یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِنَّ اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ وَاَوْلَادَہُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ
وَاَنَّ مَاجَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَسُوَالَ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ
وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَتَطَایُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللهَ
یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پھر کہیں
اَفَهِمْتَ یَا فُلَانُ یعنے نام میت کا لیوے

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ تلقین کے بعد مردہ کہتا ہے کہ سمجھا میں بعد اسکے کہے
ثَبَّتَکَ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاکَ اللهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ
عَرَّفَ اللهُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ اَوْلِیَائِکَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهٖ
پھر کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَاصْعَدْ
بِرُوْحِهٖ اِلَیْکَ وَلَقِّهٖ مِنْکَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ
اور اگر عورت کی میت ہو تو بجائے ضمیر مذکر ضمیر مونث ذکر کریں اور جہاں لفظ ابن ہو

وہاں بنت کہین بعد اسکے خشت خام یا تختہ سے لحد کو بند کر دین اور درز و نکو اینٹوں سے یا گیلی مٹی سے بند کرین تا میت پر خاک نہ گرے اور خشت رکھنے کیوقت یہ دعا پڑھین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ بعد اسکے سنت ہی کہ جو لوگ حاضر ہین پشت دست سے تین مرتبہ قبر مین خاک گرائین اور اگر شکم دست سے ہتیلی مین لیکر خاک ڈالین تو بھی جائز ہی اور اقربای میت کو قبر مین خاک ڈالنا مکروہ ہے اور خاک گرانے کے وقت یہ کہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَمَا زَادَنَا اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالے اور یہ دعا پڑھے تو خداوند عالم بعدد ہر ذرہ خاک حسنات اوسکے لیے لکھتا ہی اور بقدر چار انگشت قبر کا بلند کرنا اور اوسکا چوکھونٹا رکہنا سنت ہی اور بطور سنیوں کے خرپشت نکرین بعد اسکے سنت ہی کہ قبر پر پانی ڈالین چنانچہ حدیث مین وارد ہی جبتک قبر مین تری رہتی ہی میت کو عذاب نہین کیا جاتا اور سنت ہی کہ قبلہ کیطرف کھڑے ہوکر قبر پر اسطرح پانی ڈالین کہ سرہانے سے شروع کرین اور ایکطرف پانی ڈالتے ہوئے پائنتی تک چلے جائین اور بے اسکے کہ پانیکا سلسلہ قطع ہو دوسرے جانب سے سرہانے تک پانی ڈالتے ہوئے چلے آئین پھر دونو طرف کی بیچ مین پانی ڈالین اور سنت ہی کہ حاضران جنازہ بعد پانی ڈالنے کے قبر پر ہاتھ رکہین اور انگلیونکو کہول کے بقوت قبر پر رکہین تا کہ نشان پڑ جائے اور رو بقبلہ بیٹھکر یہ دعا پڑھین اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ اِلَيْكَ رُوْحَهٗ وَلَقِّهِ مِنْكَ رِضْوَانًا وَاَسْكِنْ قَبْرَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھین اور سنت ہی کہ ولی میت یعنی وہ شخص کہ اقرب اقربا ہو لوگون کی جانے کے بعد قبر کے سرہانے بیٹھکر دوبارہ

تلقین پڑھے اور اگر کسی غیر کو اپنی جانب سے نائب کر دے تو بھی جائز ہی اور قبر میت پر
عمارت بنانا اور بہت توقف کرنا اور گچ کاری کرنا باستثنائے قبور انبیا و ائمہ
صلوات اللہ علیہم اجمعین اور قبور علما و صلحا مکروہ ہی اور بوسیدہ ہو جانے کے بعد از
سر نو قبر کا بنانا بھی مکروہ ہی اور حالت اختیار مین دو مُردون کو ایک قبر مین رکھنا اور
میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا ممنوع ہی مگر قبور ائمہ علیہم السلام بلکہ مدفن
وصلحا کی طرف نقل کرنا جائز ہی اور بعض علما فرماتے ہین کہ اگر تغیر جسم میت کا خوف نہو بلا کراہت
جائز ہے والا جائز نہین ہے آور قبر پر بیٹھنا اور راہ چلنا بھی مکروہ ہی مگر اگر زیارت قبور
مومنین کے لیے جائے اور بضرورت قبرون پر راہ چلے تو کراہت باقی نرہی گی اور
نبش قبر اور نقل میت بعد دفن ناجائز ہے اور دفن کی اول شب نماز ہدیہ میت
پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے چنانچہ سفینۃ النجاۃ مین مذکور ہی کہ نماز ہدیہ میت دفن کے
اول شب پڑھنا چاہیے اور وہ نماز دو رکعت ہی مابین مغرب و عشا اور جناب رسول خدا
سے روایت کی ہی کہ اپنے اموات پر صدقہ دینے کے ذریعہ سے رحم و مہربانی کرو آور
اگر صدقہ نہ دی سکو تو دو رکعت نماز اسطرح پڑھو کہ رکعت اول مین بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی
ایکمرتبہ آور دوسری رکعت مین بعد حمد سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ دس مرتبہ آور بنا بر بعض
روایات کی پہلی رکعت مین بعد حمد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور رکعت دوم مین بعد فاتحہ
اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس مرتبہ پڑھے اور بعد سلام کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰی قَبْرِ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ جب تم ایسا کروگے تو خدا اوسیوقت ہزار ملک کو قبر میت
پر بھیجیگا اور ہر فرشتہ کے ہمراہ ایک حلہ بہشت ہوگا اور خدا اوسکی قبر کو اوسوقت تک
کشادہ رکھیگا کہ جب تک قیامت قائم ہو اور نماز کرنیوالے کو بقدر اونچیزونکی کہ جسپر آفتاب
درخشان ہوتا ہی ثواب دیگا آور سنت ہی کہ قبل دفن و بعد دفن میت صاحب عزا کو امر بصبر و

ناشکیبائی کرین اور اول مرتبہ تعزیت یہ ہی کہ جائین اور صاحب مصیبت اونہین دیکھے اور
اگر منجر بدروغ نہو تو میت کی خوبیان بیان کرنا اور نیکیان یاد کرکے رونا جائز ہی اور بتقاضا ے
پدر و برادر کسی دوسری کی مصیبت مین گریبان چاک کرنا اور کپڑے پہاڑنا جائز نہین ہے
اور منہ نوچنا اور بال نوچنا بہی جائز نہین ہی اور سنت ہی کہ تین دن تک مومنین خصوصًا
جو ہمسایہ ہون صاحب ماتم کیواسطے کہانا بہیجین اور تین روز سے زیادہ غم والم کرنا
نچاہیے مگر عورت اپنے شوہر کے لیے چار مہینے دس دن تک سوگ رکہے کہ رنگین کپڑے
نہ پہنے اور زینت نکرے اور سنت ہی کہ عصر کیوقت پنجشنبہ کو اور جمعہ کو زیارت قبور
مومنین کے لیے جائے اور جب قبرستان مین داخل ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ
الدِّیَارِ مِنْ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ
رَحِمَ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
اور جو شخص کہ قبر دار مومن پر سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑہی تو خوف روز قیامت سے
بی غم ہو جائیگا اور خدا اوسکو اور صاحب قبر کو بخشدیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ بعد مرگ مومن کو چہہ چیزین پہونچتی ہین اول یہ کہ فرزند اوسکا اوسکے لیے استغفار کرے
دوم مصحف یا کوئی کتاب کتب علم دین سی بعد اوسکی باقی رہی کہ لوگ اوسکو پڑہین سوم کوئی درخت
اوسنے بویا ہو اور آدمی اوس سے نفع اوٹہا وین چہارم نہر بنائی ہو اور پانی کو جاری کیا ہو
پنجم کنوان بنایا ہو کہ اوس سے آدمی منتفع ہون ششم کوئی ایسی چیز چہوڑی ہو کہ خلق کو اوس سے
ارشاد و ہدایت حاصل ہو مثلاً کوئی کتاب علم دین مین تصنیف کی ہو کہ اوس سے خلق کو نفع پہونچے

باب تیسرا احکام نماز مین اور اس باب مین دو مقام ہین مقام اول بیان

فضائل نماز و بعض مقدمات مستحبہ نماز مین شامل کر مساجد و کیفیت اذان و اقامت اور بیان صورت
نماز اول سے تا آخر مع ترجمہ سورۂ حمد و اذکار وغیرہ اور اس مقام اول مین چار فصلین ہین

فصل پہلی بیان ثواب و فضائل نماز مین

کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے ماثور ہی کہ بعد ایمان ومعرفت کوئی
عمل اور کوئی عبادت نماز سے بہتر نہین ہی اور جب مومن مشغول نماز ہوتا ہی تو خدا اوسکی
طرف متوجہ ہوتا ہی اور اطراف آسمان سے اطراف زمین تک رحمت اوسپر نازل ہوتی ہی
اور اوسکی اطراف کو اوسکے قدمون سے آسمان تک ملائکہ گھیر لیتے ہین اور ایک فرشتہ
ندا کرتا ہی کہ ای بندۂ مومن تو جو مشغول نماز ہوا ہی اگر تجھے معلوم ہو کہ کون تیری طرف
متوجہ ہی اور کس سے گفتگو کرتا ہی تو ہرگز اس جگہہ سے دوسری جگہہ تو نہ جائے اور ایک
نماز ہزار حج سے بہتر ہی اور ایک حج تمام دنیا سے اور جو کچہہ دنیا مین نعمتین اور راحتین ہین
ان سب سے بہتر ہی اور نماز کل عبادتون مین مانند ستون خیمہ ہی کہ اگر ستون خیمہ مضبوط اور
اپنے مقام پر ہوتا ہی تو پردی اور میخین اور طنابین سب برقرار رہتی ہین اور خیمہ استادہ
رہتا ہی اگرچہ وہ خیمہ کہنہ اور بوسیدہ ہو اور اگر ستون اپنی جگہہ پر نہو تو خیمہ گر پڑتا ہی اور
قائم نہین رہتا اگرچہ وہ خیمہ پاکیزہ اور نیا ہو اور جو مومن کہ نماز فریضہ بجا لاتا ہی تو موافق
عدد مخالفان شیعہ اوسکے پیچھی فرشتی نماز پڑہتے ہین اور اوسکے لئے دعا کرتے ہین
یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہو اور خدا کے طرف سے ایک فرشتہ ہی کہ ہر نماز کے وقت
خدا سے نماز پڑہنے والون کے لئے ایک سند لیتا ہی پس جب وقت صبح ہوتا ہی اور مومن
اوٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز صبح پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ خدا سے انکی لیے
سند لیتا ہی اور اوس مین لکہا ہوتا ہی کہ مین ہون خدا ہمیشہ رہنے والا ای بندو میری تم میرے
پناہ مین آؤ کہ مین تمکو اپنی حفظ وحمایت مین رکہون اور دشمنی دست بردار نہون اور گناہ
تمہارے بخشے گئے تا وقت ظہر اور جب وقت ظہر ہوتا ہی اور مومن اوٹھتی ہین اور وضو
کرتے ہین اور نماز ظہر پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ انکی لئے سند لیتا ہی اس مضمونکے
کہ مین ہون خدای توانا ای بندو میری مینی تمہارے گناہ بخش دیی اور حسنات سے
بدل دیی اور تمکو سپنے مقام جلال مین جگہہ دی اور جب وقت عصر آتا ہی اور بندی

وضو کرتے ہین اور نماز عصر پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ انکی لئے اس مضمون کے سند لیتا ہی کہ
مین ہون خدائی بزرگوار ای بندو مینے تمہارے جسد کو آتش جہنم پر حرام کیا اور تمکو نیکون
کی مسکن مین ساکن کیا اور بدون کے شر کو تمسے دور کیا اور جب وقت نماز شام آتا ہی اور
بندے وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ انکی لئے اس مضمون کی سند لیتا ہی
کہ مین ہون خدائی جبار بزرگ متعال ای بندو میرے فرشتے تمہارے پاس سے راضی آئے
حق ہی مجہپر کہ مین تمکو راضی کرون اور روز قیامت آرزوئین تمہارے بر لاؤن اور جب وقت
عشا آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عشا پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ انکے لئے اس مضمونکے
سند لیتا ہی کہ مین ہون ایسا خدا کہ کوئی معبود سوا میرے نہین ہی اور کوئی پروردگار سوا میری نہین ہی
ای بندو میری اپنے گہرونمین تمنے وضو کیا اور میری گہر مین آئے اور میری ذکر مین مشغول ہوئے
اور تمنے میرا حق پہچانا اور میری فرائض بجالائی ای فرشتو تو اور سب فرشتے گواہ ہین کہ مین انسے
راضی ہوا اور مومن کہ نماز فریضہ کو بجالاتا ہی تو بعد اوسکی دعا مستجاب ہوتی ہی اور ہر وقت
نماز مین ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ ای لوگو اوٹہو اور اون آگون کو بجہاؤ کہ جو تمنے اپنی دوش پر
اپنی گناہونسی سلگائی ہین اور جب کوئی شخص پانچوقت کی نماز پڑہی تو گناہونسی پاک ہوجاتا ہی
اور جو کوئی پانچون نمازونکو اونکی وقت پر پڑہی اور اونکی شروط اور ارکان کی محافظت کری تو
اوس نماز کو باحالت نورانی آسمان کی طرف لیجاتے ہین اور وہ نماز اسکو دعا دیتی ہی اور کہتی ہی
کہ جسطرح تونی میری محافظت کی اور مجہے ضائع نکیا خدا تیری محافظت کری اور تجہکو ضائع نکری
اور اگر بیوقت نماز پڑہی اور محافظت وقت نکری تو وہ نماز سیاہ اور ظلمانی ہوکر پہرتی ہی اور کہتی ہی کہ
تونی مجہکو ضائع کیا خدا تجہکو ضائع کری اور جو کوئی نماز کی ساتہ استخفاف کری اور حدود اور
ارکان اوسکی ضائع کری تو حوض کوثر سی بی نصیب اور شفاعت اہلبیت سی محروم رہیگا
حضرت پیغمبر ایک روز مسجد مین تشریف رکہتی تہی کہ ایک شخص آیا اور اوسنی نماز کو جلد پڑہا اور
رکوع و سجود بلا طمانیت بجالایا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مثل کوی کے چونچین مارتا ہی اگر اسیطرح سے

نماز پڑہتا ہوا مریگا تو میری دین پر نہوگا اور جو کوئی نماز کو بے تاثی پڑہتا ہی تو خدا فرماتا ہی
دیکہو کہ یہ بندہ میرا گمان رکہتا ہی کہ حاجتین اسکے سوا میری کسی دوسری کی دست قدرت
مین ہین اسی وجہ سے عبادت مین جلدی کرتا ہی اور نہین جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا میرے
کوئی نہین برلا سکتا اور جو کوئی عمداً ترک نماز کری تو کافر ہوگا اور ملت اسلام اوس سے بیزار
ہوگی اور جامع الاخبار مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی تارک الصلوۃ کے ایک لقمۂ طعام سے یا ایک کپڑے سے اعانت کرے
تو گویا اوسنے ستر نبیون کو قتل کیا کہ اول اونکی آدم علی نبینا وعلیہ السلام ہین اور آخر اونکی جناب
محمد مصطفےٰ ہین **فصل دوسری بیان فضائل مسجد مین** کتاب جمال الصالحین مین
مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع مین سو نمازون کے برابر ہی اور
ایک نماز مسجد محلہ مین پچیس نمازون کے برابر ہی اور ایک نماز مسجد بازار مین بارہ نمازون کی
برابر ہی اور جو کوئی بقصد مسجد جاتا ہی تو جس مقام پر قدم رکہتا ہی وہ مقام اوسکے لئے ساتوین زمین تک
تسبیح کرتا ہی اور جو کوئی اپنے گہر مین طہارت کری اور مسجد مین جائی تو گناہون سے پاک
ہوجاتا ہی اور زیارت خدا کا اوسے اجر ملتا ہی اور حق ہی اس شخص کا اوس پر کہ جسکی زیارت کرتا ہی
کہ وہ اپنے زیارت کرنیوالے کا اکرام کرے اور جو کوئی مسجد مین جاتا ہی تو خدا اوسکو ایک نعمت
ان آٹھ نعمتون مین سے عطا فرماتا ہی یا اوسے کسی برادر مومن سے ملاقات ہوتی ہی یا کوئی علم تازہ
اوسے حاصل ہوتا ہی یا اوسے کوئی آیہ محکمہ ملتا ہی یا کوئی ایسا کلمہ سنتا ہی کہ وہ کلمہ اسے راہ راست
کی ہدایت کرے یا اوسپر کوئی رحمت تازہ نازل ہوتی ہی کہ پیشتر نہ نازل ہوئی تہی یا ایسا کلمہ سنتا ہی
کہ ہلاکت سے اوسکو نجات دی یا خوف خدا سے یا شرم وحیا سے کوئی گناہ ترک کرتا ہی اور
بہتر سب مکانون مین مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد مین وہ لوگ ہین کہ پیشتر سے آئین اور سبکے بعد
جائین اور مروی ہی کہ جو کوئی مسجد مین آواز اذان سنی اور بے نماز پڑہے مسجد سے چلا آئی
تو منافق ہی مگر یہ کہ پہر مسجد مین آنیکا ارادہ رکہتا ہو اور بہترین مساجد عورتون کے لئے اونکی

مکان مین اور مکان کی کوٹھری عورتون کو نماز کے لیے اصل مکان سے افضل ہی اور اصل مکان ایوان مکان سے افضل ہی اور ایوان مکان صحن مکان سے افضل ہی اور بام مکان سے صحن مکان افضل ہی اور جب مسجد کی طرف متوجہ ہوا ور گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ ھَبْ لِیْ حُکْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِیْ جب یہ کہے گا تو خدا اوسکو ایمان اور حق کی ہدایت کریگا اور طعامہاے بہشت سے سیر فرمائے گا اور اسکے گناہونکا کفارہ قرار دیگا اور خدا اسکی موت کو مثل شہدا کی موت کے اور اسکی حیات کو مثل سعدا کی حیات کے فرمائیگا اور جو گناہ اسنے کیے ہون اونہین بخشدیگا اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے زیادہ ہون اور حکمت اور علم اوسکو عطا فرمائیگا اور صلحائی گذشتہ اور آیندہ سے اوسکو ملحق کریگا اور اوسکو دفتر صادقین مین ثبت کریگا اور منازل کریم جنت النعیم اوسکو عطا فرمائیگا اور گناہ اوسکے ماں باپ کے بخشے گا اور اس دعا کو **تحفۃ الدعوات** اور **عدة الداعی** مین بھی اسی اسناد سے لکھا ہی پھر **جمال الصالحین** مین مذکور ہی کہ جب چاہی کہ داخل مسجد ہو تو کفش کو دیکھے کہ کوئی نجاست اور کوئی کثافت نہ رکھتی ہو اور دہنا پاؤن آگے رکھے اور کہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَآءِ کُلِّھَا لِلّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَاَغْلِقْ عَنِّیْ اَبْوَابَ مَعْصِیَتِكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِكَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ یُّنَاجِیْكَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّی الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ وَجُنُوْدَ اِبْلِیْسَ اَجْمَعِیْنَ اور جب داخل مسجد ہو گے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ
اگر ایسا کریگا تو یہ عمل اوسکا ایک حج مقبول کے برابر ہوگا اور اگر مسجد مین بیٹہنے کا ارادہ رکہتا ہو تو بے طہارت نہ جائے اور شعر پڑہنا مسجد مین نچاہیے کہ اگر کوئی مسجد مین شعر پڑہتا ہی روایت مین وارد ہوا ہی کہ اوس سے ملائک کہتے ہین کہ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ یعنی خدا تیرے مُنہ کو توڑے اور مسجد مین تہوکنا ایک عذاب ہی اور کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوس تہوک کو دفن کرے اور اگر تعظیم مسجد کے لیے کوئی آب دہن یا آبِ دماغ نگلجائی تو خدا ایک حسنہ اوسکے لیے تحریر فرماتا ہی اور اوسکا ایک گناہ محو کرتا ہی اور قوت اوسکی زیادہ کرتا ہی اور کوئی کوفت اور کوئی مرض اوسی عارض نہوگا مگر یہ کہ خدا اوسکو زائل کردے اور روز قیامت وہ شخص خوشحال اور خندان مبعوث ہوگا اور نامہ عمل اوسکا اوسکی داہنی ہاتہ مین دیا جائیگا اور مسجد مین حرف باطل او گفتگوئی دنیا نکری کہ مسجد عبادت کی جگہ ہی اور کھوئی ہوئی چیز کو مسجد مین نہ ڈہونڈہی مروی ہی کہ جو شخص چیز گمشدہ مسجد مین ڈہونڈہتا ہی تو ملائکہ اوسے کہتے ہین لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ یعنی خدا کھوئی چیز کو تجھ تک نہ پہونچائی اور مسجد مین آواز بلند نکرے اور لڑکونکو اور دیوانونکو اور خرید اور فروخت کو مسجد سے دور کرنا چاہی اور اگر کوئی مسجد مین تجارت کرے تو ملائکہ اوس سے کہتے ہین لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ یعنے خدا تیری تجارت مین فائدہ نہ دی اور جو کوئی ایک چراغ مسجد مین روشن کرتا ہی تو جبتک اوسکی روشنی باقی رہتی ہی تمام عرش اور ملائکہ اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور جو کوئی مسجد مین جھاڑو دے تو گویا اوسنے ایک بندہ آزاد کیا اور اگر کوئی شخص بقدر ایک ذرہ کے کہ آنکھہ مین پڑجاتا ہی کسی قسم کی کثافت مسجد سے نکالے تو خدا دو کفل رحمت اوسکو دیگا اور اگر کوئی مسجد مین روز پنجشنبہ اور شبِ جمعہ جھاڑو دے اور بقدر سرمہ کہ آنکھہ

مین لگاتے ہین مسجد سے کثافت باہر نکالے تو گناہ اوسکے بخشے جائینگے اور جب چاہے
کہ مسجد سے باہر آئے تو در مسجد پر استادہ ہو اور کہے اَللّٰھُمَّ دَعَوْتَنِیْ
فَاَجَبْتُ دَعْوَتَکَ وَصَلَّیْتُ مَکْتُوْبَتَکَ وَانْتَشَرْتُ فِیْ اَرْضِکَ
کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِکَ وَاجْتِنَابَ
سَخَطِکَ وَالْکَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِکَ اور باہر آنے کے وقت بایان پاؤن
آگے رکھے اور بسم اللہ کہے اور صلوات پیغمبرؐ اور اونکے اہلبیتؑ پر بھیجے اور کہے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ **اور مرشد المومنین**
مین مذکور ہے کہ حمام مین اور مقبرون مین اور اون گھرون مین کہ جنمین شراب ہو
یا نماز پڑہنے والے کے سامنے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا مصحف کھلا ہوا ہو تو
بنا بر اشہر نماز مکروہ ہے اور اگر کسی حائل کو اپنے روبرو رکھ لے اگرچہ عصا ہو تو بنا بر اشہر
کراہت زائل ہوجاتی ہے **فصل تیسری فضائل و آداب اذان و
اقامت مین کتاب جمال الصالحین** مین مذکور ہے کہ جب تو چاہے کہ نماز
فریضہ شروع کر تو اذان و اقامت کہہ اور اگر کوئی شخص اذان و اقامت دونو
کہے تو دو صفین ملائکہ کی اوسکے پیچھے نماز پڑہتی ہین اور اگر فقط اقامت کہے تو
ایک صف ملائکہ نماز پڑہتی ہے کہ ہر ایک صف مشرق سے مغرب تک ہوتی ہے اور جو موذن کہ
رضائے خدا کی لیے اذان کہے اور اجرت و ریا مقصود نہو تو روز قیامت بہشت مین ایک مشک کے ٹیلے پر کھڑا
ہوگا اور درمیان اذان و اقامت بیٹھنا اوس شہید کا ثواب رکھتا ہے کہ جو راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹتا ہو کسی نے
عرض کی یارسول اللہ لوگ اذان دینے مین پیش دستی کرتے ہین اونکو فرصت نہین دیتے حضرت نے فرمایا ایک زمانہ
آتا ہے کہ اذان کہنا ازروئے تکبر ضعیفون پر واگذار ہوگا اور گوشت انکا آتش جہنم پر حرام کیا گیا ہے اور
جو شخص کہ رضائے خدا کی لیے اذان کہے تو خدا چالیس ہزار شہیدونکا ثواب اوسکو عطا فرمائیگا اور
چالیس ہزار گناہگارونکو اوسکے شفاعت سے بہشت مین لیجائیگا اور جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کہی تو ستر ہزار فرشتے اوسکی لیے دعا و استغفار کرتے ہین اور روز قیامت وہ شخص سایۂ
عرش خدا مین رہیگا جبتک لوگون کا حساب تمام ہوا ور جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ کہی تو چالیس ہزار فرشتی اوسکا ثواب لکہینگی اور اگر ایک برس تک
کسی شہر مین شہر ہائی اسلام سے اذان کہی تو سب گناہ اوسکے بخشی جائینگی اگرچہ مثل
کوہ اُحد ہون اور بہشت اوسپر واجب ہوگا اور چاہیے کہ اذان کو بتانی یعنی ٹہر ٹہر کے
اور پکار کے کہی کہ آواز اوسکی جس خشک و تر پر پہونچیگی وہ سب گواہی دینگی اور جسقدر
آواز بلند ہوگی اوسقدر گناہ اسکی بخشے جائینگی اور جو کوئی اسکی اذان سنکی نماز پڑہیگا وہ
اذان دینی والا اوسکے ثواب مین شریک ہوگا اور موافق عدد اون آدمیون کے جو
موذن سے آواز سنکی نماز پڑہین اسکی لئی ایک ثواب لکہا جائیگا اور خدانی ایک ہوا کو
اذان پر موکل کیا ہی کہ آواز اذان آسمان پر لیجائی جب ملائکہ سنتی ہین تو کہتی ہین کہ یہ آواز
امت محمد کی ہی کہ توحید خدا کرتے ہین پس انکی لیے ہم سب استغفار کرین یہانتک کہ یہ
نماز سے فارغ ہون اور اگر گہر مین پکار کے اذان کہی تو شیطان دور ہوتا ہی اور اطفال کے
لیے صدائی اذان بہتر ہی کہ آواز ایمان ہمیشہ سنا کرین اور صدائی اذان بیماری اور پریشانی
زائل کرتی ہی راوی نی عرض کی مین اور اہلخانہ میری ہمیشہ علیل رہتی تہی اور کبہی ایسا ہوتا
تہا کہ کوئی باقی نرہتا تہا کہ خدمت کرے یہانتک کہ یہ حدیث مینی سنی اور اسپر عمل کیا
بیماری اور کوفت میری گہر سے زائل ہوگئی اور ایک شخص نے بیماری اور بی فرزندی
کی خدمت امام رضا علیہ السلام مین شکایت کی حضرت نی فرمایا کہ اپنی گہر مین پکار کے اذان
کہا اوسنی اسیطرح کیا بیماری اوسکی زائل ہوگئی اور اوسکے یہان بکثرت اولاد ہوئی اور
چاہیے کہ اقامت کو آہستہ اور روان ترکہین اور جب نام جناب سید الانام مذکور ہو تو کہنے والے
اور سننی والی صلوات بہیجین اور اذان بیٹہ کے اور راہ چلنی مین اور سواری پر اور بلا
استقبال قبلہ اور بی طہارت کہہ سکتا ہی مگر شہادتین کہنی کے وقت رو بقبلہ ہونا چاہیے

لکن اقامت کو بشرائط وہیئت نماز کی اور اثنائی اذان اور اقامت مین بات کرنا جائز ہی لیکن ترک افضل ہی خصوصاً اثنائے اقامت مین اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہی جائی تو احادیث مین وارد ہوا ہی کہ موذن اور سب اہل جماعت پر بات کرنا حرام ہو جاتا ہی مگر اسقدر جائز ہی کہ امامت کے لئے کسیکو کہین کہ آگی استادہ ہو اور بعض علما تکلم اون امور سے کہ جو متعلق بہ نماز ہین تجویز فرماتے ہین اور اگر اثنائی اقامت مین کلام کری تو احوط یہہ ہے کہ از سر نو اقامت کا اعادہ کرے

بیان اذان و اقامت مع ترجمہ

اخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نی رسالہ ترجمۃ الصلواۃ مین لکھا ہی کہ اذان مین چار مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہی یعنی خدا اس سے بزرگ تر ہی کہ عقلین اوس تک پہونچ سکین اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہی یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین ہی لائق پرستش سوائی اوس معبود یکتائی بحق کی کہ جو موصوف ہی بجمیع صفات کمال اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہی یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہی یعنی دوڑو نماز کے طرف اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہی یعنی دوڑو اوس چیز کی طرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کہی یعنی دوڑو طرف اوس عمل کی کہ بہترین عملون کا ہی کہ وہ نماز ہی اور دو مرتبہ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اگر بعد شہادتین ایکمرتبہ یا دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ بقصد تبرک کہی مگر نہ اس قصد سی کہ داخل اور جزو اذان ہی تو بہتر ہوگا یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ علی ولی خدا ہی اور صاحب اختیار امور خلائق ہی اور مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ اقامۃ بھی مثل اذان ہی مگر اقامت مین پہلے دو مرتبہ اللّٰهُ اَکْبَرُ کہی اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہی مولف کہتا ہی کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کی معنی یہہ ہین کہ تحقیق برپا ہوی نماز یہہ

مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ آخر
مین ایک مرتبہ کہنا چاہیے پس اقامت کی سترہ فصلین ہوئین اور ترتیب ان فصلون مین شرط
ہی اور علی الاشہر فرائض یومیہ اور نماز جمعہ کے لیے اذان و اقامت مستحب ہی اور احوط
یہ ہی کہ نماز صبح اور نماز مغرب کی لیے اقامت بلکہ اذان بھی ترک نکرے اور قبل داخل ہونے وقت نماز
کے اذان صحیح نہین ہی لیکن قبل صبح کے اذان آگاہ کرنے کے لیے جائز ہی اور بعد داخل
ہونے وقت کے پھر اعادہ اذان صبح مستحب ہی اور نماز ہائے قضا کے لیے ایک مرتبہ اذان
اور ہر نماز کے لیے اقامت کافی ہی اور مستحب ہی کہ اذان کو باآواز بلند ٹھہر ٹھہر کے کہے اور
اقامت بہت ٹھہر ٹھہر کے نہ کہے لیکن اسقدر تعجیل نکرے کہ وصل بسکون لازم آئے اور عورتونکو
چاہیے کہ اذان و اقامت آہستہ کہین اور اگر چاہین تو اکتفا تکبیر و شہادتین پر بھی کر سکتی
ہین اور موذن کو دہنی اور بائین طرف منھ پھیرنا مکروہ ہے اور اثنائے اذان مین کلام
اجنبی کرنا کراہت رکھتا ہے اور اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللہِ جزو ایمان ہے لیکن
داخل اذان نہین ہے اور ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہی کہ درمیان اذان و اقامت
اس دعا کو پڑھنا سنت ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَعَیْنِیْ قَارًّا وَرِزْقِیْ دَارًّا
وَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا یعنی خداوند
میرے دل کو نیکی کرنیوالا فرما اور زندگانی میری خوشی و شادمانی مین بسر کرا اور رزق
میرا وسیع فرما اور محل قرار میرا حیات و ممات مین قریب روضہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ
قرار دے اور جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ درمیان اذان و اقامت ایک لمحہ کا
فاصلہ کرے کم سے کم یہ کہ وہ فاصلہ بقدر یک نفس ہو یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ
اللہِ کہے یا بیٹھ جاے یا سجدہ کر لے اگر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا
الخ اور اگر سجدہ کرے تو سجدے مین یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدْتُ
لَكَ خَاضِعًا خَاشِعًا ذَلِیْلًا وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ

وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اگر ایسا کریگا تو خدا تعالیٰ سب گناہ اوسکے بخش دیگا اور اگر درمیان اذان واقامت نماز مغرب بیٹھے تو مثل اسکے ہی جیسے شخص راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹا **فصل چوتھی بیان کیفیت نماز مین مع** ادعیہ واذکار مستحبہ اور ترجمہ سورہ حمد وسورہ قدر وسورہ توحید وترجمہ اذکار ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہے کہ مرد کے لیے سنت ہے کہ جب نماز کیواسطے کھڑا ہو تو اپنے دونو پاؤن مین باہمدیگر ایک بالشت کا فصل رکھے اور چار انگشت کشادہ تک بھی بہتر ہی اور چاہیے کہ دونو پاؤن ایک دوسرے کے برابر ہون اور انگلیان پاؤن کی روبقبلہ ہون اور قبلہ سے منحرف نہون اور ہاتھونکو لٹکادے اور مقابل گھٹنون کے زانو پر رکھے اور انگلیان کھلی نہون اسمین چسپیدہ ہون تین سات مرتبہ اللہُ اَکْبَرُ کہے چھ مرتبہ بقصد سنت یا یہ کہ تین مرتبہ پہلے اللہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر تکبیر مین دونو ہاتھ کان کی لو تک اوٹھائے اور ہتیلیان ہاتھون کی روبقبلہ ہون اور بعد اوسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوندا تو ہی بادشاہ ثابت اور دائم نہین ہی کوئی معبود سوا تیرے پاک جانتا ہون مین اور منزہ سمجھتا ہون مین تجھکو اون چیزون سے کہ جو تیری لائق جلال ذات اور کمال صفات نہین ہین اور تیرا حمد اور شکر کرتا ہون مین بد کیا مینے اور ستم کیا مینے اپنے نفس پر بس بخشدی گناہ میری تحقیق کہ نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے کوئی پھر دو مرتبہ اللہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَاُ وَلَا مَنْجیٰ وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ

سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا
وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ یعنی استادہ ہوں مین تیری خدمت مین جو حق استادہ ہونیکا
ہی یعنی ہمیشہ تیری خدمت مین استادہ ہون یا یہ کہ تونے مجھے نماز کے لیے جو طلب کیا ہی
تو اب مینے تیری اجابت کی ہی اور لبیک کہتا ہوا تیری خدمت مین استادہ ہون اور
ہمیشہ تیرا فرمان بردار ہون مین اور نیکیان دنیا و آخرت کی سب تیرے دست قدرت
مین ہین اور بدی تجھسی نہین ہی اور تیری طرف راہ نہین رکھتی اور ہدایت یافتہ ہی
وہ شخص کہ جسکو تونے ہدایت کی ہی مین تیرا بندہ اور تیرا کنیز زادہ اور غلام زادہ ہون
کہ تیری خدمت مین استادہ ہون تجھ ہی سے ہی ابتدائے وجود اور تجھ ہی سے ہی بقا اور ہاروی
میری اور واسطے تیرے ہین کام میرے اور طرف تیرے ہی بازگشت میری نہین ہی
کوئی پناہ اور کوئی امیدگاہ اور کوئی بھاگنے کی جگہ تجھسے مگر طرف تیرے پاک اور منزہ
جانتا ہون مین میدان کبریائی کو تیری غبار سے اوس چیز کے کہ تجکو سزاوار نہین ہی اور منجاہی
اور حالانکہ سوال کرتا ہون مین تجھسی رحمت اور مہربانی کا ہمیشہ مبدا سب برکتون کا تو ہی دنیا
اور عقبی مین اور بلند تر ہی تو ادراک اور عقلون اور وہمون سے پاک اور منزہ ہی تو اے پروردگار
خانہ کعبہ یعنی معبود اور مقصود میرا تو ہی ہے نہ کعبہ اور روبقبلہ ہوا ہون مین تیری فرمانے
سے پھر ایک مرتبہ تکبیر کہے اور نیت کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑھتا ہون مین
واسطے اسکے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ پس اَللّٰهُ اَكْبَرُ بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے
اور یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى
مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ
وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی روئی دل اپنا مین اوسکی طرف متوجہ کرتا ہون کہ جسنے

بپیادہ وحدت نہایت کمال و قدرت سے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا در الحالیکہ مین
ملت یگانہ پرستی حضرت ابراہیمؑ اور دین حق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور طریق
مستقیم علی مرتضے علیہ السلام پر اصول اور فروع دین مین ثابت اور راسخ ہون اور
شرک اور دین باطل چھوڑ کے تیرے توحید کی طرف آور دین حق رسول خدا اور ائمہ
ہدیٰ علیہم السلام کی طرف مائل ہون اور اونکے تمام امرون اور نہیون کا مطیع و فرمانبردار
ہون اور شرک کرنے والونمین سے نہین ہون نہ شرک جلی مانند بت پرستی اور نہ شرک
خفی مانند ریا و متابعت غیر ائمہ ہدیٰ بتحقیق کہ نماز میری اور قربانی میری یا حج میرا
یا تمام عبادتین میری اور زندگی میری اور مرنا میرا یا جو کچھ مین زندگی مین کرتا ہون
اور جو کچھ بعد میرے مرنے کے مجکے بھیجے گا خالص ہی واسطے اوس خدا اسکے جو
پروردگار تمام عالم کا ہے نہین ہی کوئی شریک اوسکا پیدائش عالم اور معبودیت
مین اور استحقاق عبادت مین یعنی عبادتونمین کسیکو مین اوسکا شریک نہین کرتا
اور خدا کی طرفسے مجھے اسیکا حکم ہوا ہی کہ مین حق سبحانہ و تعالیٰ کو یکتا جان کر اوسکی عبادت
کرون اور مین مطیعون اور فرمان بردارونمین سے ہون آور اوسی کتاب مین
مذکور ہے کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعای توجہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
کہے یعنی پناہ مانگتا ہون اور التجا کرتا ہون مین اوس معبود برحق اور خداوند
مطلق سے کہ وہ خلائق کی جمیع باتین سُننے والا ہے اور جمیع معلومات کا جاننے والا
ہے خصوصًا اعمال اور بندون کی نیت سے بخوبی ماہر ہے شر سے اور وسوسہ دیو
فریب و بندہ سرکش سے یا پناہ مانگتا ہون وسوسے سے اوس مردود
درگاہ احدیت کے جو رحمت حق سے دور ہی اور ملائکہ نی اوسے تیر شہاب سے
یا لعنت خدا اور لعنت خلق سے رجم کیا ہی اور چونکہ نماز مین سورہ حمد کا پڑھنا واجب ہے

اور بعد سورہ حمد بہترین سورہ اکثر نمازون مین سورہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ہی لہذا ان تین سورون کا ترجمہ مجمل نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی استعانت چاہتا ہون مین نام خدا سے ایسا خدا کہ جو سزاوار پرستش ہی اور جامع کل صفات کمالیہ ہی اور تمام خلق کے لئی نعمتہائی عام سے بخشش کرنیوالا ہی اور مومنون کے لیے دنیا و اخرت مین رحمتہائی خاص مبذول فرمانے والا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یعنی کل ستائشین مخصوص مین اوس خدا کے لئے کہ جو پیدا کرنے والا اور تربیت کرنے والا تمام عالم کا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ تاکید اون معنی کی ہی کہ جو بسم اللہ مین مذکور ہوئی یا یہ کہ بسم اللہ مین رحمان و رحیم سے رحمانیت اور رحیمیت دنیا مراد ہی اور اس مقام پر رحمانیت اور رحیمیت اخرت مقصود ہی کہ مومنون کو دوبارہ زندہ کرتا ہی اور دوبارہ بخشتا ہی اور داخل بہشت فرماتا ہی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی جزا دینی والا روز جزا کا یا متصرف امور روز جزا کا اور جماعت قادریہ نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھا ہی بفتح میم وکسر لام بغیر الف یعنی بادشاہ روز جزا اور دونون طرح جائز ہی لیکن اکثر روایات مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر دلالت کرتی ہین شاید اختیار کرنا اسی کا اولی ہوگا اور چونکہ بسبب استعاذہ شیطان رجیم اور بسبب استعانت نام خداوند رحیم اور بسبب ذکر صفات کمالیہ رب العالمین و اقرار قیامت نماز پڑھنے والے کو جناب اقدس الٰہی مین فی الجملہ نزدیکی حاصل ہوتی ہی اور مقام دوری سے گویا مجلس انس و حضوری مین پہنچتا ہی تو مخاطب ہو کے عرض کرتا ہی اِيَّاكَ نَعْبُدُ یعنی مخصوص تیری ہی عبادت کرتے ہین اور اس مقام پر نعبد کہ جمع کا صیغہ ہی اس وجہ سے مذکور ہوا تاکہ سب بندگان حق پرست شامل ہوجائین اور مصداق مضمون مصرعہ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم خداوند رحیم اس کے بہی عبادت قبول فرمالے اور چونکہ یہ کلام موہم تہا کہ قائل اپنی عبادت پر فخر کرتا ہی اور اپنی تئین عبادت مین مستقل جانتا ہی اسلئی خداوند عالم نی فرمایا کہ بعد اسکی کہی وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی مخصوص تجہی سے اعانت طلب کرتے ہین ہم سب امور

مین خصوصاً عبادت مین اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی ہدایت اور رہنمائی کر ہمکو راہ راست اور راہ حق کیطرف اسواسطے کہ راہ حق سیدہی بہشت صوری و معنوی کی طرف جاتی ہی بہشت صوری بہشت آخرت سے مراد ہی اور بہشت معنوی تقرب خدا سے مراد ہی اور اس راہ راست مین افراط اور تفریط اور غلو اور تقصیر نہین ہی اسواسطے کہ جس امر مین جو کوئی غلو کرتا ہے دہنی جانب سے گمراہ ہوتا ہے اور جو کوئی تقصیر کرتا ہے بائین جانب سے گمراہ ہوتا ہے چنانچہ منقول ہی کہ راہ راست و چپ گمراہ کرنیوالی ہی اور راہ حق راہ وسط ہی اور توضیح اسکی یہ ہی کہ ایک جماعت نی حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے باب مین غلو کیا ہی اور اونکی خدائی کے قائل ہوئے اور اونکو پیغمبر خدا سے بہتر سمجھا اور گمراہ ہوگئے اور بعضی حضرت کی امامت کے بلا فاصلہ قائل نہین ہوئے اور کافر ہوگئے اور راہ وسط اوس جماعت کی راہ ہی کہ جنھون نے جناب امیرؑ کی امامت کا بعد رسالت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا فصل ہونیکا اعتقاد کیا اور حضرت کے گیارہ فرزندون کو بترتیب بعد جناب امیرؑ اپنا امام سمجھے اور متابعت انکی گفتار اور کردار مین اپنی اوپر واجب جانتے یہ وہ لوگ ہین کہ جسطرح دنیا مین صراط مستقیم پر ثابت رہے آخرت مین بہی باسانی صراط سے گذر جائین گے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ صراط دو صراط ہین ایک صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت اہلبیت رسالت ہی کہ وہ راہ دین حق ہی اور دوسرے صراط آخرت کہ وہ راہ بہشت ہی مومنون کے لیے روئی جہنم پر مثل پل کشیدہ ہی جو مومن کہ دنیا مین صراط دین حق پر ثابت ہی اوس صراط سے گذر کے داخل بہشت ہوگا اور احادیث مستفیضہ سُنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین یعنی ولایت اور متابعت حضرت کی اور حضرت کے گیارہ فرزندون کی صراط مستقیم ہی بالجملہ قائل کہتا ہے کہ مین ایمان پر ثابت رکھ اور کمال مرتبہ یقین پر پہونچا اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت و ولایت اور متابعت انبیا و اوصیا حاصل ہوتا ہی لہذا خداوند عالم نے فرمایا کہ بندہ کہے

درصلوٰۃ

صراط الذین انعمت علیہم یعنی صراط مستقیم راہ اوس گروہ کی ہی کہ جن
لوگون پر تونے اپنی نعمت نازل فرمائی ہی اور مراد اس سے نعمت دنیا نہین ہی اسواسطے
کہ نعمت دنیا مومنون اور کافرون اور صالحون اور فاسقون سب کو عطا کی گئی ہی بلکہ
کافرون اور فاسقون کو زیادہ عنایت ہوئی ہی پس یہان نعمت سے مراد نعمت دین اور
محبت اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم نے دوسرے آیہ مین شیعیان اہلبیت
کی شان مین ارشاد فرمایا ہی کہ جو اطاعت خدا و رسول خدا کرے ولایت علی ابن ابی طالبؑ
اور ولایت ائمہ علیہم السلام کے ساتھ پس بہشت مین وہ ایسی گروہ کے ہمراہ ہونگے جنپر انعام
کیا ہی خدا نے کہ وہ پیغمبرون سے اور صدیقون سے اور شہیدون سے اور صالحون
سے ہین اور یہ لوگ رفیق پسندیدہ ہین اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ پیغمبرون سے
مراد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور صدیقون سے مراد حضرت امیر المومنین
علیہ السلام ہین اور شہیدون سے مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام
ہین اور صالحون سے مراد سب ائمہ ہین پس صراط الذین انعمت علیہم سے
یہ مراد ہی کہ راہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ اونکے اہلبیت کی ہمکو دکھا
اور ہمکو اونکا تابع فرما اور جب اس آیہ مین ایک رکن کیطرف اشارہ فرمایا کہ وہ عمدہ ایمان ہے
یعنی ولایت اور متابعت دوستان خدا تو بیزاری دشمنان خدا بھی ارکان ایمان
مین سے ہوگئی اور اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ دانستہ محض دنیا کے لیے راہ حق سے
پھر جانا دوسرے یہ کہ بسبب نادانی متابعت دشمنان خدا کرنا جیسا کہ اکثر عوام کی حالت ہے
لہذا قسم اول کی طرف خدا نے اشارہ فرماکر ارشاد کیا غیر المغضوب علیہم یعنی
نہ راہ اوس گروہ کی کہ غضب کیا ہی تونے جسکہ دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کرتے ہین پھر خدا نے اشارہ دوسری قسم کیطرف فرماکر ارشاد کیا ولا الضالین یعنے اور نہ راہ
اوس جماعت کی کہ نادانی سے گمراہ ہوئی ہی اور اکثر احادیث سے یہی مضمون ظاہر ہوتا ہی

اور بعضی کہتے ہین کہ مَغضُوبِ عَلَیہِم یہودی ہین اور ضَالّین نصاری ہین اور بعضی کہتے ہین
کہ مَغضُوبِ عَلَیہِم وہ لوگ ہین کہ اصول دین مین گمراہ ہوے ہین اور ضَالّین وہ لوگ ہین کہ فروع دین مین گمراہ ہوئے
ہین ترجمہ سورہ قدر یہ ہی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اِنَّا اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ یعنے تحقیق کہ
بھیجا ہمنے قرآن مجید کو شب قدر مین کہ اونیسوین یا اکیسوین یا تیسوین شب ماہ مبارک
رمضان کی ہی اور حدیثین تیسوین شب کے بارہ مین بیشتر وارد ہوئی ہین یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالی
اسو رسال کو اوسمین مقدر فرماتا ہی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ قرآن مجید کا شب قدر مین
نازل ہونا کیا معنی رکھتا ہی بعضی کہتے ہین کہ نازل ہونیکی ابتدا شب قدر سے ہوئی اور بعضی
کہتے ہین کہ نازل ہونیکا خاتمہ شب قدر مین ہوا اور بعضی کہتے ہین کہ تمام قرآن شب قدر مین
لوح محفوظ سے بیت المعمور مین نازل ہوا و تیئیس برس مین آیہ آیہ اور سورہ سورہ کر کے
موافق مصلحت نازل ہوا وَمَا اَدرٰکَ مَا لَیلَۃُ القَدرِ اور کس چیز نے آگاہ کیا
تجھے کہ شب قدر کیا ہی اور کیا فضیلت رکھتی ہی جبتک ہم آگاہ نکرین لَیلَۃُ القَدرِ خَیرٌ
مِن اَلفِ شَہرٍ یعنی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینون سے اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی
کہ عبادت شب قدر بہتر ہی اون ہزار مہینون کی عبادت سی کہ جسمین شب قدر نہو اور بعضی
حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا
کہ بنی امیہ مثل بندرون کے میرے منبر پر جاتے ہین اور لوگ پچھلے قدم پھرتے ہین
حضرت اس خواب سے ملول ہوئے جبرئیل علیہ السلام اس سورہ کو حضرت کی تسلی
کے لیے لائے کہ شب قدر تمہاری اہلبیت اور شیعیان اہلبیت کی لیے بسبب قربتون اور کرامتونکی
کہ اونہین اس شب مین حاصل ہوتی ہین بنی امیہ کی ہزار مہینون کی بادشاہی سی بہتر ہی تَنَزَّلُ
المَلٰئِکَۃُ وَالرُّوحُ فِیہَا بِاِذنِ رَبِّہِم مِن کُلِّ اَمرٍ یعنی اوترتے ہین فرشتے
اور فرشتہ روح کہ سب فرشتون مین بزرگ تر ہی شب قدر مین اور حاضر ہوتے ہین امام زمان کی خدمت مین بحکم
پروردگار تاکہ ہر امر سی کہ جو ہر شخص کے لیے مقدر ہوا ہی حضرتکو آگاہ کرین یا یہ کہ جو ہر شخص کے لیے مصالح دین و دنیا سی

اس شب مین مقدر ہوا ہی اوسے مطلع کرین سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی باعث
سلامتی ہی یہ شب واسطی دوستان خدا کی طلوع صبح تک یا ملائکہ اور روح صبح تک
خدمت امام علیہ السلام مین اتی ہین اور سلام کرتے ہین یا یہ کہ خدا کی طرف سے ہر ایک مومن
پر کہ جو نماز مین یا رکوع مین یا سجود مین یا دعا مین طلوع صبح تک مشغول ہی اوس پر سلام
کرتے ہین اور سورہ توحید کی تفسیر یہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک یہودی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی
اور کہا کہ اپنی پرودگار کا ہم سے وصف بیان کیجئی اوسوقت یہ سورہ نازل ہوا بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہہ اے محمد کہ جس خدا کا تمنی سوال کیا
وہ ایسا خدا ہی کہ مستحق عبادت ہی اور پیدا کرنیوالا تمام ممکنات کا ہی اور جامع کل صفات
کمالیہ ہی اور عقلین اوسکی ذات وصفات مین حیران ہین اور وہ خدا واحد ہی یعنی کسیطرح
کی کثرت اوسکی ذات وصفات مین نہین ہی اور مرکب اعضا اور اجزا سی نہین ہی اور بسیط
مطلق ہی اور اجزای خارجیہ اور ذہنیہ او عقلیہ اور وہمیہ نہین رکہتا اور صفت موجود
زائد اپنی ذات پر نہین رکہتا اور خدائی مین اپنا کوئی شریک نہین رکہتا اَللّٰهُ الصَّمَدُ
یعنی خداوند اور معبود برحق صمد ہی یعنی تمام خلق سب امور مین اوسکی محتاج ہی اور وہ
اپنی غیر کا محتاج نہین ہی اور تمام چیزین بسبب اوسکے قائم ہین اور وہ کسی چیز کی وجہ سی
قائم نہین ہی بلکہ اپنی فعل مین سب جہتون سے کامل ہی اور محل حوادث وانفعالات
نہین ہی لَمْ يَلِدْ کوئی اوس سے پیدا نہین ہوا بخلاف مقولہ کفار مکہ کہ وہ کہتی ہین ملائکہ
خدا کی لڑکیان ہین اور ترسا کہتے ہین کہ عیسیٰ خدا کی بیٹی ہین اور یہود کہتے ہین کہ عزیر
خدا کی بیٹے ہین اگر یہ باتین سچ ہوئین تو چاہیئے تہا کہ خدا مثل انکی جسم ہی رکہتا ہوتا اور
حق تعالی انہین کی قسم مین سے ہوتا اور انواع ترکیبات سے مرکب ہوتا اور محتاج وممکن
ہوتا اور کسی خالق کا اپنی پیدا کرنے مین محتاج ہوتا اور تفسیر لفظ صمد مین حضرت امام حسین

علیہ السلام سے منقول ہی کہ خدا سے کوئی کثیف چیز پیدا نہین ہوتی مانند فرزند اور بول
اور غائط اور منی اور کل کثافتین کہ مخلوقین سے خارج ہوتی ہین اور نہ کوئی لطیف چیز مانند
سانس اور کلام اور آواز کی اوس سے پیدا ہوتی ہی اور خدا محل حوادث نہین ہی اونگھنی
اور سونی اور خطورات دل اور غم اور اندوہ اور خوشی اور ہنسی اور رونی اور دہشت
اور امید اور رغبت اور خوف اور ماندگی اور بھوک اور سیر ہونی سے مبرا ہی ولم یولد
یعنی وہ کسی سے پیدا نہین ہوا اور اوسکی باپ اور مان نہین ہین اور یہ آیہ رد نصاری مین
نازل ہوا ہی وہ کہتے ہین کہ عیسی بن مریم خدا ہین حالانکہ خدا اپنی ذات سی موجود ہی اور ہونا
اوسکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہین ہے اور جناب سید الشہدا علیہ السلام نی ارشاد
فرمایا ہی کہ خدا کسی چیز سے پیدا نہین ہوا اور کسی چیز سے باہر نہین نکلا جسطرح کہ اشیاء کثیفہ
اپنی عناصر سے نکلتی ہین مانند حیوان کہ ایک حیوان دوسری حیوان سے پیدا ہوتا ہی
اور مانند گھانس کے کہ زمین سے اوگتی ہی اور مانند پانی کہ چشمی سے نکلتا ہی اور خدا
مثل چیز ہائے لطیف نہین ہی کہ اپنی جائے قرار سے نکلتی ہین مانند بینائی کہ آنکھہ سی متعلق
ہی اور سماع کہ کان سے حاصل ہوتا ہی اور سونگھنا کہ ناک سے تعلق رکھتا ہی اور چکھنا
کہ منھہ سے علاقہ رکھتا ہی اور دانائی اور تمیز کہ دل سے متعلق ہی اور آگ کہ پتھر سی نکلتی
ہی بلکہ خداوند عالم صمد ہی یعنی کسی علت اور کسی سبب سے بہم نہین پھونچا اور نہ کسی چیز
مین داخل ہی کہ مکان رکھتا ہو مثل جسم کہ محتاج مکان ہی اور خدا مانند عرض کے نہین ہی
کہ محتاج جگہہ کا ہو مانند سیاہی اور سفیدی اور نہ خدا کسی چیز پر بیٹھا ہی مثل کسی بادشاہ
کی کہ تخت پر بیٹھا ہو اور خدا نی تمام ممکنات کو نیست سے ہست کیا اور اپنی قدرت کاملہ
سی کل مخلوق کو خلعت ہستی پہنایا اور خدا جسکو چاہتا ہی اوسی فانی کرتا ہی اور جسکی
بقا مین مصلحت جانتا ہی اوسی باقی رکھتا ہی ولم یکن لہ کفوا احد یعنی کوئی ممکنات
مین سے کفو اور مثل اور شبیہ اور نظیر اوسکا نہین ہی پس وہ خدا نہ جسم ہی کہ مانند

اور جسم ونکی ہو اور نہ جوہر ہی کہ جوہر سے شبیہ ہو اور نہ عرض ہی کہ مانند عرضون کے
محتاج جگہ کا ہو اور خدا اپنی خداوندی مین کوئی عدیل اور کوئی شبیہ نہین رکہتا اور
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے لوگون نے اس سورہ کی تفسیر پوچھی حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ خدا احد ہی بے اسکی کہ تعداد اوسکی ذات اور صفات مین ہو اور صمد ہی
بی اسکی کہ اعضا اور اجزا رکہتا ہو اور فرزند نہین رکہتا کہ وارث اوسکی بادشاہی کا ہو
اسواسطے کہ جو فرزند رکہتا ہی وہ جسم ہی اور فانی ہی اور اوس سے دوسرے کو بادشاہی
پہنچتی ہی اور خدا کسی سے پیدا نہین ہوا ہی اسلئی کہ اگر کسے سی پیدا ہوتا تو وہ شخص
خدا کا سر اور ابتر ہوتا اور کم سے کم شریک اس خدا کا ہوتا اور تفسیر مین اس سورہ کے
اگر کتابین لکہی جائین تو بہی عشر عشیر اسکا بیان نہو سکی سنت ہی کہ جب اس سورہ سے
فارغ ہو خواہ نماز مین خواہ غیر نماز مین تین مرتبہ کَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ کہی یعنی ایسا ہی ہی وہ
خدا کہ پروردگار میرا ہی اور بہترین سورہ کہ نماز مین پڑہی جائین یہ دو سوری ہین اور
حدیث مین وارد ہوا ہی حضرت فرماتے ہین کہ عجب رکہتا ہون مین اوس شخص سی
کہ جو ان دو سورونکو نماز مین نہین پڑہتا اوسکی نماز کیونکر مقبول ہوتی ہی اور بعضے
روایات مین وارد ہوا ہی کہ رکعت اول مین سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ پڑہی کہ یہ سورہ حضرت
رسولؐ اور اونکی اہلبیت کا ہی اور انکو درگاہ خدا مین اپنا شفیع گردانی اور انسی متوسل ہو
اور دوسری رکعت مین سورہ توحید پڑہی کہ بعد اسکی دعا مستجاب ہی یا یہ کہ جو دعا قنوت
مین پڑہی وہ مستجاب ہوتی ہی اور اوسی کتاب مین مذکور ہی کہ جب سورہ تمام ہو تو
بقدر توقف کرے بعد اسکی ہاتھ اوٹہالے اور رکوع مین جاتے وقت اللّٰهُ اَکْبَرُ کہی اور
رکوع مین جہکنا اسقدر واجب ہی کہ ہاتھ زانو تک پہونچین اور بہتر یہ ہی کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہی یعنی پاک اور پاکیزہ اور مقدس اور منزہ جانتا ہون مین
اپنی پروردگار بزرگ کو اون چیزون سے کہ لائق اوسکی عظمت وجلال کی نہین ہین

اور اوسکی کبریائی اور جبروت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ شکر و ثنا کرتا ہون مین اوسکی اسلئی کہ
اوسنی مجھکو اپنی پاک و منزہ جاننی کے توفیق کرامت فرمائی جب ذکر ختم ہو تو پھر سیدہا کہڑا
ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہی یعنی خدا نی سنا اور قبول
کیا اور جزای خیر دی اوس شخص کو کہ جسنی تعریف کی اوسکی کل ثنائین اور تعریفین اوسی
خدا کی لیے ہین کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور فقط سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا بہی کافی و
مستحب ہی بعد اسکی تا نرمہ گوش ہاتھ اوٹھای اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور جب اللہ اکبر کہہ چکی تو
سجدہ مین جای اور جسوقت ساتون عضو خاک پر یا جانماز پر پہنچ لین تو اوسوقت تین مرتبہ
یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہی اور ایک مرتبہ بہی کافی ہی اور ترجمہ
اسکا یہ ہی کہ منزہ اور مقدس جانتا ہون مین اپنی پروردگار کو اون سب چیزون سے
کہ جو اوسکی بلندی و رفعت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ مشغول ہون مین اوسکی ستایش و ثنا
مین اسلئی کہ اوسنی مجھی توفیق دی ہی کہ مین اوسی پاک جانون اور بعد سجدۂ اول کی سیدہا
بیٹھی اور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر رکہی پھر ہاتھ اوٹھائی اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہی بعد اسکی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہی یعنی طلب آمرزش کرتا ہون مین
اپنی پروردگار سی اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی بعد اسکی ہاتھ اوٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور
مثل سجدۂ اول دوسرا سجدہ بجالای بعد اسکی درست بیٹھی اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور جسوقت دوسری
رکعت کی لیے اوٹھنی کا قصد کری تو پہلی گہٹنونکو زمین سی اوٹھائی پھر ہاتھونکو اوٹھای اور اوٹھنی
کی وقت بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہی یعنی بسبب مددگاری خداوند عالم اور
بسبب قدرت و توانائی پروردگار عالم اوٹھتا ہون مین اور بیٹھتا ہون مین اور جب دوسری
رکعت کی لیے استادہ ہو تو بہ نیت واجب سورہ حمد پڑہی اور دوسرا سورہ بہ نیت قربت پڑہی اور
بہتر یہ ہی کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑہی پھر بقصد قنوت ہاتھ اوٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور ہاتھونکو منہ
کی سامنی اور ہتھیلیون کو آسمان کی طرف رکہی اور قنوت مین احتیاطاً قصد قربت کری اور بہتر یہ

کہ کلمات فرج پڑہی اور وہ کلمات یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ یعنی
نہین ہی کوئی معبود بجز خدای یکتا کہ جامع جمیع صفات وکمال ہی اور بردبار اور بخشنی والا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یعنی نہین ہی کوئی معبود سوای معبود بحق کہ سزاوار پرستش ہی
اور بلند مرتبہ اور بزرگوار ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ
الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی پاک اور منزہ اور مقدس ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون
آسمانون اور ساتون زمینون کا ہی اور پروردگار اون چیزونکا ہی کہ جو ان آسمانون اور زمینون
مین ہین اور جو چیزین کہ ان چیزون کی درمیان مین ہین اور پروردگار عرش عظیم ہی یعنی وہ
تخت کہ خدا نی آسمانون اور کرسی اور پردون اور سراپردون کے اوپر پیدا کیا ہی اور وہ
تخت سب جسمون سے بزرگتر ہی اور بعض حدیثون مین تفسیر عرش علم حقتعالی سے کی ہی اور
سب تعریفین خاص واسطے خدا کی لئی ہین کہ جو پروردگار تمام جہانون کا ہی اور اس دعا کو
کلمات فرج کہتی ہین یہ بہترین دعا ہی اور نمازون کی قنوت مین مستحب ہی خصوصًا نماز جمعہ
اور نماز وتر اور تلقین میت اور وقت جان کندن آسانی قبض روح کی لیی نہایت خوب ہی
پس بہتر ہی کہ بعد ان کلمات فرج کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہی کہ یہ بہترین دعا
ہی اور بے محمد اور آل محمد پر صلوات بہیجی دعا مستجاب نہین ہوتی یعنی خداوندا رحمت اور درود
اور ثنا اور تحیہ بہیج محمد اور آل محمد پر کہ وہ جناب علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور گیارہ فرزند انکی ائمہ
و پیشوای خلق ہین پہر دعا یہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ
عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑہی یعنی خداوندا بخش
گناہ میری اور رحم کر مجہپر اور عافیت دی مجہکو دردون اور بیماریون اور فتنون سے اور عفو کر
مجہسی خطائین میری سرای دنیا و آخرت مین بتحقیق کہ تو سب چیزون پر قادر و توانا ہی اور
قنوت مین جسقدر زیادہ دعائین پڑہی بہتر ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس شخص کا

طولانی تر ہی راحت اوسکی اخرت مین بیشتر ہی اور اگر فقط کلمات فرج یا فقط دعای آل
لینا پڑہی یا فقط صلوات پڑہ کی اول قنوت پر اکتفا کری اگرچہ ایکمرتبہ سُبحان ا
تو کافی ہوگا اور قنوت کی بعد اَللہُ اَکبَر کہی اور رکوع مین جای اور مثل رکعت ا
رکوع بجالای اور جب دوسری سجدہ سی سراوٹہای تو بائین ران پر زور دیکی بیٹہی
پاؤن کو دہنی طرف باہر نکالدی اور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر ر
ن کو رانون پر رکہی اور اونگلیون کو اسمین ملای اور اپنی دامن پر نظر رکہی اور تشہد
ت کو وقت تشہد اسطرح بیٹہنا سنت ہی کہ رانون کو ایک دوسری سی ملای اور گھٹنو
ہی اوٹہای اور اگر و بیٹہی اور اگر گہٹنون کو زمین سی نہ اوٹہای تو اسطرح بیٹہی کہ
ن اسمین چسپیدہ رہین اور جب درست بیٹھ لی تو اسطرح تشہد پڑہی اَشہَدُ
لہ اِلَّا اللہُ وَحدَہٗ لا شَرِیکَ لَہٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ نہین ہی
ود سوا اوس خدا کے کہ جامع سب کمالون کا اور مستحق سب عبادتون کا ہی ایسی ح
تا اور فرد ہی خدائی مین اور استحقاق عبادت مین اوس کا کوئی شریک نہین
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ محمد بند
ور پیغمبر بہیجا ہوا اوسکا ہی اور بہتر یہ ہی کہ بعد رسولہ کے یہ کہی اَرسَلَہٗ بِالحَقِّ بَشِیرًا
وَنَذِیرًا بَینَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَشہَدُ اَنَّ رَبِّی نِعمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعمَ الرَّسُولُ
وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَا رَیبَ فِیہَا وَاَنَّ اللہَ یَبعَثُ مَن فِی القُبُورِ اَلحَمدُ
لِلّٰہِ الَّذِی ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھتَدِیَ لَولَا اَن ھَدٰنَا اللہُ
یعنی بہیجا ہی اوسکو خدا نے براستی و درستی بیشک و بی شبہہ ایسی حالت مین کہ وہ بشارت دینی
والا ہی رحمت او فضل خدا کا اوس شخص کو جو دین حق کا اقرار کری اور ڈرانے والا ہی
عقوبت و عدل خدا سی اوس شخص کو جو دین حق سی نکلجائی یا گناہان کبیرہ پر اصرار کرتے اور
وہ قریب زمانہ قیامت مبعوث ہوا ہی یعنے کوئی اور پیغمبر بعد اوسکے مبعوث نہوگا

اور گواہی دیتا ہون مین کہ پروردگار میرا پسندیدہ پروردگار ہی اور یہ بھی گواہی دیتا ہون
کہ محمد رسول پسندیدہ ہی اور بہ تحقیق کہ قیامت آنیوالی ہی اور اوسمین شک اور شبہ نہین ہی
اور بہ تحقیق کہ خدا اوٹھاتا ہی اور زندہ کرتا ہی اون لوگون کو جو قبرونمین دفن ہین ثنا او
ستایش خاص اوس خدا کی لیے ہی جسنے اپنی فضل سے ہمکو راہ دکھلائی ان اعتقادات کی
اور ہم ایسی نہ تہی کہ اپنی قوت سے ان اعتقادات کی راہ پاسکتی اگر خدا ہمکو راہ نہ دکھلاتا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہی یعنی خداوندا درود بہیج محمد اور آل محمد پر یعنی تعظیم
اونکی بسبب اونکی ارتفاع دین اور اظہار دعوت او عظمت ذکر اور بقاء شریعت کی اور آخرت
مین بسبب قبول کرنے اونکی شفاعت کی اونکی امت کی حق مین اور اونکی ثواب دوچند کرنی
کی وجہ سی اور اونکی فضیلت اولین وآخرین پر ظاہر کرنے کے سبب سی اور اونکی تمام انبیا
اور مرسلین پر تقدیم کی وجہ سی اور مذکور ہو چکا ہی کہ مراد آل محمد سے بارہ امام اور حضرت فاطمہ
علیہم السلام ہین بعد صلوات وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْٓ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ کہی یعنی قبول کر
شفاعت آنحضرت کی اونکی امت کی لیے اور بلند کر درجی اونکی بہشت مین پس سنت ہی کہ بعد
اسکی دو مرتبہ یا تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہی پس اگر نماز دو رکعتی ہو تو سلام کہکر نماز
تمام کری اور اگر نماز سہ رکعتی یا چار رکعتی ہو تو تشہد پڑہ کی اوٹھی اور بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ
اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہی اور مصلی کو آخر کی دو رکعتونمین یا ایک رکعت مین اختیار ہی چاہی
سورہ حمد پڑہی چاہی تسبیحات اربعہ پڑہی اور بعد تشہد آخر چاہیئی کہ بقصد قربت سلام کہی اور
بہتر یہ ہی کہ اسطرح کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام پہلا سلام سنت ہی اور داخل تشہد ہی اور آخر کی دو سلامونمین سی
جسکو پیشتر کہی گا اوسکی کہنی سی نماز سی باہر نکل جائے گا معنے اسکی یہ ہین کہ
سلام ہو آپ پر ای پیغمبر خدا اور رحمتین خدا کی اور برکتین اوسکی اور سلام ہو ہمپر اور بندگان

شائستہ خدا پر اور سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی یعنی زیادتی اوسکی نیکیون کی
اور چاہیئے کہ بندگان شائستہ سے انبیا اور ائمہ کا قصد کرے اور سلام آخر مین دو فرشتے کہ ہر شخص
کی ہمراہ رہتے ہین اونکا اور سب ملائکہ اور مومنین اور مومنات کا قصد کرے اور اگر پیشنماز ہو تو
ماموین کو قصد مین داخل کرلے اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز اور سب ماموین کا قصد کرلے

مقام ثانی مسائل نماز اور تفصیل نماز ہائے واجبی وسنتی مین

اس مقام مین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین اور یہ مسائل رسالہ زبدة الفتاوی سے نقل
کی گئی ہین کہ سب فتاوی جناب شیخ زین العابدین دام ظلہ کے ہین اسواسطے کہ تقلید مجتہد حی
کی واجب ہے اور یہ رسالہ ترجمہ کیا ہوا جناب سید ولایت علی صاحب خازیپوری کا ہے کہ
اونہون رسالہ زینة العباد جناب شیخ مدظلہ سے ترجمہ کیا ہے **مقدمہ** مقدمات نماز مین اور اسمین
چند مقاصد ہین **مقصد پہلا اعداد نماز واجب مین** مخفی نرہے کہ نماز ین واجب
چھ ہین **پہلے** نماز یومیہ **دوسرے** نماز جمعہ **تیسرے** نماز عیدین **چوتھے** نماز
آیات **پانچوین** نماز طواف **چھٹے** وہ نماز کہ بسبب امر خارج واجب ہوجاتی ہے مثل نذر و عہد
و قسم و اجارہ اور نماز ہای پدر نسبت پسر واضح ہو کہ نماز یومیہ کی حضر مین سترہ رکعتین ہین ظہر
اور عصر اور عشا ہر ایک کی چار رکعتین اور مغرب کی تین رکعتین اور صبح کی دو رکعتین
اور سفر مین نماز چہار رکعتی سے دو رکعتین آخر کے کم ہوجاتی ہین **مقصد دوسرا
اوقات نماز یومیہ مین واضح ہو کہ ابتدای وقت نماز ظہر** اول زوال
آفتاب سے ہے اور انتہا یہ ہے کہ وقت مغرب مین بقدر ادای نماز عصر زمانہ باقی رہجای اور
بعد اسکی جب اول وقت نماز ظہر بجالاوی تو ابتدائی وقت نماز عصر ہے اور غروب آفتاب تک
وقت منتہی ہوجاتا ہے پس اول وقت ظہر سے تا بقدر ادای نماز ظہر موافق حال مصلے
وقت مختص نماز ظہر ہے اور اسیطرح آخر وقت مین بقدر ادائے نماز عصر موافق حال
مصلی وقت مختص نماز عصر ہے اور باقی اوقات ظہر و عصر مین مشترک ہین

پس اگر اخر وقت مین شخص حاضر کے لیے نماز عصر کی چار ہی رکعت پڑہنی کا زمانہ باقی رہجای
تو چاہیے کہ یہ شخص نماز عصر کو ادا کری اور بعد اسکے نماز ظہر بہ نیت قضا بجالای مگر جس صورت
مین شخص حاضر کے لیے اخر وقت مین پانچ رکعت پڑہنی کا زمانہ باقی رہی تو دونو نمازین
بقصد ادا بجالای اور اگر شخص مسافر کے لیے تین رکعت نماز پڑہنی کا زمانہ باقی رہی تو وہ بہی
ظہر و عصر بہ نیت ادا پڑہی اور نماز مغرب کا وقت بعد غروب آفتاب آتا ہی اور علامت غروب
افتاب کے یہ ہی کہ حمرت مشرقیہ نصف آسمان سے گذر جای اور اخر وقت مغرب کا یہ ہی کہ نصف
شب مین چار رکعت نماز عشا پڑہنی کا زمانہ باقی رہجای اور وقت عشا بعد مقدار ادای نماز
مغرب آجاتا ہی اور نصف شب تک باقی رہتا ہی اور نماز صبح کا وقت اوسوقت داخل ہوتا ہی
کہ جسوقت مشرق کے طرف عرض مین کنارہ آسمان پر ایک سفیدی ظاہر ہو اور مثل چادر
سفید کے پہیلتے جای اور انتہای وقت نماز صبح طلوع آفتاب تک ہی اور وقت نماز داخل ہونی
مین گمان کافی نہین ہی ہر چند وہ گمان ایک عادل کی گواہی یا موذن معتمد کے اذان سے
حاصل ہو مگر جس صورت مین حصول یقین دشوار ہو بسبب ابر یا بسبب شب یا وغیرہ تو بضرورت
گمان پر اکتفا جائز ہی مقصد تیسرا قبلہ کے بیان مین واضح ہو کہ جو لوگ کعبہ کو دیکھتے ہین اونپر
استقبال کعبہ واجب ہی اور جو لوگ نہین دیکھتے اونکا قبلہ جہت کعبہ ہی یعنی وہ جانب کہ جس جانب
خانہ کعبہ واقع ہوا ہی لیکن یہ مقصود نہین ہی کہ وہ جانب بتمامہ قبلہ سمجہا جای گا بلکہ اوتنی مقدار سطح
ہی کہ اگر نماز پڑہنی والے کے مقام سجدہ سے ایک خط کہینچا جائی تو وہ خط کسی جزو کعبہ تک
پہونچی اور خانہ کعبہ کے شناخت ستارون سے اور قبور مسلمین و مساجد اور علم ہیئت
سے حاصل ہوتی ہی اور اگر علم ممکن نہو تو گمان ہی کافی ہی اگرچہ وہ گمان کسی کافر یا فاسق کے
کہنی سے حاصل ہو جائی اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ پشت بقبلہ نماز پڑہی ہی پس اگر وقت
نماز باقی ہو تو اعادہ کری اور اگر وقت باقی نہو تو اوس نماز کی قضا واجب نہین ہی لیکن احوط
یہ ہی کہ بقصد قضا اوس نماز کو ادا کری اور اگر معلوم ہو جای کہ قبلہ سے عین دہنی یا بائین جانب تہا

تو اعادہ نماز لازم ہی اور قضا لازم نہین ہی اور اگر قبلہ دہنی اور بائین جانب کی درمیانین واقع ہو تو نہ اعادے کی احتیاج ہی نہ قضا کی حاجت ہی مقصد چوتہا مکان مصلی مین اسمین دو امر واجب ہین پہلا امر مکان کا مباح ہونا کہ مکان غصبی نہو پس اگر غصبی ہو تو اذن مالک لازم ہی اور اذن کے لئی فحوی کافی ہی مثل اسکی کہ کوی شخص کہی کہ مین راضی ہون کہ تم میری مکان کو بیچ ڈالو پس اس نہج کے تقریر سے نماز پڑہنی کی اجازت بطریق اولی پای جاتی ہی اور مہمان کی لئی شاہد حال کافی ہی اگر مہمان نماز پڑہنا چاہی تو اوسی اذن صریح کی ضرورت نہین ہی اور مثل صحرا اور کاروان سرا اور مانند ان مقامات کے بہی نماز جائز ہی دوسرا امر خالی ہونا مکان کا ہی اوس نجاست سی کہ وہ نجاست لباس اور بدن مصلی کو نجس کری حالانکہ وہ نجاست معفو نہو لیکن مقام سجدہ کا طاہر ہونا لازم ہی اور جس صورت مین کشتی سے اوترنا ممکن ہو اوس صورت مین بلکہ اختیاراً بہی کشتی پر نماز پڑہنا جائز ہی لکن احوط یہی کہ اگر زمین پر اوترنا ممکن ہو تو اوترکر نماز پڑہی اور جمیع افعال نماز مین رو بقبلہ ہونا بشرط امکان واجب ہی اور اگر کل افعال مین استقبال قبلہ ممکن نہو تو جسقدر ممکن ہو سکی تکبیرۃ الاحرام مین رو بقبلہ ہونی کی رعایت ملحوظ رکہی مقصد پانچوان بیان لباس مصلی مین لباس مصلی مین پانچ امر واجب ہین پہلی یہ کہ لباس غصبی نہو جیسا کہ مکان مصلے مین مذکور ہوا دوسری یہ کہ مرد کے لئی حالت اختیار مین محض ابریشم کا لباس نہو لیکن حالت ضرورت مین مثل سرمای شدید جائز ہی تیسری طلا نہو کہ مرد کی نماز لباس اور زیور طلا پہنکر صحیح نہین ہی اور طلای مسکوک اور غیر مسکوک حالت نماز مین رکہنا حرام نہین ہی چوتہی لباس کا طاہر ہونا مگر اون نجاستون کا ہونا کہ جو معفو ہین مضایقہ نہین رکہتا پس مخفی نرہی کہ زخم اور دمل کا خون جبتک وہ زخم یا دمل اچہا نہو معفو ہی اور وہ نجاست کہ ازالہ مین اوسکی مشقت شدید اور عسر و حرج ہو وہ بہی معفو ہی اور نجاست اوس لباس کی کہ دور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت شدید ہو وہ بہی معفو ہی اور اوس شخص کی بول کی

نجاست کہ جو عارضہ سلس البول رکھتا ہو اگر ہر روز ایکمرتبہ طاہر کری تو معفو ہی اور نجاست
اوس عورت کی لباس کے جو بچی کو پرورش کری لڑکا ہو خواہ لڑکی بول ہو خواہ غائط
اگر ہر روز ایکمرتبہ طاہر کری اور دوسرا لباس نرکھتی ہو تو معفو ہی اور خون کمتر از درہم کہ مقدار
اوسکی بقدر ہتیلی کی گڑہی کے ہی بنا بر اقوی معفو ہی اور نجاست اوس لباس کی جس سے
عورتین نہ چہپی وہ بہی معفو ہی پانچوین یہ کہ پوست اور کل اجزا حیوان حرام گوشت کی نہو
یعنی بال یا کہال سی جانور حرام گوشت کے نماز درست نہین ہی اور جانور حلال گوشت
کی کہال پہنکر نماز درست ہی بشرطیکہ میتہ نہو اور بال مین بہی اوسکی نماز جائز ہی اور پوست
خز اور سنجاب اور اجزا انسان اگر طاہر ہون مثل بال اور ہڈی اور پسینہ اور دود وغیرہ کی تو
یہ سب مخل نماز نہین ہین اور موم شہد اور شہد اور مچہر کا خون اور مثل اسکی بعض حشرات الارض
بہی قباحت نہین رکہتی **فصل پہلی** واجبات نماز مین اور وہ آٹھ ہین پہلے قیام مخفی نرہی
کہ نماز واجب مین حالت تکبیرۃ الاحرام مین کہڑا ہونا واجبات سی ہی اور حمد اور سورہ
پڑہنی کے حال مین اور بعد رکوع بہی قیام واجب ہی اور حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام
متصل برکوع رکن ہی اور مراد رکن نماز سی یہ ہی کہ عمدًا اور سہوًا ترک کرنا اوسکا نماز کو باطل
کرتا ہی اور واجب غیر رکن کی عمدًا ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہوًا ترک
کری تو مضائقہ نہین ہی اور قیام مین چند چیزین واجب ہین پہلی استقلال یعنی تکیہ کسی چیز پر
نکری اسطرحسی کہ اگر وہ چیز جدا ہو تو مصلی گر پڑی اور بعض کی لئی تکیہ کرنا بیٹہنی پر اوس
سے تکیہ کرکی بیٹہنا تکیہ کرنی پر اور سیدہا بیٹہنا خم ہونی پر مقدم ہی اگر مطلق بیٹہنی سی عاجز ہو تو
دہنی پہلو سی لیٹنا بائین پہلو پر اور بائین پہلو سی چت لیٹنا مقدم ہی دوسری سیدہا کہڑا ہونا
تیسری دونون پاؤن سی بطور متعارف کہڑا ہونا اور پنجون سی یا ایڑیون سی اور مثل انکی کہڑا
ہونا کافی نہین ہی چوتہی پاؤن کو بہت دور نہ رکہنا کہ عرف مین اوسی کہڑا ہونا نہ کہا جائی پانچوین
استقرار کہ راہ نہ چلی چہٹی طمانینت کہ حرکت نکری دوسرا واجب نیت ہی اور نیت ارادہ کرنا سی

فعل کا ہی اور لازم ہی اوسمین تعین کرنا فعل کا اگر مشترک ہو اور ضرور ہی قصد قربت او رنیت شرط
خارج ہی نہ جزو داخل اور اسیقدر کافی ہی کہ مثلاً قصد کری کہ نماز صبح پڑہتا ہون قربۃً الی اللہ اور
قصد وجوب او ر ادا احوط ہی تیسرا واجب تکبیرۃ الاحرام ہی یہ واجب بہی ہی اور رکن بہی ہی
اور سات چیزین اس مین واجب ہین پہلی عربی مین کہنا دوسری بعد نیت کے فوراً کہنا
تیسری لفظ اللہ اکبر کا ترتیب اور موالات کی ساتہہ ادا کرنا اور درمیان حرفونکی فاصلہ
قرار نہ دینا چوتھی ہمزۂ اکبر کو وصل نکرنا اور اسیطرح ہمزہ اللہ مین احتیاطاً وصل نکرنا پانچوین
اسطرح کہنا کہ دوسرا سنی یا خود سنی چھٹی حرفونکو مخرجون سی ادا کرنا ساتوین بالخصوص اللہ
اکبر کہنا اور عوض مین اوسکی مثلاً اللہ اعظم کہنا جائز نہوگا چوتہا واجب قرات ہی یعنی
حمد اور سورہ کا مع بسم اللہ نماز صبح مین اور پہلی دو رکعتونمین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
کی پڑہنا اور مغرب کے ایک رکعت آخر اور چہار رکعتی نمازونمین آخر کی دو رکعتونمین اختیار رکہے
چاہی سورہ حمد پڑہی یا تسبیحات اربعہ پڑہی لیکن تسبیحات اربعہ پڑہنا افضل ہی اور تسبیحات اربعہ کے
کا ایک مرتبہ پڑہنا واجب ہی اور علاوہ اسکی دو مرتبہ مستحب ہی اور صورت تسبیحات اربعہ
یہ ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور قرات مین
چند چیزین واجب ہین پہلی ادا کرنا حرفونکا مخارج سی اسطرحسی کہ تمیز درمیان حرفونکے عرف
عرب مین حاصل ہو جائی اور زیادہ اس سی لازم نہین ہی دوسری صحیح پڑہنا لفظونکا اور
اعراب کا تیسری عربی مین پڑہنا چوتھی ترتیب درمیان حمد اور سورہ اور انکی آیتون اور کلمونکی
پانچوین موالات عرفی الفاظ اور آیات مین اسطرحسی کہ فاصلہ زیادہ درمیان حرفون اور
کلمات اور آیات کی نہو کہ سلسلہ نظم قرات ٹوٹ جائی چھٹی تعین کرنا سورہ کا قبل شروع
کرنے بسم اللہ کی اور عادت بمنزلہ تعین کے ہی بلکہ لازم ہونی مین تعین سورہ کی تامل ہی لیکن
اچھا تعین ہی ساتوین مردونکے لئی نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب اور عشا مین جہر
اور اسکی سوا مین اخفات چاہئی اور جہر اور اخفات فقط حمد و سورہ مین ہی اور باقی مین لازم نہین ہی

بان بسم اللہ مین جہر مستحب ہی اگرچہ نماز اخفاتی مین ہو اور عورت کو مقام جہر مین اختیار ہی
درمیان جہر و اخفات کی اگر آواز اوسکی نامحرم نہ سنی اور جائز ہی ایک سورہ کو چہوڑ کی
دوسری سورہ کو پڑہنا قبل نصف پڑہنی کے لیکن سورہ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا
الکافرون نہو کہ شروع کر کی چہوڑنا انکا نماز فریضہ یومیہ مین جائز نہین ہی پانچوان واجب
رکوع ہی یہ رکن ہی ایک دفعہ ہر رکعت مین اور چند چیزین اسمین واجب ہین پہلی خم ہونا
اسطرحسی کہ ممکن ہو پہونچنا کسیقدر انگلیونکی باطن کا زانو پر اور ہاتہ زانو پر رکہنا واجب
نہین ہی دوسری ذکر یعنی کہنا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کا تیسری صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکی حرفونکا مخارج سی چوتہی
ذکر شروع کرنے کے وقت اتنا ٹہرنا کہ وہ ذکر تمام ہو جای پانچوین سر اوٹہانا چہٹی ٹہرنا
بعد سر اوٹہانیکی تہوڑا واجب ہر رکعت مین دو سجدونکا بجالانا ہی اور دونون سجدی
ملکی ایک رکن ہو جاتا ہی اور چند چیزین اسمین واجب ہین پہلی سات اعضا کو زمین پر
بقدر مسمی رکہنا اور وہ اعضا پیشانی اور دو کفدست اور دو زانو اور دو انگوٹہی پاؤن
کے ہین اور جو جانب انگوٹہونکا زمین پر رکہی کافی ہی دوسری سب اعضا پر کل بدن
کا بار ڈالنا تیسری پیشانی رکہنی کی جگہہ کا کہڑی ہونیکی جگہہ سی زیادہ چار انگل
سی پست اور بلند نہونا اور بلندی اور پستی پانچ اعضا باقی ماندہ کی مضائقہ نہین
رکہتی چوتہی ذکر کرنا یعنی ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ یا تین مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا پانچوین شروع ذکر سی جبتک کہ ذکر تمام کری توقف کرنا چہٹی
پیشانیکا خاک پر یا اوس چیز پر کہ خاک سی اوگی ہو رکہنا لیکن وہ چیز کہانی اور پہننی کی
نہو ساتوین سر اوٹہانا اور درمیان دو سجدونکے توقف کرنا آٹہوین ذکر کا صحیح کہنا اور
اوسکی حرفونکا مخارج سی ادا کرنا ساتوان واجب تشہد ہی کہ نماز دو رکعتی مین ایکمرتبہ اور
سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین دو مرتبہ اسکا کہنا واجب ہی اور چند چیزین تشہد مین واجب ہین

پہلے شہادتین کو اسطرح ادا کرنا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ **دوسرے** تشہد کا حالت نشست مین پڑہنا **تیسرے** رعایت طمانینت اور بیٹہنے کے حال مین بدن کو مستقر رکھنا **چوتھے** صحیح پڑہنا اور ادا کرنا حرفون کا مخرج مخارج سے **پانچوین** موالات اور ترتیب مذکور کے ساتھ پڑہنا **آٹھوان** واجب سلام ہی اور یہ جزء نماز ہی اور صیغہ اوسکا یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور دونو صیغونمین جسکو پہلے کہے گا نماز سے خارج ہو جائیگا اور کہنا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا احتیاط ہی اور واجبات سلام کے مثل واجبات تشہد کے ہین خاتمہ اور **ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ اور سجدہ شکر کے بیانمین اس باب مین** آٹھ **فصلین ہین فصل پہلی** بیان مین ادعیہ تعقیب نماز پنجگانہ کے کتاب خلاصۃ الاعمال مین لکھا ہی کہ جناب باری نے کلام مجید مین فرمایا ہی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرمایا کہ حاصل معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ جب نماز سی فارغ ہو تو تعقیب و دعا مین مشغول ہو اور حاجات اپنی حق تعالے سی طلب کرو اور امید اپنی قطع نکرو اور اونہین حضرت سے منقول ہی کہ حق سبحانہ تعالے نی بہترین ساعات مین نماز و نکو واجب کیا ہی پس چاہیے تمکو کہ بعد ہر نماز کی دعا کرو اور حضرت امیر المومنین سی منقول ہی کہ تعقیب بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر روزی کو زیادہ کرتی ہی الخ کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی مکہ معظمہ کو فتح کیا تو نماز ظہر کو نزدیک حجر الاسود اپنی اصحاب کے ساتھ ادا فرمایا اور جب سلام سے فارغ ہوئی تین مرتبہ دست مبارک کو اوٹہایا اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا پہر یہ دعا پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ

الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ھو علی کل شیء قدیر پس اپنی اصحاب کی طرف منھ کیا اور فرمایا
کہ ان تین تکبیرونکو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب ترک نکرو جو شخص کہ بعد سلام نماز اسکو پڑھتا ہی
بتحقیق کہ وہ ادا کرتا ہی جو کچھ کہ اوسپر شکر حق تعالی سی تقویت اسلام اور اہل اسلام سی واجب ہی
اور مقباس المصابیح و جمال الصالحین اور مصباح کفعمی مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ تسبیح جناب
فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا ہی اسکی فضیلت مین بی انتہا حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ
مقباس المصابیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حکم کرتے ہین ہم اپنی اطفال کو مداومت تسبیح
فاطمہ زہرا علیہا السلام کا جیسا کہ حکم کرتے ہین ہم انکو نماز کی لیے پس اسکو ترک نکرو جو شخص کہ اسپر
مداومت کری بدبخت اور شقی نہین ہوتا ہی اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہی کہ ذکر کثیر کہ خدا
قران مجید مین اوسکی طرف حکم فرماتا ہی وہ تسبیح حضرت فاطمہ زہرا ہی اور جو کہ بعد ہر نماز کی اسپر
مداومت کری تو اوس نے خدا کو بہت یاد کیا اور آیہ کریمہ وَاذکُرُوا اللّٰہَ ذِکراً کَثِیراً پر عمل کیا
اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی قرات کری
بعد اسکی استغفار کری تو خدا اوسکو بخشدیتا ہی اور تسبیح زبان سی سو مرتبہ ادا ہوتی ہی مگر ترازوی عمل مین اسکی
لیے ہزار مرتبہ ہوتی ہین اور تسبیح خدا کو خوش کرتی ہی اور شیطان کو دور کرتی ہی اور بسند ہای صحیح
حضرت صادق سی منقول ہی کہ جو شخص تسبیح حضرت فاطمہ بعد ہر نماز پڑھی قبل اسکی کہ اپنی پاؤنکو صورت
نشست نماز سی پھیرے بخشدیا جاتا ہی اور بہشت اوسپر واجب ہوتا ہی اور حدیث معتبر مین حضرت نی فرمایا
کہ تسبیح فاطمہ زہرا کو بعد ہر نماز کی پڑھنا بہتر ہی اوس سی کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھی اور روایت معتبر
مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ عبادت الہی نہین کی گئی ہی ساتھ کسی چیز کے تمجید اور تعظیم
کہ بہتر تسبیح فاطمہ سی ہو اور اگر اوس سی کوئی چیز بہتر ہوتی تو حضرت رسول اوسی حضرت فاطمہ کو
عطا کرتے اور حدیثین فضیلت مین اسکی بہت سی ہین یہ کتاب گنجائش اونکی ذکر کی نہین رکھتی اور کیفیت
مین اوس تسبیح کی حدیثونمین اختلاف ہی اور اشہر یہ ہی کہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پھر
تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہی اور بعض روایات مین سبحان اللہ پہلی الحمد للہ کی وارد ہوا ہی

اور بعضی علمانی اسطرح جمع کیا ہی کہ بعد نماز کی بطریق اول پڑہی اور سونی کی وقت
بطریق ثانی پڑہی اور بطریق اول کہ مشہور ہی مطلقا اولی ہی اور سنت ہی کہ بعد تمام
کرنے تسبیح فاطمہ علیہا السلام کی ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہی چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام
سی روایت ہی کہ جو شخص بعد نماز فریضہ تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑہی اور بعد اوسکی ایکمرتبہ
لا الہ الا اللہ کہی تو خدا اوسکو بخش دیتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام
پر پڑہی اور یہ امر سب اذکار مین سنت ہی اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام
کو ہمراہ رکہنا مستحب ہی اور ہر بلا کے لئی حرز ہی اور باعث ثواب بی انتہا کا ہی اور
منقول ہی کہ ابتدا مین حضرت فاطمہ علیہا السلام نی بالونکا ڈورا بٹا تہا اور اوسمین گرہین
دی تہین اور اوسپر ذکر تسبیح فرماتی تہین یہانتک کہ حضرت حمزۃ بن عبد المطلب شہید
ہوی پس حضرت فاطمہ علیہا السلام نی اون شہید بزرگوار کی خاک تربت لی اور تسبیح
بنائی اور اوسپر تسبیح پڑہتی تہین بلکہ اور آدمیون نی بہی ایسا ہی کیا اور جب سید الشہدا
حسین بن علی شہید ہوئی تو سنت ہوا کہ تربت سی اون امام مظلوم علیہ السلام کی
تسبیح بنائین اور اوسپر ذکر خدا کیا کرین اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام سی روایت
ہی جو شخص تسبیح تربت امام حسین عم کو ہاتہہ مین رکہتا ہو اور ذکر کو بہول جای تو
ثواب ذکر اوسکی لئی لکہا جاتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تسبیح
تربت امام حسین ع نی اسکی کہ آدمی ذکر کری نفسہ خود ذکر و تسبیح خدا بجا لاتی ہی اور
حضرت نی ارشاد فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر
کیا جای وہ ستر ذکر و استغفار کی برابر ہی اور اگر بلا ذکر اس تسبیح کو پہرا دی تو ہر دانہ پہرانے
کے عوض مین سات تسبیحین اوسکی لئی لکہی جاتی ہین اور دوسری روایت مین وارد
ہی اگر ذکر کی ساتہہ پہرائی تو ہر دانی پر چالیس حسنا اوسکی لئی لکہی جائینگی اور اگر ذکر
بہول جائی اور پہرائی تو ہر دانہ کی عوض مین بیس حسنہ اوسکی لئی لکہی جائینگی اور روایت

مین وارد ہی کہ حوران بہشت جب کسی فرشتی کو دیکھتی ہین کہ زمین پر جاتا ہی تو اوس سے التماس کرتی ہین کہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام ہماری واسطے لانا اور حدیث صحیح مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ مومن کو چاہیی کہ پانچ چیزون سی خالی نہو مسواک اور کنگھی اور جانماز اور تسبیح کہ اوسمین چونتیس دانہ ہون اور انگشتر عقیق ہر چند تسبیح خام و پختہ دونون خوب ہین مگر کچی تسبیح بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو تسبیح تربت حسین علیہ السلام پر ایک تسبیح پڑہی تو حق تعالی اوسکی لیی چار سو حسنہ تحریر فرماتا ہی اور چار سو گناہ اوسکی محو کرتا ہی اور چار سو حاجتیں اوسکی برلاتا ہی اور اوسکی لیی چار سو درجہ بہشت مین بلند کرتا ہی اور مستحب ہی کہ ڈورا اوسکا نیلا ہو برنگ آسمان از انجملہ تسبیحات اربعہ ہین چنانچہ بسند صحیح عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نی اپنی اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھہ لباس و ظروف سی اپنی پاس رکھتی اگر اوسی تلی و بر رکھو تو وہ آسمان تک پہونچیں گی یا نہ سب نی کہا یا رسول اللہ ایسا نہین ہی حضرت نی فرمایا چاہتی ہو کہ مین تمکو دلالت کرون اوس عمل پر کہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین اصحاب نی عرض کی یا رسول اللہ ارشاد کیجیی حضرت نی فرمایا کہ ہر ایک تم مین سی جب نماز سی فارغ ہو تو تیس مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہی بدرستیکہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین اور مزاولت اسکی آدمی کو جلنی سی اور ڈوبنی سی اور مکان کی نیچی دبنی سی اور کنوین مین گرنے سی اور مرگ بد سی محفوظ رکھتی ہی اور یہ تسبیحات باقیات الصالحات مین سی ہین اور کتاب مقباس المصابیح اور جنۃ الواقیہ اور تہذیب الاحکام مین بہی اس مضمونکو ذکر کیا ہی اور بسند معتبر تفسیر میر سید علی صاحب مرحوم مین حضرت ابی جعفر سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات

اربعہ پڑہی توحقتعالی ہر تسبیح کی عوض مین اوسکی لئی دو درخت بہشت مین لگاتاہی کہ اونمین جمیع انواع کی میوہ پہلتی ہین اور یہ بہی اوسی تفسیر مذکور مین پیغمبر خدا سے روایت ہی کہ شب معراج مینی فرشتونکو دیکہا کہ زمین بہشت پر عمارت بناتی ہین کہ اوسمین ایک خشت طلائی ہی اور ایک نقرہ کی ہی اور بعض ہنگام مین اوسکی بنانی مین توقف کرتی ہین مینی اونسی اسکا سبب پوچہا اونہونی کہا کہ جسوقت ہمکو خرچ ملتاہی تو ہم اسکی بنانیمین مشغول ہوتی ہین مینی استفسار کیا کہ خرچ کیاہی اونہون نی عرض کی کہ تسبیحات اربعہ کا پڑہنا جسوقت بندۂ خدا تسبیحات اربعہ پڑہنی مین مشغول ہوتاہی توہم عمارت بنانیمین مشغول ہوتی ہین والا ترک کرتی ہین اور کتاب عدة الداعی مین بہی یہی مضمون لکہاہی آزانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہاہی کہ جناب کلینی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد نماز فریضہ قبل اسی کہ اپنی پاؤن کو پہیری تین مرتبہ اس دعا کو پڑہی تو خدا اوسکی گناہونکو بخشدیتاہی اگرچہ وہ گناہ زیادتی مین مانند کف دریا ہون اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور دوسری روایتمین وارد ہوا ہی کہ جو شخص اس استغفار کو ہر روز پڑہی تو حقتعالی چالیس گناہ کبیرہ اوسکی بخشدیتاہی اور مصباح کفعمی اور جمال الصالحین اور جنة الواقیہ اور عین الحیوة مین بہی اس استغفار کو ذکر کیاہی آزانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین برقی بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد فراغ نماز قبل اسکی کہ زانوونکو اپنی جگہہ سی حرکت دی دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی تو حق تعالی چالیس ہزار گناہ اوسکی محو کرتاہی اور چہار کرور حسنہ اوسکی لئی تحریر فرماتاہی اور مثل اسکی ہی کہ اس شخص نی بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا اور حضرت نی فرمایا کہ مین سو مرتبہ پڑہتاہون اور تمکو دس مرتبہ کافی ہی وہ تہلیل یہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اِلٰهًا

وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور فضیلت اس تہلیل بہت وارد ہوئی ہی خصوصًا تعقیب نماز صبح اور شام مین اور وقت طلوع و غروب آفتاب از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی رحمہ اللہ اور شیخ طبرسی رحمہ اللہ اور کفعمی رحمہ اللہ اور علما بسند معتبر حضرت امام موسیٰ بن جعفر سے روایت کرتے ہین کہ منجملہ حقوق واجبہ ہمارے شیعون پر یہ امر ہی کہ بعد نماز فریضہ جب تک یہ دعا نہ پڑھ لین اوس وقت تک عنوان نشست تشہد کو نہ بدلین وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ بِبِرِّكَ الْقَدِيْمِ وَرَأْفَتِكَ بِبَرِيَّتِكَ اللَّطِيْفَةِ وَشَفَقَتِكَ بِصَنْعَتِكَ الْمُحْكَمَةِ وَقُدْرَتِكَ بِسِتْرِكَ الْجَمِيْلِ وَعِلْمِكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَحْيِ قُلُوْبَنَا بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْ ذُنُوْبَنَا مَغْفُوْرَةً وَّعُيُوْبَنَا مَسْتُوْرَةً وَّفَرَائِضَنَا مَشْكُوْرَةً وَّنَوَافِلَنَا مَبْرُوْرَةً وَّقُلُوْبَنَا بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَّنُفُوْسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُوْرَةً وَّعُقُوْلَنَا عَلٰى تَوْحِيْدِكَ مَجْبُوْرَةً وَّاَرْوَاحَنَا عَلٰى دِيْنِكَ مَفْطُوْرَةً وَّجَوَارِحَنَا عَلٰى خِدْمَتِكَ مَقْهُوْرَةً وَّاَسْمَائَنَا فِيْ خَوَاصِّكَ مَشْهُوْرَةً وَّحَوَائِجَنَا لَدَيْكَ مَيْسُوْرَةً وَّاَرْزَاقَنَا مِنْ خَزَائِنِكَ مَدْرُوْرَةً اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَقَدْ فَازَ مَنْ وَّالَاكَ وَسَعِدَ مَنْ نَاجَاكَ وَعَزَّ مَنْ نَادَاكَ وَظَفِرَ مَنْ رَجَاكَ وَغَنِمَ مَنْ قَصَدَكَ وَرَبِحَ مَنْ تَاجَرَكَ از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو تو سنت ہی کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُوْرَ الْعِيْنَ ۔ چنانچہ حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام

سی منقول ہی بندہ کو چاہیی کہ نماز سی فارغ نہو مگر یہ کہ حق تعالی سی بہشت کا سوال
کری اور خدا کی جناب مین آتش جہنم سی پناہ مانگی اور عرض کری کہ حق تعالی اوسی
حور العین کو تزویج فرمای اور حضرت نی یہ بہی ارشاد فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ حقتعالی نی
سخن خلایق کو سنا اور اونہین اون چار چیزونکو عطا کیا کہ ایک اونمین سی حضرت رسول
صلی اللہ علیہ و آلہ ہین اور دوسری بہشت تیسری دوزخ چوتہی حور العین پس جسوقت بندہ
نماز سی فارغ ہو تو چاہیی کہ حضرت رسالت پناہ پر صلوات بہیجی اور خدا سی بہشت کا
سوال کری اور آتش جہنم سی پناہ مانگی اور خدا سی حور العین طلب کری اس لئی کہ جو شخص
حضرت پر صلوات بہیجتا ہی دعا اوسکی مستجاب ہوتی ہی اور جو کہ بہشت کو خدا سے طلب کرتا ہی
تو بہشت کہتا ہی کہ پروردگار اپنی بندی کو عطا کر جو کچہہ کہ اسنی سوال کیا ہی اور جو شخص خدا
سی امان جہنم کا طالب ہوتا ہی تو جہنم کہتا ہی پروردگار اپنی بندی کو امان دی اوس چیز سے
کہ جسسے اس نے امان طلب کی اور جو کہ خدا سی حور العین کا سوال کرتا ہی تو حورین
کہتی ہین پروردگار اعطا کر اپنی بندی کو جو کچہہ کہ اسنی طلب کیا ہی اور بسند صحیح حضرت
صادق علیہ السلام سی قریب اس مضمونکی دوسری روایت مین بہی وارد ہوا ہی اور
آخر مین اوسکی مذکور ہی کہ جو بندہ جانماز سی اوٹہی اور خدا سے بہشت اور حور العین
اور خلاصی جہنم کا سوال نکری تو حوران بہشت کہتی ہین کہ یہ بندہ ہمارا طالب نہین ہی
اور بہشت کہتا ہی کہ یہ بندہ میری طرف رغبت نہین رکہتا اور جہنم کہتا ہی کہ یہ بندہ میری
شدت عذاب کو نہین جانتا اور حضرت نی ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام یا صلوات بہیجتا ہی البتہ وہ ہدیہ اوسکا حضرت تک
پہنچتا ہی اور حضرت اوس سلام اور صلوات کو سنتی ہین بسند صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فراموش نکرو دو چیزون کو کہ تمہاری اوپر واجب ہوئی
ہین پہلی یہ کہ بہشت کو طلب کرو دوسری یہ کہ خلاصی جہنم کی لئی دعا کرو اور

بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ اگر ایک حور بہشت کی اہل دنیا پر نظر کری اور
ایک گیسو اپنا انکو دکھائی تو پھر البتہ سب اہل دنیا اوسکی مفتون اور عاشق ہو جائین
اور جو شخص نماز سے فارغ ہو کر حور العین کو خدا سی طلب نہین کرتا تو حورین کہتی
ہین کہ یہ بندہ ہماری طرف سی کسقدر بی رغبت ہی اور تفسیر حضرت حسن عسکری
علیہ السلام مین مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ شب معراج
قصرہای بہشت مجھکو دکھلائی گئی مینی دیکھا کہ وہ قصر سونی اور چاندی کی اینٹون سے
بنائی گئی ہین اور بجای گچ اوس مین مشک وعنبر صرف ہوا ہی لیکن بعض کنگری بلند
ہین اور بعض بلند نہین ہین جب مینی جبرئیل سی اسکا سبب پوچھا تو اونہون نی
بیان کیا کہ جو قصر کنگرہ نہین رکھتی وہ اوس جماعت کی قصر ہین کہ جو نماز کی بعد آپ
اور آپ کی آل پر صلوات نہین بھیجتی آزانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین کلینی
اور ابن بابویہ وغیرہ سی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیبہ
ہذیلی خدمت مین حضرت رسالت پناہ کی حاضر ہوا اور اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مین پیر ہو گیا ہون قبل ازین مجھی جن اعمال کی عادت تھی مثل نماز و روزہ اور حج و جہاد
اب میری قوت وفا نہین کرتی کہ مین اون اعمال کو بجا لاون لہذا مجھکو وہ
کلام تعلیم فرمائے کہ خدا مجھی بسبب اوسکی نفع بخشی اور وہ مجھپر سبک اور آسان
ہو حضرت نی فرمایا کہ پھر کہو اوسنی تین مرتبہ اس سخن کو بیان کیا حضرت نی فرمایا کوئی
درخت اور کوئی سنگ ریزہ تیری گرد وپیش باقی نہین رہا مگر یہ کہ تجھ پر ترحم کرکی تیری
لئی اوسنی گریہ کیا پس جسوقت تو نماز صبح سی فارغ ہو تو دس مرتبہ یہ دعا پڑھ مؤلف
نی اس دعا کو یہان ترک کیا انشاء اللہ تعقیب صبح مین بیان ہو گی پھر حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ خدا تجھکو اس دعا کی برکت سی کوری اور دیوانگی اور خورہ اور تنگی اور پریشانی
اور خرف ہونی سی محفوظ رکھی گا شیبہ نی عرض کی یا رسول اللہ یہ تو میری دنیا کی لئی

میری آخرت کی لئی بہی کوئی چیز فرمائی حضرت نی فرمایا کہ بعد ہر نماز کی یہ دعا پڑہا کیا کر
اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَ انْشُرْ عَلَیَّ
مِنْ رَحْمَتِکَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ جو شخص
اس دعا کو بعد ہر نماز کی پڑہی اور مرنیکی وقت تک عمداً ترک نکری تو جسوقت صحرای
محشر میں اُٹیگا آٹھون دروازی بہشت کی اوسکی لئی کہولی جائینگی اور تہذیب
الاحکام اور مصباح کفعمی اور عدة الداعی مین بھی یہ دعا لکھی ہی آز انجملہ
کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ مفید رحمہ اللہ کتاب مجالس مین محمد
بن حنفیہؓ سی روایت کرتی ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنینؑ گرد خانہ کعبہ طواف کرتی
تہی ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ ہاتہہ سی پردہ کعبہ تہامی ہوئی یہ دعا پڑہتا ہی جناب
امیر المومنین علیہ السلام نی ارشاد فرمایا کہ تیری یہی دعا ہی وسنی عرض کی ہان کیا
آپ نی میری دعا کو سماعت فرمایا حضرت نی ارشاد کیا کہ ہان مینی سنا بعد اسکی حضرت
نے کہا کہ بعد نماز کے اس دعا کو پڑہا کر بخدا جو مومن کہ بعد ہر نماز کے اس دعا کو پڑہی تو
حق تعالی اوسکی گناہونکو بخشدیتا ہی ہرچند بعد دستارہ ہای آسمان اور قطرہ ہای
باران اور ریگ زمین اور ذرہ ہائی خاک ہون پس حضرت امیر المومنینؑ نی فرمایا کہ
مین اس دعا کو جانتا ہون اور حقتعالی واسع العطا اور کریم ہی اوس شخص نی عرض
کی یا امیر المومنین علیہ السلام آپ ہر دانا سی داناترین آپنے سچ فرمایا اور وہ شخص حضرت
خضر علیہ السلام تہی دعا یہ ہی یَا مَنْ لَا یَشْغَلُہٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُہٗ
السَّائِلُوْنَ یَا مَنْ لَا یُبْرِمُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِکَ
وَمَغْفِرَتِکَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِکَ آز انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ
سید ابن طاؤسؒ بسند معتبر جمیل بن درّاج سی روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مین آیا اور اوسنی عرض کیا کہ ای مولا میری

سن میرا زیادہ ہوگیا ہی اور عزیز میری مرگئی ہین اور مین کوئی مونس نہین رکھتا
ہون کہ مین بھی نہ مرجاؤن حضرت نی فرمایا کہ برادران مومن صاحبین کی
اقارب سی بہتر ہین اگر تو اپنی اور اپنی عزیزون و دوستون کی درازی عمر
تو اسدعا کو بعد ہر نماز کی پڑہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اِ
رَسُوْلَکَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَالَ اِنَّکَ
قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ کَتَرَدُّدِیْ
فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ
مَسَآءَتَہٗ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِوَلِیِّکَ الْفَرَجَ
وَالْعَافِیَۃَ وَالنَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا فِیْ اَحَدٍ مِّنْ اَحِبَّتِیْ
اور اگر منظور ہو تو ایک ایک کا اپنی دوستون مین سی نام لی وَلَا فِیْ فُلَانٍ وَلَا فِیْ
فُلَانٍ راوی کہتا ہی کہ مینی جب اس دعا پر مداومت کی تو اسقدر میری عمر دراز ہوئی
کہ مین اپنی زندگی سی ملول ہوگیا اور یہ دعا نہایت معتبر ہی **از انجملہ**
کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی بسند معتبر محمد بن سلیمان
دیلمی سی روایت کرتے ہین کہ مینی حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین عرض
کی کہ آپکی شیعہ کہتی ہین کہ ایمان کی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ مستقر و ثابت ہی اور
دوسری یہ کہ امانت سونپا گیا ہی اور زائل ہوجاتا ہی لہذا مجھکو ایسی دعا تعلیم
فرمایئے کہ جسوقت مین اوس دعا کو پڑہون تو ایمان میرا کامل ہوجائے اور
زائل نہو حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز واجب کے یہ دعا پڑہا کر رَضِیْتُ
بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
وَّبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِعَلِیٍّ وَّلِیًّا
وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ

عَلِیٌّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَیٰ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوسَیٰ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً فَارْضِنِیْ لَهُمْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اوتہذیب الاحکام مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ کفعمی روایت کرتے ہین کہ رسالت پناہ نی شب معراج ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ہزار ہزار سر رکھتا تھا اور ہر ایک سر مین ہزار ہزار چہری رکھتا تھا اور ہر ایک چہرہ مین ہزار ہزار مونہ رکھتا تھا اور ہر ایک مونہہ مین ہزار ہزار زبانین رکھتا تہا اور ہر ایک زبان مین ہزار ہزار لغت رکہتا تہا ایک دن اوسنی خدا سی سوال کیا کہ آیا کوئی تیرا بندہ ہی کہ اوسکی عبادت مثل میری عبادت کی ہو حق تعالی نی اوسپر وحی نازل فرمائی کہ زمین پر میرا ایک بندہ ہی کہ عبادت اوسکی تجھسے زیادہ تر اور تسبیح اوسکی تجھسی بیشتر ہی فرشتہ نی حق تعالی سی رخصت طلب کی کہ اوسکی زیارت کے لئی جائی جب رخصت پائی تو زمین پر آیا کوئی عبادت اوسکی نہ دیکھی مگر یہ کہ بعد ہر نماز یہ تسبیح پڑہتا تہا سُبْحَانَ اللّٰهِ كَمَا سَبَّحَ اللّٰهُ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُسَبَّحَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ اَنْ یُحْمَدَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُهَلَّلَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَكَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُكَبَّرَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى عَدَدِ كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ بِهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِمَّنْ كَانَ اَوْ يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اَرْجُوْا وَمِنْ خَيْرِ مَا لَا اَرْجُوْا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا اَحْذَرُ

اور کتاب **مصباح کفعمی** اور **جنة الواقیه** وغیرہ مین بہی اس دعا کو ذکر کیا ہی **از انجملہ** کتاب **مقباس المصابیح** مین لکھا ہی کہ کلینی بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد ہر نماز فریضہ کی تین مرتبہ یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ اَحَدٌ غَیْرُهٗ کہی جو حاجت کہ طلب کری گا روا ہوگی **از انجملہ کتاب مقباس المصابیح** مین بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ جب حق تعالی نی حکم فرمایا کہ ان آیات کو زمین پر لائین تو یہ آیات عرش الہی کی متعلق ہوگئیں اور انہون نے عرض کی کہ ای پروردگار تو ہمکو اہل خطا اور گنہگارون کی طرف بہیجتا ہی پس حق تعالی نی ان آیات کیطرف وحی فرمای کہ تم زمین پر جاؤ مین اپنی عزت و جلال کے قسم کہاتا ہون کہ آل محمد اور اونکی شیعون سے کوئی شخص تمہاری تلاوت نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی رحمتہای پوشیدہ سی اوسکی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت کرونگا اور ہر ایک نظر مین ستر حاجتین اوسکی برلاؤنگا اور توبہ اوسکی قبول کرونگا ہر چند گناہ اوسکی عظیم ہون روایت مین ہی کہ جو شخص ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑہی تو مین اوسکو حظیرہ قدس مین مقیم کرونگا ہر چند کسی ہی قسم کا گناہ رکہتا ہو اور اگر ایسا نکرونگا تو ہر روز اوسکی طرف اپنی رحمت خاص سی دیکہونگا اور اگر ایسا نکرونگا تو اوسکی ستر حاجتین برلاونگا کہ ادنی اون حاجتون میں سی غوسیات ہی اور اگر یہ بہی نکرون گا تو اوسکو ہر دشمن کے شر سے اپنی پناہ مین رکھون گا اور اوس کے دشمنون کے مقابلہ مین اوسکی مدد کرونگا اور بہشت مین داخل ہونے سے

بجز موت کوئی شی اوسی مانع نہوگی وہ آیات یہ ہین سورۃ الفاتحۃ الخ اور آیۃ الکرسی تا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اور اگر هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک پڑھے بہتر ہی او آیۃ الکرسی یہ ہے
اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور آیہ شہادت شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ اور آیہ **ملک** قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اور بسند معتبر حضرت موسی بن جعفر علیہما السلام سی منقول ہی کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑہی تو اوسکو کسی گزند سی ضرر نہین پونہچیتا اور حدیث معتبر

مین وارد ہی کہ رسول خدا نی ارشاد فرمایا کہ تم سبکو چاہیی کہ بعد ہر نماز فریضہ کے
تلاوت ایۃ الکرسی کرو بتحقیق کہ ایۃ الکرسی کی مزاولت و محافظت نہین کرتا مگر پیغمبر یا
صدیق یا شہید اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ جو شخص بعد ہر نماز
کی آیۃ الکرسی پڑہی تو نماز اوسکی مقبول ہوتی ہی اور وہ امان خدا مین رہتا ہی اور خدا اوسکو
بلاؤن سی اور گناہون سی محفوظ رکہتا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کفعمی حضرت
رسالت پناہ سی روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نی حضرت سی شکایت بیماری اور تنگدستی کی حضرت نی فرمایا
کہ بعد ہر نماز فریضہ کی یہ دعا پڑہا کر تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَمْ یَتَّخِذْ
صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا
منقول ہی کہ حضرت نی فرمایا کوئی شدت مجہہ وارد نہین ہوئی مگر یہ کہ جبرئیل میری
لیی متمثل ہوئی اور اونہون نی کہا کہ یہ دعا پڑہو اور بکثرت احادیث معتبرہ مین وارد
ہوا ہی کہ وسواس سینہ اور قرض و پریشانی اور بیماری کی لیی مکرر اس دعا کو پڑہنا چاہیی
اور بعضی روایات مین پہلی اس دعا کی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بہی منقول ہے
از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ شیخ طوسی اور کلینی بسند معتبر حضرت
صادق سی روایت کرتے ہین کہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کی چار مرد اور چار عورتون
پر لعنت کرتے تہی اور اونکی نام لیتی تہی اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا
وَفُلَانًا وَفُلَانَۃً وَفُلَانَۃً وَفُلَانَۃً وَفُلَانَۃً مولف کہتا ہی کہ نام اون مردون اور
عورتون کی مثل شیطان کی مشہور ہین احتیاج تصریح کی نہین ہی شیخ طوسی بسند معتبر
حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جب نماز سی فارغ ہو تو اوسوقت تک
بنی امیہ پر لعنت کرو پس چاہیی کہ بعد ہر نماز اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ کہی از انجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی اور کفعمی اور علامہ حلی وغیرہ رحمہم اللہ
بسند صحیح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین

کہ حق تعالے نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر وحی نازل فرمائی کہ اسے محمدؐ جو شخص تمہاری امت مین سے چاہتے کہ مین اوسکی نماز ہائی فریضہ اور نافلہ قبول کرون تو اوسے چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے یہ دعا پڑہے يَا شَارِعًا لِمَلَائِكَتِهِ الدِّيْنَ الْقَيِّمَ دِيْنًا رَاضِيًا بِهِ مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْخَلِيْقَةِ وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْمَلَائِكَةِ مِنْ خَلْقِهِ لِلْاِبْتِلَاءِ بِدِيْنِهِ وَيَا مُسْتَخِصًّا مِنْ خَلْقِهِ لِدِيْنِهِ رُسُلًا اِلٰى مَنْ دُوْنَهُمْ وَيَا مُجَازِيَ اَهْلِ الدِّيْنِ بِمَا عَمِلُوْا فِي الدِّيْنِ اجْعَلْنِيْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَنْسُوْبٌ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ دِيْنِكَ الْمُؤْثَرِ بِهِ بِاِلْزَامِكَهُمْ حَقَّهُ وَتَفْرِيْغِكَ قُلُوْبَهُمْ لِلرَّغْبَةِ فِيْ اَدَاءِ حَقِّكَ فِيْهِ اِلَيْكَ لَا تَجْعَلْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ فِيْهِ تَفْصِيْلُ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا شَيْئًا سِوٰى دِيْنِكَ عِنْدِيْ اَبْيَنَ فَضْلًا وَلَا اِلَيَّ اَشَدَّ تَحَبُّبًا وَلَا بِيْ لَاصِقًا وَلَا اَنَا اِلَيْهِ مُنْقَطِعًا وَاَغْلِبْ بِهِ بَالِيْ وَهَوَايَ وَسَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَاشْفَعْ بِنَاصِيَتِيْ اِلٰى كُلِّ مَا تَرَاهُ لَكَ مِنِّيْ رِضًا مِنْ طَاعَتِكَ فِي الدِّيْنِ اور از انجملہ کتاب مقیاس المصابیح مین مذکور ہی کہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی اور کفعمی وغیرہ حضرت امیر المومنینؑ سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص چاہی کہ اوسی موافق اوس پیمانی کی کہ وافی ترین پیمانونکا ہی اجر وثواب عطا کیا جائی تو بعد تعقیب نماز کی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہی کتاب مقیاس مین بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی لا اقل وہ چیز یہ بعد نماز فریضہ پڑہی ہی وہ یہ دعا ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَافِيَتَكَ فِیْ اُمُوْرِیْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ازانجملہ بسند معتبر منقول ہی کہ محمد بن ابراہیم نی خدمت امام
موسی کاظم علیہ السلام مین عریضہ لکھا کہ مین چاہتا ہون کہ مجھی کوئی دعا تعلیم فرمائی تاکہ
مین بعد ہر نماز کی پڑہون اور حقتعالی بسبب اسکی خیر دنیا و آخرت میری لئی جمع کری
حضرت نی جواب مین لکھا کہ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَعِزَّتِكَ
الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِكَ الَّتِیْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَیْءٌ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا پڑہا کرا ازانجملہ ابن بابویہ او شیخ طوسی وغیرہ نی بسندہای
معتبر حضرت صاحب الامر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ بعد ہر نماز فریضہ یہ دعا پڑہتی تھی اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَكَ
عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَيْكَ التَّحَاكُمُ فِی الْاَعْمَالِ يَا خَيْرَ
مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ اَعْطٰى يَا صَادِقُ يَا بَارُّ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
يَا مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلَ بِالْاِجَابَةِ يَا مَنْ قَالَ اُدْعُوْنِیْ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ
جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ يَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ
قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا
بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ وَيَا مَنْ قَالَ يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا
عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
هَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ الْمُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِیْ وَاَنْتَ الْقَائِلُ
يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ازانجملہ کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ نے بسند ہای صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جبرئیل حضرت یوسف علیہ السلام پاس قیدخانہ مین آئی اور انہون نے کہا کہ بعد ہر نماز کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ پڑہا کرو ازانجملہ ابن بابویہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ جب تسبیح فاطمہ علیہا السلام سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَلَکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِکَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِ نِ الْکَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ نِ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْھَادِیْ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ نِ الزَّکِیِّ الْعَسْکَرِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَائِمِ الْمَھْدِیِّ

پس جو حاجت رکہتا ہو خدا سی طلب کری ازانجملہ کلینی نی بسند معتبر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب نماز سے فارغ ہو تو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ عَافِیَةٍ وَّبَلَاءٍ

وَاجْعَلْنِی مَعَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی کُلِّ مَثْوًی وَّمُنْقَلَبٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
مَحْیَایَ مَحْیَاهُمْ وَمَمَاتِی مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِی مَعَهُمْ فِی الْمَوَاطِنِ
کُلِّهَا وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِی وَبَیْنَهُمْ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کلینی ورا ور علمانی بسند
معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص بعد نماز فریضہ یہ دعا پڑہی
تو جبرئیل کی پرون مین سی ایک پر اوسکو گھیر لیتا ہی اور مال وسکا اور جان اوسکی اور
اہل وسکی ہر بلا سی محفوظ رہتی ہین اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الْجَلِیْلَ نَفْسِیْ
وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْمَرْهُوْبَ
الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهٖ کُلُّ شَیْءٍ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ
وَوَلَدِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ شیخ مفید علیہ الرحمہ نی مقنعہ مین ہر نماز کی تعقیب مین
اس دعا کو لکہا ہی اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْعِلْمِ وَزَیِّنَّا بِالْحِلْمِ وَجَمِّلْنَا بِالْعَافِیَةِ
وَکَرِّمْنَا بِالتَّقْوٰی اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلَّی
الصَّالِحِیْنَ کلینی نے اور علاوہ اونکی ور علمانی بسند معتبر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
سی روایت کی ہی کہ اس دعا کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑہی کہ جان اوسکی ور گہر اوسکا اور
مال وسکا اور فرزند اوسکی ہر بلا سی محفوظ رہین گے اور عامہ اور خاصہ نی اس دعا کو
اور سندون سی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے بہی روایت کیا ہی دعا یہ ہی
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَبِقُدْرَتِكَ
عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ
خَیْرًا لِیْ فَاَحْیِنِیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ

خَیْرًا اِلَی اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَةِ وَكَلِمَةَ
الْحَقِّ فِی الْغَضَبِ وَ الرِّضَا وَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی وَ اَسْئَلُكَ
نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاۤءِ وَ بَرْدَ
الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَ شَوْقًا اِلٰی لِقَاۤئِكَ
مِنْ غَیْرِ ضَرَّاۤءَ مُضِرَّةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ
الْاِیْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِیْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِیْمَنْ هَدَیْتَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَزِیْمَةَ الرَّشَادِ وَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَ الرُّشْدِ
وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عَافِیَتِكَ وَ اَدَاۤءَ حَقِّكَ
وَ اَسْئَلُكَ یَا رَبِّ قَلْبًا سَلِیْمًا وَ لِسَانًا صَادِقًا وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ
وَ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا نَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

(حاشیہ: مِمَّا)

ازانجملہ سید ابن طاوس رضی اللہ عنہ نی بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑہی اور بعد اوسکی یہ دعا پڑہی تو
حق تعالی تمام گناہ اوسکی بخشدیتا ہی اور جسوقت سی یہ دعا پڑہی گا ایک سال تک
تنگدستی اور دیوانگی اور جذام اور برص اور موت بد اور ہر بلا سی کہ جو آسمان سے
زمین پر نازل ہوتی ہی محفوظ رہی گا اور بسبب اس دعا کی اوس کی لئی تا روز قیامت
گواہی اخلاص مع ثواب اخلاص لکہی جائی گی اور ثواب اخلاص بہشت ہی راوی نے
عرض کی کہ یہ ثواب اوس شخص کی لئی ہی کہ جو برس دن تک ہر روز اس دعا کو
پڑہا کری حضرت نی ارشاد فرمایا کہ بلکہ تمام سال میں اگر ایکمرتبہ بہی پڑہی تو اوسکی لئی یہی
ثواب ہی دعا یہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰۤئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا لَبَّیْكَ رَبَّنَا لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی ذُرِّیَّةِ مُحَمَّدٍ

وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ التَّسْلِيمَ
مِنَّا لَهُمْ وَالْاِئْتِمَامَ بِهِمْ وَالتَّصْدِيقَ لَهُمْ رَبَّنَا اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا
وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ وَاٰلَ الرَّسُولِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اَللّٰهُمَّ
صُبَّ الرِّزْقَ عَلَيْنَا صَبًّا صَبًّا بَلَاغًا لِلْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ
وَلَا نَكَدٍ وَلَا مَنٍّ مِنْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اِلَّا سَعَةً مِنْ رِزْقِكَ وَطَيِّبًا
مِنْ وُسْعِكَ مِنْ يَدِكَ الْمَلْاٰى عَفْوًا فَالْاٰمِنْ اَيْدِى لِئَامِ خَلْقِكَ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ النُّورَ فِى بَصَرِى
وَالْبَصِيرَةَ فِى دِينِى وَالْيَقِينَ فِى قَلْبِى وَالْاِخْلَاصَ فِى عَمَلِى وَالسَّعَةَ فِى رِزْقِى
وَذِكْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى لِسَانِى وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِى اَللّٰهُمَّ لَا تُجْهِدْنِى
حَيْثُ نُهِيتَنِى وَبَارِكْ لِى فِيمَا اَعْطَيْتَنِى وَارْحَمْنِى اِذَا تَوَفَّيْتَنِى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ازانجملہ بسند صحیح قرب لاسناد اور سوا اوسکی اور کتب معتبرہ سی روایت کی ہی کہ بزنطی نے
حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کی کہ حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ
وآلہ پر بعد ہر نماز کے کسطرح سلام کرنا چاہیے حضرت نے فرمایا اسطرح کہی کہ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِى
سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

ازانجمله ابن بابویه اور شیخ طوسی وغیرہ کی بسندہای معتبر حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سی روایت کی ہی کہ جو شخص چاہی کہ دنیا سی اوس حالت مین انتقال کری کہ اپنی گناہون سی مثل زربغش پاک ہوا ور اوس شخص سی قیامت مین کسی مظلمہ کی پرسش نکیجائی تو بعد ہر نماز فریضہ کی بارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کری ور ہاتھونکو آسمان کی طرف کہول کر یہ دعا پڑہی بعد اسکی حضرت نی ارشاد فرمایا کہ یہ ایک دعا ہی کہ مجہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تعلیم فرمایا اور حکم کیا کہ مین حسن اور حسین صلوات اللہ علیہما کو تعلیم کرون دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَ سُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰى يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَ اَنْ تَجْعَلَ دُعَائِيْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَ اٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ازانجملہ دعا حضرت امام حسین ہی جو بنا بر رسالہ رجعت وغیرہ مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جب نماز سے فارغ ہو دران حالیکہ بیٹہا ہو تو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَ مَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَ سُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَ اَرْضِكَ وَ اَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرٌ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا جو شخص یہ دعا پڑہتا ہی خدا اوسکی امور آسان کرتا ہی اور سینہ اوسکا علم و معرفت سی کہول دیتا ہی اور اوسکو وقت مرگ شہادت کلمہ توحید تلقین کرتا ہی اور سوا اسکی اور فضائل بہی اس دعا کی منقول ہین اور مصباح کفعمی مین حضرت امیر سی مروی ہی

کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا پڑھے اِلٰهِی هٰذِهٖ صَلٰوتِی صَلَّیْتُهَا
لَا لِحَاجَةٍ مِنْكَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِنْكَ فِیْهَا اِلَّا
تَعْظِیْمًا وَطَاعَةً وَاِجَابَةً لَكَ اِلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ
اِلٰهِیْ اِنْ كَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ فِیْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا
فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مفتاح الفلاح میں از جملہ
تعقیبات نماز یہ دعا مذکور ہے کہ مطالب عالیہ پر مشتمل ہے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا لَاحَ الْجَدِیْدَانِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا اطَّرَدَ الْخَافِقَانِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا حَدَی الْحَادِیَانِ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا عَسْعَسَ لَیْلٌ وَّمَا ادْلَهَمَّ ظَلَامٌ
وَمَا تَنَفَّسَ صُبْحٌ وَّمَا اَضَاءَ فَجْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ خَطِیْبَ وَفْدِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَیْكَ وَالْمَكْسُوَّ حُلَلَ الْاَمَانِ
اِذَا وَقَفَ بَیْنَ یَدَیْكَ وَالنَّاطِقَ اِذَا خَرِسَتِ الْاَلْسُنُ بِالثَّنَاءِ
عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ مَنْزِلَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَظْهِرْ حُجَّتَهٗ
وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ
وَاغْفِرْ لَهٗ مَا اَحْدَثَ الْمُحْدِثُوْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ بَعْدَهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
وَاَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ وَدُعَآئِیْ بَرَكَةً
تُطَهِّرُ بِهَا قَلْبِیْ وَتُؤْمِنُ بِهَا رَوْعِیْ وَتَكْشِفُ بِهَا كَرْبِیْ
وَتَغْفِرُ بِهَا ذَنْبِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا اَمْرِیْ وَتُغْنِیْ بِهَا فَقْرِیْ
وَتُذْهِبُ بِهَا ضُرِّیْ وَتُفَرِّجُ بِهَا هَمِّیْ وَتُسَلِّیْ بِهَا غَمِّیْ
وَتَشْفِیْ بِهَا سُقْمِیْ وَتُؤْمِنُ بِهَا خَوْفِیْ وَتَجْلُوْ بِهَا حُزْنِیْ وَتَقْضِیْ
بِهَا دَيْنِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِیْ وَاجْعَلْ
مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّیْ اور كتاب مذكور میں مسطور ہے كہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَدْعُوْكَ لِهَمٍّ لَا يُفَرِّجُهُ غَيْرُكَ وَلِرَحْمَةٍ لَا تُنَالُ اِلَّا مِنْكَ
وَلِحَاجَةٍ لَا يَقْضِيْهَا اِلَّا اَنْتَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ كَمَا
كَانَ مِنْ شَاْنِكَ مَا اَرَدْتَنِیْ بِهٖ مِنْ ذِكْرِكَ وَالْهَمْتَنِيْهِ
مِنْ شُكْرِكَ وَدُعَآئِكَ فَلْتَكُنْ مِنْ شَاْنِكَ الْاِجَابَةُ لِیْ
فِیْ مَا دَعَوْتُكَ وَالنَّجَاةُ مِمَّا فَزِعْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ
اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَهْلٌ
اَنْ تَبْلُغَنِیْ وَتَسَعَنِیْ لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَّاَنَا شَیْءٌ
فَلْتَسَعْنِیْ رَحْمَتُكَ يَا مَوْلَایَ اور كافی میں مذكور ہے كہ بعد ہر نماز
واجب كے یہ دعا پڑھے تا جان و مكان و اولاد و كل ہر بلا سے محفوظ رہے
اُجِيْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ
بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاُجِيْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ

وَدَارِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ
وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ
وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ
کُرْسِیُّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور منجملہ تعقیبات دعاے حافظہ اور دعاے
اداے دین ہے کہ باب ادعیہ دفع نسیان اور باب ادعیہ اداے دین مذکور
ہونگی اور تعقیبات مین زیارت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام ہے کہ باب
زیارات مین انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی

فصل دوسری بیان ادعیہ تعقیب نماز ظہر مین از انجملہ

کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ ابن ادریس بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت کرتے ہین کہ محمد اور آل محمد پر درمیان نماز ظہر وعصر صلوات بھیجنا ستر
رکعت نماز کا ثواب رکھتی ہی اور کفعمی او نہین حضرت سے روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح
اور بعد نماز ظہر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ کہے نہ مریگا یہانتک
کہ قائم آل محمد کی زیارت سی مشرف ہو از انجملہ کتاب عدۃ الداعی مین مذکور ہے کہ

عمرو بن شعیب اپنی باپ سی اور باپ اوسکا اوسکی جد سی اور جد اوسکا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کرتا ہی کہ جبرئیل شاد و خورم ہنستی ہوی آسمان سی اس دعا کو حضرت پاس لائی اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ حضرت نی فرمایا وَعَلَیْكَ السَّلَامُ ای جبرئیل جبرئیل نی کہا کہ حقتعالی نے آپکی پاس ایک ہدیہ بہیجا ہی حضرت نی فرمایا وہ کیا ہدیہ ہی جبرئیل نے عرض کی کہ وہ چند کلمی ہین خزانہ ہای عرش سی کہ حقتعالی نی ان کلمون سی آپکا اکرام کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ کلمی کون سی ہین جبرئیل نے کہا کہ فرمایئی یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰی وَمُنْتَهٰی كُلِّ شَكْوٰی یَا كَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا یَا رَبَّنَا یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَیَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ اَنْ لَا تَشْوِیَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ حضرت نی جبرئیل سی کہا کہ ان کلمات کا ثواب کیا ہی جبرئیل نی عرض کی ہیہات ہیہات اگر ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کی فرشتی جمع ہون اور اس امر پر اتفاق کرین کہ ثواب ان کلمونکا روز قیامت تک بیان کرین تو ہزار حصونمین سی ایک حصہ بہی بیان نکر سکین گی جسوقت بندہ یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ کہتا ہی تو حقتعالی گناہ اوسکی چہپا دیتا ہی اور دنیا مین اوسپر رحم کرتا ہی اور آخرت مین حال اوسکا نیک کرتا ہی اور دو جہان مین ہزار پردی اوسکی پوشیدہ فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی حساب سی بروز قیامت درگذر کرتا ہی اور جس روز کہ سب پردی فاش ہوتی ہین پردہ اوسکا فاش نہین کرتا اور جسوقت بندہ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ کہتا ہی تو حقتعالی گناہ اوسکی بخشدیتا ہی اگرچہ مثل کف دریا ہون اور جسوقت بندہ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی جمیع

اعمال بدسی حتی کہ چوری اور شراب خواری ور سوا ان کی گناہان کبیرہ سی درگذر فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی لئی شتر در رحمت کھولتا ہی اور وہ بندہ رحمت حق تعالی مین غرق ہوجاتا ہی یہانتک کہ دنیا سی انتقال کری اور جسوقت بندہ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ کہتا ہی تو حق تعالی دست قدرت اپنا رحمت اوس پر مبسوط فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی وَمُنْتَھٰی کُلِّ شَکْوٰی کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو دنیا و آخرت مین اجر اور مزدوری اور ثواب ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب وسکا کہ جو کہ سالم ہوا اور ثواب ہر بیمار کا اور ہر نابینا کا اور ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحب مصیبت کا عطا کرتا ہی اور جسوقت بندہ یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکو وہ کرامت عنایت فرماتا ہی کہ جو پیغمبرونین ہوا اور جسوقت بندہ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو روز قیامت اوسکی آرزو اور آرزوی جمیع خلائق کرامت کرتا ہی اور جسوقت بندہ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِھَا کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو بعدد اون لوگون کی ثواب دیتا ہی کہ جو نعمتہای حقتعالی کا شکر کرتے ہین اور جسوقت بندہ یَا رَبَّنَا وَسَیِّدَنَا کہتا ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مینی اس بندی کو بخشدیا اور موافق عدد اون آدمیون کی کہ مینی پیدا کئی ہین اور موافق عدد بہشت و دوزخ اور سات آسمان اور سات زمینون اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارون اور قطرہ ہای باران اور طرح طرح کی چیزین کہ مینی خلق کین اور بقدر پہاڑون اور خاک اور پتہرون اور عرش اور کرسی کی اسی اجر و ثواب دیا اور جسوقت بندہ یَا مَوْلٰنَا کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی دل کو ایمان سی بہر دیتا ہی اور جسوقت بندہ یَا غَایَۃَ رَغْبَتِنَا کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو قیامت مین جس شی کی طرف رغبت رکہتا ہو مثل رغبت خلائق اوسی وہ شی کرامت فرماتا ہی اور جسوقت بندہ اَسْئَلُکَ

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ کہتا ہی تو خدائی جبار جل جلالہ فرماتا ہی کہ میری بندی نی دوزخ سی نجات طلب کی ای فرشتو گواہ رہو کہ مینی اسی اور اسکی باپ اور ماں اور بہائیوں اور بہنوں اور اہلبیت اور فرزندوں اور ہمسایوں کو آتش دوزخ سی آزاد کیا اور اسی اجازت شفاعت دی کہ ہزار آدمیوں کی لئی جن پر جہنم واجب ہو گیا ہو شفاعت کری اور مینی اسی آتش دوزخ سے بری کیا جبرئیل نی عرض کی کہ یا محمدؐ ان کلمونکو متقین کو تعلیم فرمائی اور منافقوں کو تعلیم نکیجی بتحقیق کہ یہ کلمات اوس شخص کے لئی دعائی مستجاب ہین کہ جو اوسکی لئی ان کلمون کو کہی انشاء اللہ تعالی اور یہ دعائی اہل بیت المعمور ہی مؤلف کہتا ہی کہ اس کتاب سی اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر مین ظاہر نہین ہوتا اور مقباس المصابیح مین بھی یہ دعا مع چہاردہ معصوم علیہم السلام کی نامون کے لکھی ہی چونکہ عبارت بڑہی ہوئی تھی لہذا دوبارہ یہ دعا لکھی جاتی ہی چنانچہ کفعمی وغیرہ تعقیب ظہر مین اس دعا کو نقل کرتے ہین یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ حَاجَةٍ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا مُفَرِّجَ كُلِّ كُرْبَةٍ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا غَايَةَ رَغْبَتَاهُ اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ اَنْ تَفْعَلَ بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهُ

شیخ کفعمی اور شیخ ابن فہد حلی نی ایک روایت اسد عا کی فضیلت و ثواب مین
نقل فرمائی ہی لیکن اوس روایت سے اختصاص تعقیب ظہر ظاہر نہین ہوتا
اور شیخ طوسی نے اسد عا کو تعقیب نوافل عصر مین ذکر کیا ہی اور مصباح کفعمی
اور مفاتیح النجات عباسی وغیرہ مین اسد عا کو تعقیب نماز ظہر مین ذکر کیا

فصل تیسری بیان ادعیہ تعقیب نماز عصر مین از انجملہ کتاب

مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی وغیرہ بسند معتبر حضرت امام رضا
علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص حضرت رسول کی خدمت میں
حاضر ہوا اور اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ عمل تعلیم فرمائی کہ جسی مین
بجا لاون تا میری اور بہشت کی درمیان مین کوئی حائل نرہی حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ وہ عمل شمر وطہ ہی باین شرط کہ تو کسی شخص پر غصہ نکر اور کسے فرد بشر سی کسی
شی کا سائل نہو اور اپنی برادران ایمانی کے لئی وہ امر پسند کر کہ جو تو اپنی ذات
کی لئی پسند کرتا ہی اوسنی عرض کی یا رسول اللہ زیادہ فرمائی حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ جب تو نماز عصر کو پڑہا کر تو ستہتر مرتبہ استغفار کیا کر تیری ستہتر سال کی گناہ
بخشدی جائین گے اوسنی عرض کی میرا سن ستہتر سال کا نہین ہی حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ بقیہ مدت اپنی باپ اور مان اور عزیزون کی لئی قرار دی اور ابن بابویہ
بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز عصر ستر
مرتبہ استغفار کری تو حق تعالی اوسکی اوس روز کی سات سو گناہ بخشتا ہی اور
اگر سات سو گناہ نہ رکہتا ہو تو اوسکی باپ کی گناہ بخشتا ہی اور اگر اوسکی باپ کی اتنی
گناہ نہون تو اوسکی مان کی گناہ بخشتا ہی اور اگر اوسکی مان کی اتنی گناہ نہون تو
اوسکی بہائی کی گناہ بخشتا ہی اور اگر بہائی کی اتنی گناہ نہون تو اوسکی بہن کے گناہ
بخشتا ہی اور اگر بہن کے اتنی گناہ نہون تو اوسکی عزیزون کی گناہ بخشتا ہی اور

روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص بعد عصر ستر مرتبہ استغفار کری تو گناہ اوسکی ستر برس کی بخشی جائین گی اور دوسری روایت مین منقول ہی کہ اوسکی بچاس برس کی گناہ بخشی جائین گی بعد عصر استغفار کی فضیلت مین بکثرت حدیثین منقول ہین اور چاہیی کہ ستر مرتبہ یا ستّر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بہی کافی ہی اور مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ اور عین الحیوۃ وغیرہ مین بہی ستر مرتبہ استغفار بعد نماز عصر منقول ہی ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت رسول سے منقول ہی کہ جو شخص ہر روز بعد نماز عصر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیَّ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ خَاضِعٍ فَقِیْرٍ بَآئِسٍ مِسْکِیْنٍ مُسْتَکِیْنٍ مُسْتَجِیْرٍ لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا حق تعالی حکم فرماتا ہی کہ اوسکی صحیفہ سئیات کو چاک کریں الہیۃ الواقیہ اور مصباح کفعمی مین بہی یہ دعا مذکور ہی مگر لفظ مستکین نہین ہی اور مقباس المصابیح مین بہی یہ دعا ہی مگر تیرہ کی بعد الرحمن الرحیم نہین ہی ازانجملہ مصباح کفعمی اور مفاتیح النجات عباسی مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کو دس مرتبہ بعد نماز عصر پڑہی تو اوسدن خدا مثل اعمال خلایق کی ثواب عطا فرماتا ہی فصل چوتھی بیان مین اون دعاؤنکی جو تعقیب نماز مغرب اور نماز صبح مین مشترک ہین ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب نماز شام سی فارغ ہوی تو اپنی جگہہ سی حرکت نکری اور کسی سی بات نکری اور سو مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہی اور اسی طرح بعد نماز صبح کہی تحقیق کہ جو ان دو وقتون مین سی اس دعا کو پڑہی گا حق تعالی اوس سے

تو طرح کی بلاؤن کو دور کریگا کہ کمتر اون بلاؤن مین سی جذام اور کوڑہ اور شب
اور شہر بادشاہان جابر ہی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص
ان کلمات کو بعد نماز صبح اور شام سات مرتبہ پڑہی تو حق تعالی اوس سی ستر طرح
کی بلاؤن کو دور کرتا ہی کہ کمتر اون بلاؤن مین سی قولنج اور کوڑہ اور دیوانگی
جذام ہی اور اگر نام اوسکا نامہ اشقیا مین ہوتا ہی تو اوس مقام سی مٹا کر نام اوس
نامہ سعدا مین لکھتی ہین اور ایک روایت مین اسی ثواب سی تین مرتبہ ہی اور دوسرا
مقباس المصابیح مین کلینی اور شیخ طوسی وغیرہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہین
کہ ایک شخص نی خدمت حضرت صادق علیہ السلام مین عرض کی کہ مین درد چشم
مین بہت مبتلا ہوتا ہون حضرت نی فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ مین تجہی ایسی دعا تعلیم
کرون کہ جو تیری دنیا اور آخرت کی لیی نافع ہو اور تو آزار چشم سے محفوظ رہ اوسنی
عرض کی ہان یابن رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز صبح اور نماز مغرب یہ دعا
پڑہا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ
قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ
وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید
ابن طاؤس اور ابن بابویہ رضی اللہ عنہما بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح اور نماز شام قبل اس سے کہ اپنی پاؤنکو پہیری یا کسی
سی بات کری اس صلوات کو ایک مرتبہ پڑہی تو حق تعالی سو حاجتین اوسکی برلاویگا
ستر حاجتین آخرت کی اور تیس حاجتین دنیا کی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی ذُرِّیَّتِهٖ
وَعَلٰٓی اَهْلِ بَیْتِهٖ اور فی روایت ابن بابویہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّذُرِّیَّتِهٖ ہی از انجملہ

مقباس المصابیح مین منقول ہے کہ کلینی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ جو شخص صبح اور نماز مغرب قبل اسکے کہ اپنے زانوون کو حرکت
دے دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہے تو کوئی شخص حق تعالے کی جناب مین حاضر نہوگا کہ اوسکا
عمل اس شخص کی عمل سے بہتر ہو مگر وہ شخص کہ جو یہی تہلیل کو مزاولت رکہتا ہے وہ
یہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اس تہلیل کا
ادعیہ صبح وشام مین بہی ذکر ہوگا از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے
کہ سید ابن طاوس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے
ہین کہ جو شخص بعد نماز مغرب اور نماز صبح سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعًا فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعًا
اِلَّا اَنْتَ کہے تو حق تعالے ملائکہ کو وحی کرتا ہی کہ میرے بندی کے لیے اوسکے
گناہون کی آمرزش لکہین اسلیے کہ یہ بندہ جانتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ گناہون کو سوا
میرے کوئی نہین بخشتا

فصل پانچوین بیان ادعیہ تعقیب نماز عشا مین

از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید ابن طاوس رضی اللہ عنہ
عبید بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت
حضرت صادق علیہ السلام مین آیا اور اوسنے تنگدستی کی شکایت کی اور عرض کیا
کہ ہرچند مین طلب روزی کے لیے شہر وغیرہ مین پہرتا ہون لیکن تنگی معیشت میری
زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت نے فرمایا کہ جب نماز عشا سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑہ
راوی نے بیان کیا کہ بعد تہوڑی مدت کی حال وس شخص کا بہتر ہوگیا اور اوسے
مال کثیر دستیاب ہوا دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ وَاِنَّمَا
اَنَا اَطْلُبُہٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِہِ الْبُلْدَانَ

وَ اَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْمُتَحَيِّرِ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَاۤءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَ اَسْبَابَهٗ بِيَدِكَ وَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا مَطْلَبُهٗ سَهْلًا وَمَاْخَذُهٗ قَرِيْبًا وَ لَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَ اَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَجُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی وغیرہ مین اس دعا کو تعقیب نماز عشا مین لکھا ہی اور کلینی بسند معتبر اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہین کہ بعد نماز عشا پڑہنا چاہیے اور بعض علما نے اس دعا کو بعد نماز مغرب ذکر کیا ہی اَللّٰهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيْرُ اللَّيْلِ وَمَقَادِيْرُ النَّهَارِ وَمَقَادِيْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَقَادِيْرُ الْمَوْتِ وَالْحَيٰوةِ وَمَقَادِيْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيْرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ وَمَقَادِيْرُ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَفِيْ جَسَدِيْ وَاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ ادْرَاْ عَنِّيْ فَسَقَةَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ اجْعَلْ مُنْقَلَبِيْ اِلٰى خَيْرٍ دَاۤئِمٍ وَنَعِيْمٍ لَا يَزُوْلُ اور کتاب طب الائمہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا اس دعا کو پڑہے تو اوس رات اور اوس دن چورون کے ضرر سی محفوظ رہیگا اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ اَعُوْذُ بِكَرَمِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ وَكُلِّ

مُغتَالٍ وَسَارِقٍ وَعَارِضٍ وَمِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيْرَةٍ اَوْ كَبِيْرَةٍ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَفُجَّارِهِمْ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ازانجملہ بسند معتبر **عین الحیوۃ** مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے تو صبح تک ضمانت الہی مین رہتا ہے ازانجملہ **کتاب طب الائمہ** مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ محافظت کرو اپنی عورتون اور فرزندون اور مال کی اس دعا کے پڑہنے سے کہ بعد نماز عشا اسے پڑہا کرو اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَدِیْنِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ازانجملہ **کتاب مقباس المصابیح** مین مذکور ہی کہ جعفر بن احمد قمی کتاب مسلسلات مین حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کرتے مین کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجھی آیۃ الکرسی اوس خزانہ سے عطا فرمائی ہی کہ جو خزانہ زیر عرش ہی اور مجھ سے پہلی کسی پیغمبر کو [illegible] نہین دی گئی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مین ہر شب تین مرتبہ اس آیۃ شریفہ کو پڑہتا ہون اول تو بعد نماز عشا دوسرے سونے کے وقت تیسرے وقت سحر قبل نماز وتر حضرت نے فرمایا کہ جب سے مینے حضرت رسول سے اس حدیث کو سُنا کسی شب اس آیہ بزرگ کا پڑہنا مین ترک نہین کرتا

فصل چھٹی بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صباح مین حدیثین فضیلت مین خصوص اس تعقیب کی بہت ہین چنانچہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ روایات کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان

فرزندان آدم کو رزق تقسیم کیا جاتا ہی جو کہ اسوقت مشغول عبادت اور دعا اور
تلاوت ہو روزی اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور جو کہ اسوقت سوتا ہی زیادتی روزی سے
محروم رہتا ہے اور سونا اسوقت کا شوم ہی اور روزی کو دور کرتا ہی اور چہرہ کا
رنگ زرد کرتا ہی اور مُنھ کو قبیح کرتا ہے حذر کرو ایسے سونے سے اور بسند معتبر حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو دن فرزند آدم پر وارد ہوتا ہی وہ اوس سے
کہتا ہے کہ مین تجھپر نیا دن ہون تیرے اعمال و افعال کی مین گواہی دونگا پس مجھ مین
کار نیک کر اور سخن نیک مُنھ سے نکال تاکہ مین تیرے لیے بروز قیامت گواہی دون
کہ بعد اسکے تو مجکو نہ دیکھیگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ذکر خدا بعد
نماز صبح طلوع آفتاب تک بہتر ہی اوس روزی کی تحصیل کرنے سے کہ جو سفر خشکی سے
حاصل ہو اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک
اپنی جانماز پر بیٹھا رہی اور تعقیب مین مشغول ہو تو خدا اوسکو آتش جہنم سی محفوظ رکھتا ہے
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک شیطان
اپنے لشکر کو پھیلاتا ہی اور شب کا لشکر غروب آفتاب سے تا زوال سرخی مغرب منتشر کرتا ہی
پس خدا کو ان دونو ساعتون مین بہت یاد کرو کہ ان دونو ساعتون مین شیطان
آدمی کو عبادت خدائی تعالے سے غافل کرتا ہی اور بسند صحیح و معتبر منقول ہی کہ حضرت
امام رضا علیہ السلام جب خراسان مین نماز صبح پڑھتے تھی طلوع آفتاب تک اپنی مصلے پر بیٹھے
رہتی تھی پس ایک تھیلی حضرت کی واسطے لاتی تھی کہ اوسمین مسواکین ہوتی تہین حضرت
اونمین سے ایک ایک مسواک کرتے تھی پس تہوڑا کندر چباتی تہی پس قرآن کو
لیتے تہی اور تلاوت کرتے تہی اور حضرت رسول سی منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح
سے طلوع آفتاب تک مشغول تعقیب رہی تو ثواب حج اوسکے واسطے لکھا جاتا ہے
اور دوسرے روایت مین وارد ہی کہ اگر جانماز پر تا طلوع آفتاب ذکر خدا کری تو

ثواب زیارت حضرت رسولؐ لکھا جاتا ہی اور دعائین تعقیب صبح کی کہ جو بعد مغرب
بھی پڑہی جاتی ہین بیان ہو چکین اور خاص صبح کی لیے بہی ادعیہ کثیرہ وارد ہین
از انجملہ کتاب مقباس مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی جو شخص بعد
نماز صبح رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کہے تو خدا اوسکی منہ کو آتش
جہنم سے محفوظ رکھیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص بعد
نماز صبح ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے تو خدا اوسکو بخشدیگا
اگرچہ اوسنے اوس روز ستر ہزار گناہ کیے ہون اور بسندہای معتبر حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے
تو خدا اوسکو نابینائی اور دیوانگی اور جذام اور فقر و پریشانی اور شدت ضعف پیری سے
محفوظ رکھے گا اور منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام بعد نماز صبح یہ دعا پڑہتے تہے
اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبِیْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِیْدِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا
مِنْ حَیْثُ نَحْتَفِظُ وَمِنْ حَیْثُ لَا نَحْتَفِظُ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا مِنْ حَیْثُ
نَحْتَرِسُ وَمِنْ حَیْثُ لَا نَحْتَرِسُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا مِنْ حَیْثُ
نَسْتَتِرُ وَمِنْ حَیْثُ لَا نَسْتَتِرُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِالْغِنَا وَالْعَافِیَةِ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ وَدَوَامَ الْعَافِیَةِ وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ
اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑہے
تو جو حاجت طلب کرے گا وہ حاجت بر آئیگی اور حق تعالے اوسکی مہمات کو آسان فرمائیگا
دعا یہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ

وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ
مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ
حَسْبِيَ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ حَسْبِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اور منقول ہے کہ حضرت رسولؐ بعد نماز صبح اس دعا کو پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ
الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَبَوَارِ الْاَيِّمِ وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْقَسْوَةِ
وَالْعَيْلَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَا تَنْفَعُ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ اَوَانِ مَشِيْبِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَلَدٍ
يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَالٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ صَاحِبٍ خَدِيْعَةٍ اِنْ رَاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَاٰى سَيِّئَةً
اَفْشَاهَا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَلَا مِنَّةً از انجملہ
کافی میں منقول ہے کہ بعد نماز صبح پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا
مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ رِضَاكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا لَا اَمَدَ لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
اَنْتَ اَهْلُهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى نَعْمَائِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى

يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّيْ وَيَرْضٰى از انجملہ مقباس مین مذکور ہی کہ بعد نماز صبح اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اُمْدُدْ لِيْ فِيْ عُمْرِيْ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ وَانْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ وَاِنْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَاجْعَلْنِيْ سَعِيْدًا فَاِنَّكَ تَمْحُوْ مَا تَشَاۤءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ از انجملہ کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص چاہی کہ خدا عمر اوسکی دراز کرے اور اوسکو دشمنون پر غالب کرے اور مرگ ہائے بد سے اوسکو بچائے تو چاہیے کہ ہر صبح و شام اس دعا کے پڑہنے کا التزام کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْأَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْأَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور مقباس مین منقول ہی کہ ایک شخص نے امام موسے کاظم علیہ السلام سے شکایت کی کہ مین جو کام کرتا ہون فائدہ نہین ہوتا اور جو حاجت طلب کرتا ہون وہ روا نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ پڑہا کر راوی کہتا ہے کہ مین نے اس دعا کی تہوڑے زمانے تک مداومت کی آخر الامر مجہہ مال کثیر ہاتہہ

آیا اور ابتک مین محتاج نہین ہون **مکارم الاخلاق** مین مروی ہی راوی کہتا ہی کہ مین نے حضرت سے عرض کی کہ مجھی وہ دعا تعلیم فرمایی کہ جو آسان ہو اور دنیا و آخرت کے لیے جامع ہو حضرت نے مجھے دعاے مذکور تعلیم فرمائی حال میرا بہتر ہوگیا **ازانجملہ مقباس المصابیح** مین قطب راوندی رحمہ اللہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتی تھے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنِ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ ثَارِیْ فِیْ عَدُوِّیْ **ازانجملہ** کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ سید ابن باقی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین کہ حمائل شمشیر حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر مینے لکھا دیکھا مینی پوچھا یا امیر المومنین علیہ السلام یہ کیا لکھا ہی حضرت نی فرمایا کہ گیارہ کلمہ ہین کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم کیے ہین تو چاہتا ہی کہ مین تجھکو وہ کلمات تعلیم کرون کہ بسبب اوسکی سفر اور حضر مین اور رات اور دن کو جان اور مال اور فرزند تیرے بلاؤن سے محفوظ رہین مینی عرض کی ہان یا امیر المومنین حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالِمًا بِکُلِّ خَفِیَّۃٍ یَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ یَا مَنِ الْاَرْضُ بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُضِیْئَۃٌ یَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِہٖ مُجْرِیَۃٌ یَا مُنْجِیَ یُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ یَا مَنْ یَصْرِفُ کُلَّ نِقْمَۃٍ وَبَلِیَّۃٍ یَا مَنْ حَوَائِجُ السَّائِلِیْنَ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ یُرْشٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَحَضَرِیْ وَلَیْلِیْ وَنَہَارِیْ وَیَقْظَتِیْ وَمَنَامِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

از انجملہ عین الحیوۃ مین بسند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص سورہ قل ہو اللہ احد بعد نماز صبح گیارہ مرتبہ پڑہے تو اوس روز کوئی گناہ اوسپر نہین رہتا ہر چند شیطان کی ناک خاک پر ملی جائے از انجملہ وہ دعائین ہین کہ جو دعا ہای صبح اور شام مین بیان ہونگی اور ادعیہ صباح بہت ہین بخیال طول ترک کی گئین از انجملہ کتاب بحار الانوار کی تیرہوین جلد مین لکھا ہی کہ علی بن طاوس کتاب مصباح الزائر مین جناب جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص چالیس صبح اس عہد نامہ کی ذریعہ سے درگاہ الٰہی مین دعا کرے تو خدا اوسکو وقت ظہور صاحب الامر علیہ السلام اوسکی قبر سے باہر نکالتا ہی اور عوض مین ہر کلمہ کے ہزار حسنہ اوسکو عطا فرماتا ہی اور ہزار گناہ اوسکی نامہ عمل سے مٹاتا ہی اور وہ عہد نامہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَالْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِکَ الْمُنِیْرِ وَمُلْکِکَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ حَیٍّ وَیَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ حَیٍّ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰى مُمِیْتَ الْاَحْیَآءِ یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیَ الْمَهْدِیَّ الْقَآئِمَ بِاَمْرِکَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِیْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا عَنِّیْ وَعَنْ وَالِدَیَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِهِ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَاَحَاطَ بِهِ کِتَابُهُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَهُ

فِی صَبِیْحَةِ یَوْمِیْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَیَّامِیْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَةً لَهٗ
فِیْ عُنُقِیْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهٖ
وَاَعْوَانِهٖ وَالذَّآبِّیْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِیْنَ اِلَیْهِ فِیْ قَضَآءِ حَوَآئِجِهٖ وَالْمُحَامِیْنَ
عَنْهُ وَالسَّابِقِیْنَ اِلٰی اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ
بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عَلٰی عِبَادِكَ حَتْمًا فَاَخْرِجْنِیْ
مِنْ قَبْرِیْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِیْ شَاهِرًا سَیْفِیْ مُجَرِّدًا قَنَاتِیْ مُلَبِّیًا دَعْوَةَ
الدَّاعِیْ فِی الْحَاضِرِ وَالْبَادِیْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِی الطَّلْعَةَ الرَّشِیْدَةَ وَالْغُرَّةَ
الْحَمِیْدَةَ وَاكْحُلْ بَصَرِیْ بِنَظْرَةٍ مِّنِّیْ اِلَیْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهٗ
وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهٗ وَاسْلُكْ بِیْ مَحَجَّتَهٗ وَاَنْفِذْ
اَمْرَهٗ وَاشْدُدْ اَزْرَهٗ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَاَحْیِ بِهٖ عِبَادَكَ
فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ حَقٌّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ
اَیْدِی النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِیَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِیِّكَ الْمُسَمّٰی
بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتّٰی لَا یَظْفَرَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهٗ وَیُحِقَّ
الْحَقَّ وَیُحَقِّقَهٗ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِّمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا
لِّمَنْ لَا یَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَیْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِّمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَمُشَیِّدًا لِّمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِیْنِكَ وَسُنَنِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِیْنَ اَللّٰهُمَّ
وَسُرَّ نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِرُؤْیَتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهٗ
عَلٰی دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ
هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ
یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَنَرٰىهُ قَرِیْبًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

پس تین مرتبہ ہاتھ ران راست پر ماری اور ہر مرتبہ کہے اَلْعَجَلْ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اور کتاب مفاتیح النجاۃ مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح جس حاجت کی لیے حاجت ہاے دنیا و آخرت سے پڑھے اور حاجت اپنی طلب کرے تو دعا اوسکی مقرون باجابت ہوگی اور اگر تمام عالم پر از بلا ہوگا تو کچھ ضرر اس دعا کی پڑھنی والیکو نہ پھونچیگا اس دعا کا پڑھنے والا چشم خلائق مین معزز و مکرم ہوگا اور کوئی دشمن اوسپر غالب نہ آویگا اور جو کوئی قصد اوسکی بدی کا کرے گا تو وہ بدی پھر کے اوسکی طرف عاید ہوگی اور خدائے تعالے اس دعا کے پڑھنے والے کیواسطے دس لاکھ حسنہ تحریر فرمائیگا اور اوسکے دس لاکھ گناہ محو کرے گا اور وبا اور طاعون اور مرگ مفاجات سے محفوظ رکھیگا اور اوسی اوس مقام سے رزق پہنچے گا کہ جہانسے گمان نرکھتا ہو اور دنیا سے باایمان جائے گا اور جسوقت کہ قبر سے باہر نکلیگا تو ایک فرشتہ ایک براق لیکے آئیگا اور اوسکے سامنے آکے کھڑا ہوگا اور اوسکو اوس براق پر سوار کرکے بہشت مین پہونچا دیگا اور جو کہ باعتقاد صحیح اس دعا کو پڑھی تو دنیا و آخرت مین ذلیل و حقیر نہوگا اور بزرگان زمانہ اس دعا کی پڑھنی پر مداومت کرتے آئی ہین اور کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کا نام مفتاح الفتوح اور رمز الکنوز رکھا ہے اور ایک سید بزرگ نے بیان کیا کہ مین نے ایک سفینہ مین یہ دعا خط جناب امیر المومنین علیہ السلام سے لکھی ہوئی دیکھی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ بِغَیَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِیْ مَقَادِیْرِ تَبَرُّجِهٖ وَشَعْشَعَ ضِیَاءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِهٖ یَا مَنْ دَلَّ عَلٰی ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ کَیْفِیَّاتِهٖ

يا من قرب من خطرات الظنون وبعد عن ملاحظة العيون و
علم بما كان قبل أن يكون يا من أرقدني في مهاد أمنه وأمانه
وأيقظني إلى ما منحني به من مننه وإحسانه وكف أكف السوء
عني بيده وسلطانه صل اللهم على الدليل إليك في الليل الأليل
والماسك من أسبابك بحبل الشرف الأطول والناصع الحسب
في ذروة الكاهل الأعبل والثابت القدم على زحاليفها في الزمن
الأول وعلى آله الطيبين الأخيار والأئمة المصطفين الأبرار وافتح
اللهم لنا مصاريع الصباح بمفاتيح الرحمة والفلاح وألبسني
اللهم من أفضل خلع الهداية والصلاح واغرس اللهم بعظمتك
في شرب جناني ينابيع الخشوع وأجر اللهم لهيبتك من آماقي زفرات
الدموع وأدب اللهم نزق الخرق مني بأزمة القنوع إلهي إن لم
تبتدئني الرحمة منك بحسن التوفيق فمن السالك بي إليك في واضح
الطريق وإن أسلمتني أناتك لقائد الأمل والمنى فمن المقيل عثراتي
من كبوات الهوى وإن خذلني نصرك عند محاربة النفس والشيطان
فقد وكلني خذلانك إلى حيث النصب والحرمان إلهي أتراني ما أتيتك
إلا من حيث الآمال أم علقت بأطراف حبالك إلا حين باعدتني ذنوبي
عن دار الوصال فبئس المطية التي امتطت نفسي من هواها فواها لها
لما سولت لها ظنونها ومناها وتبا لها لجرأتها على سيدها ومولاها
إلهي قرعت باب رحمتك بيد رجائي وهربت إليك لاجئا من فرط أهوائي
وعلقت بأطراف حبالك أنامل ولائي فاصفح اللهم عما كان أجرمته من زللي
وخطائي وأقلني اللهم من صرعة ردائي فإنك سيدي ومولاي

خواطر
زفرات
واضح
کبوۃ

وَمُعْتَمَدِي وَرَجَائِي وَغَايَةُ مُنَايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ اِلٰهِي كَيْفَ
تَطْرُدُ مِسْكِيْنًا الْتَجَاَ اِلَيْكَ مِنَ الذُّنُوْبِ هَارِبًا اَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ مُسْتَرْشِدًا
قَصَدَ اِلٰى جَنَابِكَ سَاعِيًا اَمْ كَيْفَ تَرُدُّ ظَمْاٰنًا وَرَدَ اِلٰى حِيَاضِكَ شَارِبًا
كَلَّا وَحِيَاضُكَ مُتْرَعَةٌ فِيْ ضَنْكِ الْمُحُوْلِ وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُوْلِ
وَاَنْتَ غَايَةُ السُّؤْلِ وَنِهَايَةُ الْمَاْمُوْلِ اِلٰهِي هٰذِهٖ اَزِمَّةُ نَفْسِي
عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِيَّتِكَ وَهٰذِهٖ اَعْبَاءُ ذُنُوْبِي دَرَاْتُهَا بِرَاْفَتِكَ
وَعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ وَهٰذِهٖ اَهْوَائِي الْمُضِلَّةُ وَكَلْتُهَا اِلٰى جَنَابِ
لُطْفِكَ وَكَرَمِكَ وَرَاْفَتِكَ وَعَفْوِكَ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ صَبَاحِي
هٰذَا نَازِلًا عَلَيَّ بِضِيَاءِ الْهُدٰى وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا
وَمَسَائِي جُنَّةً مِنْ كَيْدِ الْعِدٰى وَوِقَايَةً مِنْ مُرْدِيَاتِ الْهَوٰى
اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى مَا تَشَاءُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ مَنْ ذَا يَعْرِفُ
قُدْرَتَكَ فَلَا يَخَافُكَ وَمَنْ ذَا يَعْلَمُ مَا اَنْتَ فَلَا يَهَابُكَ اَلَّفْتَ بِقُدْرَتِكَ
الْفِرَقَ وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ الْفَلَقَ وَاَنَرْتَ بِكَرَمِكَ دَيَاجِيَ الْغَسَقِ
وَاَنْهَرْتَ الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّيَاخِيْدِ عَذْبًا وَاُجَاجًا وَاَنْزَلْتَ مِنَ
الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْبَرِيَّةِ
سِرَاجًا وَهَّاجًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تُمَارِسَ فِيْمَا ابْتَدَاْتَ بِهٖ لُغُوْبًا
وَلَا عِلَاجًا فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ وَقَهَرَ عِبَادَهٗ

بِالْمَوْتِ وَالْفَنَآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَتْقِيَآءِ وَاسْتَمِعْ نِدَآئِیْ
وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ وَاَهْلِكْ اَعْدَآئِیْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اَمَلِیْ وَرَجَآئِیْ
يَا خَيْرَ مَنْ دُعِیَ اِلَيْهِ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَامُوْلِ لِكُلِّ عُسْرٍ وَّيُسْرٍ بِكَ
اَنْزَلْتُ حَاجَتِیْ فَلَا تَرُدَّنِیْ يَا سَيِّدِیْ مِنْ سَنِیِّ مَوَاهِبِكَ خَآئِبًا يَا كَرِيْمُ
يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ اَجْمَعِيْنَ پس سجدہ کر اور رکھ اِلٰهِیْ
قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَّعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَّنَفْسِیْ مَعْيُوْبٌ وَّهَوَآئِیْ غَالِبٌ وَّ
طَاعَتِیْ قَلِيْلٌ وَّمَعْصِيَتِیْ كَثِيْرٌ وَّلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ
حِيْلَتِیْ يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَ
يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ يَا شَدِيْدَ الْعِقَابِ يَا غَفُوْرُ يَا حَلِيْمُ اِقْضِ حَاجَتِیْ
بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

فصل ساتوین ادعیہ صبح وشام کی بیانمین بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت صادق سے
منقول ہی جو شخص قبل از طلوع آفتاب اور پیش از غروب آفتاب دس مرتبہ اس تہلیل کو
پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِیْ وَهُوَ
حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ تو اوس شخص کے اوس روز کے
تمام گناہونکا کفارہ ہوتا ہی اور دوسری روایتین وارد ہوا ہی کہ سنت لازم ہی کہ تہلیل مذکور کو
دس مرتبہ پڑہی اور دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ
بِاللّٰهِ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کہے اور اگر ان دونو ذکرونکو ان دونو وقتونمین
فراموش کری تو جسطرح نماز کی قضا بجالاتا ہی اوسیطرح ان کی بہی قضا بجالاوی اور کتاب عین الحیوۃ مین بسند
معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہی کہ جو شخص وقت طلوع دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی اور دس مرتبہ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پینتیس ۳۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور پینتیس ۳۵ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور پینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اوس صبحکو اوسے غافلوں مین نہ لکھین گے اور اگر یہی ذکر شام کو
زبان پر جاری کرے تو اوسے اوس راتکو غافلون مین نہ لکھینگے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح
مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ وغیرہ بسندہای بسیار معتبر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص وقت شام سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو مثل اوسکے
ہی کہ اوسنے سو بندے آزاد کیے اور دوسرے سند صحیح سی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی کہ جو شخص سو مرتبہ قبل طلوع اور پیش از غروب آفتاب اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو
حق تعالے ثواب سو بندے آزاد کرنیکا اوسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہی اور بسند معتبر کتاب
عین الحیوۃ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کو چار مرتبہ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے تو تحقیق کہ اوسنے اوس دنکا شکر ادا کیا اور اگر شام کو چار مرتبہ
کہے تو اوسنے اوس شام کا شکر ادا کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کہ قدرت
نرکھتا ہو کہ اپنے گناہون کا کسی چیز سے کفارہ دے سکے تو محمد اور آل محمد پر بکثرت صلوات
بھیجا کرے کہ اپنے گناہونسے اسطرح پاک ہو جائے گا کہ جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا اور عین الحیوۃ مین
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح اور شام تین مرتبہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ بَلَاغًا وَّبِعَلِیٍّ اِمَامًا
وَّبِالْاَوْصِیَآءِ مِنْ وُّلْدِہٖ اَئِمَّۃً عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کہے تو البتہ حق تعالی پر لازم ہی کہ روز قیامت
اوسکو راضی کرے اور کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر وارد ہوے کہ وہ اپنی باغمین درخت بوتا تہا حضرت کہڑے
ہوگئے اور فرمایا تو چاہتا ہی کہ مین تجہکو اوس درخت بونیکیطرف رہنمائی کرون کہ جسکی جڑ ثابت تر ہی اور میوہ اوسکا
جلد تر پہلنے والا اور پسندیدہ تر اور باقی تر ہی اوسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ ہر صبح و شام سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہا کر کہ حقتعالے بعدد تسبیح تجہکو دس درخت بہشت مین کرامت فرمائیگا کہ اون درختونمین طرح
طرح کے میوے ہونگے از انجملہ کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنین سی روایت کی ہی حضرت فرماتی ہین کہ مین نے

حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی تفسیر مقالید یعنی کلید ہای حاجات اور سعادات
کو استفسار کیا حضرت نے فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہ دعا پڑہ کہ جو
شخص اسدعا کو پڑہیگا تو خدا چہ خصلتیں اوسکو عطا فرمائیگا اول یہ کہ شیطان کو اور
اوسکی لشکر کو اوس شخص پر دسترس نہوگا دوسری یہ کہ ایک قنطار ثواب اوسکو عطا
کیا جائیگا کہ اوسکی ترازوی عمل مین کوہ احد سی سنگین تر ہو تیسری یہ کہ اوسکو ایک درجہ
دیا جائیگا کہ سوا اونکو کاروان کی کوئی اوس درجہ پر نہ پہونچی گا چوتھی یہ کہ خدا حوروں کو اوس
سی تزویج کریگا پانچوین یہ کہ بارہ فرشتی دعا پڑہنی کے وقت حاضر ہونگی اور اپنی نامہ مین
اس دعا کو لکھین گے اور روز قیامت اوسکی لئی گواہی دین گی چھٹی یہ کہ گویا اس نی توریت
اور انجیل اور قرآن کی تلاوت کی اور مثل اسکی ہی کہ یہ شخص حج اور عمرہ مقبول بجالایا اور اگر
اوس رات یا اوس دن مر جائیگا تو اوسکو زمرۂ شہدا مین لکھین گی وہ دعا یہ ہی لا اِلٰہ
اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ از انجملہ کتاب جنۃ
الواقیہ مین وارد ہی کہ ایک شخص جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین حاضر ہوا
اور اوسنی فقر و بیماری کی شکایت کی حضرت نی فرمایا کہ ہر صبح و شام یہ دعا پڑہ اوسنی تین
دن یہ دعا پڑہی اوس سی فقر و بیماری زائل ہوگئی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَ لَمْ یَکُنْ لَّہُ
شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہُ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا
از انجملہ دعا صحیفہ کاملہ کہ اوسی ہر صبح و شام پڑہنا چاہیی انشاء اللہ تعالی جلد ثانی مین مذکور ہوگی
فصل آٹھوین بیان سجدۂ شکر اور ادعیہ سجدۂ شکر مین ثواب سجدۂ شکر کا بحد عالی انتہا ہی چنانچہ
مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ علماء شیعہ کا اجماع ہی کہ سجدۂ شکر وقت

حصول نعمت اور زوال نقمت سنت ہی اور بہتر یہ ہی کہ تمام سجدہ بعد ہر نماز سجدہ شکر ادا کرنا
کا ہی آور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو مومن خدا کو سوا نماز کی
کسی اور نعمت کی عوض مین سجدہ کرتا ہی تو حقتعالی واسطے اوسکی دس حسنہ لکھتا ہی اور
اوسکی دس گناہ مٹاتا ہی اور بہشت مین اوسکی لئی دس درجے بلند کرتا ہی اور بسندہای معتبر
اونہین حضرت علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی بندی کی لئی نزدیک ترین حالات و
حالت ہی کہ بندہ سجدہ مین ہو اور گریان ہو اور دوسری حدیث صحیح مین حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر سجدہ شکر واجب ہی تمام کرتے ہو تم سجدہ شکر سی اپنی نماز کو
اور خوش کرتی ہو تم سجدہ شکر سے اپنی پروردگار کو اور خوش کرتے ہو تم آور تعجب مین
لاتی ہو تم ملائک کو تحقیق کہ جسوقت بندہ نماز پڑہتا ہی اور بعد اوسکی سجدہ شکر کرتا ہی تو
پروردگار عالمیان بندہ اور ملائکہ کی درمیان سی پردہ حجاب اوٹہا دیتا ہی اور ارشاد
فرماتا ہی کہ ای ملائکہ میری میرے بندی کیطرف دیکھو اسنی میرا فرض ادا کیا اور میرا عہد تمام
کیا اور مجہی اون نعمتون کی شکر مین سجدہ کیا کہ جو مینی اسکو دی ہین ای ملائکہ میری اسکو
کیا دینا چاہیی ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسی اپنی رحمت کرامت فرمائیں حقتعالی
فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیی فرشتے عرض کرتے ہین پروردگارا اسی بہشت عنایت
فرما پہر خداوند عالم ارشاد فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیی ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا
اسکی مہمات آسان کر اور اسکی حاجتین بر لا پس حقتعالی مکرر سوال کرتا ہی اور ملائکہ
جواب دیتی ہین یہانتک کہ ملائکہ کہتے ہین پروردگارا ہم کچہہ نہین جانتی اوسوقت خدا
کریم فرماتا ہی کہ مین اوسکا شکر کرتا ہون جسطرح اوسنی میرا شکر کیا اور مین اسکی
طرف اپنی فضل کی نظر کرونگا اور قیامت مین اوسی اپنی رحمت عظیم دکہاؤنگا بسند
موثق حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بعد نماز واجب سجدہ کرنا شکر خدا
کا ہی اسلئی کہ بندہ نی فرض خدا ادا کیا اور کمتر جو کچہہ کہ اس سجدی مین کہنا چاہیی یہ ہی کہ تین مرتبہ

[illegible] اقسام سجدہ سی روی ہی پیشانی [illegible] رکھنا کیا معنی رکہتا ہی حضرت نی فرمایا کہ معنی اسکی یہ ہین
کہ یہ سجدہ میرا شکر خدا کا ہی اسلئی کہ اوسنی مجہکو توفیق دی کہ مینی اوسکی خدمت مین قیام کیا
اور فرض اوسکا ادا کیا اور شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق طاعت ہی اور اگر نماز مین کسیطرح
قسم کی تقصیر واقع ہوا ور وہ تقصیر نماز ہای نافلہ سی ہی تمام نہوئی ہو تو اس سجدہ مین تمام
ہو جاتی ہی اور کیفیت اس سجدہ کی یہ ہی کہ اگر زمین پر ہو اور مثل سجدہ نماز کی سات عضو پر
سجدہ کری اور پیشانی کو اوس چیز پر رکہی کہ جس پر نماز مین رکہتا ہی تو احوط ہوگا اور افضل
یہ ہی کہ برخلاف سجدہ نماز ہاتہونکو زمین سی متصل کر دی اور سینہ اور شکم کو بہی زمین پر
پہونچاوی اور سنت ہی کہ پہلی پیشانی کو زمین پر رکہی پہر دہنی رخسار کو پہر بائین رخسار کو
پہر دوبارہ پیشانی کو زمین پر رکہی اور اس سبب سی انہین دو سجدۂ شکر کہتے ہین اور ظاہرا
بدون ذکر بہی سجدہ شکر ہو سکتا ہی مگر سنت ہی کہ اس سجدہ مین ذکر کیا جای اور بہتر ہی کہ وہ
اذکار اور ادعیہ مین سی ہو کہ جو مذکور ہونگی اور مستحب ہی کہ سجدی کو طول دی چنانچہ منقول ہی
کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام بعد طلوع صبح وقت زوال تک سجدی مین رہتی تہی
اور بعد عصر شام تک سجدی کو طول دیتی تہی اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
اسقدر سجدہ مین رہتی تہی کہ مسجد کی سنگریزی حضرت کی پسینی سی تر ہو جاتی تہی اور دونو
رخسار اپنی حضرت زمین مسجد سی متصل فرماتی تہی اور افضل یہ ہی کہ سجدۂ شکر بعد تعقیبات کی
قبل نوافل کے اور نماز مغرب مین بعد نوافل کی عمل مین لائی اور بعض علما نماز مغرب مین
بہی قبل نوافل تجویز فرماتی ہین ظاہرا دونون صورتین خوب ہین مگر نوافل سی پہلی بجالانا افضل ہی
اور دعائین اس سجدہ کی بہت ہین ازانجملہ **تحفۃ الدعوات** مین جناب ممتاز العلما اعلی
اللہ مقامہ نی لکہا ہی کہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ اگر تو چاہی تو
سو مرتبہ شُکرًا شُکرًا کہہ خواہ سو مرتبہ عَفْوًا عَفْوًا کہہ ازانجملہ رسالہ مذکور مین
مسطور ہی کہ سید ابن طاوس علیہ الرحمہ روایت کرتی ہین کہ جو شخص سجدۂ شکر مین اس دعا کو

پڑھے قبل اسکے کہ سر اوٹھائے حاجت اوسکی بر آتی ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ قَصَدْتُ وَاِلَیْکَ اعْتَمَدْتُ وَاَرَدْتُ وَبِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ از انجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ روایات معتبرہ مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اور حضرت موسی کاظم صلوات اللہ علیہما سجدہ شکر مین اَسْئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ الرَّحْمَۃَ مکرر فرمایا کرتے تھے اور بعض روایتون مین وَالْاَمْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وارد ہی از انجملہ نخبۃ الدعوات مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہی کہ بہترین سخن حق تعالے کے نزدیک یہ ہی کہ بندہ سجدہ مین تین مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ کہے از انجملہ مقباس المصابیح مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سجدہ مین سَجَدَ وَجْھِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْہِ رَبِّیَ الْکَرِیْمِ کہتے تھے از انجملہ کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت بندہ سجدہ مین تین مرتبہ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ کہتا ہی تو خداوند کریم اوسکو جواب دیتا ہی لَبَّیْکَ اے بندے میرے اور مکارم الاخلاق مین روایت کی ہی کہ جسوقت بندہ سجدہ مین یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ اسقدر کہے کہ ایک سانس تمام ہو جائے تو حق تعالے فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر از انجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی وغیرہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت کوئی شخص بیماری و آزار رکھتا ہو تو بعد نماز کے سجدہ گاہ خاک شفا پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے پھر مقام درد پر ہاتھ پھیرے اور اسیطرح سات مرتبہ عمل مین لائے یَا مَنْ کَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَاۤءِ وَسَدَّ الْھَوَاۤءَ بِالسَّمَاۤءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِہٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَاۤءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَافِنِیْ مِنْ کُلِّ سُقْمٍ وَّدَاۤءٍ وَّاقْضِ حَوَاۤئِجِیْ کُلَّھَا

پس اپنی حاجتین طلب کرے **فصل دوسری مبطلات نماز مین** مطالب اسکی زبدۃ الفتاوی
سے نقل کیے گئے ہین واضح ہو نماز واجب کا حالت اختیار مین بدون سبب توڑ ڈالنا جائز
نہین ہے اور نماز کی باطل کرنیوالی چند چیزین ہین پہلی وہ چیز کہ جو وضو کو اور غسل و تیمم کو باطل
کرے خواہ وہ مبطل عمداً عمل مین آئے خواہ سہواً اختیار سے ہو خواہ اضطرار سے دوسرے وہ چیز
کہ جسمین صورت نماز باقی نرہے مثل اسکے کہ اسقدر سکوت کرے کہ اہل اسلام اگر مطلع ہون
تو اوسکے اوس حال کو دیکھکر کہین کہ یہ شخص نماز نہین پڑہتا ہے تیسرے قہقہہ مارنا اگرچہ بے اختیار سے ہو
چوتھے عمداً کلام دو حرفی زبان پر جاری کرنا یا ایک حرف بامعنی زبان پر جاری کرنا پانچوین
عمداً میت کے یا امور دنیا کے لیے گریہ کرنا لیکن خوف آخرت مین اور اہلبیت علیہم السلام کے لیے رونا مضائقہ
نہین رکہتا چھٹے بدون تقیہ بعد سورہ حمد آمین کہنا ساتوین بدون تقیہ ہاتھ باندہ کی نماز پڑہنا آٹھوین
کسی واجب کو واجبات نماز سے عمداً ترک کرنا یا زیادہ کرنا نوین کسی رکن کو ارکان نماز سے عمداً خواہ سہواً
ترک کرنا یا زیادہ کرنا دسوین قبلہ سے عمداً منحرف ہونا اور اگر کوئی شخص نماز پڑہتا ہو اور دوسرا شخص اثنائی نماز مین
اگر سلام کرے تو اس نماز پڑہنیوالی پر واجب ہے کہ اونہین الفاظ سے یہی جواب سلام دے **فصل تیسرے**
بیان مین اون خللون کے جنکی سبب سے دو سجدے واجب ہوتی ہین اور اس فصل کی بہی مطالب زبدۃ الفتاوی
سے نقل کیے گئے ہین اور وہ چند سبب ہین پہلا سبب ایک سجدہ کا بہول جانا دوسرا سبب تشہد کا
اور اجزا تشہد حتی درود کا فراموش کرنا تیسرا سبب درمیان چار اور پانچ رکعتونکی
بعد بجالانی دونو سجدونکی شک کرنا چوتہا سبب غیر محل سلام کہنا پانچوان سبب کلام بیجا بغیر
ذکر اور دعا و قرآن از روی سہو زبان پر جاری کرنا مثل اسکے کہ نماز مین بہولے سے بات کرے
اور علاوہ ان پانچ صورتونکی اگر جس مقام پر بیٹہنا چاہیے وہان کھڑا ہو جائے اور جہان کھڑا ہونا چاہیے وہان
بیٹہ جائے یا سہواً کسی امر مین کمی و زیادتی واقع ہو تو اوسکی تلافی مین دو سجدہ سہو بجالانا احوط ہے
اور ان سجدونمین نیت کرنا واجب ہے اور چاہیے کہ ذکر اندونو سجدونکا اسطرح بجالائے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور چاہیے کہ تشہد خفیف پڑہے وہ یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
پھر دونو سلاموں میں سے ایک سلام کہے اور ان دونو سجدوں میں استقبال قبلہ اور طہارت اور کل
وہ چیزیں کہ جو نماز میں معتبر ہیں احتیاطاً پر ضروری ہیں اور لازم ہے کہ بعد نماز کے فوراً یہ دونو
سجدے بجا لاوے اور اگر بھول جاوے تو جس وقت یاد آوے اسی وقت بجا لاوے اور اگر ان دونو
سجدوں کے بجا لانے میں تاخیر ہو جاوے تو بھی احوط یہ ہے کہ ان دونو سجدوں کا بجا لانا ترک نہ کرے
اور چاہیے کہ جو چیز فراموش ہو گئی ہو اوسکو بھی ادا کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو بجا لاوے فصل چوتھی
بیان میں شک عدد رکعات کی مخفی نہ رہے کہ اگر نماز دو رکعتی اور سہ رکعتی میں شک واقع ہو تو
یہ شک مبطل نماز ہے اور اسیطرح اگر یہ نجانتا ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں ہر چند چہار رکعتی نماز ہو
تو بھی نماز باطل ہے اور اسیطرح اگر یہ شک ہو کہ آیا ایک رکعت پڑھی یا ایک سے زیادہ تو
بھی نماز باطل ہے اور اگر یہ شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑھی یا دو سے زیادہ تو حکم اوسکا انشاء اللہ تعالی
آگے مذکور ہوگا اور بمجرد شک بلکہ بعد استقرار شک بھی بطلان نماز کا حکم نہیں کیا جا سکتا چنانچہ سوچنا اور یاد کرنا بھی بنا بر قوے
لازم نہیں ہے مگر احوط یہ ہے کہ فکر کرے تا شاید کچھ یاد آجاوے اور نماز چہار رکعتی میں شک کی چند قسمیں ہیں پہلی شک نماز
چہار رکعتی میں درمیان دو اور تین رکعتوں کے اگر یہ شک قبل کامل ہو جانے دونو سجدوں کے ہو تو نماز باطل ہے اور اگر
بعد کامل ہونے دونو سجدوں کے شک ہو کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو بنا تین رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اوسکے ایک رکعت
نماز احتیاط کھڑے ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھ کے بجا لاوے اور دونو سجدوں کا کامل ہونا اوس وقت حاصل ہوتا ہے کہ جس وقت دوسرے
سجدے سے سر اوٹھاوے دوسرے شک درمیان تین اور چار رکعتوں میں پس یہ شک خواہ قبل دونو سجدوں کے ہو خواہ بعد بنا چار رکعت
پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھ کے بجا لاوے تیسرے شک درمیان دو اور چار
رکعتوں کے پس اگر یہ شک قبل کامل ہونے دونو سجدوں کے واقع ہو تو نماز باطل ہے اور بعد کامل ہونے دونو سجدوں کے ہو تو نماز صحیح ہے
بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کے پڑھے چوتھے شک درمیان دو اور تین اور چار رکعتوں کے ہے
پس اگر یہ شک قبل کامل ہو جانے دو سجدوں کے واقع ہو تو نماز باطل ہے اور بعد کامل ہو جانے دو سجدوں کے ہو تو نماز صحیح ہے
بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط پہلے کھڑے ہو کے بعد اوسکے دو رکعت بیٹھ کے پڑھے

پانچوین شک درمیان چار اور پانچ رکعت کی ہی پس اگر یہ شک دوسری سجدی سی سر اٹھانی کی بعد واقع ہو تو بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کری اور دو سجدی سہو کی بجالائی اور اگر یہ شک قبل رکوع کی ہو تو بیٹھہ جائی اور بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کری اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑی ہو کے یا دو رکعت بیٹھہ کی پڑہی اور علاوہ ان دو قسمونکی اگر شک ہو تو نماز باطل ہی چھٹی شک درمیان تین اور پانچ رکعتون کی ہی پس اگر یہ شک کھڑی ہونی کی حالت مین ہو تو بیٹھہ جای اور رجوع اس شک کی دو اور چار کیطرف ہو گی اور حکم اسکا بیان ہو چکا ساتوین شک درمیان تین اور چار اور پانچ رکعتون کے ہی پس اگر شک کھڑی ہونیکی حال مین ہو تو بیٹھہ جای اور یہ شک دو اور تین اور چار کی طرف رجوع کرتا ہی اور حکم اسکا بہی مذکور ہو چکا ہی آٹھوین شک درمیان پانچ اور چھہ رکعتون کی ہی اگر یہ شک کہڑے ہونیکی حال مین ہو تو بیٹھہ جای اور یہ شک چار اور پانچ کیطرف رجوع کرتا ہی اور حکم اسکا بہی مذکور ہو چکا ہی اور واجب ہی کہ نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکی کہ کوئی مبطل نماز عمل مین لائی بجالاوے اور اس نماز مین حمد کا پڑہنا ضروری ہی تسبیحات اربعہ پڑہنا کافی نہوگا لیکن بعد سورۂ حمد دوسرا سورہ پڑہنا ساقط ہی اور نماز احتیاط کا اخفات سے پڑہنا احوط اور اولی ہی اور اگر نماز احتیاط مین شک ہو تو اکثر پر بنا رکھی لیکن جس صورت مین اکثر پر بنا رکہنا مفسد نماز ہو تو اکثر پر بنا نہ کیجائی گی اور نماز احتیاط مین وہ سب شرطین کہ جو نماز یومیہ مین واجب ہین معتبر ہین اور اس نماز مین تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود اور سب ارکان اور افعال بجالانا واجب ہی اور اگر قبل نماز احتیاط کوئی امر منافی نماز واقع ہو یا نماز احتیاط کی پڑہنی مین اسقدر تاخیر ہو جائے کہ عرف مین اطلاق فوریت باقی نرہی تو احتیاط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو بجالائے اور اصل نماز کا بہی اعادہ کری اور جو کچھ کہ لازم ہی وہ فقط اعادہ اصل نماز ہی اور اگر سجدۂ سہو اور اجزاء فراموش شدہ اور نماز احتیاط یہہ تینون امر جمع ہو جائین تو نماز احتیاط کو اجزاء فراموش شدہ پر مقدم کری اور سجدۂ سہو کی آخر مین بجالائے پس اگر اول نماز مین سہو اوبات کی ہو اور تشہد اول کو بہی فراموش کیا ہو اور درمیان تین اور چار رکعتونکی مثلاً شک واقع ہوا ہو تو پہلی نماز احتیاط پڑہی بعد اوسکی تشہد کی قضا کری بعد اوسکی سجدۂ سہو بجا لائے

فصل پانچوین مسائل متفرقہ مین کہ جو بطریق تتمہ زبدة الفتاوی مین مذکور
ہین مسئلہ حالت اختیار مین ترک کرنا سورہ کا نماز سنتی مین جائز ہی اور سیطرح
نماز سنتی بیٹھ کے پڑہنا بھی جائز ہی مسئلہ بعد فرض عجز و قصور درست کرنے مین تجوید کے
ہر چند درستی تجوید منحصر بسفر ہو کہ وہ فرید ون عسر و حرج ممکن ہو تو نماز صحیح ہی خصوصًا
اوسوقت مین کہ نماز جماعت سے بھی پڑہنا ممکن نہو لیکن مدار اخراج حروف کا مخارج مقررہ
سی نہین ہی بلکہ مدار اس امر پر ہی کہ اہل خبرہ کے نزدیک دو حرف متشابہ مین تمیز
حاصل ہو جائی خواہ یہ شخص خود اہل خبرہ اور اہل لسان کی طرف رجوع کری یا دو شاہد
عادل سے تصدیق کرلے مسئلہ اگر کسی پیشنماز کو دیکھی کہ اوسکی پیچھی بہت مومنین
نماز پڑہتے ہین اگر یہ امر سبب وثوق اور اطمینان عدالت ہو جای تو پیچھی اوسکی نماز
جائز ہی مسئلہ مضطر کو بعد نصف شب نماز عشا کا بقصد قربت پڑہنا بدون تعرض
ادا و قضا اولی ہی مسئلہ عورت کو نماز مین چھپانا باطن قدم اور پشت دست اور کف دست
کا لازم نہین ہی مسئلہ زیور نجس اگر عورت کے بدن مین ہو تو نماز صحیح ہی مسئلہ رومال
ریشم اور جو چیز ریشم کی کہ اوسی لباس نہ کہہ سکین نماز مین جائز ہی بلکہ پاس رکہنا لباس
حریر کا بھی نماز مین جائز ہی مسئلہ سنجاف حریر جس مقدار کو عرف مین سنجاف کہین
استعمال اوسکا نماز اور غیر نماز مین مردون کو جائز ہی مسئلہ ماموم کو قضای نماز
صبح کا پڑہنا امام کی نماز ظہر کے ساتھ اور قضای عصر کا پڑہنا امام کی نماز مغرب کی ساتھ
یا نماز مغرب کو امام کی عشا کی ساتھ یا برعکس صحیح ہی سوای اون نمازونکی کہ جنکی ہیئت
مین اختلاف ہو مثل نماز صبح کہ اسی نماز آیات کے ساتھ پڑہنا مشکل ہی مسئلہ معنی سلام
جملۂ السلام علیک مین واسطی میت کے رحمت خدا اور زندہ کے لئے سلامتی کی ہین
مسئلہ جو شخص کہ مشغول الذمہ ہوگئے دوسری واجب کی سبب سے مثل حج و زکوٰة و
نماز یومیہ وغیرہ تو نماز یومیہ حاضر کو وقت وسیع مین پڑہ سکتا ہی مسئلہ لباس شبہی کہ جو

کفار سے لیا جاے اور وہ لباس مجہول الحال ہو اور یہ معلوم ہو کہ یہ بال کس حیوان کے ہین تو لباس طاہ
سمجھا جاے گا مگر اوس لباس مین نماز جائز نہو گے بشرطیکہ شک عقلای ہو کہ حیوان
حلال گوشت سے ہی یا نہین لیکن بانات کے بارے مین قول اکثر لوگون کا اور اکثر عقلا
کا یہ ہی کہ بانات حیوان حلال گوشت کے بالون سے بنتی ہی لہذا بانات کا لباس مین کہ
نماز جائز ہی مسئلہ وہ جراب کہ جو پنڈلیونکو نہ چہپاے پہننا اوسکا نماز مین جائز ہی مسئلہ ادغام
بقاعدۂ یرملون لازم نہین ہی مسئلہ وقف بحرکت جائز ہی اور وصل بسکون بھی بنا بر اقوی
جائز ہی بشرطیکہ بعد اسکی ہمزۂ وصل نہو اور اگر ہمزۂ وصل ہو تو فی الجملہ فصل کرے مسئلہ
ادغام صغیر کہ ایک لفظ مین واقع ہو مثل جدّ وغیرہ تو اس ادغام کا بجالانا لازم ہی اور ادغام
کبیر کہ دو لفظو نمین ہوتا ہی مثل جارت تلک تو اس ادغام کا بجالانا سنت ہی مسئلہ
مد حروف مقطعات مثل الٓمٓ اور مد متصل کہ لفظ واحد مین واقع ہو مثل جآء تو اسکا
ظاہر کرنا واجب ہی اور مد منفصل کہ دو لفظو نمین ہوتا ہی مثل لا الٰہ الا اللہ تو اس مد کا ظاہر کرنا مستحب ہی
مسئلہ وقف مین بقدر ایک نفس کی سکوت کرنا ثابت نہین ہی سکوت فاصل کافی ہی
مسئلہ مد بقدر چار الف یا کم ثابت نہین ہی مد عرفی کفایت کرتا ہی مسئلہ عورت کا مرد کی
پہلو مین یا اوسکی آگے بدون دس ہاتھہ کی فاصلہ کے یا بدون حائل کی نماز پڑہنا جائز
ہی مسئلہ حکم جہر و اخفات فرائض یومیہ کیواسطے ہی اور نماز و نمین اختیار ہی چاہی جہر کرے
چاہی باخفات پڑہی مسئلہ سنگ غیر معدنی پر باوجود زمین کی ہونیکی سجدہ نماز
جائز ہی اور گچ پر بھی سجدہ کرنا کہ وہ گچ سوختہ نہو تو جائز ہی اور گچ سوختہ پر اور تسبیح اور
خشت پختہ پر بھی جائز ہونا سجدہ کا خالی قوت سے نہین ہی مسئلہ جس شخص کے ذمہ
نماز واجب قضا ہو تو وہ نماز مستحب پڑہ سکتا ہی مسئلہ اگر کاغذ کہانے اور پہننے کی
چیز سے ہی بنا ہو تو سجدہ اوسپر صحیح ہی بشرطیکہ ایسی چیز سے لکہا نہو کہ سجدہ اوسپر صحیح نہین
ہی والا پیشانی کا اوس مقام پر رکہنا لازم ہو گا کہ جو مانع سے خالی ہو مسئلہ اگر کوئی

شخص آٹھ فرسخ سی کم اور چار فرسخ سی زیادہ جاوی یا چار فرسخ ایک روز مین جاوی
اور دوسری دن قبل دس روز رہنی کے پھر آئی تو بنابر اقوی وسی نماز قصر پڑہنا چاہیے
مگر احوط یہی ہی کہ اتمام و قصر دونو بجالاوی مسئلہ جس مقام پر نماز قصر ہی وہان روزہ بھی ساقط
ہی اور جس جگہہ روزہ ساقط ہی وہان نماز بھی قصر ہی مگر بعض مواضع مستثنی ہین مسئلہ
توطن مین اسیقدر کافی ہی کہ یہ شخص کسی بلد مین رہنی کا قصد کری اور اوس بلد کو اپنی
رہنی کا مکان قرار دی اور ملک ہونی کے ضرورت اور چھہ مہینی رہنی کی شرط معلوم
نہین ہوتی مسئلہ دس روز اقل اقامہ ہی مسئلہ حد ترخص مین پوشیدہ ہونا دیوارہای
شہر کا یا نہ سنا جانا صدای اذان کا قصر نماز کے لئے کافی ہی مسئلہ جسوقت مسافر
کسی مقام مین دس روز رہنی کا قصد کری اور ایک نماز بھی تمام پڑہ لی تو جبتک اوس
مقام پر رہیگا حکم مقیم مین ہی روزہ بھی رکھیگا اور نماز بھی تمام پڑہیگا پس اگر بعد قصد اقامہ
کی اور ایک نماز تمام پڑہ لینی کے یہ شخص اپنی رہنی مین متردد ہوجای یا عزم سفر کرلے
تو اس صورت مین بھی جب تک وس بلد سی بقصد سفر باہر نہ نکلیگا اوسوقت تک نماز
تمام پڑہا کریگا اور روزہ رکہا کریگا مسئلہ اگر کوئی شخص رکوع بہول جاوی اور قبل سجدی
کی یاد آئی تو سیدہا کہڑا ہو اور رکوع بجالاوی مسئلہ اگر طمانینت اور ذکر رکوع فراموش
کری اور قبل سجدی کی یاد آئی تو ذکر طمانینت ساقط ہی بسبب اسکے کہ محل ان دونو کا نکل
گذر جائیگا اور عود انکی طرف باعث زیادتی رکن ہوجائیگا مسئلہ اگر قیام بعد رکوع
یا اوس قیام مین توقف کرنا کوئی شخص فراموش کری اور قبل سجدی کی اوسی یاد آئے
تو چاہیی کہ سیدہا کہڑا ہو اور درنگ کری اور اگر بعد سجدی کی یاد آئی تو اعتنا نکی جائیگی
مسئلہ اگر کوئی شخص ایک سجدیکو بہول جاوی اور قبل رکوع اوسی یاد آئی تو سجدہ
کرنا واجب ہی اور مراعات ترتیب کی بہی اقوال و افعال مین لازم ہی مسئلہ اگر کسی
شخص کو دونون سجدونمین یا ایک سجدیمین تشہد پڑہنی کی حال مین شک ہو تو

اوس شک کا اعتبار نہین ہی مسئلہ الحاق مقدمات کا بہی افعال کی ساتہہ مشکوک
مین قوی ہی مسئلہ اگر کسے شخص کو قیام متصل برکوع مین بعد ختم ہو نیکے اور قبل پہونچنے
حد رکوع مین شک ہو تو اوس شک کا بنابر اقوی اعتبار نہین ہی مسئلہ اگر کسی شخص
کو قبل سجدی کی قیام بعد رکوع مین شک ہو یا اوسمین درنگ کرنیکا شک ہو تو اوس
شک کا اعتبار نہین ہی بشرطیکہ ختم ہو چکا ہی مسئلہ درمیان دو سجدہ سہو کی بیٹہنا اور درنگ
کرنا مطابق فتوی ایک جماعت کے واجب ہی لیکن بقصد قربت بجالانا بہتر ہی مسئلہ
شک افعال نماز دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین مبطل نماز
نہین ہی مسئلہ نماز احتیاط مین بسم اللہ کو سورہ حمد کی جہر سے پڑہنا مستحب ہی بنابر
اقوی مسئلہ قضای سجدہ اور تشہد اور صلوات فراموش شدہ مین طہارت اور جمیع
شرائط نماز کی معتبر ہین مسئلہ اگر کوئی شخص سجدہ یا تشہد یا درود بہول جای اور
بعد محل کے اوسی یاد آئی پس اگر بعد سلام کی حدث صادر ہوا ہی تو احتیاط یہ ہی کہ قبل
طہارت اور بعد طہارت اوسکو بجالای اور اعادہ اصل نماز بہی کری فصل چہٹی
کیفیت نماز جمعہ اور عیدین مین یہ بحث مطابق نسخہ کی ہی کہ جو نسخہ مع حواشی کی
فتوای سرکار حضرت میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مطبوع ہوا ہی بیان نماز جمعہ
وجوب نماز جمعہ مین غیبت امام علیہ السلام مین درمیان علما کی خلاف ہی اور مذہب
اکثر علمای عصر کا یہ ہی کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی یعنی مکلف کو اختیار ہی چاہی نماز
جمعہ پڑہی چاہی نماز ظہر پڑہی مگر نماز جمعہ پڑہنا افضل ہی اور احوط یہ ہی کہ نماز جمعہ پڑہ کر
بقصد قربت فرادی نماز ظہر بہی پڑہ لے اور نماز جمعہ مین جماعت کا ہونا شرط لازم ہی
اور نماز جمعہ مین کم سی کم پانچ آدمیون کی جماعت ہونا ضرور ہی کہ ایک شخص اونمین
سی پیشنماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم ہون اور پیشنماز کیواسطے عادل ہونا
لازم ہی اور اول وقت نماز جمعہ وقت زوال آفتاب سی شروع ہوتا ہی اور اوسوقت تک

باقی رہتا ہی کہ سایہ شاخص شاخص کے برابر ہوجای اور نماز جمعہ ہی مثل نماز صبح دو رکعت ہی
اور بحبنہ مین خاص سورونکا ذکر نہین ہی مگر کتب دیگر مین مذکور ہی کہ پیشنماز کو چاہیے
کہ رکعت اول مین بعد سورہ حمد سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد
سورہ منافقین پڑہی اور سنت ہی کہ اس نماز مین بنا بر مشہور دو قنوت پڑہی ایک رکعت
اول مین قبل رکوع اور دوسرا رکعت دوم مین بعد رکوع اور واجب ہی کہ
قبل نماز جمعہ دو خطبہ پڑہی جائین اور احوط یہ ہی کہ وہ خطبہ حمد وثنای خدائیتعالی
اور صلوۃ پیغمبر خدا اور ائمہ ہدے علیہم السلام اور مضامین وعظ پر مشتمل ہو اور آخر
خطبہ مین ایک سورہ مختصر پڑہا جای اور اگر ایک شہر مین دو مقام پر نماز جمعہ پڑہی جاے
تو باہمدیگر فاصلہ ایک فرسخ کا یا زیادہ ایک فرسخ سی ہونا ضرور ہے اور اگر فاصلہ
کم ہوگا اور دونون نمازین برابر شروع ہون گی تو دونون نمازین باطل ہین اور جو
شخص پہلی پڑہیگا اوسکی نماز صحیح ہوگی اور نماز جمعہ آٹہہ آدمیون سے ساقط ہے
اول عورت سی دوم بندہ سی سیوم مسافر سے چہارم نابینا پنجم پیر عاجز سی ششم
بیمار عاجز سی ہفتم اوس شخص سی کہ جو راہ چلنی سی عاجز ہو اور اوسی نماز جمعہ مین آنا
باعث حرج ہو ہشتم اوس شخص سے کہ جسکا مکان مسجد جامع سی مسافۃ دو فرسخ سے
زیادہ ہو اور سوای نماز جمعہ کی بیس رکعت نماز نافلہ جمعہ پڑہنا ہی مستحب ہی جس وقت
چاہی بجا لای لیکن افضل یہ ہی کہ چہہ رکعت صبح کو اور چہہ رکعت آفتاب بلند ہونیکی وقت
اور چہہ رکعت وقت زوال اور دو رکعت نزدیک زوال پڑہی **بیان نماز**
عیدین یہ نماز حضور امام علیہ السلام مین واجب ہی اور غیبت امام مین سنت ہی
پس افضل یہ ہی کہ نماز عیدین جماعت کی ساتہہ بجا لائی اور تنہا ہی پڑہنا مستحب ہے
اور یہ نماز دو رکعت ہی رکعت اول مین بعد قرارت حمد و سورہ پانچ تکبیرین ہین
اور ہر تکبیر کے بعد ایک مرتبہ دعاء قنوت ہی اور رکعت دوم مین چار تکبیرین اور

چار قنوت ہین اور جو قنوت کہ نماز یومیہ مین پڑہتے ہین اوسکو بہی پڑہ سکتے ہین لیکن قنوت مخصوص نماز عیدین کیواسطے یہ ہی اور پڑہنا اسکا بہتر ہی اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِىْ فِىْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَهٗ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِىْ مِنْ كُلِّ سُوْۤءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ

بیان نماز آیات یعنی نماز کسوف وخسوف و زلزلہ وغیرہ مخفی نرہی کہ جب کسوف واقع ہو یعنی سورج کو گہن لگی یا خسوف ہو یعنی چاند کو گہن لگی خواہ وہ گہن تمام چاند سورج مین ہو خواہ بعض مین یا زلزلہ ہو جاہی باعث خوف ہو یا نہو نماز واجب ہی اور اسیطرح جب آندہی سیاہ یا سرخ ای یا رعد گرجی یا برق چمکی اس شدت سی کہ خلاف متعارف ہو تو بہی نماز واجب ہی بشرطیکہ یہ چیزین موجب خوف اکثر خلق ہون اور کیفیت اس نماز کی یہ ہی کہ ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدی ہین اور ہر مرتبہ دوسری رکوع کی قبل ایک قنوت پڑہنا سنت ہی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ پہلی نیت کری کہ دو رکعت نماز کسوف یا خسوف یا زلزلہ پڑہتا ہون واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکی تکبیر کہی اور حمد و سورہ پڑہ کے رکوع مین جاوی جب رکوع سی سر اوٹہاوی تو پہر تکبیر کہی بعد اوسکے حمد و سورہ کی قرارت کری اور قنوت پڑہی اور پہر رکوع مین جاوی اور پہر کہڑا ہو اسیطرح پانچ مرتبہ قرارت و رکوع بجالای غرض جب پانچوین رکوع سے سر اوٹہاوی تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہی بعد اوسکی دو سجدی بجالای اور دوسری

رکعت بہی بدستور رکعت اول پڑہی اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ اول مرتبہ سورہ حمد پڑہ کی
سورہ تمام نہ پڑہی بلکہ ایک آیت یا چند آیتین سورہ کی پڑہ کی رکوع بجا لاسے اس طرح ایک سورہ
پانچ رکوع پر تقسیم کری تا کہ ایک سورہ پانچ رکوع مین تمام ہوجای اور سورہ حمد اس صورت
مین دوبارہ پڑہنی کی ضرورت نہین ہی مثلاً پہلی رکعت مین الحمد پڑہ کی بسم اللہ
الرحمن الرحیم کہی اور رکوع مین جای پہر رکوع سی اوٹہ کی سیدہا کہڑا ہو اور قل ہو اللہ
احد پڑہی پہر رکوع بجالای پہر اوٹہ کی اللہ الصمد کہی پہر رکوع مین جای پہر اوٹہی اور
لم یلد ولم یولد کہی اور پہر رکوع بجالای پہر اوٹہی اور ولم یکن لہ کفوا احد کہی پہر رکوع بجالا کے
بعد اسکے سجدتین بجالای پہر اوٹہکر دوسری رکعت مثل رکعت اول بجالای اور اگر
تمام آفتاب یا تمام ماہتاب مین گہن لگا ہو اور نماز کو عمداً خواہ سہواً ترک کیا ہو خواہ
اوسوقت اطلاع گہن کی ہوی ہو یا بعد خبر ہوی ہو تو ان سب صورتونمین قضا اس
نماز کی واجب ہی اور اگر تمام قرص مین گہن نہ لگا ہو بلکہ بعض مین لگا ہو تو اس صورت
مین اگر گہن کی اطلاع نہوی تہی اور بسبب عدم اطلاع نماز نہ پڑہی تہی تو قضا واجب
نہین ہی اور اگر اوسوقت معلوم تہا کہ گہن لگا ہی تو قضا واجب ہی خواہ عمداً نماز نہ پڑہی
خواہ سہواً لیکن باقی آیات مثل زلزلہ وغیرہ پس اگر وقت پر علم تہا تو قضا چاہیی اور
احتیاط یہ ہی کہ اگر علم نہو تو بہی احتیاطاً قضا بجالای اور کسوف وخسوف کی کل
صورتون مین اگر نماز نہ پڑہی ہو تو قضا پڑہی مگر نماز زلزلہ ظاہراً تمام عمر ادا ہی اور
احتیاط یہ ہی کہ نماز زلزلہ اگر بعد وقت زلزلہ پڑہی تو قصد ادا و قضا کچہہ نکری اور
بعید نہین کہ نماز زلزلہ واجب فوری ہو پس امکان کی وقت سی تاخیر نکرنا چاہیی

فصل ساتوین نمازہای مستحب کی بیانمین اس فصل مین چند مطلب ہین

مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ مین یعنی جو نوافل ہر روز فرائض کی ساتہہ مقرر
ہوی ہین واضح ہو کہ ثواب ان نوافل کا عظیم ہی اور حدیثون مین تاکید شدید

وارد ہی خصوصاً نماز شب اور نافلہ مغرب کی باب مین اور احادیث اہلبیت علیہم
السلام مین منقول ہی کہ اگر فرائض مین کوئی سہو اور کوئی نقصان ہو تو خدا اوسکو
بسبب نوافل کی تمام کرتا ہی اور نوافل کا بی ضرورت و بی عذر ترک کرنا بجا ہی
جسطرحسی کہ فریضہ کا ترک کرنا کفر ہی اور اگر نافلہ فوت ہو جائی اوسکی بہی قضا چاہیے
جیسا کہ حدیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم مباہات کرتا ہی اوس شخص پر جو نماز شب
کی قضا دن کو بجالای اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ ای ملائکہ دیکھو میرا بندہ اوس
عبادت کو کہ جو مینی اوسپر فرض نہین کی تہی اوس کی قضا بجالاتا ہی گواہ رہو کہ مین نے
اوسکی گناہ بخشدی اور فضائل نماز شب کی مطلب سوم مین بیان ہونگی انشاء اللہ
مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ کی بیان مین نجات العباد وغیرہ مین
مذکور ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سی شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سایہ شاخص
دو قدم تک پہونچے یعنی شاخص کی سات حصون مین سی دو حصہ تک سایہ پہونچی
اس مدت مین نماز نافلہ و نماز ظہر دونو ہو جانا چاہیے اور اسیطرح نافلہ عصر مع
نماز عصر اوسوقت تک پڑہ سکتا ہی کہ سایہ شاخص چار قدم تک شاخص کے پہنچی
یعنی چار حصہ تک سات حصونسی پہنچی اور وقت نافلہ مغرب اوسوقت تک ہی کہ
جسوقت تک جانب مغرب سی حمرت زائل نہو اور وقت نافلہ عشا کا نصف شب
تک باقی رہتا ہی اور وقت نافلہ صبح طلوع صبح کاذب سی شروع ہوتا ہی یہانتک
کہ سرخی افق ظاہر ہو جنمین مقدار نماز صبح باقی رہجای اور ایک روایت مین وارد
ہوا ہی کہ نافلہ مثل ہدیہ کی ہی جسوقت بجالاؤ گا قبول ہو گا اور موید اس روایت
کی اور چند روایتین بہی ہین پس جسوقت شخص نوافل کے بجالانی مین اوقات
معین پر تقصیر کری تو چاہیی کہ بہ نیت قضا بجالای بنا بر مشہور نوافل یومیہ
چونتیس رکعتین ہین نافلہ صبح قبل فریضہ دو رکعت اور نافلہ ظہر قبل نماز ظہر آٹھہ رکعت

مگر مثل نماز صبح دو دو رکعتین پڑہنا چاہیی اور نافلہ عصر قبل نماز عصر آٹھہ رکعت ہیکہ ہے دو دو رکعتین کرکے مثل نماز صبح پڑہنا چاہیی اور نافلہ مغرب کی بعد نماز مغرب چار رکعتین ہین مثل نماز صبح دو دو رکعت کرکے پڑہی جاتی ہین اور نافلہ عشا کے بعد نماز عشا دو رکعتین ہین یہ نماز بیٹھہ کر پڑہی جاتی ہی کہ شمار مین ایک رکعت محسوب ہوتی ہے اور سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط ہوجاتی ہی اور نوافل مین بلا ضرورت بھی سورۂ فاتحہ پر اکتفا ممکن ہی مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب مین عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز شب چہرہ کو روشن کرتی ہی اور آدمی کو خوشبو کرتی ہی اور روزی کو زیادہ کرتی ہی اور باعث ادای قرض ہوتی ہی اور رنج و غم کو دور کرتی ہی اور چشم کو جلا دیتی ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو اشخاص اپنی گہر مین [illegible] پڑہتی ہین اور نماز مین تلاوت قرآن کرتے ہین وہ اہل آسمان کو روشنی بخشتی ہین جسطرح کہ ستارے اہل زمین کو روشنی بخشتے ہین اور کتاب مذکور مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی منقول ہی کہ جن اشخاص کو عورتون یا مردون مین سی خدا تعالی نماز شب پڑہنی کی توفیق دیتا ہی اور وہ مخصوص خدا کی لئی اوٹھتی ہین اور وضو کامل کرتی ہین اور خدا کی لئی بہ نیت صادق نماز شب پڑہتی ہین اور دل اونکا اوسکی سی سالم اور بدن اونکے خشوع کنندہ اور آنکہین اونکی گریان ہوتی ہین تو حق تعالی اونکی پیچھی نو صفین ملائکہ کی مقرر فرماتا ہی کہ تعداد اون ملائکہ کے کہ جو ہر صف مین ہوتی ہین سوا خدا کی اور کوئی نہین کرسکتا اور ایک سرا ہر صف کا مشرق مین ہوتا ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہوتا ہی پس جب بندہ نماز سی فارغ ہوتا ہی تو موافق اون ملائکہ کی اوسکی لئی درجات لکہی جاتی ہین اور بسند صحیح اوسی کتاب مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ بندہ راتکو اوٹہتا ہی اور نیند اوسپر غالب

ہوتی ہی اور وہ بسبب غلبہ نوم داہنی اور بائین طرف جہکتا ہی اور ذقن اوسکا سینہ سے
ملتا ہی یعنی اونگتا ہی تو حق تعالی حکم فرماتا ہی کہ درہای آسمان کہولدی جائین اور
ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہی کہ میری بندی کو دیکہو کہ یہ مجہ سے تقرب کی لیے اپنی اوپر کسقدر
زحمت گوارا کرتا ہی حالانکہ مینی اسپر نماز شب واجب نہین کی تہی اور مجہسی تین چیزون
مین سی ایک چیز کا مترصد ہی کہ یا مین گناہ اسکے بخشدون یا اسکی توبہ قبول کرون یا
روزی اسکی زیادہ کردون ای ملائکہ مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نی تینون باتین
اسکو عطا کین تہذیب الاحکام مین لکہا ہی کہ بعض اصحاب نی ابی عبد اللہ علیہ السلام
سی روایت کی ہی حضرت نی ارشاد فرمایا نماز شب بہ تحقیق کہ وہ تمہاری نبی کی
سنت ہی اور اون صالحون کی اداب مین سی ہی کہ جو تمسی پہلی تہی اور باعث دور
ہونی تمہاری آزارونکا تمہاری بدنون سی ہی اور پہر کتاب مذکور مین ابو بصیر سے
روایت کی ہی کہ ابو عبد اللہ ص نی ارشاد کیا کہ مجہسے میرتی پدر بزرگوار نے اور اون سے
اونکی پدر نی اور اونسی علی بن ابیطالب علیہ السلام نی فرمایا کہ کہڑا ہونا رات کو نماز
کی لیے بدنکا چاق کرنے والا ہی اور باعث رضای پروردگار ہی اور پیروی کرنا
پیغمبرونکی اخلاق کی ہی اور متعرض ہونا ساتہ رحمت حق تعالے کے ہی **مطلب**
چوتہا ترکیب اور کیفیت اجمالی نماز شب مین واضح ہو کہ وقت نماز
شب بعد نصف شب کے آتا ہی اور طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہی اور نماز شب کے
آٹہ رکعتین ہین اور وہ آٹہ رکعتین دو دو رکعت کرکے مثل نماز صبح پڑہی جاتی
ہین پس یہ آٹہ رکعتین جس سورہ سی کہ چاہی پڑہی اور بعد آٹہ رکعت بجالانی
کی دو رکعت نماز شفع جس سورہ سی چاہی بجالای اور نماز شفع مین قنوت نہین ہے
اور بعد اوسکی ایک رکعت وتر پڑہی کہ اس نماز وتر کو بعد نماز شفع پڑہنا چاہیے
اور اس ایک رکعت مین قنوت پڑہنا چاہی پس مجموع گیارہ رکعتین ہوئین آٹہ

نمازشب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی وکبھی مجموع ان گیارہ رکعتون کو نمازشب کہتی ہین اور نماز وتر کے قنوت مین دعای مغفرت مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ چالیس مومن کے نام بنام دعای مغفرت کرے اور مناسب یہ ہی کہ دو دو رکعت کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سے طلب کرے کہ دعا اوسوقت کی مقرون باجابت ہی اور با ادعیہ ومسنونات اس نماز کا بجالانا بہتر ہی اور ثواب وسمین بیشتر ہی جیسا کہ مطلب آیندہ مین بہ تفصیل مذکور ہی مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب طول دینی پر نہو تو مختصر پڑہی اور نمازشب ترک نہ کرے

مطلب پانچوان مقدمات اور کیفیت تفصیلی نمازشب مین

مخفی نہی کہ بعد فراغ ضروریات وضو کری اور دعائین اور آداب وضو کے مشہور ہین پس جبکہ وضو سے فارغ ہو تو اپنی کپڑون مین اور بدن مین عطر ملے اسواسطی کہ اکثر حدیثون مین ثواب اور مدح عطر لگانی کی بکثرت مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز اوس شخص کے کہ جو عطر لگا کی بجا لائے بہتر ہی ستر رکعتون سی کہ جو بی عطر کے پڑہی ہون پس مستحب ہی کہ رو بقبلہ بیٹھے اور اس دعا کو پڑہی کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام رات کو اس دعا کو پڑہا کرتے تہی

اِلٰهِیْ غَارَتْ نُجُوْمُ سَمَائِكَ وَنَامَتْ عُیُوْنُ اَنَامِكَ وَهَدَأَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْكُ عَلَیْهَا اَبْوَابَهَا وَطَافَ عَلَیْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوْا عَمَّنْ یَسْأَلُهُمْ حَاجَةً اَوْ یَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰهِیْ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا یَشْغَلُكَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَبْوَابُ سَمَائِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُكَ غَیْرُ مُغْلَقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَیْرُ مَحْجُوْبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَاَلَكَ غَیْرُ مَحْظُوْرَاتٍ بَلْ هِیَ مَبْذُوْلَاتٌ اِلٰهِیْ اَنْتَ الْكَرِیْمُ الَّذِیْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ سَاَلَكَ وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ دُوْنَكَ وَلَا یَقْضِیْهَا

اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ تَرٰى مَوْقِفِىْ وَذُلَّ مَقَامِىْ بَيْنَ يَدَيْكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِىْ وَتَطَّلِعُ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِىْ وَمَا يَصْلُحُ بِهٖ اَمْرُ اٰخِرَتِىْ وَدُنْيَاىَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَاَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ وَالْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْكَ نَغَّصَنِىْ مَطْعَمِىْ وَمَشْرَبِىْ وَاَغَصَّنِىْ بِرِيْقِىْ وَاَقْلَقَنِىْ عَنْ وِسَادِىْ وَمَنَعَنِىْ رُقَادِىْ كَيْفَ يَنَامُ مَنْ يَخَافُ مَلَكَ الْمَوْتِ فِىْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَطَوَارِقِ النَّهَارِ بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ لَا يَنَامُ لَا بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَيَطْلُبُ رُوْحَهٗ بِالْبَيَاتِ اَوْ فِىْ اٰنَاۤءِ السَّاعَاتِ اور جب حضرت اس دعا سے فارغ ہوتی تھیں تو سجدہ کرتی تھیں اور اپنے رخسار ونکو خاک پر رکھکر فرماتی تھیں اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ حِيْنَ اَلْقَاكَ

واضح ہو کہ جب نماز شب کو شروع کرے تو پہلے اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِىِّ الرَّحْمَةِ وَاٰلِهٖ وَاُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَىْ حَوَاۤئِجِىْ فَاجْعَلْنِىْ بِهِمْ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِىْ بِهِمْ وَاهْدِنِىْ بِهِمْ وَلَا تُضِلَّنِىْ بِهِمْ وَارْزُقْنِىْ بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِىْ بِهِمْ وَاقْضِ لِىْ حَوَاۤئِجَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ بعد دعاء مذکورہ کے نماز شب کو شروع کرے اسطرح سے کہ پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْۤءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ ذُنُوْبِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعد اسکے دو تکبیریں کہے اور اس دعا کو پڑھے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِىُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَيْتِ بعد اسکے ایک تکبیر اور کہے اور نیت کرے کہ نماز شب بجا لاتا ہوں میں سنت قربۃً الی اللہ اور متصل نیت تکبیرۃ الاحرام کہے اور اس دعا کو پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ وَمِنْهَاجِ عَلِىٍّ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جب اس دعا کو پڑھ چکے تو سورہ حمد اور جو سورہ چاہے

الاحرام

پڑہے لیکن مستحب یہ ہی کہ پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد تیس مرتبہ سورہ توحید پڑہی اور
دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑہے اور
باقی چہہ رکعتون مین سورہ ہای بزرگ مثل سورہ انعام اور کہف اور سورہ یٰسین اور
حوامیم اور مثل ان سورون کے پڑہی اور اگر یہ سوری یاد نہون تو قرآن مین ہی دیکہہ کے
پڑہ سکتا ہی اور اگر ان سورونکا پڑہنا دشوار ہو تو مختصر سورہ پڑہی پس تکبیر کہکی رکوع وسجود
مثل نماز صبح کی بجالای اور سنت ہی کہ رکوع مین اس دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ لَكَ
سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَعِظَامِيْ
وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ بعد اس دعا کی
تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اور سجدہ مین اس دعا کو
پڑہی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ کہے
اور جسوقت کہ دونون سجدون سے فارغ ہو تو دوسری رکعت کی لیی اوٹہہ کہڑا ہو
اور سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑہی اور قنوت پڑہی اور دعای قنوت مشہور
ہی اور اگر اس دعا کو قنوت مین پڑہے تو افضل ہی کہ قنوت مین طول دینا بہتر ہی
بجہت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نسے منقول ہی کہ جس شخص کا تم مین سے دنیا مین قنوت زیادہ اور طولانی ہے
قیامت کی دن اوسکو راحت زیادہ ہی اور ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ مین حضرات
ائمہ علیہم السلام سے بکثرت منقول ہین اور یہ قنوت کہ اون قنوتون سی مختصر ہے اور
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی اگر اسکو بجالائی تو بہتر ہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَلِمَا فِیْنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ بعد اسکی قنوت میں یہ دعا پڑہی اِلٰہِیْ کَیْفَ اَدْعُوْکَ وَقَدْ عَصَیْتُکَ وَکَیْفَ لَا اَدْعُوْکَ
وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّکَ فِیْ قَلْبِیْ وَاِنْ کُنْتُ عَاصِیًا مَدَدْتُ اِلَیْکَ یَدًا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّۃً وَ
عَیْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَۃً مَوْلَایَ اَنْتَ عَظِیْمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِیْرُ الْاُسَرَاءِ اَنَا الْاَسِیْرُ
بِذَنْبِیْ الْمُرْتَھَنُ بِجُرْمِیْ اِلٰہِیْ لَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِذَنْبِیْ لَاُطَالِبَنَّکَ بِکَرَمِکَ وَلَئِنْ طَالَبْتَنِیْ
بِجَرِیْرَتِیْ لَاُطَالِبَنَّکَ بِعَفْوِکَ وَلَئِنْ اَمَرْتَ بِیْ اِلَی النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَھْلَھَا اِنِّیْ کُنْتُ اَقُوْلُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الطَّاعَۃَ تَسُرُّکَ وَالْمَعْصِیَۃَ لَا تَضُرُّکَ فَھَبْ لِیْ
مَا یَسُرُّکَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس جسوقت کہ قنوت سے فارغ ہو تو رکوع
اور سجود کو بطریق مذکور بجالاوے اور تشہد مشہور پڑہے اور مستحب ہے کہ تشہد نشست تورک پڑہے
چونکہ تشہد طولانی پڑہنا بہتر ہے اور سنت ہے اگر اس تشہد کو پڑہے تو مناسب ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ
وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ کُلُّھَا لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ وَاَشْھَدُ اَنَّ
رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ
فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ پس سلام اسطرح سے کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ جب سلام پھیر چکے تو دو رکعت نماز تمام ہو گئی پس سنت ہے کہ بعد فراغ ہر
دو رکعت کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑہے اور اگر اس دعا کو بھی
بعد ہر دو رکعت کے پڑہے تو سنت ہے اور بہتر ہے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
وَلَمْ یُسْئَلْ مِثْلُکَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَۃِ السَّائِلِیْنَ وَمُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ
اَدْعُوْکَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلُکَ وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ وَلَمْ یُرْغَبْ اِلٰی مِثْلِکَ وَاَنْتَ
مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِھَا

وَ اَعْظَمِهَا یَا اَللهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی وَ اَمْثَالِكَ الْعُلْیَا وَ نِعَمِكَ
الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَ بِاَكْرَمِ اَسْمَآئِكَ عَلَیْكَ وَ اَحَبِّهَا اِلَیْكَ وَ اَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِیْلَةً وَ اَشْرَفِهَا
عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَ اَجْزَلِهَا لَدَیْكَ ثَوَابًا وَ اَسْرَعِهَا فِی الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ
الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّهٗ وَ تَهْوَاهُ وَ تَرْضٰی بِهٖ عَمَّنْ دَعَاكَ وَ اسْتَجَبْتَ لَهٗ
دُعَآءَهٗ وَ حَقٌّ عَلَیْكَ اَنْ لَا تَرُدَّ سَآئِلَكَ وَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ الْفُرْقَانِ
الْعَظِیْمِ وَ بِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتُكَ وَ اَنْبِیَآئُكَ وَ رُسُلُكَ وَ اَهْلُ طَاعَتِكَ
مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِیِّكَ وَ ابْنِ وَلِیِّكَ وَ تُعَجِّلَ خِزْیَ
اَعْدَآئِهٖ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَ كَذَا اور بجای کذا وکذا اپنی حاجت کو ذکر کری بعد دعا مانگنی
کی دو سجدہ شکر بجالای اور اگر ایک سجدیمین اندونو سجدونسے اس دعا کو پڑہی تو بہتر ہی اسواسطے
کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کیطرف منسوب ہی اور مشتمل مضامین عالیہ و تضرع و زاری
پر ہی وہ دعا یہ ہی اِلٰهِیْ وَ عِزَّتِكَ وَ جَلَالِكَ وَ عَظَمَتِكَ لَوْ اَنِّیْ مُنْذُ بَدَعْتَ فِطْرَتِیْ
مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ عَبَدْتُكَ دَوَامَ خُلُوْدِ رُبُوْبِیَّتِكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِیْ كُلِّ طَرْفَةِ عَیْنٍ سَرْمَدَ الْاَبَدِ
بِحَمْدِ الْخَلَآئِقِ وَ شُكْرِهِمْ اَجْمَعِیْنَ لَكُنْتُ مُقَصِّرًا فِیْ بُلُوْغِ اَدَآءِ شُكْرِ خَفِیِّ نِعْمَةٍ مِنْ
نِعَمِكَ عَلَیَّ وَ لَوْ اَنِّیْ كَرَبْتُ مَعَادِنَ حَدِیْدِ الدُّنْیَا بِاَنْیَابِیْ وَ حَرَثْتُ اَرْضَهَا بِاَشْفَارِ
عَیْنَیَّ وَ بَكَیْتُ مِنْ خَشْیَتِكَ مِثْلَ بُحُوْرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرَضِیْنَ دَمًا وَ صَدِیْدًا
لَكَانَ ذٰلِكَ قَلِیْلًا مِنْ كَثِیْرٍ مَا یَجِبُ مِنْ حَقِّكَ عَلَیَّ وَ لَوْ اَنَّكَ اِلٰهِیْ عَذَّبْتَنِیْ
بَعْدَ ذٰلِكَ بِعَذَابِ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِیْنَ وَ عَظَّمْتَ لِلنَّارِ خَلْقِیْ وَ جِسْمِیْ وَ مَلَاْتَ
طَبَقَاتِ جَهَنَّمَ مِنِّیْ حَتّٰی لَا یَكُوْنَ فِی النَّارِ مُعَذَّبٌ غَیْرِیْ وَ لَا یَكُوْنَ لِجَهَنَّمَ
حَطَبٌ سِوَایَ لَكَانَ ذٰلِكَ بِعَدْلِكَ عَلَیَّ قَلِیْلًا مِنْ كَثِیْرٍ مَا اسْتَوْجَبْتُهٗ مِنْ
عُقُوْبَتِكَ پس اسیطرح سے دو دو رکعت کرکے آٹھون رکعتون کو بہ آداب و شرائط
مذکورہ بجالای یہانتک کہ آٹھون رکعتونسے فارغ ہو جب آٹھون رکعتین پڑہ چکی تو اوسکی بعد

اس دعا کو پڑہے یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِی وَثَبِّتْنِی
عَلٰی دِیْنِکَ وَدِیْنِ نَبِیِّکَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ
رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد آٹھون رکعت کی
اس دعا کو پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَۃِ مَنْ عَاذَبِکَ وَلَجَاَ اِلٰی حِرْزِکَ
وَاسْتَظَلَّ بِغَیْبَتِکَ وَاعْتَصَمَ بِحَبْلِکَ وَلَمْ یَثِقْ اِلَّا بِکَ یَا جَزِیْلَ الْعَطَایَا یَا مُطْلِقَ
الْاُسَارٰی یَا مَنْ سَمّٰی نَفْسَہٗ مِنْ جُوْدِہٖ وَھَّابًا اَدْعُوْکَ رَاغِبًا وَّرَاھِبًا وَّخَوْفًا
وَّطَمَعًا وَّاِلْحَاحًا وَّاِلْحَافًا وَّتَضَرُّعًا وَّتَمَلُّقًا وَّقَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّرَاکِعًا وَّسَاجِدًا
وَّرَاکِبًا وَّمَاشِیًا وَّذَاھِبًا وَّجَائِیًا وَّفِیْ کُلِّ حَالَاتِیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور بجای کذا وکذا مطلب اپنا ذکر
کرے اور دعا مانگے کہ مقرون باجابت ہی یہ ترکیب ہی نماز شب کی بادعیہ وقنوت مختصرہ ہے
اور بہت سی دعائین اس نماز کی کتب ادعیہ مین جا بجا مذکور ہین اس رسالہ مین فقط ادعیہ
مختصرہ ذکر کی گئین تتمہ بیان کیفیت نماز شفع اور وتر مین جسوقت آٹھون رکعت
نماز شب کی فارغ ہو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کیطرف متوجہ ہو
اور بہتر ین اوقات شفع و وتر درمیان صبح صادق او کاذب ہے یعنے جسوقت کہ صبح کاذب
شروع ہوا و سوقت سے طلوع صبح صادق تک وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہی اور اگر
بعد آٹھ رکعت نماز شب کی بجالائی تو بہی کچھہ مضایقہ نہین ہی پس جب نماز شفع شروع کرے
تو چاہیے کہ دونو رکعتونمین بعد سورہ حمد کی سورہ توحید پڑہے اور اگر چاہے کہ بعد سورہ
حمد قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین قل اعوذ برب الناس پڑہے
اور قنوت نماز شفع مین نہین ہی پس جسوقت کہ نماز شفع سے فارغ ہو تو سنت ہی کہ یہ دعا
پڑہے اِلٰھِیْ تَعَرَّضَ لَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَکَ فِیْہِ
[illegible] فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ الطَّالِبُوْنَ وَلَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ

نفحات وجوائز وعطایا ومواهب تمن بها علی من تشاء من عبادک وتمنعها من لم تسبق له العنایة منک وها انا ذا عبدک الفقیر الیک المؤمل فضلک و معروفک فان کنت یا مولای تفضلت فی هذه اللیلة علی احد من خلقک وعدت علیه بعائدة من عطفک فصل علی محمد وآله الطیبین الطاهرین الخیرین الفاضلین وجد علی بطولک ومعروفک یا رب العلمین وصلی الله علی محمد خاتم النبیین وآله الطاهرین الذین اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا ان الله حمید مجید اللهم انی ادعوک کما امرت فاستجب لی کما وعدت انک لا تخلف المیعاد بعد اسکی ایک رکعتین نماز وتر کی مشغول ہوے پس سنت ہی کہ پہلے وہ تینوں دعائیں کہ جو قبل نماز مستحب ہیں بجا لاے تکبیرات ہفت گانہ کہ ایک انمیں سے تکبیرة الاحرام ہے اور بعد نیت اور تکبیرة الاحرام سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین مرتبہ قل هو الله احد اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑہے کہ یہ امر سنت ہی والا اختیار ہی جو سورہ چاہے پڑہے بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھوں کو قنوت کے لیے منہ کے برابر اوٹھاے اور غمگین ہوے اور بگریہ وزاری اس دعا کو پڑہے سیدی سیدی هذه یدای قد مددتهما الیک بالذنوب مملوة وعینای بالرجاء ممدودة وحق لمن دعاک بالندم تذللا ان تجیبه بالکرم تفضلا سیدی امن اهل الشقاء خلقتنی فاطیل بکائی ام من اهل السعادة خلقتنی فابشر رجائی سیدی الضرب المقامع خلقت اعضائی ام لشرب الحمیم خلقت امعائی سیدی لو ان عبدا استطاع الهرب من مولاه لکنت اول الهاربین منک لکنی اعلم انی لا افوتک سیدی لو ان عذابی مما یزید فی ملکک لسالتک الصبر علیه لکنی اعلم انه لا یزید فی ملکک طاعة المطیعین ولا تنقص منه معصیة العاصین سیدی ما انا

وَمَا خَطَرَ فِی هٰذِہِ بِفَضْلِکَ وَجَلِّلْنِی بِسِتْرِکَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِیخِی بِکَرَمِ
وَجْهِکَ اِلٰهِی وَسَیِّدِی اِرْحَمْنِی مَصْرُوعًا عَلَی الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِی اَیْدِی
اَحِبَّتِی وَارْحَمْنِی مَطْرُوحًا عَلَی الْمُغْتَسَلِ یُغَسِّلُنِی صَالِحُ جِیْرَتِی وَارْحَمْنِی
مَحْمُولًا قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جَنَازَتِی وَارْحَمْ فِی ذٰلِکَ
الْبَیْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِی وَغُرْبَتِی وَوَحْدَتِی بعد اس دعا کے ستر مرتبہ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیْهِ کہے اور سنت ہی کہ چالیس برادران مومن کے
لیے دعای مغفرت کرے اور اگر اسطرح کہے تو افضل ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ
وَفُلَانٍ نام ہر ایک کا ذکر کرے بعد اس قنوت کے رکوع اور سجود اور تشہد اور سلام
بطریق سابق بجا لاے جب نماز سے فارغ ہوے تو تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام
پڑہی اور اگر اس مناجات کو بعد تسبیح کے بجا لاے تو بہتر ہی اَنْتَ جَلِیلٌ یَا مَوْجُودًا
فِی کُلِّ مَکَانٍ لَعَلَّکَ تَسْمَعُ نِدَائِی فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِی وَقَلَّ حَیَائِی مَوْلَایَ
مَوْلَایَ اَیَّ الْاَهْوَالِ اَتَذَکَّرُ وَاَیُّهَا اَنْسٰی وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا الْمَوْتُ
لَکَفٰی کَیْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَعْظَمُ وَاَدْهٰی مَوْلَایَ مَوْلَایَ حَتّٰی مَتٰی
وَاِلٰی مَتٰی اَقُولُ لَکَ الْعُتْبٰی مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِی صِدْقًا
وَلَا وَفَاءً فَیَا غَوْثَاهُ ثُمَّ وَاغَوْثَاهُ بِکَ یَا اَللّٰهُ مِنْ هَوًی قَدْ غَلَبَنِی وَمِنْ عَدُوٍّ
قَدِ اسْتَکْلَبَ عَلَیَّ وَمِنْ دُنْیَا قَدْ تَزَیَّنَتْ لِی وَمِنْ نَفْسٍ اَمَّارَةٍ بِالسُّوْءِ
اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّی مَوْلَایَ مَوْلَایَ اِنْ کُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِی فَارْحَمْنِی وَاِنْ کُنْتَ
قَبِلْتَ مِثْلِی فَاقْبَلْنِی یَا قَابِلَ السَّحَرَةِ اقْبَلْنِی یَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ
مِنْهُ الْحُسْنٰی یَا مَنْ یُغَذِّیْنِی بِالنِّعَمِ صَبَاحًا وَمَسَاءً اِرْحَمْنِی یَوْمَ اٰتِیکَ
فَرْدًا شَاخِصًا اِلَیْکَ بَصَرِی مُقَلَّدًا عَمَلِی قَدْ تَبَرَّاَ جَمِیعُ الْخَلَائِقِ
مِنِّی نَعَمْ وَاَبِی وَاُمِّی وَمَنْ کَانَ لَهُ کَدِّی وَسَعْیِی فَاِنْ لَمْ تَرْحَمْنِی فَمَنْ

يَرْحَمُ وَمَنْ يُونِسُ فِي الْقَبْرِ وَحْشَتِي وَمَنْ يُنْطِقُ لِسَانِي
إِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِي وَسَأَلْتَنِي عَمَّا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَأَيْنَ الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ وَإِنْ قُلْتُ
لَمْ أَفْعَلْ قُلْتَ أَلَمْ أَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ
قَبْلَ سَرَابِيلِ الْقَطِرَانِ عَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ أَنْ
تُغَلَّ الْأَيْدِي إِلَى الْأَعْنَاقِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَخَيْرَ
الْغَافِرِينَ بعد اسکے سجدہ شکر مین جائے اور سجدہ مین کم سے کم تین مرتبہ
ورنہ سو مرتبہ شُكْرًا لِلّٰهِ کہے اور اگر اس دعا کو سجدہ مین پڑہے
توخوب ہی يَا خَيْرَ مَنْ رُفِعَتْ إِلَيْهِ أَعْنَاقُ الرَّاغِبِينَ وَ
يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ
فِي شَأْنِي كُلِّهِ پس جو چاہے خدا سے طلب کرے کہ دعا آخر شب کی
مقبول اور مقرون باجابت ہوتی ہے **فائدہ** واضح ہو کہ نماز ہائے
سنتی بلا عذر بیماری وغیرہ بیٹھکے پڑہنا جائز ہے پس نماز شب کہڑے
ہو کے اور بیٹھکے دونو طرح پڑہ سکتا ہے مگر بلا عذر کہڑے ہو کر پڑہنا بہتر ہے
اور اگر وقت تنگ ہو اور رات کم رہگئی ہو تو فقط سورہ حمد اور سورہ توحید
ہر رکعت مین پڑہنا کافی ہے بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہو تو ہر رکعت مین خالی
سورہ حمد پڑہ سکتا ہے اور رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکے نماز کو جلد
تمام کرنا بہتر ہے اور اگر صبح طالع ہو جاے تو نماز صبح کو مقدم کرے اور نافلہ شب
کی قضا بجالاے اور مخفی نرہی کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کیواسطے بعض
علمانی اجازت دی ہے کہ نماز شب قبل نصف شب پڑہ سکتا ہی اور بعض علمانے

قبل از وقت پڑھنی سے قضا پڑھنی کو فضل جانا ہی

مطلب چہٹا بیان نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین

جناب علامہ مجلسی اعلی مقامہ کتاب زاد المعاد مین تحریر فرماتی ہین کہ سید بن طاؤس رحمہ اللہ نی بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت سی بعض اصحاب نے کیفیت نماز جعفر طیار استفسار کی حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نماز رسو لخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیون غافل ہو شاید پیغمبر خدا نے نماز جعفر طیار نہ پڑہی ہو اور شاید جعفر طیار علیہ السلام نماز رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجالاتے ہون راوی نے عرض کی آپ مجھے نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تعلیم فرمایے حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت مین بعد سورہ حمد پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے بعد اوسکی رکوع مین جائے اور حالت رکوع مین پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے پس رکوع سے سر اوٹھای اور سیدہا کہڑا ہوکے پہر اوسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑہے بعد اسکی سجدی مین جای اور سجدۂ اول مین پندرہ مرتبہ اوسی سورہ کو پڑہی پس سجدی سے سر اوٹھای اور درست بیٹھکر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسرا سجدہ کرے اور دوسری سجدی مین بطریق سابق پندرہ مرتبہ سورہ مذکورہ پڑہ کے سر کو سجدی سے اوٹھای اور درست بیٹھے اور پہر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسری رکعت کیواسطے کہڑا ہو پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول بجالاوے اور جب دوسری رکعت کی سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہوکر درست بیٹھی تو پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے تشہد اور سلام بجالاے حضرت فرماتے ہین کہ جب تو نماز سی فارغ ہو گا تو درمیان تیرے اور خدا کے کوی گناہ باقی نرہے گا مگر یہ کہ بخشا جاویگا اور جو حاجت کہ طلب کرے گا وہ روا ہوگی اور بعد نماز کے اس دعا کو پڑہنا سنت ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ
اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ
وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَاَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ
فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ
الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

مطلب ساتوان بیان نماز جناب امیر علیہ السلام مین

زاد المعادین بسند ہای صحیح وحسن ومعتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی
روایت کی ہی کہ جو شخص چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے باین طرق بجا لائی کہ
ہر رکعت مین بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جس وقت نماز
سی فارغ ہوتا ہی تو درمیان اوس شخص کے اور حق تعالی کے کوئی گناہ باقی نہین
رہتا اور سید مرتضی علم الہدی اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز حضرت امیرالمومنین علیہ السلام بجا لائے تو اپنے گناہوں سے اسطرح پاک ہو جاتا ہے کہ جسطرح لڑکا روز ولادت اپنی ماں کے شکم سے پاک و پاکیزہ گناہوں سے متولد ہوتا ہے اور حوائج اوس شخص کے بر آتے ہیں ہر رکعت میں بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب چاروں رکعتوں سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑھے سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ أَحَداً فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ پس یہ دعا پڑھے يَا مَنْ عَفَا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ نَفْسِي نَفْسِي أَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ أَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ إِلٰهِي بِكَيْنُونَتِكَ يَا أَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لَهُ يَا مُنْتَهَى رَغْبَتَاهُ يَا مُجْرِيَ الدَّمِ فِي عُرُوقِ عَبْدِكَ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ أَيَا هُوَ أَيَا هُوَ أَيَا هُوَ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لِي وَلَا غِنَى بِي عَنْ نَفْسِي وَلَا أَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرّاً وَلَا نَفْعاً وَلَا أَجِدُ مَنْ أُصَانِعُهُ تَقَطَّعَتْ أَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّي وَاضْمَحَلَّ كُلُّ مَظْنُونٍ عَنِّي أَفْرَدَنِي الدَّهْرُ إِلَيْكَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الْمَقَامَ يَا إِلٰهِي بِعِلْمِكَ هٰذَا كَانَ كُلُّهُ فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ بِي

وَلَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ تَقُوْلُ لِدُعَائِیْ اَتَقُوْلُ نَعَمْ اَمْ تَقُوْلُ لَا فَاِنْ
قُلْتَ لَا فَیَا وَیْلِیْ یَا وَیْلِیْ یَا وَیْلِیْ یَا عَوْلِیْ یَا عَوْلِیْ یَا عَوْلِیْ
یَا شِقْوَتِیْ یَا شِقْوَتِیْ یَا شِقْوَتِیْ یَا ذُلِّیْ یَا ذُلِّیْ یَا ذُلِّیْ اِلٰی مَنْ
وَمِمَّنْ اَوْ عِنْدَ مَنْ اَوْ کَیْفَ اَوْ مَاذَا اَوْ اِلٰی اَیِّ شَیْءٍ اَلْجَاُ
وَمَنْ اَرْجُوْ وَمَنْ یَجُوْدُ عَلَیَّ بِفَضْلِهٖ حِیْنَ تَرْفُضُنِیْ یَا وَاسِعَ
الْمَغْفِرَةِ وَاِنْ قُلْتَ نَعَمْ کَمَا هُوَ الظَّنُّ بِکَ وَالرَّجَاۤءُ لَکَ فَطُوْبٰی
لِیْ اَنَا السَّعِیْدُ وَاَنَا الْمَسْعُوْدُ فَطُوْبٰی لِیْ وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ یَا مُتَرَحِّمُ
یَا مُتَرَئِّفُ یَا مُتَعَطِّفُ یَا مُتَجَبِّرُ یَا مُتَمَلِّکُ یَا مُقْسِطُ لَا عَمَلَ لِیْ
مَعَ نَجَاحِ حَاجَتِیْ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ فِیْ مَکْنُوْنِ غَیْبِکَ
وَاسْتَقَرَّ عِنْدَکَ فَلَا یَخْرُجُ مِنْکَ اِلٰی شَیْءٍ سِوَاکَ اَللّٰهُمَّ بِهٖ وَبِکَ وَبِکَ
اَجَلُّ وَاَشْرَفُ اَسْمَاۤئِکَ لَا شَیْءَ لِیْ غَیْرُ هٰذَا وَلَا اَحَدٌ اَعْوَدُ عَلَیَّ
مِنْکَ یَا کَیْنُوْنُ یَا مُکَوِّنُ یَا مَنْ عَرَّفَنِیْ نَفْسَهٗ یَا مَنْ اَمَرَنِیْ بِطَاعَتِهٖ
یَا مَنْ نَهَانِیْ عَنْ مَعْصِیَتِهٖ وَیَا مَدْعُوُّ وَیَا مَسْئُوْلُ یَا مَطْلُوْبًا اِلَیْهِ رَفَضْتُ
وَصِیَّتَکَ الَّتِیْ اَوْصَیْتَنِیْ بِهَا وَلَمْ اُطِعْکَ وَلَوْ اَطَعْتُکَ فِیْمَا اَمَرْتَنِیْ
لَکَفَیْتَنِیْ مَا قُمْتُ اِلَیْکَ فِیْهِ وَاَنَا مَعَ مَعْصِیَتِیْ لَکَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ
بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَا رَجَوْتُ یَا مُتَرَحِّمُ لِیْ اَعِذْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ
وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَمِنْ کُلِّ جِهَاتِ الْاِحَاطَةِ بِیْ اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ
سَیِّدِیْ وَبِعَلِیٍّ وَلِیِّیْ وَبِالْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
اجْعَلْ عَلَیْنَا الْوَافِیَةَ صَلَوَاتِکَ وَرَاْفَتَکَ وَرَحْمَتَکَ
وَاَوْسِعْ عَلَیْنَا مِنْ رِزْقِکَ وَاقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَجَمِیْعَ
حَوَائِجِنَا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

مطلب آٹھوان بیان نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام مین زاد المعاد مین سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مادر گرامی میری حضرت فاطمہ علیہا السلام دو رکعت نماز پڑہتی تہین اور یہ نماز اونہین جبرئیل نے تعلیم کی تہی پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد سو مرتبہ سورۂ قدر دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑہتی تہین اور جب سلام کہتی تہین تو یہ دعا پڑہتی تہین سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرٰى اَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ يَرٰى وَقْعَ الطَّيْرِ فِی الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَيْرُهُ

جناب سید تحریر فرماتی ہین کہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ بعد اس نماز کی تسبیح مشہور حضرت فاطمہ علیہا السلام کہ بعد ہر نماز کے پڑہی جاتی ہی پڑہی اور بعد اسکے سو مرتبہ محمد و آل محمد پر صلوات بہیجی اور شیخ رحمہ اللہ مصباح مین اس نماز کو روایت کرتے ہین اور فرماتی ہین کہ جب سلام کہی تو تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو پڑہی اور اس دعا کو بہی پڑہی یعنی وہ دعا کہ پہلی مذکور ہوی بعد اسکی فرماتی ہین کہ جو شخص اس نماز کو پڑہی اور دعای مذکور سی فارغ ہو تو اپنی گٹہنون کو اور اپنی ہاتون کو کہنیون تک برہنہ کری اور سجدہ مین جای اور ساتون عضو سجدہ خاک پر پہونچائی کہ کپڑا درمیان مین حائل نہو اور دعا کری اور حاجت اپنی خدا سی طلب کری اور یہ دعا پڑہی يَا مَنْ لَيْسَ غَيْرُهُ رَبٌّ يُدْعٰى يَا مَنْ لَيْسَ فَوْقَهُ اِلٰهٌ يُخْشٰى يَا مَنْ لَيْسَ دُونَهُ مَلِكٌ يُتَّقٰى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ وَزِيرٌ يُؤْتٰى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجِبٌ يُرْشٰى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ بَوَّابٌ يُغْشٰى يَا مَنْ لَا يَزْدَادُ عَلٰى كَثْرَةِ السُّؤَالِ اِلَّا كَرَمًا وَجُودًا وَعَلٰى كَثْرَةِ

الذنوب الا عفواً وصفحاً صل علی محمد وآل محمد وافعل بی کذا ابس پی افعل بی گذ اکی مقام پر اپنی حاجتونکو بیان کرے

مطلب نوان بیان نماز حضرت جعفر طیار مین زاد المعاد مین مذکور ہی کہ نماز حضرت جعفر طیار از انجملہ متواترات ہی اور علمای شیعہ او رسنی اس نماز کو بسندہای بسیار روایت کرتی ہین اور مخالفین مذہب بھی اس نماز کو سنت جانتی ہین مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت باطنی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی کہتی ہین اس نماز کو عباس عم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف منسوب کرتی ہین بعد سوای نوافل شبانہ روز اور کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب اس نماز کو نہین پہونچتی اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدین ع سی منقول ہی کہ جسوقت جعفر طیار برادر حیدر کرار نے ہجرت حبشہ سی مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تہا کہ وہی روز جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فتح خیبر کی تہی پس جعفر طیار جسوقت آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقدر مسافت ایک تیر کے بسرعت تمام استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کی لئی بنفس نفیس لیگئی جب جعفر طیار کی نظر جمال عدیم المثال جناب رسالتمآب پر پڑی تو مشتاقانہ پیغمبر خدا کیطرف دوڑی پیغمبر خدا نی اونکو اپنی سینہ سی لگایا اور اپنی ہاتھ جعفر کی گردن مین ڈالکر تا یکساعت باتین کین بعد اوسکی جناب رسالتمآب ناقہ غضبا پر سوار ہوی او رجعفر کو حضرت نی اپنی پیچھی بٹھالیا جب وہ ناقہ چلا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ای جعفر ای برادر تم چاہتی ہو کہ مین تمہین بخشش عظیمہ و عطیہ گران بہا و بیش قیمت عطا کرون حضرت کی اس کلام سی لوگون نی گمان کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعفر کو مال کثیر کہ جو غنیمت خیبر سی حضرت کے ہاتھ لگا ہی عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی کہ مان اور باپ میری آپ پر فدا ہون عنایت فرمائی پس حضرت نی صلوٰۃ التسبیح جعفر کو تعلیم فرمایا اور دوسری روایت معتبر مین منقول ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اگر ہر روز تم اس نماز کو بجالاؤ تو تمام دنیا

اور ما فیہا سی تمہاری لئی بہتر ہوگا اور اگر ایک روز درمیان اس نماز کو بجالاؤ تو جو
گناہ تمنی درمیان دو نمازونکی کئی ہونگی وہ سب بخشی جائینگی اور اگر ہر جمعہ کو یا ہر مہینہ
مین ایک مرتبہ بجالاؤ یا سال مین ایک دفعہ پڑہو تو جو گناہ کہ دو نمازونکی درمیان مین
کئی ہونگے حق تعالی اپنی فضل سے اونہین بخشیگا اور دوسری روایت معتبرہ
مین منقول ہی کہ اگر بقدر کف دریاہا و بعدد ریگ بیابان گناہ ہونگی تو سب کو خداوند رحیم
بخشیگا اور اگر کوئی شخص جہاد سی بہاگ گیا ہو کہ یہ گناہ سب گناہونسی زیادہ اور
بدتر ہی تو اللہ اوسکو بہی بخشیگا اور دوسری روایت مین منقول ہی کہ اگر ہوسکی تو ہر روز
اس نماز کو بجالاوی اور اگر ہر روز نہوسکے تو ہفتہ مین ایکمرتبہ اور اگر یہ بہی نہوسکے تو ہر مہینہ مین
ایکمرتبہ اور اگر یہ بہی نہوسکی تو سال بہر مین ایکمرتبہ اور اگر یہ بہی نہوسکی تو اپنی تمام عمر مین ایک
مرتبہ اس نماز کو پڑہی تا خداوند کریم گناہان کبیرہ اور صغیرہ تازہ اور کہنہ کہ جو عمداً و خطاءً
واقع ہوئی ہین سبکو بخشیگا اور حضرت صادق سی منقول ہی کہ ترکیب اس نماز کی یہ ہے
کہ یہ نماز چار رکعت ہی بدو تشہد اور بدو سلام پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد سورہ اذا زلزلت
الارض پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد الحمد سورۂ والعادیات اور تیسری رکعت مین
بعد حمد سورہ اذا جاء نصر اللہ اور چوتہی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد پڑہی اور ہر رکعت
مین بعد از قرات سورہ پندرہ مرتبہ سُبحَانَ اللہِ وَ الحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ
اَکبَرُ کہی اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدۂ اول مین اور بعد سجدۂ اول کی
اور سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کی دس دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجالای یعنی
پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ اذا زلزلت الارض پڑہی بعد اوسکی پندرہ مرتبہ سُبحَانَ
اللہِ وَ الحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ کہی اور رکوع مین جائی
پس رکوع مین دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو پڑہی پس رکوع سی سر اوٹہاوی اور سیدہا
ہو کی پہر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ پڑہی پس سجدہ مین جاوی اور حالت سجدہ مین

دس مرتبہ کہی پس سر سجدہ سی اوٹہاوی اور درست بیٹھے اور پھر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہے پس دوسرا سجدہ کری اور دوسری سجدہ مین بھی اسیطرح کہی پس سجدۂ ثانیہ سے سر اوٹہا کر درست بیٹھے اور دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑہکی دوسری رکعت کیواسطے کہڑا ہو اور سورۂ حمد اور والعادیات پڑہی اور بعد والعادیات موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اول دس دس مرتبہ تسبیحات کہکی نماز کو تمام کری بعد اسکی پہر نیت کرکے دو رکعت اسی صورت سے بجالای مگر ان دو رکعتونکی پہلے رکعت مین بعد حمد سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسرے رکعت مین بعد حمد سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول بجالاکی نماز کو تمام کری پس چارون رکعتونکو بترتیب و ترکیب مذکورہ بدو تشہد و دو سلام دو دو رکعت کرکے بجالای کہ چارون رکعتونمین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اللہُ اَکْبَرُ ہوجای اور وہ دعائین کہ جو اس نماز مین مستحب ہین کلینی رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سی روایت کی ہی کہ سنت ہی کہ چوتھی رکعت کی دوسری سجدہ مین یعنی سجدۂ آخر مین جب تسبیحات اربعہ پڑہ چکی تو حالت سجدہ مین اس دعا کو پڑہی سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَ الْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَ تَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عِلْمُہٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَ النِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَ مُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَ اِسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَ کَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ الَّتِیْ تَمَّتْ صِدْقًا وَ عَدْلًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ پس حاجتونکو اپنی ذکر کرے مخفی نرہے کہ شیخ نے کتاب مصباح مین اس دعا کو بعد لفظ الامر

باین زیادتی نقل کیا ہے سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ اور شیخ ابوجعفر طوسی و سید مرتضے نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ مفضل کہتے ہین کہ ایک روز مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑھتے دیکھا پس بعد نماز حضرت نے اس دعا کو پڑھا یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر ایک نفس یعنے جسقدر کہ ایک سانس مین کہا جاوے یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ بقدر ایک نفس رَبِّ رَبِّ بقدر ایک نفس یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ بقدر ایک نفس یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ بقدر ایک نفس یَا رَحْمَانُ یَا رَحْمَانُ سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات مرتبہ بعد اسکے اس دعا کو اوس جناب نے پڑھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِیْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَیُّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی تو مجھ سے فرمایا کہ اے مفضل جسوقت کہ تجکو کوی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر طیار بجالا اور اس دعا کو پڑھ اور اپنے حوائج حق تعالی سے طلب کر کہ انشاء اللہ حوائج تیرے برآئینگے اور شیخ ابوجعفر طوسی اور سید مرتضی علم الہدی نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار روایت کی ہے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَرَدّٰى بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ

تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ
اِلَّا لَهٗ جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلَقَهٗ
بِقُدْرَتِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ
مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ
الَّتِيْ تَمَّتْ صِدْقًا وَّعَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدِنِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَنْ تَجْمَعَ لِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ بَعْدَ عُمُرٍ طَوِيْلٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ الْبَدِئُ الْبَدِيْعُ لَكَ
الْكَرَمُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْجُوْدُ وَلَكَ الْاَمْرُ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ
لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ يَا شَكُوْرُ اَنْتَ اَبَرُّ بِيْ مِنْ اَبِيْ وَاُمِّيْ
وَاَرْحَمُ بِيْ مِنْ نَّفْسِيْ وَمِنَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا جَوَادُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ
نَآئِلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ وَعَظِيْمِ عَفْوِكَ
وَرِضْوَانِكَ وَقَدِيْمِ غُفْرَانِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْفَعْهَا فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْ
نَآئِلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ وَرَجَاءَ مَا اَرْجُوْ مِنْكَ فَكَاكَ
رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَمَا جَمَعْتَ مِنْ اَنْوَاعِ

النَّعِيمِ وَمِنْ حُسْنِ الْحُورِ الْعِينِ وَاجْعَلْ جَائِزَتِي مِنْكَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانَ ذُنُوبِي وَذُنُوبِ وَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا وَجَمِيعِ إِخْوَانِي وَأَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَأَنْ تَسْتَجِيبَ دُعَائِي وَتَرْحَمَ صَرْخَتِي وَنِدَائِي وَلَا تَرُدَّنِي خَائِبًا خَاسِرًا وَاقْلِبْنِي مُنْجِحًا مُفْلِحًا مَرْحُومًا مُسْتَجَابًا دُعَائِي مَغْفُورًا لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ قَدْ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْكَ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا نَفَّاحًا بِالْخَيْرَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئُولَاتِ يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَارْحَمْ صَرْخَتِي وَتَضَرُّعِي وَنِدَائِي وَاقْضِ لِي حَوَائِجِي كُلَّهَا لِدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَدِينِي مَا ذَكَرْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَذْكُرْ وَاجْعَلْ لِي فِي ذٰلِكَ الْخِيَرَةَ وَلَا تَرُدَّنِي خَائِبًا خَاسِرًا وَاقْلِبْنِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي دُعَائِي مَغْفُورًا لِي مَرْحُومًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُحَمَّدُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا عَبْدُكُمَا وَمَوْلَاكُمَا غَيْرُ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ بَلْ خَاضِعٌ ذَلِيلٌ عَبْدٌ مُقِرٌّ مُتَمَسِّكٌ بِحَبْلِكُمَا مُعْتَصِمٌ مِنْ ذُنُوبِي بِوِلَايَتِكُمَا أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِكُمَا وَأَتَوَسَّلُ إِلَى اللّٰهِ بِكُمَا وَأُقَدِّمُكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي إِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ فَاشْفَعَا لِي فِي فَكَاكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانِ ذُنُوبِي وَإِجَابَةِ دُعَائِي اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَقَبَّلْ دُعَائِي وَاغْفِرْ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

باب چوتھا بیان روزہ مین

اور اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور کل مسائل زبدۃ الفتاوی
جناب شیخ زین العابدین مدظلہ العالی سی منقول ہین مقدمہ نجاۃ العباد وغیرہ مین
احادیث ائمہ علیہم السلام سی نقل کیا ہی کہ روزہ افضل عبادات ہی اور باعث قرب درگاہ رب العزۃ
ہی اور ثواب اسکا علم خدا مین مخزون ہی اس فقرہ سی شاید یہہ مراد ہو کہ ثواب روزہ کا تمام
عمل نہین جان سکتے اور صوم زکوۃ بدن ہی اور سپر آتش دوزخ ہی اور دفع بلا اور خواہشہای
نفسانی کو دور کرتا ہی اور بلغم اور فراموشی کو زائل کرتا ہی اور عقل اور ذکاء کو جلا دیتا ہی
اور باعث دخول جنت ہی اور سبب دوری شیطان ہی بلکہ روزہ دار سی بقدر بعد مشرق
و مغرب شیطان دور ہو جاتا ہی اور روزہ دار کا سونا عبادت ہی اور سانس لینا اور
خاموش رہنا ثواب تسبیح خدا رکھتا ہی اور روزہ دار کی واسطی فرشتی دعا و استغفار کرتی ہین
اور عمل روزہ دار مقبول ہوتا ہی اور دعا اسکی مقبول درگاہ خدا ہوتی ہی اور روزہ دار کی روح
باغ جنت کی سیر کرتی ہی اور جبتک روزہ دار روزہ افطار نہ کری تو کاتبان اعمال اسکی
عمل بد نہین لکھتے اور بوی دہن روزہ دار خدا کی نزدیک بوی مشک سے بہتر ہی اور ملائکہ روزہ دار
کی مشایعت کرتی ہین اور بشارت بہشت دیتی ہین جاننا چاہی کہ یہہ فضیلت مطلق صوم کی ہی
اور جو خاص روزے سنت مؤکدہ ہین مثل روزہای رجب و شعبان اور عیدہای مخصوصہ
انکی فضیلت اس سے زیادہ تر ہی کہ معرض بیان مین آسکے اور فضیلت صوم ماہ رمضان
کی بیحد و انتہا ہی چنانچہ زاد المعاد وغیرہ مین کسیقدر فضائل صوم مرقوم ہین مخفی نہ رہی کہ افطار صوم
ماہ رمضان گناہ کبیرہ ہی کتاب کافی وغیرہ مین منقول ہی کہ بنای اسلام پانچ چیز پر ہے نماز
و زکوۃ و حج و صوم و ولایت اہلبیت علیہم السلام پس ترک صوم بنای اسلام کا ترک کرنا ہی و
کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ جو شخص بلا عذر
ایکدن بھی ماہ رمضان کا روزہ ترک کری تو روح ایمان اس شخص سے نکلجاتی ہی اور احادیث

ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص ماہ رمضان مین تین روزے کہیناور حاکم شرع کے سامنے تین مرتبہ عقوبت ترک روزہ مین گرفتار ہو چکا ہو تو تیسری مرتبہ واجب القتل ہوگا **فصل پہلی اقسام روزہ مین** جاننا چاہیے کہ روزے کی چار قسمین ہین واجب اور حرام اور سنت اور مکروہ روزہ واجب کے کئی قسمین ہین روزہ رمضان مبارک روزہ کفارہ روزہ قضا روزہ بعوض قربانی حج روزہ عہد روزہ نذر روزہ قسم اور روزہ روز سوم اعتکاف اور وہ روزہ جو بسبب اجارہ لازم ہوتا ہی یا وہ روزہ کہ اپنے باپ کا اسکی بڑے بیٹی پر واجب ہو جاتا ہے **فصل دوسری چاند ثابت ہونے کے بیان مین** مخفی نہ رہے کہ ماہ رمضان کے یا اور مہینون کی پہلی تاریخ بسبب چند چیزون کی ثابت ہوتی ہی پہلے چاند دیکھنے سی بشرطیکہ دیکھنے والی کو رویت ہلال کا یقین حاصل ہو جاوے دوسرے بسبب شیاع تیسرے یہہ کہ دو عادل رویت کی گواہی دین چوتھی یہہ کہ مہینہ کی تیس دن تمام ہو جائین پانچوین بسبب حکم حاکم شرع بشرطیکہ اسکی خطا کا یقین نہوا اور اگر یوم الشک ہو یعنی رویت ہلال کا یقین حاصل نہوا ہو اور بہ نیت روزہ ماہ رمضان روزہ رکہی یا یہہ قصد کری کہ اگر آج غرہ ماہ رمضان ہے تو روزہ میرا روزہ ہائی ماہ رمضان المبارک مین شامل ہے اور اگر آج آخر ماہ شعبان ہے تو روزہ آخر شعبان مین محسوب ہو تو اس صورت مین روزہ باطل ہوگا اور اگر بقصد آخر شعبان بنیت سنت یا بقصد روزہ قضا واجب بہ نیت واجب روزہ رکہی اور بعد غروب معلوم ہو کہ آج ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تہی تو وہ روزہ روزہ رمضان مین محسوب ہوگا اور حقیقت روزہ یہہ ہی کہ مکلف اپنی نفس کو وقت مخصوص مین مخصوص چیزون سی باز رکہی انشاء اللہ تعالے تفصیل اسکی آگے بیان ہوگی اور ابتدا وقت روزہ طلوع صبح صادق سی ہی اور آخر وقت زوال حمرت مشرقی ہی اور وقت نیت روزہ غیر معین مین مثل قضا رمضان اور نذر مطلق اول شب سے قبل زوال آفتاب تک ہی اور روزہ ماہ رمضان اور نذر معین کے لیے نیت کا وقت حالت اختیار مین اول شب سے صبح صادق تک ہے اور اگر بھول گیا ہو یا مسافر حکم حاضر مین ہو جایا مریض صحیح ہو جاے

تو لازم ہی کہ قبل ظہر فوراً نیت کرلے اور ہو سکتا ہی کہ شب اول ماہ رمضان مین نیت کرلے کہ مین رضائے خدا کے لیئے تمام ماہ رمضان کو روزے رکھتا ہون لکن بہتر یہ ہی کہ روزہ ماہ رمضان مین ہر شب تجدید نیت کرلے اور اپنے دل مین سمجھے کہ مین کل روزۂ ماہ رمضان رکھونگا قربۃً الی اللہ

فصل تیسری بیان مین اُن چیزون کی جنسی روزہ لوٹ جاتا ہی اور وہ دس

چیزین ہین۔ بعض انمین بنا بر فتوی اور بعض بنا بر احوط موجب قضا اور کفارہ ہوتی ہین پہلے اور دوسرے کہانا اور پینا اُن چیزون کا جنکو از روی عادت کہاتے اور پیتے ہون مثل روٹی اور پانی کی یا عادۃً کہاتی اور نہ پیتے ہون مثل ریگ اور شیرہ درخت کے اور جو خلط کہ دماغ یا سینہ سے مثل بلغم منہ مین آتی ہی تو اُسکے نگلنے سے علی الاحوط پرہیز چاہی البتہ اگر بلغم فضاے دہن سے باہر نکل آئے اور کوئی پہر اُسے موہنہ مین لیجاکے بلع کرجاے تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا بلکہ اس صورت مین تینون کفارہ دینا احوط ہی تیسرے اپنے تئین عمداً اور اختیاراً جنب کرنا لکن اگر دن کو سوتے مین احتلام ہوجاے تو روزہ باطل نہین ہوتا چوتھی بنا بر احوط عمداً خدا اور رسول اور ائمہ ہدا اور انبیا اور جناب فاطمہ زہرا علیہم السلام کی طرف نسبت دیکے روایت دروغ یا مسئلہ دروغ بیان کرنا پانچوین بنا بر احوط کہ ارتماس ہے یعنی تمام سر کا پانی مین ڈبونا اور اگر بقصد غسل عمداً ارتماس کری تو روزہ اور غسل دونون باطل ہین بشرطیکہ اُسدن کی روزہ کا تمام اُس شخص پر واجب ہو چہٹے جنب کا پہلی مرتبہ سو رہنا باوجود اطلاع جنابت اس ارادے سے کہ تا صبح غسل کرونگا اور صبح تک بیدار نہونا پس یہ سونا حرام اور باعث قضا اور کفارہ ہوگا اور اگر بقصد غسل بعد اطلاع جنابت باحتمال بیداری سو رہی اور صبح تک بیدار نہو تو سونا جائز ہی اور روزہ صحیح ہی اور اگر سو رہی لیکن یہ قصد نکرتا کہ غسل کرونگا یا غسل نکرونگا یعنی بی قصد محض سو رہی اور صبح تک بیدار نہو تو سونا جائز اور روزہ صحیح ہوگا مگر اس صورت مین قضا روزہ بجا لانا بلکہ کفارہ دینا بہی احوط ہی یہ حکم خواب اول کے ہین اور دوسرے دفعہ سونا یعنی بعد اسکے کہ جنابت پر مطلع ہوکر سو رہے اور بیدار ہو بعد اسکے دوسرے مرتبہ سو جاے اور بیدار رہنا ممکن ہو اور ترک غسل کا عزم نہ رکہتا ہو تو اس صورتین

سونا جائز اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہی بلکہ دوبارہ سونا ہی خلاف احتیاط ہی اور تیسری دفعہ
نہ سونے مین احتیاط شدید چاہیے لیکن اگر باوجود احتمال بیداری سو جاے تو کلام بعض مشائخ سی مفہوم ہوتا ہی
کہ حرام نہیں ہے لیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ بنا بر احوط موجب کفارہ بھی ہی ساتوین طلوع
صبح تک جنابت پر باقی رہنا روزہ رمضان المبارک اور روزہ نذر معین کو باطل کرتا ہی اور
روزے قضاء رمضان بھی اس سے باطل ہوتا اگرچہ عمدًا نہو آٹھوین غبار کا حلق مین پہونچانا
نوین بنا بر احوط مائعات سی حقنہ لینا یعنی ان چیزون سے احتقان کرنا جو مثل پانی اور عرق کے
سائل و رواں ہیں دسوین قی کرنا عمدًا اور اختیارًا اور اگر بی اختیار قی آجاوی تو روزہ باطل
نہین ہوتا اور سہوًا بدون قصد ان مفطرات کی عمل مین آجانی سی روزہ صحیح رہتا ہی
لیکن اگر غسل جنابت یا غسل حیض یا نفاس ماہ رمضان مین بھول جای یہانتک کہ
روزی تمام ہوجائین تو قضاے روزہ بنا بر احوط بجا لائی اور چاہیے کہ جو نمازین بی غسل پڑھی
ہون انہیں از سر نو ادا کری اور جس حالت مین تیمم کا حکم ہو تو بقدر امکان بعد اختیار تیمم
صبح تک بیدار رہی اور اگر حالت بی اختیاری مین سو جای تو مضائقہ نہیں ہے اور
روزہ دارون کو میت کی تئین غسل دینا جائز ہی اور اگر غسل مس میت یا اسکے عوض مین
تیمم نکری یہانتک کہ صبح ہوجائی تو روزہ صحیح ہوگا یعنی حدث مس میت پر باقی رہنی سے
روزہ باطل نہین ہوتا اور غسل حیض و نفاس کو بھی بعد خون بند ہونی کی قبل صبح بجالاے
ورنہ قضا لازم اور کفارہ دینا احوط ہوگا اور اگر وقت تنگ ہو یعنی غسل جنابت یا حیض یا نفاس نہ
کر سکی تو اس حالت مین تیمم کری اور اگر باعتقاد وسعت وقت غسل کری اور اثنای غسل
مین صبح ہوجائی تو روزہ صحیح ہی اور مستحاضہ اگر ان غسلون کو جو نماز صبح اور نماز ظہر اور
عصر کے لیے اسپر واجب ہین ترک کری تو روزہ اسکا صحیح نہوگا اور قضا لازم ہوگی مگر وجوب
کفارہ ثابت نہین ہے اور جس شخص کے لیے غسل یا تیمم ممکن نہو تو اس سی تکلیف طہارت ساقط ہے
اور روزہ اسکا صحیح ہی اور روزہ ماہ رمضان کے کفارہ مین خواہ ایک بندہ آزاد کرے

خواہ ساٹھ روزی رکھو مگر اُن روزون مین اکتیس روزی پی در پی رکھنا لازم ہین یا ساٹھ
مسکینون کو پیٹ بھر کھانا کھلاوی اور اگر ماہ رمضان کا روزۂ قضا بعد ظہر افطار کری تو
دس مسکینون کو کھانا کھلاوی اور اگر اسپر قادر نہو تو پی در پی تین روزی رکھی **فصل چوتھی**
بیان مین اُن چیزون کے جو بدون کفارہ فقط باعث قضای صوم
ہوتی ہین (۱) قبل تفحص صبح باوجود امکان بلا ملاحظہ آسمان ماہ رمضان مین
کسی مفطر کا استعمال کرنا بشرطیکہ وقت استعمال مفطر صبح ہو چکی ہوا ور صبح ہونا ثابت ہو جاے
تو چاہیے کہ اُس روزی کی قضا کری (۲) دوسرے کسی شخص کے کہنے پر اعتماد کرکے باوجود قدرت ملاحظہ
کیفیت صبح مفطر صوم کا استعمال کرنا حالانکہ وقت استعمال مفطر صبح ہو چکی ہو (۳) تیسرے اگر کوئی
شخص کہے کہ صبح ہو اور یہ شخص اُسکے کہنے پر اعتماد نہ کری بلکہ اسی یہ گمان ہو کہ یہ شخص ہنسی سے
کہتا ہی حالانکہ وہ اپنی مقولہ مین صادق ہو اور شخص بلا تفحص حال مفطر صوم عمل مین لاوی (۴)
چوتھے شخص غیر کی کہنی سے افطار صوم کرنا پس اگر کوئی شخص کہی کہ مغرب کا وقت آگیا ہی اور
درحقیقت وقت نہ آیا ہو باوجودیکہ وہ مخبر عادل ہو اور اس شخص کو اُسکی بات پر عمل کرنا
شرعًا جائز بھی ہو پس اگر قبل مغرب افطار صوم کیا ہی تو قضا اُس روزی کی واجب ہوگی
اور اگر شخص غیر عادل کے کہنے سے روزہ کھولا ہی تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگی (۵) پانچویں
بسبب تاریکی افطار کرنا پس اگر بسبب تاریکی وقت کی داخل ہونی مین یقین حاصل ہو گیا
تو محض قضا کافی ہوگی اور اگر شک یا گمان ہو تو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر
بسبب ابر کی تاریکی ہوا ور اسوجہ سے روزہ کھول ڈالی تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہوگا (۶)
چھٹے یہ کہ اگر کوئی غرض صحیح ہو اور روزہ دار منہ مین کلی لی اور حلق مین بی اختیار پانی اتر جاے
تو قضاے صوم واجب ہوگی **فصل پانچوین احکام مسافر و مریض مین** واضح ہو
کہ صحیح ہونا روزۂ واجب کا مشروط ہی باین شرط کہ سفر شرعی مین روزہ نہ رکھا جاوی اور اگر
مسافر قبل ظہر وطن یا محل اقامت تک یعنی جہان دس دن کامل رہنے کا عزم ہو پہنچ

پس اگر حد رخص تک پہونچنے سے قبل افطار کر چکا ہو تو اُسدن کا روزہ اُس شخص پر واجب
نہیں ہے اور نہ وہ روزہ صحیح ہے اور اگر افطار نہ کیا ہو تو واجب ہے کہ روزے کی نیت کرے کہ وہ روزہ تمام کرے کہ
وہ روزہ صحیح ہوگا اور اگر قبل ظہر کے سفر کرے تو واجب ہے کہ بعد گذر جانے حد رخص کے خواہ شب سے روزہ کی
نیت کیے ہو یا نہ کی ہو بہر حال روزہ افطار کرے اور اگر بعد ظہر کے سفر کرے تو چاہیے کہ اُس روزے کو تمام کرے
کہ وہ روزہ صحیح ہے اور مسافر جبتک کہ وطن میں یا محل اقامت میں حد رخص تک نہ پہونچے افطار نہ کرے ورنہ قضا اور
کفارہ دونوں لازم ہو جائینگے اور صحیح ہونا روزہ کا شرط بصحت ہے پس روزہ اُس شخص کا کہ جانتا ہے
کہ سبب روزے کے لاحق اعتنا نہ پہونچیگا تو وہ روزہ صحیح ہوگا اگرچہ فی الحال بیمار نہو یا بسبب روزہ بیماری کی پیدا ہوگا
یا بیماری کے طول کھینچنے کا خوف ہو اور طبیب کہے کہ روزہ ضرر کریگا یا کہے کہ ضرر نہ کریگا تو چاہیے کہ شخص اپنے ظن پر
عمل کرے یعنی جبتک مظنہ ضرر و عدم ضرر خود اُس شخص کو حاصل نہو اُسوقت تک قول طبیب حجت نہیں ہے اور
صورت شک ضرر میں بھی روزہ نہ رکھنا چاہیے پس اگر باوجود مظنہ ضرر روزہ رکھ لیا ہے تو قضا کرنا چاہیے
اور اگر قبل ظہر کے مرض برطرف ہو جاوے اور یہ شخص پیش از ظہر افطار کر چکا ہو تو روزہ کی نیت کرنا
واجب نہیں ہے اور نہ وہ روزہ صحیح ہے اور اگر افطار نہ کیا ہو تو اُس شخص پر اُس روزے کا تمام کرنا
واجب ہے اور اگر اثنای روزہ میں عذر عارض ہو تو مریض کو چاہیے کہ روزہ افطار کر ڈالے خواہ وہ عذر
قبل ظہر عارض ہو خواہ بعد ظہر مگر باین شرط کہ روزہ کا تمام کرنا اِس مریض کے لیے مضر بھی ہو اور اگر ایک
ماہ رمضان سے دوسرے ماہ رمضان تک علی الاتصال کوئی شخص بیمار رہے اور بسبب مرض روزہ نہ رکھ سکے
تو قضا ان روزوں کے ساقط ہے اور ہر روزہ کی عوض میں ایک مد کفارہ دینا احوط ہے

تتمہ بیان مسائل متفرقہ میں

مسئلہ چاہیے کہ حائض اور نفسا کو جسوقت حیض اور
نفاس عارض ہو تو اُسوقت روزہ کھول ڈالے اگرچہ غروب آفتاب میں کم وقت باقی رہا ہو یا طلوع صبح کے بعد
ایک لمحہ کی بھی خون منقطع ہوا ہو تو بھی اُسدن روزہ نہ رکھے مسئلہ پیر مرد اور زن پیر اور وہ شخص کہ بسبب مرض
تشنگی پیاس کی تاب نہ لا سکے اگر یہ سب روزہ رکھنے سے بالمرہ عاجز ہوں تو روزہ نہ رکھیں اور اُنپر فدیہ بھی
لازم نہیں ہے اور اگر انکو روزہ رکھنے میں بہ محنت اور مشقت ہو تو بھی روزہ نہ رکھیں لیکن اگر اثنای ال[illegible]

روزہ قضا رکھہ سکیں تو اُنپر قضا واجب ہے والا ہر روزہ کی واسطے ایک مد فدیہ دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر
حاملہ کو وضع حمل کا زمانہ نزدیک ہو اور روزہ رکھنے مین ضرر کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال
عذر قضا بجالاوے مسئلہ دودہ پلانے والی عورت کا دودہ اگر کم ہو اور خوف اپنی یا بچے کی ضرر کا
ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے اور ہر روزہ کی واسطے اپنے مال سے ایک مد کفارہ مین دے
مسئلہ قضا روزۂ رمضان مین اگرچہ چند سال کے ہون قصد ترتیب واجب نہین ہے مگر سنت ہے مسئلہ روزہ
مستحب کا صحیح ہونا اُس شخص سے کہ جسکے ذمہ روزہ واجب ہے محل خلاف ہے بعض علما منع کرتے ہین اگرچہ صحیح ہونا
از قوت نہین ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ جسپر روزہ واجب ہے وہ روزہ مستحب نہ رکھے اور اگر روزہ واجب
رکھیگا تو امید یہ ہے کہ خداوند عالم روزہ سنتی سے زیادہ ثواب مرحمت فرمائیگا

باب پانچوان بیان زکوۃ مین

اِس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور مسائل اسکے نخبہ سے جسپر حواشی حجۃ الاسلام جناب
میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مرقوم ہین نقل کیے گئے ہین تا انکی فتوی سے مطابق ہون
مقدمہ بیان عقاب ترک زکوۃ مین حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى
عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ
لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین طلا و نقرہ کو اور حقوق
الٰہی نہین دیتے اور راہ خدا مین صرف نہین کرتے پس بشارت دو انکو عذاب دردناک سے اُس روز کے
کہ گرم کرین اُس طلا و نقرہ کو آتش جہنم مین اور داغ کرین اُس سے پیشانی کو اور پہلو کو اور
پشت انکی اور کہینگے اُنسے یہ وہی مال ہے کہ جمع کیا تھا تم لوگون نے اپنے واسطے چکھو عذاب اس مال کا کہ جسے
تمنے جمع کیا تھا زاد المعاد مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک قیراط زکوۃ
نہ دے کہ بیسوان حصہ دینار کا ہوتا ہے وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان اور وہ شخص مرتے وقت استغاثہ
کریگا کہ مجھکو دنیا مین پھر لیجاؤ تا مین زکوۃ کو دون اور حضرت سید المرسلین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم

آ ہمیں سے بطریق صحیح منقول ہے کہ جو شخص طلا و نقرہ رکھتا ہو اور زکوٰۃ اسکی نہ دیتا ہو حق تعالیٰ اسکو روز قیامت
اس میں پر محشور فرمائیگا کہ بعد زندہ ہوا اور پاؤن اسکے اُس زمین پر نہ ٹھہر سکینگے اور اُس شخص پر ایک
سانپ کو مسلط کریگا کہ زہر اسکا اور سانپوں سے زیادہ ہوگا اور وہ سانپ اُس شخص کے پیچھے دوڑیگا
اور وہ اسکی آواز سنکے بھاگیگا جب سانپ اُس تک پہنچیگا اور وہ جانیگا کہ اُس سے جان نہ بچیگی
تو اپنے ہاتھ کو اسکے منہ میں دیگا پس دندان اسکے اسطرح اُسمیں فرو ہونگے کہ جیسے شیر نر کسی چیز میں اپنی
دانتوں کو فرو کرے اور وہ سانپ اسکی گردن میں مثل ایک طوق کے ہو جائیگا **فصل پہلی اُن**
جنسوں کے بیان میں جسمیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہی وہ نو چیزیں ہیں پہلے طلا یعنی
سونا سکہ دار جبکہ بقدر بیس دینار شرعی ہو تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا چاہیئے اور دینار بموافق تحقیق
جناب غفران مآب خاتم سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ بظاہر تین پاؤ ماشہ اور تین رتی کا ہوتا ہی پس بیس دینار
وزنا ساڑھے پانچ تولہ اور ڈیڑھ ماشہ کے ہوتی ہیں اگر یہ مقدار سال بھر بجنسہ بجای رہے تو زکوٰۃ
دینا واجب ہے اور احتیاط یہ ہے کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ میں بھی زکوٰۃ دی پھر جب سونا سکہ دار بقدر
چار دینار کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوتا ہی زیادہ ہو تو اس زیادتی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ بھی
دینا ہوگا اسیطرح جب چار چار دینار بڑہتی جائیں تو زکوٰۃ دینا چاہیئے اور اگر زیادتی چار سے کم ہو
تو اسمیں زکوٰۃ نہیں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ جب ایک تولہ ایک ماشہ بڑہے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ
میں دی دوسرے نقرہ یعنی چاندی جب بقدر دو سو درہم شرعی کی ہو اور سال بھر رہے تو چالیسواں
حصہ یعنی پانچ درہم زکوٰۃ دے اور ایک درہم بقدر دو ماشہ اور کچھ کم تین رتی ہوتا ہے پس دو سو
درہم ظاہرا برابر اکتالیس روپیہ چہرہ دار انگریزی اور ایک ماشہ کی ہونگی زکوٰۃ میں اسکا چالیسواں
حصہ دے اور احتیاط یہ ہے کہ پوری اکتالیس میں بھی زکوٰۃ دے بعد اسکے دوسرا نصاب
چالیس درہم شرعی ہیں جب چالیس درہم اور ہوں علاوہ مقدار سابق کی تو اسی حساب
سے ہر چالیس درہم میں ایک درہم دیا کرے اور چالیس درہم بقدر آٹھ روپیہ چہرہ دار اور اڑہائی ماشہ
کے ہوتی ہیں یعنی جب آٹھ روپیہ چہرہ دار اور اڑہائی ماشہ اضافہ ہوں تو زکوٰۃ دے اور اگر اس سے

کم اضافہ ہون تو زکوۃ واجب نہین ہی سوم شتر اسکی بارہ نصابین ہین پانچ نصابین پانچ
پانچ کی ہین پس جب پانچ شتر ہووین تو عوض مین انکی ایک گوسفند سال بہر کامل کا یا ایک بز دو برس
کامل کا کہ تیسرے سال مین داخل ہوا ہو دینا چاہیی ایسے ہی لازم ہی کہ گوسفند یا بز جو دی تو وہ بیماری
اور کوئی عیب رکہتی ہو اور تازہ جنی ہو اور زکوۃ اسوقت واجب ہوتی ہی کہ حیوان چرتی ہوں ناخ
اور گہانس انکو نہ ملتا ہو اور انپر ایک سال گذر جاوے اور بوجہ اٹھانی والی نہون اور پانچ اونٹ سے
زیادہ مین زکوۃ نہین ہی جبتک دس نہوئین جب دس ہوئین تو دو گوسفند یا دو بز دیوے اور
جب پندرہ ہون تو تین گوسفند یا تین بز اور جب بیس ہون تو چار گوسفند یا چار بز اور
جبوقت پچیس ہون تو پانچ گوسفند یا پانچ بز بنابر مشہور کے چھٹی نصاب بنابر مشہور
چھبیس مین ہے جب چھبیس شتر ہون تو ایک شتر مادہ کہ وہ ایک برس تمام کر کی دوسرے
برس مین داخل ہوئی ہو اور اگر شتر مادہ نہ رکہتا ہو تو اوس حالت مین ایک شتر نر دو برس کا
کہ تیسرا سال اوسی شروع ہوا ہو دینا چاہیی ساتوین نصاب چھتیس مین ہے جب چھتیس
شتر ہون تو زکوۃ اوسکی ایک شتر مادہ ہی کہ تیسرے برس مین داخل ہوئی ہو اور آٹھوین
نصاب چھیالیس مین ہے زکوۃ اسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھی برس مین داخل ہوئی ہو اور نوین
نصاب اکسٹھ مین ہے جب اکسٹھ شتر ہون تو اوس حالت مین زکوۃ ایک شتر مادہ ہی کہ
پانچوین برس مین داخل ہوئی ہو دسوین نصاب چھہتر مین ہے جب چھہتر شتر ہون تو زکوۃ اسکی
دو شتر مادہ ہین کہ تیسرے برس مین داخل ہوئے ہوون گیارہوین نصاب بنابر مشہور اکانوے مین ہے
زکوۃ اسکی دو شتر مادہ ہین کہ چوتھی سال مین داخل ہوے ہوون بارہوین نصاب ایکسو
اکیس مین ہے ہر پچاس مین ایک شتر مادہ کہ چوتھی سال مین داخل ہوئے ہو یا چالیس مین
وہ شتر مادہ جو تیسرے برس مین داخل ہو ہووے چہارم گاو ہر گاہ عدد تیس پہونچے تیس سے کم مین زکوۃ
نہین ہوتی اور تیس مین ایک بچہ گاو جو دوسرے برس مین داخل ہوا ہو دینا چاہیی اور مادہ
دینا ظاہر احوط ہی اور جب چالیس ہون تو ایک مادہ گاو کہ پوری دو برس کی ہو اور تیسرے

برس مین داخل ہوئی دی تجیم گوسفند جب چالیس ہون تو زکوۃ انکی ایک گوسفند ہے
اور جب ایک سو اکیس ہوجاوین تو دو گوسفند اور جب دو سو ایک ہوجاوین تو تین گوسفند دینا واجب
ہوتی ہین اور جب تین سو ایک ہو تب بھی اس حال مین بنا بر قول احوط چار گوسفند دینا چاہیے اور جب
چار سو ہون یا اس سے زیادہ ہون تو اسوقت لازم ہے کہ سو سو مین ایک ایک زکوۃ مین دی اور جس عدد
مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اسکو اصطلاح فقہا مین نصاب کہتے ہین پس ان چیزون مین سے جو چیز کہ حد
نصاب سے کم ہو یا دو نصاب مین واقع ہو اور دوسرے نصاب تک نہ پہونچی تو اسمین زکوۃ واجب نہین ہے
ششم گندم ہفتم جو ہشتم خرما نہم مویز اسمین کئی شرطین ہین شرط اول یہ کہ آپ خود بوئے ہون جو اور گیہون
دانہ سخت ہوئے سے پہلے اور خرما زرد اور سرخ ہونے سے پہلے اور انگور دانہ بندی سے پہلے مالک کے ملک مین
داخل ہوئے ہون اور اگر بعد دانہ بندی یا زرد و سرخ ہونے کے ملک مین آوین تب بنا بر قول بعض علما زکوۃ واجب نہین ہے
اور احوط یہ ہے کہ اگر قبل اسکی مالک ہو کہ جب گندم پر اطلاق گندم ہو یا دانہ سخت نہوا ہو تو زکوۃ دے
اور اگر دو صفون مین سے کوئی وصف پایا نہ جاوے تو زکوۃ دینا ضرور نہین ہے اور جو وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے
دوم یہ کہ حد نصاب کو پہونچی اور نصاب ان چیزونکا تین سو صاع شرعی ہین اور صاع شرعی کا وزن
سیر قدیم لکھنوی کہ چھیانوے روپیہ کا ہی گیارہ ماشکی روپیہ ہے دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہی اور
تین سو صاع تخمیناً اٹھارہ من بیس سیر ہوا اور جو کچھ نصاب سے زیادہ ہو اگرچہ کمتر ہو زکوۃ اسکی واجب
ہی اور زکوۃ ان چیزون کے دس حصہ مین ایک حصہ ہے بشرطیکہ مینہہ کے پانی سے پیدا ہوئے ہون یا آب جاری
مثل چشمہ وغیرہ بلا مشقت حاصل ہوئے ہون اور اگر کنوین کے پانی سے خواہ کھینچکر ہاتہ سے یا اونٹ اور گاؤ
وغیرہ کی اعانت سے پانی نکال کر دین تو چاہیے کہ بیس حصہ مین ایک حصہ زکوۃ دیجاوے اور اگر باران وغیرہ
سے اور کنوین کے پانی دونون سے زراعت حاصل ہوئی ہو تو حکم اوپر اغلب کے کیا جائیگا فصل دوسری
زکوۃ فطرہ کی بیان مین زکوۃ فطرہ ہر مکلف پر واجب ہے بشرطیکہ وہ مکلف اپنی عیال واجب النفقہ کی
قوت یکسالہ پر قادر ہو پس چاہیے کہ اپنی ذات کا اور اپنے واجب النفقہ کی ذات کا فطرہ نکالے اور عیال کا فطرہ ادا کرنا
صورت مین واجب ہے کہ اگر اسکی عیال دوسرے شخص کے عیال نہوجاوین پس اگر [illegible] فطرہ اس شخص کے

عیال کا نفقہ دوسرے سے متعلق ہو جاوے گا تو اس شخص پر فطرہ واجب نہ ہیگا اور مہمان کا فطرہ بلکہ اُس شخص کا
جو روز آخر ماہ رمضان قبل شام کسی کے مکان پر اگرچہ ایک افطار ہو تو اُسکا بھی فطرہ دے اور جو شخص کہ اپنی اور
اپنی عیال کے قوت یکسالہ پر قادر نہو تو اُسکو فطرہ دینا مستحب ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی فطرہ نکالے اور اپنی عیال
میں کسی کو دے اور وہ دوسرے کو دے آخر میں کسی مستحق کو دیدے یہ اُس صورت میں ہے کہ سب عیال بالغ اور مکلف
ہوں اور فطرہ نکالنے کا وقت شب عید کی اول شام سے ہے اور صبح عید پیش از نماز عید کے نکال سکتا ہے
اور نماز کے بعد تک تاخیر کرنا نہ چاہیے اور احوط ہے کہ رات کو فطرہ نکالے اور عید کی نماز کے پہلے دے اور اگر فطرہ
نکال چکا ہو اور دوسرے روز تک بسبب مستحق نہ ملنے کی تاخیر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اور مقدار فطرہ کی
ایک صاع ہے اور صاع کا وزن بیان توضیح میں لکھا گیا ہے کہ بحساب سیر قدیم لکھنؤ تخمیناً اڑہائی سیر ہوتا ہے
مگر پونے تین سیر بحساب سیر قدیم دینا احوط ہے اور فطرہ میں اُس جنس کو دینا چاہیے کہ اکثر اوقات
اُس شخص کا قوت ہو مثل گندم وغیرہ اور قیمت دینا بھی کافی ہے اور اگر ظہر روز عید تک فطرہ نہ دیا ہو
تو احوط ہے کہ شام تک بقصد قربت کے دے اور قصد ادا و قضا نہ کرے اور اگر عید کا دن گذر جاوے تو بعد
اسکے بقصد قربت دے اور خاص فطرہ کا قصد کرے اور فطرہ دینے کے وقت یہ نیت کرے کہ میں زکوة فطرہ دیتا ہوں
واجب قربۃً الی اللہ فصل تیسری بیان میں مستحقان زکوة کی جاننا چاہیے کہ مستحق زکوة سات
فرقے ہیں اول و دوم فقرا و مساکین یعنی وہ شخص کہ اپنے اور اپنی عیال کا قوت یکسالہ نہ رکھتا ہو
اور کوئی صنعت بھی نہ جانتا ہو کہ وہ صنعت نفقہ کے لیے کافی ہو سوم وہ لوگ کہ امام علیہ السلام یا مجتہد
کی طرف سے تحصیل زکوة کے لیے یا جمع زکوة اور حساب لکھنے کے واسطے مقرر و معین ہوں پس اپنا حصہ مال زکوة سے بقدر کہ
امام مقرر کرے پا سکتے ہیں چہارم وہ کافر کہ جنکو اہل اسلام مدد کے واسطے اپنا شریک کریں
مگر اس زمان غیبت امام میں یہ مصرف زکوة محل کلام ہے پنجم وہ غلام کہ اپنی آقا کی خدمت میں مشقت
اور آزار کھینچتا ہو اسکو مال زکوة سے مول لینا اور راہ خدا میں آزاد کرنا ہو سکتا ہے اسی طرح وہ
غلام کہ جو اپنے آقا سے مکاتب ہے یعنے آقا نے اُس سے یہ کہا ہو کہ اگر تو مبلغ معین پہونچا دیگا تو آزاد ہو جائیگا
اور وہ غلام حاصل کرنے سے کل مبلغ مشروط یا بعض کے عاجز ہو اس

صورت مین تمام یا بعض مبلغ مال زکوۃ بھی لیکر اُسکے آقا کو دینا جائز ہی تا وہ غلام آزاد ہو جاوے ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہو اور وہ قرض امور معصیت مین نہ لیا ہو اگر ادا کرنی سے اسکے وہ لوگ عاجز ہون تو مال زکوۃ بھی سکتے ہین تا کہ اپنی قرض کو ادا کرین ہفتم خدا کی راہ مین صرف کرنا مثل خرچ جہاد اور حاجیون کو اور زائران ائمہ اطہار علیہم السلام کو دینا اور پل یا مسجد بنانا یا مدرسہ کا طلبہ علوم کیلیے بنا کرنا تا کہ وہ علم دینی کی تحصیل مین مشغول ہون ہشتم وہ شخص کہ مسافرت مین پریشان پڑا ہو اور اپنی گھر کی جانی کا خرچ نہ رکھتا ہو سی اسقدر دینا چاہیے کہ مکان پہنچ جاوے بشرطیکہ سفر اُسکا سفر معصیت نہو اور یہ شرط ہی کہ مستحقین زکوۃ سوائے قسم چہارم شیعہ اثنا عشری ہون اور اگر عادل بھی ہون تو احوط ہی مگر عادل ہونا لازم نہین ہے اور یہی شرط ہی کہ جس شخص کو زکوۃ دی جاوے وہ زکوۃ دینی والے کا واجب النفقہ نہو اور واجب النفقہ وہ لوگ ہین کہ جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہو مثل پدر و مادر و جد و جدہ اور فرزند اور فرزندون کے فرزند اور زوجہ اور بندہ اور غیر سید کے زکوۃ سید کو لینا جائز نہین ہے اور غیر سید پر مباح ہی اور احوط یہ ہی کہ شریف کو زکوۃ ندین شریف اُسکو کہتی ہین کہ باپ اُسکا غیر سید ہو اور ماں اُسکی سیدہ ہو

باب چھٹا مسائل خمس کے بیان مین

یہ باب بھی سالہ نخبہ سے جو مطابق فتاوی جناب میر زا مدظلہ ہی مطابق کیا گیا ہی اسمین دو فصلین ہین

فصل اول بیان مین اُن جنس کی ہی جسمین خمس دینا واجب ہے اور وہ سات ہین اول وہ مال کہ جو کفار حربی سے جہاد مین ہاتھ آئی خواہ جنگاہ مین دستیاب ہو خواہ جنگاہ سے باہر دستیاب ہو دوم معادن یعنی کان جس چیز کی ہو خواہ طلا و نقرہ و مس و سرب کی ہو خواہ یاقوت و زبرجد یا سرمہ و قیر و نفط و گندک کی ہو ان سب مین یہ شرط ہی کہ بعد وضع اخراجات ضروری مثل خرچ کھودنی و صاف کرنے کی جسقدر کہ باقی رہی اُسکا خمس دیوی سوم جو کچھ کہ دریا سے غوطہ لگا کی نکالا جاوے مثل موتی اور مونگی وغیرہ کی بشرطیکہ قیمت اُسکی ایک مثقال طلا ہو یا زیادہ چہارم جس صورت مال حلال مال حرام مین ملجاوے اور صاحب مال کو مقدار حرام معلوم نہو تو پانچوان حصہ اُسکا نکالنا چاہیے اور اگر مقدار

حرام کو حصہ مال جانتا ہی تو اُس مقدار حرام کو نکال کر اگر مالک کو جانتا ہی تو اُسی حوالہ کر دی اور اگر
مالک کو جانتا ہی مگر مقدار کو نہین جانتا تو لازم ہی کہ صاحب مال سی مصالحہ کری یا زیادہ دیکر
اُسی راضی کری اور اگر مقدار حرام کو جانتا ہی لیکن مالک کو نہین جانتا تو اس صورت مین سعی و تلاش
لازم ہی شاید کہ صاحب مال ملجای اور اگر بعد سعی اُسکے ملنی سی نا امید ہو تو اُسقدر مال کو اُسکے لیی تصدق
کر دی اس صورت کو اور صورت اول کو رد مظالم کہتی ہین پنجم وہ زمین کہ کافر ذمی مسلمان سے خرید کرے
ششم گنج یعنی وہ مال کہ زمین مین گڑا ہوا ملی اگر بلاد کفار مین دستیاب ہو خواہ اثر اسلام اُس
مال مین پایا جاے یا نہ پایا جا خمس اُسکا نکالنا واجب ہے اور اگر بقدر نصاب کو وہ ہو تو بعد اخراج خمس جسقدر
باقی رہی وہ اُسکا مال ہی کہ جسنی پایا ہی اور اگر بلاد اسلام مین زمین غیر آباد مین پایا جائی کہ جس مین پہلا
کسی مسلم کا قبضہ نہو اور اثر اسلام بہی اُس مال مین نہو اور قرائن سی یہ ثابت نہو کہ یہ مال کنوز اسلام سے
ہی تو اس صورت مین بہی یہی حکم ہی ہفتم ہر جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ سی حاصل ہوی اگر وہ فائدہ
تمامی اخراجات سال سی اُس شخص کے زیادہ ہو تو واجب ہے کہ اُس زیادتی سی پانچوان حصہ نکالی مثلا
سو روپے تجارت سے کسی کو حاصل ہوے اور اخراجات سال کے لائق حال اُسکے ساٹھ روپے ہوتی ہین تو لازم ہی کہ
چالیس روپی سی پانچوان حصہ کہ آٹھ روپے ہوتے ہین نکالی **فصل دوم بیان تفصیل مستحقان**
خمس مین خمس کے چھ حصے ہوتے ہین تین حصے اُسمین مخصوص مال حضرت صاحب الزمان علیہ السلام
ہین اور نصف باقی ماندہ اُن سادات کو دینا چاہیی کہ جو یتیم اور مسکین اور ابن السبیل ہون مراد سید سے وہ شخص ہی
کہ باپ کیجانب سے اُسکا نسب حضرت ہاشم جد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہونچی اور یتیم اُس لڑکی کو
کہتے ہین کہ باپ نہ رکہتا ہو اور یتیم مین بہی فقیر ہونا شرط ہی اور ابن السبیل سی مراد وہ مسافر ہی کہ غربت مین کسی بلد
غیر مین معطل پڑا ہو تو مال خمس مین سے اُسی اسقدر دینا چاہیی کہ اپنی شہر مین پہونچ جای اور زمان
غیبت مین حصہ سادات اگر مجتہد جامع شرائط کی خدمت مین پہونچائین تو اُس سے بہتر ہی کہ اپنی
ہاتہ سی تقسیم کرین اسلیے کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر پہچانتا ہی لیکن حصہ صاحب الزمان علیہ السلام کہ
نصف خمس ہے اُسی واجب و لازم ہی کہ مجتہد ہی کو دین یا باجازت مجتہد سادات مستحقین کو تقسیم کرین

باب ساتوان بیان حج وعمرہ اور زیارت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت ائمہ بقیع مین

مسائل اس باب کے رسالہ حج حجۃ الاسلام مرحوم شیخ مرتضی نجفی اعلی اللہ مقامہ سے نقل ہوے ہین کہ جو مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی محشے ہین اور قبل اسکے ایک مقدمہ مین فضائل و ثواب حج وعقاب ترک حج مین چند حدیثین لکہی جاتی ہین مقدمہ جان تو کہ فضیلت حج وعمرہ کی حد سے زیادہ ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص مر جاوے اور حجۃ الاسلام نہ بجالاے اس حال مین کہ اسی حج کرنے سے کوئی حاجت ضروری یا مرض شدید یا ممانعت بادشاہ جابر مانع نہو تو ایسا شخص دنیا سے مانند موت یہود یا نصاری کی انتقال کریگا اور حدیث صحیح مین وارد ہوی ہے کہ ایک اعرابی جناب پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوا اسنے عرض کی یا رسول اللہ مین نے گہر سے بارادہ حج نکلا تہا لیکن حج کو نہو پہونچ سکا اور میرے پاس مال ہے آپ مجھے کسی ایسے عمل خیر کا حکم دیجیے کہ بسبب اسکے مجکو ثواب حج ملے پیغمبر خدا نے یہ سنکر منہ اپنا اسکی طرف کیا اور فرمایا کہ تو اس کوہ ابو قبیس کو دیکہ بتحقیق کہ اگر یہ کوہ ابو قبیس تمام طلای سرخ ہو جاے اور تو اسکا مالک ہو اور اس طلا کو تمام راہ خدا مین صرف کرے تو بہی تجہے ثواب حج نملیگا بعد اسکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بتحقیق کہ جسوقت حاجی تہیۂ حج کرتا ہے تو کوئی چیز نہین اوٹہاتا اور کسی چیز کو نہین رکہتا مگر یہہ کہ خداوند عالم اسکے لیے دس حسنہ تحریر فرماتا ہے اور اسکے دس گناہ محو کرتا ہے اور اسکے لیے دس درجے بلند فرماتا ہے پس جسوقت وہ اونٹ پہ سوار ہوتا ہے تو اونٹ اسکا قدم نہین اوٹہاتا اور زمین پر قدم نہین رکہتا مگر یہہ کہ بعد قدم اوٹہانے اور بعد قدم رکہنے کے دس حسنہ ملائکہ اسکے نامہ عمل مین ثبت کرتے ہین اور دس گناہ اسکے محو کرتے ہین اور اسکے لیے دس درجہ بلند کرتے ہین پس جسوقت طواف خانہ کعبہ کرتا ہے تو گناہون سے اپنے نکل جاتا ہے پس جسوقت درمیان صفا و مروہ سعی کرتا ہے تو اسوقت گناہون سے بری

ہوجاتا ہے پس جسوقت وقوف عرفات کرتا ہے تو اُسوقت اُسپر کوئی گناہ باقی
نہین رہتا پس جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہے تو سیئات سے پاک ہوتا ہے
پس جب رمی جمرات کرتا ہے یعنی سنگریزے لگاتا ہے تو معصیت سی مبرا
ہوجاتا ہے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک
موقف کو فرماتے تھی یہانتک کہ آخر عمل کو ارشاد فرمایا کہ جسوقت حاج اس
عمل کو عمل مین لاتا ہی تو اپنے گناہون سے منزہ ہوجاتا ہی پھر حضرت نی
ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہی کہ کوئی شخص کسی عمل سی ثواب حج کنندہ کو پہونچ سکے
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چار مہینہ تک بعد
حج کے انکے حاج کے گناہ نہین لکھتا اُسکے حسنات ہی لکھتی ہین مگر یکہ گناہ
کبیرہ کرے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جسوقت مکہ مین تشریف رکھتی تھے
اور لوگون سے حدیثین بیان فرماتے تھی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک
شخص انصار مین سی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک مسئلہ
دریافت کرنی کے لیے حاضر ہوا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
فرمایا اگر تجھے منظور ہو تو خود سوال کر ورنہ مین تجھی خبر دون کہ تو مجھسے کیا سوال
کرنے آیا ہی یہ سنکر اُس مرد انصاری نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی مجھے
میری سوال سی خبر دیجیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا
کہ تو مجھسے یہ سوال کرنے آیا ہی کہ تیرے واسطے حج اور عمرے مین کیا ثواب ہوتا ہی
پس بدرستیکہ جسوقت تو راہ حج کا متوجہ ہوتا ہی اور اپنی راحلہ پر سوار ہوتا ہے
اور بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہتا ہے اور راحلہ تیرا راہ چلتا ہے تو وہ راحلہ زمین پر
قدم نہین رکھتا اور قدم نہین اُٹھاتا مگر یہ کہ ملائکہ تیرے واسطے حسنہ لکھتی ہین
اور تیرے گناہ محو کرتے ہین پس جب تو احرام باندھتا ہے اور تلبیہ کہتا ہی تو بعدد

ہر لبیک کے ملائکہ تیرے نامۂ عمل مین دس حسنہ لکھتے ہین اور دس گناہ محو کرتے ہین
پس جب تو سات مرتبہ گرد بیت اللہ الحرام پھرتا ہے تو بسبب اسکے تجھکو حق
سبحانہ وتعالی کی جانب سے ایک عہد اور ذخیرہ حاصل ہوتا ہے کہ خداوند
عالم کو شرم آتی ہے کہ بعد اسکے پھر کبھی تجھپر عذاب کرے پس جب دو رکعت
نماز طواف عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہے تو بسبب اس دو رکعت نماز کے دو ہزار رکعت
مقبول کا ثواب حق سبحانہ وتعالی تجکو عطا کرتا ہی پس جب تو سعی درمیان صفا و
مروہ کرتا ہے تو خداوند عالم تجکو اُس شخص کا ثواب عطا کرتا ہی جسنے اپنی شہر سے پیادہ
حج کیا ہو اور ثواب اُس شخص کا دیتا ہے کہ جسنے ستر بندۂ مومن راہ خدا مین آزاد
کیے ہون پس جب تو وقوف عرفات کرتا ہے تو نوین ذیحجہ کے غروب آفتاب
تک اگر تجھپر گناہ مثل ریگ بیابان ہون یا بعدد ستارہ ہاے آسمان یا بعدد
قطرات باران ہون تو اُن سبکو خدا بخشدیتا ہے پس جب تو سنگریزے
لگاتا ہے تو حق سبحانہ وتعالی بعدد ہر سنگریزے کے دس حسنہ تجھے عنایت
فرماتا ہے کہ وہ حسنہ تیری عمر آیندہ کے لیے تحریر ہوتے ہین پس جب
تو سر مونڈاتا ہے تو بعدد ہر بال کے تیری عمر آیندہ کیلئے حسنہ لکھا جاتا ہے
پس جب تو اپنی ہدی کو ذبح کرتا ہے یا اپنے اونٹ کو نحر کرتا ہے تو عوض مین
اُسکے ہر قطرۂ خون کے تیری عمر آیندہ کے واسطے حسنہ مرقوم ہوتا ہے پس جب
تو خانۂ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور دو رکعت نماز عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہے
تو ایک فرشتہ تیری دونون شانون پہ ہاتھ مارتا ہے اور تجھسے کہتا ہی
کہ خداوند عالم نے تیرے گناہ گذشتہ و آیندہ بخشدیے ایک سو
بیس دن تک تیرے گناہ نامۂ عمل مین نہین لکھے جائینگے کیفیت
اعمال حج بطور اجمال رسالۂ جناب شیخ مرتضی نجفی سے نقل ہوتی ہین

جاننا چاہیی کہ حجۃ الاسلام تمام عمر مین ہر مکلف پر جبکہ شرطین وجوب کے پائی جائین
ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی اور حج کی تین قسمین ہین حج تمتع حج قران حج افراد چونکہ
اہل فارس و اہل ہند کو بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہی لہذا اس سالہ مین اسی
قسم خاص کی بیان پر اکتفا منظور ہی جاننا چاہیے کہ حج تمتع مرکب ہے دو عبادتون سی
ایک کو عمرۂ تمتع کہتی ہین دوسری کو حج تمتع کہتی ہین حج تمتع کا اطلاق دو عبادتون پر
ہوتا ہی اور ایک جزو مرکب پر بہی اطلاق ہوتا ہی جزو اول یعنی عمرۂ تمتع مقدم ہی
حج تمتع پر مثل اسکی کہ اگر کسی کو ممکن نہو کہ عمرۂ تمتع قبل از حج تمتع بجالائی بسبب کسی عذر
کی اس صورت مین حج اسکا حج افراد ہوگا بعد از فراغ بیان افعال عمرہ انشاء اللہ
تعالی تفصیل اسکی مذکور ہوگی اور جاننا چاہیی کہ مکلف کو جسطرح قبل از شروع
نماز اجزای نماز پر مطلع ہونا لازم ہی اسی طرح قبل از شروع تمتع اجمالی
تمتع پر مطلع ہونا ضرور ہی اور صورت اجمالی اسکی یہ ہی کہ حج کنندہ تمتع کی لیی
پہلی احرام باندہیگا چنانچہ تفصیل اسکی آگی مذکور ہوگی اور جسوقت داخل مکہ معظمہ
ہوگا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ خانۂ کعبہ کی گرد پہریگا اور اسکی ہر دوری کو شوط
کہتی ہین بعد اسکی مقام ابراہیم علی نبینا وآلہ و علیہ السلام مین دو رکعت نماز طواف
پڑہیگا پہر درمیان صفا و مروہ کہ یہ نام دو مقامون کا ہی سات مرتبہ سعی کریگا یعنی راہ
چلیگا اور جانا صفا سی مروہ تک ایک مرتہ حساب کیا جائیگا اور پہر آنا مروہ سی
صفا تک دوسرا مرتہ حساب کیا جائیگا بعد اسکی تقصیر کریگا یعنی تہوڑی سی بال
یا ناخن اپنی کاٹیگا جسوقت ان امور سی فارغ ہوگا وہ چیزین کہ بسبب احرام کی
اسپر حرام ہوگئی تہین وہ سب حلال ہوجائینگی چنانچہ اسی عمرۂ تمتع اور اسکی
حج کو حج تمتع اسوجہ کہتی ہین کہ شخص مکلف بعد ادای عمرہ ہوسکتا ہی کہ متمتع ہو یعنی
وہ چیزین کہ بعد احرام اسپر حرام ہوگئین تہین اُنسی منتفع اور متلذذ ہو اور جب نوین

بیان حج
عمرہ تمتع

بیان عمرہ
بیان حج

تاریخ نزدیک ہوگی پھر دوبارہ حج کی لیے مکہ سی احرام باندھیگا اور عرفات کی طرف جاویگا
عرفات ایک مقام کا نام ہی کہ وہ مکہ معظمہ سی چار فرسخ کی فاصلہ پر واقع ہی اور ذیحجہ کی
نوین تاریخ ظہر کی وقت سے تا وقت مغرب عرفات مین رہیگا شب کو وہان سی کوچ کریگا اور مشعر
الحرام مین آویگا یہ بھی ایک مقام ہی تخمیناً اس مقام سی اور مکہ معظمہ سی دو فرسخ کا فاصلہ
ہوگا وہان روز عید قربان طلوع صبح سی تا غروب آفتاب رہیگا پھر منی مین آویگا اور
یہ بھی نام ایک مقام کا ہی اور یہ مقام قریب مکہ واقع ہی وہان تین عمل بجا لاویگا پہلے
رمی یعنی جمرہ عقبہ پر کنکریان ماریگا دوسری ہدی کو ذبح کریگا یا نحر کریگا تیسرے سر منڈاویگا
یا بال یا ناخن کاٹیگا بعد اسکی مکہ مین مراجعت کریگا اور بدستور سابق طواف زیارت
بجا لاویگا بعد ازین بعنوان سابق درمیان صفا و مروہ سعی کریگا پھر طواف نسا
بجا لاویگا اور طواف نسا مین زن و مرد دونون ایک حکم مین ہین بعد اسکی دو رکعت نماز
طواف پڑھیگا پھر منی مین رہنی کی لیے آویگا گیارہوین شب اور بارہوین شب اور
گیارہوین دن اور بارہوین دن دوبارہ رمی جمرات کریگا بعد بجا لانی ان اعمال کے
منی مین تمام اعمال حجۃ الاسلام سی کہ اسپر بجا لانا انکا واجب تھا فارغ ہوگا اور اگر
شخص مکلف بحج ابتدای احرام مین ان اعمال سی لاعلم ہو لیکن حج واجب جو اسکی ذمہ
ہی اُس حج پر بجا لانی کا قصد کری کہ بعد ازین اُن اعمال مین مشتغل ہوگا اور اُسکو
کیفیت مشخص ہوگی جیسا کہ اکثر عوام قصد کرتی ہین کہ موافق رسالہ کی جو انکی پاس ہی تاہر
اعمال بجا لاوینگی یا موافق اقوال ان مجتہدین کی کہ انکی ہمراہ ہوتی ہین عمل کرینگی ظاہرا
عمل ایسی شخص کا صحیح ہوگا جیسا کہ بعض روایات سی استفادہ ہوتا ہی اور حج تمتع کی صورت
تفصیلی یہ ہی کہ اول افعال حج تمتع سی عمرہ تمتع ہوتا ہی چنانچہ سابق ازین معلوم
ہوا اور چونکہ واجبات عمرہ کی پانچ ہین اور واجبات حج کی پندرہ ہین اور یہ
مجموعا بیس واجبات ہوی ان سب کا بیان دو باب اور سارہ فصل مین ہوگا

باب اول بیان عمرہ مین ہی اور اسمین پانچ فصلین ہین فصل پہلی
بیان مین احرام وعمرہ کی ہی اور اسمین چند مقصد ہین مقصد اول بیان مین مستحبات
کی ہی کہ قبل احرام ودرمیان احرام وبعد احرام ان مستحبات کو بجالانا چاہیی اور مکروہات
احرام بہی اس مقصد مین مذکور ہوی ہین جاننا چاہیی کہ وقت احرام مستحب ہی کہ جو
شخص احرام کی لیی آمادہ ہو اور اپنا بدن کثافات سی پاک کری اور ناخن کاٹی
اور شارب لی اور بغل کی بال اور موی زہار لورہی سی دور کری غسل کری اور اگر
بعد غسل وہ لباس پہنی یا وہ چیز کہائی کہ محرم کو جائز نہین ہی تو اعادہ غسل
مستحب ہی اور جس صورت مین خوف اس بات کا ہوگا کہ میقات مین پانی نایاب
ہوگا تو جائز ہی کہ پہلی سی غسل کرلی اور اگر میقات پر پہونچکر پانی دستیاب ہو تو
مستحب ہی کہ پہر غسل کری اور اگر شب کے لیی اول روز یا دن کی لیی شب اول غسل کری
تو بہی کافی ہوگا اور اگر پیشاب یا پاخانہ یا سو جانا یا ریح کی صادر ہونا کی وجہ سے
غسل مین خلل واقع ہو تو اعادہ کری اور غسل کے وقت یہ دعا پڑہی بسم اللہ
وباللہ اللھم اجعلہ لی نوراً وطہوراً وحرزاً وامناً من کل خوف و
شفاء من کل داء وسقم اللھم طہرنی وطہر قلبی واشرح لی صدری واجر
علی لسانی محبتک ومدحتک والثناء علیک فانہ لا قوۃ لی الا بک
وقد علمت ان قوام دینی التسلیم لک والاتباع لسنۃ نبیک
صلواتک علیہ وآلہ اور جسوقت احرام باندہی تو دو کپڑی ہونا چاہیی تا ایک
کو لنگ قرار دی اور دوسری کو چادر اور احرام باندہنی کے وقت یہ دعا پڑہے
الحمد للہ الذی رزقنی ما اواری بہ عورتی واؤدی فیہ فرضی و
اعبد فیہ ربی وانتہی فیہ الی ما امرنی الحمد للہ الذی قصدتہ
فبلغنی واردتہ فاعاننی وقبلنی ولم یقطع بی ووجہہ اردت فسلمنی

فهو حصنی وکهفی وحرزی وظهری وملاذی ورجائی ومنجای و ذخری وعدتی فی شدتی ورخائی اور مستحب ہی کہ بعد ظہر احرام باندہی اور اگر بعد نماز ظہر ممکن نہو تو کسی اور نماز واجب یا نماز قضا کی بعد احرام باندہی اور اگر اس شخص کی ذمہ نماز قضا نہو تو چہہ رکعت نماز نافلہ پڑہکر احرام باندہی اور اگر یہ بہی نہو سکے تو دو رکعت نماز اس نہج پر پڑہی کہ پہلی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑہی بعد نماز احرام کی نیت کری اور قبل از نیت حمد و ثنای الٰہی بجا لاوی اور محمد و آل محمد پر صلوات بہیجی اور اس دعا کو پڑہی

اللهم انی اسئلك ان تجعلنی ممن استجاب لك وامن بوعدك واتبع امرك فانی عبدك وفی قبضتك لا اوقی الا ما وقیت ولا اخذ الا ما اعطیت وقد ذكرت الحج فاسئلك ان تعزم لی علی كتابك وسنة نبیك صلواتك علیه واله وتقوینی علی ما ضعفت وتسلم لی مناسكی فی یسر منك وعافیة واجعلنی من وفدك الذی رضیت وارتضیت وسمیت وكتبت اللهم انی خرجت من شقة بعیدة وانفقت مالی ابتغاء مرضاتك اللهم فتمم لی حجتی وعمرتی اللهم انی ارید التمتع بالعمرة الی الحج علی كتابك وسنة نبیك صلواتك علیه واله فان عرض لی عارض یحبسنی فحلنی حیث حبستنی بقدرك الذی قدرت علی اللهم ان لم تكن حجة فعمرة احرم لك شعری وبشری ولحمی ودمی وعظامی ومخی وعصبی من النساء والثیاب والطیب ابتغی بذلك وجهك والدار الاخرة

اور جسوقت کہ احرام کی نیت کری تو سنت ہی کہ الفاظ نیت زبان پر جاری کری اور بوقت نیت یہ دعا پڑہی اللهم لبیك لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك لبیك لبیك ذا المعارج لبیك لبیك داعیا الی

داعیاً الیٰ دار السلام لبیک لبیک غفار الذنوب لبیک لبیک اہل التلبیۃ لبیک لبیک ذا الجلال والاکرام لبیک لبیک تبدئ والمعاد الیک لبیک لبیک تستغنی و یفتقر الیک لبیک لبیک مرغوباً و مرہوباً الیک لبیک لبیک الٰہ الحق لبیک لبیک ذا النعماء والفضل الحسن الجمیل لبیک لبیک کشاف الکرب العظام لبیک لبیک عبدک وابن عبدیک لبیک لبیک یا کریم لبیک اور مستحب ہی کہ ان فقرات کو بھی پڑھی لبیک اتقرب الیک بمحمد و آل محمد لبیک لبیک بحجۃ او عمرۃ لبیک لبیک وہذہ عمرۃ متعۃ الی الحج لبیک لبیک اہل التلبیۃ لبیک لبیک تلبیۃ تمامہا و بلاغہا علیک اور مرد کو سنت ہی کہ تلبیہ باواز بلند کہی اور مکرر کہی خصوصاً جسوقت سو کر اُٹھی اور بعد ہر نماز واجب اور سنت کی اور جسوقت اونٹ پر سوار ہو اور اونٹ کھڑا ہونی لگی یا جسوقت اونٹ کسی بلندی پر چڑھنی لگی یا جب نیچی سی اُترنی لگی یا جسوقت اس شخص کو اثنای راہ مین لوگ سوار یا پیادہ ملین اور سحر کو بھی تلبیہ کہی اور اکثر کہتا رہی اگرچہ حالت جنابت مین ہو یا عورت حالت حیض مین ہو بہرحال عمرۂ تمتع مین تلبیہ کو قطع نہ کری یہانتک کہ مکہ معظمہ کی مکانات دکھائی دین اور حج تمتع مین روز عرفہ وقت ظہر تک تلبیہ کہی اور جاننا چاہیی کہ سیاہ کپڑی مین بلکہ ہر قسم کی رنگین لباس مین علما احرام کو مکروہ جانتی ہین لیکن بنا بر حدیث اخبار معتبرہ سی سبز کپڑی مین کراہت نہین معلوم ہوتی ہی اور سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکھنا اور میلی بچھونی پر سونا بھی مکروہ ہی اور اگر احرام مین فرش میلا ہوگیا ہو تو بہتر ہی کہ جبتک محل نہو اُس فرش کو نہ دہوئی اور احوط ہی ترک استعمال حنا بقصد زینت جس صورت مین اسکا احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہیگا اور حمام جانا اور بدن ملنا اور کسی کی جواب مین لبیک کہنا یہہ سب مکروہ ہی اور احوط ہی کہ پھولون کا استعمال

نہ رکھی اور پہولون کو نہ سونگھی اور بعض علمانی بیری کی پتی اور خطمی سی سر دہونا اور آب سرد
سی بدن دہونا اور زیادہ مسواک کرنا اور زیادہ مُنہہ دہونا اور کشتی لڑنا بہی مکروہ جانا ہی

مقصد دوسرا بیان مین مواقیت احرام کی جاننا چاہی کہ جس
مقام پر احرام باندہتی ہین اُسی میقات کہتی ہین اور مواقیت جمع میقات ہی اور میقات
مختلف ہوتی ہین اسلیے کہ راہین مکہ معظمہ کی مختلف ہین جس راہ سی عازم حج مکہ جائیگا
ایک میقات اُسکا معین ہی پس جو شخص مدینہ منورہ کی راہ سی جائی میقات اُسکا
مسجد شجرہ ہی اور اُسکو ذوالحلیفہ کہتی ہین اور اُس راہ سی جانی والی کو جائز ہی ایسے
کہ وقت ضرورت تا میقات اہل شام تاخیر کری اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد
سی جائی میقات اُسکا وادی عقیق ہی اُسکی ابتدا کو مسلخ کہتی ہین اور وسط
کو غمرہ اور آخر کو ذات عرق اور یہ مقام اہل سنت کی احرام باندہنی کا ہی اور
بہترین مقام احرام مسلخ ہی بشرطیکہ یقینا معلوم ہو جائی اور جس صورت مین
معلوم نہو تو احوط یہ ہی کہ اتنی تاخیر کری کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق مین پہونچا
مگر مقتضای احتیاط یہ ہی کہ تا ذات عرق تاخیر نکری بلکہ علما تا ذات عرق تاخیر جائز
نہین جانتی اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا ناگزیر ہو تو قبل ذات عرق پہونچنی کی نیت
احرام کر لی اور تلبیہ کو آہستہ کہی اور کپڑی نہ اُتاری اور اگر ممکن ہو تو بطور مخفی اُتار ڈالے
اور جامہ احرام پہن لی اور پہر اُس جامہ احرام کو اُتار کر کپڑی پہن لی اور اُسکی لیے
فدیہ دی بیان اُسکا انشاء اللہ آگی آئیگا اور ان دونون احتیاطون کو ترک نہ کری
اور حالت تقیہ مین جبتک ذات عرق نہ پہونچی علانیہ جامہ احرام نہ پہنے بلکہ ذات
عرق مین پہونچکر اظہار کری کہ اب مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کے راہ طائف سی ہو
میقات اُسکا قرن المنازل ہی اور جو شخص یمن کی راہ سی جائی میقات اُسکا یلملم ہی
اور یلملم ایک پہاڑ کا نام ہی اور جو راہ شام سی جائی میقات اُسکا جحفہ ہی بقدیم

جیم وتاخیر جائی بی نقطہ اور جاننا چاہیی کہ احوط واقوی یہہ ہی کہ پہلی مقامات
میقات کا علم حاصل کری اور اگر علم ممکن نہو تو بعید نہین کہ ایک اہل معرفت سی جب دریافت
کری اور گمان حاصل ہو جائی تو وہی کافی ہوا اور جس شخص کا مکان مکہ معظمہ سی
قریب ہو بہ نسبت میقات کی یعنی میقات مکہ سی دور ہو اور گھر اسکا نزدیک ہو تو
میقات اسکا اسکا مکان ہی اور جو شخص مکہ معظمہ اس راہ سی جاوی کہ ان مواقیت
مذکورہ مین سی کوئی راہ مین نملی تو اسکی حق مین احوط یہہ ہی کہ محاذی مین اس میقات کے
جو اس شخص سی قریب تر ہو اگرچہ مکہ سی نسبت میقات دیگر کے دور تر ہو احرام باندہی
اور بعد اسکی دوسری مقام پر کہ جو مکہ سی نزدیک تر میقات ہو اسکی محاذی پہونچکر
پہر دوبارہ احرام باندہی اور اگر علم محاذات ممکن نہو تو ظاہرا گمان کافی ہوگا اور
بعض علما نی فرمایا ہی کہ یہہ شخص اس جگہہ سی احرام باندہیگا کہ قبل اسکی اس شخص کو
احتمال محاذات نہ حاصل ہوا ہو اور اس شخص کے لیے مقتضای احتیاط یہہ ہی کہ کسی
میقات پر اگر احرام باندہی اور جاننا چاہیی کہ اگر کسی شخص کو کچھ کا عذر یا سہو
عارض ہوا ہو اور اسنی اپنی میقات پر احرام نہ باندہا ہو بعد زوال عذر اگر ممکن
ہوسکے تو میقات پر مراجعت کری والا اسی مقام سی کہ جہان تک وارد ہی احرام باندہے
اور احوط یہہ ہی کہ جسقدر میقات کی جانب اپنی تئین پہونچا سکے اسقدر پہونچائی
اور وہان سی احرام باندہی خصوصا زن حائض کہ بسبب ناواقفیت مسئلہ اسنی میقات
سی احرام ترک کیا ہو یہہ مسئلہ مورد نص صحیح ہی اور اسباب مین جناب شہید قدس سرہ
دیگر علما سی فتوی بہی منقول ہی اور اگر بعد دخول حرم عذر برطرف ہو تو اس صورت
مین واجب ہی کہ بشرط امکان حرم سی باہر نکلی اور احرام باندہی اور اگر ممکن
نہو تو اسی مقام سی احرام باندہی اور اگر احرام باندہنا بہول جائی اور اسی یاد
نہ آئی یہانتک کہ جمیع واجبات بجا لائی تو اس صورت مین ایک جماعت علما

اُس عمرہ کو باطل جانتے ہیں اور بعض علما صحیح جانتے ہیں اور عمرہ کا صحیح ہونا بعید
نہیں معلوم ہوتا مگر قولِ اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص عمداً احرام
ترک کرے اور اُسی احرام باندھنا میقات سے ممکن نہو پس اقوی یہہ ہے کہ عمرہ اُسکا
فاسد ہوگا اگرچہ احوط یہ ہے کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام باندھ لے
اور عمرہ تمام کرے اور پھر دوبارہ بقصد قضا عمرہ بجالائے اور اگر جاہل مسئلہ ہو تو اقوی
یہہ ہے کہ عمرہ اُسکا صحیح ہوگا اور جاننا چاہیے کہ طہارت حدث اصغر و حدث اکبر سے احرام
کے لیے شرط نہیں ہے پس جائز ہے کہ جنب اور حائض و نفسا احرام باندھیں بلکہ غسلِ
احرام حائض و نفسا کو مستحب ہے مقصد تیسرا بیان میں واجبات احرام کے
اور بیان میں اُن امور کے جو واجبات سے متعلق ہیں احرام میں تین چیزیں واجب ہیں
پہلے نیت یعنی قصد کرے کہ میں احرام عمرہ تمتع حجۃ الاسلام باندھتا ہوں بسبب
اطاعت و فرمانبرداری خدا اور معنی احرام کے یہ ہیں کہ افعال ممنوعہ کے ترک کا ارادہ
کرے تاکہ مکہ معظمہ میں حاضر ہو کے افعالِ معہودہ بجالاوے دوسرے چار تلبیہ
کہنا صورت اُسکی بنا بر مشہور بلکہ اصح یہہ ہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور تصحیح فقرات
کی واجب ہے جسطرح تکبیرۃ الاحرام و قراءت حمد و سورہ وغیرہ کی تصحیح نماز میں واجب ہے
اور احوط و اولی یہ ہے کہ اِنَّ کی الف کو کسرہ اور الْمُلْکَ کی کاف کو فتح پڑھے اور
بعد الْمُلْکَ لَکَ بھی کہے اور جاننا چاہیے کہ اگر لاعلم ہو تو سیکھنا تلبیہ کا واجب ہے
یا کوئی اور شخص اُسکو تلبیہ پڑھاتا جائے اور یہ پڑھتا جائے اور اگر الفاظ تلبیہ نہ کہہ سکے تو جسطرح
ادا کر سکے ادا کرے اور اُسکا ترجمہ بھی کہے اور کسی دوسرے کو اپنا نائب کرے تیسرے
دو جامۂ احرام کا قبل نیت و قبل تلبیہ پہننا واجب ہے ایک جامہ سے انکے مابین ناف تا زانو
پوشیدہ کرے اور اُسکو لنگ کہتے ہیں اور دوسرے کو ردا کہتے ہیں وہ اسقدر ہونا چاہیے

بیان عمرہ

بیان واجبات احرام

بیان چار تلبیہ

بیان تصحیح الفاظ

بیان دو جامہ احرام

کہ دونون شانی اُس سی چھپ جائین اور جاننا چاہیی کہ ظاہر اقوال علما یہ ہی
کہ دو جامۂ احرام کا پہننا اور سی ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام نہین ہے
مگر واجب ہی اور ظاہر بعض اقوال علما سی ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام ہی
اور احوط یہ ہی کہ قبل از نیت و تلبیہ لباس احرام پہنی اور لباس احرام مین شرط ہی کہ
اُس قسم کا کپڑا ہو کہ جسمین نماز جائز ہو پس ریشمی کپڑا اور جلد غیر ماکول اللحم نہو اور وہ
نجاست بلکہ جو معفو نہو اُس نجاست سی نجس ہی نہو اور لنگ ایسا باریک نہو کہ
جس سی بدن نمایان ہو اور احوط یہ ہی کہ ردا مین بہی اس امر کی رعایت ملحوظ رہی
اور احوط یہ ہی کہ اگر حالت احرام مین ردا یا لنگ نجس ہو جائین تو اُنہین پاک کری
یا بدل ڈالی بلکہ احوط یہ ہی کہ بدن بہی نجس نہ ہی اور ایک جماعت علما کی نسوان کو
بہی ریشمی کپڑی سی احرام باندہنی کی ممانعت کی ہی اور یہہ ممانعت خالی از قوت
نہین معلوم ہوتی اور احوط یہہ ہی کہ جامۂ احرام پوست کی قسم سی نہو اسلیی کہ عرف
عرب مین پوست پر کپڑیکا اطلاق نہین کرتی اور چاہیی کہ جامۂ احرام بنا ہوا ہو

مقصد چوتہا متروکات احرام مین

جسوقت معلوم ہوا کہ حقیقت
احرام کی یہہ ہی کہ انسان اپنی نفس کو چند امرون کی ترک کرنی پر آمادہ کری کہ
تفصیل جسکی آگی مذکور ہوگی پس لازم ہی کہ اُن امور کی معرفت حاصل کیجای بلکہ
احوط یہہ ہی کہ قبل نیت احرام اُن امور کو دریافت کر لی تا اُنکی باز رہنی کا قصد
... لیکن اُن سب امور کا وقت احرام ذہن مین لانا لازم نہین ہی اور وہ
چند امر ہین پہلے شکار جانور صحرائی کہ وحشی ہو مگر در صورت خوف اذیت اُسکا شکار
جائز ہو جائیگا اور شکار کا گوشت کہانا بہی حرام ہی اور جس جانور کو شکار کر کے
لائی اُسی اپنی پاس رکہنا بہی حرام ہی اگرچہ یہ شخص قبل احرام اُسکا مالک ہوا ہو اور
اپنی ہمراہ اُس جانور کو لایا بہی ہو اور شکار مین کسی شخص کی کسی قسم کی اعانت کرنا بہی

بیان متروکات احرام

حرام ہی اور جانور دریائی کہ جو دریا مین انڈے بچے دیتا ہو اُسکا شکار جائز ہی اور مرغ خانگی
یا گائی یا گوسفند یا شتر جو پلا ہوا ہو اُسکا بہی شکار جائز ہی اور جن جانورون کا شکار
کرنا حرام ہی اُنکی بچون کا شکار کرنا اور اُنکی انڈے اُٹہا لینا بہی حرام ہی اور اگر محرم
صید کو ذبح کری تو بنا بر مشہور محل و محرم دونون کی لیی وہ صید حکم میتہ مین ہوگا اور
ملخ بہی حکم شکار جانور صحرائی مین ہی دوسری عورت سی جماع کرنا اور بوسہ لینا اور
مساس کرنا اور بشہوت اُسکی طرف دیکہنا یا کسی قسم سی حظ و لذت چاہنا اور اگر کوئی
شخص حالت احرام مین عمداً عورت یا مرد کی ساتہہ جماع کری خواہ دُبر مین دخول ہو خواہ
قبل مین اور یہ فعل ازروی فراموشی یا ناواقفی مسئلہ واقع نہو پس اگر عمرہ مین قبل سعی کی سرزد ہوا
تو عمرہ اُسکا فاسد ہو جائیگا اور کفارہ مین اُسکی ایک شتر لازم ہوگا مگر چاہیی کہ اُس
عمرہ کو تمام کری اور پہر اُسکا اعادہ کری اور اگر عمرہ تمتع ہو تو پیش از حج اُسی بجا لائے
اور اگر وقت تنگ ہو تو حج اُسکا افراد ہو جائیگا پس بعد حج عمرہ مفردہ بجا لائی اور احوط
یہہ ہی کہ دوسری سال پہر حج کا اعادہ کری اور اگر بعد سعی جماع کری تو کفارہ مین فقط
ایک شتر دینا لازم ہی اور اگر احرام حج مین پیش وقوف عرفہ و مشعر جماع کری تو اجماعاً
احرام و حج دونون فاسد ہونگی اس صورت مین اُسپر واجب ہی کہ اُس حج کو تمام کری
اور سال آیندہ دوبارہ حج کری اور اگر بعد وقوف عرفہ و قبل مشعر ایسا فعل واقع ہو تو بہی
بنا بر مشہور یہی حکم ہی اور اگر بعد وقوف عرفہ و مشعر قبل اسکی کہ پانچ شوط طواف نسا کی بجا
لایا ہو اور جماع کری تو حج اُسکا صحیح ہی مگر کفارہ مین ایک شتر دینا لازم ہوگا
اگر پانچ شوط کی بعد جماع کری تو اظہر و اشہر یہہ ہی کہ کفارہ لازم نہوگا اگرچہ احتیاط
اسی مین ہی کہ کفارہ دی اور عورت کی بوسہ لینی کی کفارہ مین اختلاف ہی بعض علما نی
فرمایا ہی کہ اگر ازروی شہوت بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دی اور اگر ازروی شہوت نہو تو
ایک گوسفند دی اور بعض علما دونون صورتون مین ایک شتر تجویز فرماتی ہین اور یہہ

مقتضائی احتیاط ہی بلکہ خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر کسی عورت کو عمدًا
دیکھنے کی وجہ سے کسی شخص کو انزال ہو جای تو احوط یہہ ہی کہ بشرط امکان یک
شتر دی والا ایک گای دی اور اگر یہہ بھی نہو سکی تو ایک گوسفند دی اور اگر
اپنی زوجہ پر نظر کری اور انزال ہو جای تو مشہور یہہ ہی کہ ایک شتر دی اور اگر کوئی
شخص از روی شہوت مساس کری بی اسکی کہ انزال ہو بعض علمائی فرمایا ہی کہ
اُسپر ایک گوسفند لازم ہی اور اگر انزال ہو جای تو ایک شتر لازم ہی تیسری
کسی عورت سی اپنی لیے خواہ کسی غیر کی لیے عام ہی اس سی کہ وہ شخص محرم ہو یا
محل عقد پڑھنا اور اسی طرح کسیکے عقد پر گواہ ہونا اور اقامہ شہادت کرنا ہر چند یہہ شخص
قبل احرام اسکا متحمل بھی ہوا ہو بلکہ احوط یہہ ہی کہ عورت سی خواستگاری بھی
نہ کری لیکن رجوع بمطلقہ رجعیہ مضائقہ نہین رکھتا اور احرام مین کنیز کا مول
لینا قباحت نہین رکھتا اگرچہ بعد فراغ از احرام تمتع اُس کنیز سی مقصود ہو
البتہ اگر یہ منظور ہو کہ احرام مین اُس کنیز سی متمتع ہوگا تو احوط یہہ ہی کہ اس قصد سی
مول نہ لی بلکہ بعض علمائی اس قصد سی مول لینی مین یقین حرمت کیا ہی اور
احوط یہہ ہی کہ مالک کنیز سی اسکی بھی استدعا نہ کری کہ مالک اپنی کنیز کو اس شخص پر
حلال کر دی بلکہ قبول تحلیل مین بھی احتیاط چاہیی اور جو شخص حالت احرام مین
کسی محرم کا کسی عورت کی ساتھ عقد پڑھی اور وہ محرم اُس عورت سی مجامعت
کری تو اُن مین سی ہر ایک کو ایک شتر کفارہ مین دینا لازم ہی اور اگر دخول نہو تو
کسی پر کفارہ لازم نہوگا اور اگر عقد پڑھنی والا محل ہو اور جسکا عقد پڑھا وہ محرم
اور وہ محرم دخول کری تو عقد پڑھنی والی پر کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑھنی والا محل
ہو اور عورت بھی محل ہو مگر جانتی ہو کہ جسکی ساتھ عقد ہوتا ہی وہ محرم ہی باوجود علم
[illegible] کری اور وہ محرم اس عورت سی جماع کری تو ان دونون پر کفارہ لازم ہوگا چوتھی

استمنا یعنی منی نکالنا خواہ ہاتھہ سے خواہ بطرز دیگر عام ہی اس سی کہ تصور و خیال کری یا اپنی زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی مساس کر کی منی نکالی بعض علمانی مثل جماع انزال منی کو با استمنا بھی مفسد حج سمجھا ہی اور بعضون نی محض کفارہ واجب جانا ہی کہ استمنا کی کفارہ مین ایک شتر دینا چاہیی پانچوین استعمال خوشبو مثل مشک و زعفران و کافور و عود و عنبر سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کہانا ان چیزون کا یا پہننا اُس لباس کا جو ان سی معطر ہون جائز نہین ہی اور اگر وہ چیزین کہ جنھین اشیای مذکورہ کا اثر خوشبو ہو یا وہ کپڑی جو ان سی معطر ہون بضرورت استعمال کری تو لازم ہی کہ دماغ بند کر لی اور احوط ہی بلکہ خالی از قوۃ نہین معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاحین بھی واجب ہی اور سنتہا ہی احتیاط یہہ ہی کہ جو میوی کہ خوشبو ہون مثل سیب و بہی وغیرہ انھین بھی نہ سونگھی اگرچہ اس قسم کی میوی کا کہانا قباحت نہین رکھتا چنانچہ بعض احادیث ان دونون مطلبون پر دلالت کرتی ہین اور مشہور یہہ ہی کہ خلوق کعبہ کی خوشبو مستثنا ہی مگر چونکہ مصداق مین اُسکی اشتباہ ہی لہذا اُسکا ترک بھی احوط ہی اور خلوق وہ چیز ہی کہ جس سی خانۂ کعبہ کو خوشبو کرتی ہین اور وہ خوشبو بھی مستثنا ہی جو اُس بازار مین کہ مابین صفا و مروہ واقع ہی اور عطارون کی دوکانون کی قریب گذرنی سی دماغ تک پہونچتی ہی مگر اجتناب احوط ہی اور کفارہ مین خوشبو کی ایک گوسفند ذبح کرنا چاہیی اور احوط بلکہ اقوی یہہ ہی کہ بوی بد سے دماغ بند کرنا حرام ہی البتہ جس مقام پر بدبو ہو وہان سی دوڑ کر گذر جانا مضائقہ نہین رکھتا چھٹے لباس دوختہ کا پہننا اور جو شی مثل دوختہ ہو مانند اُس لباس کی جو نمدسی بنایا جاتا ہی مثل کلیچہ و کلاہ نمدی ان سب سی بھی اجتناب چاہیی اور احوط یہہ ہی کہ مطلق لباس دوختہ کا استعمال نہ کری اگرچہ بہت کم سیا ہوا ہو یا تکمہ کہ ہمیانی کہ جسمین روپئی رکھتی ہین اور اُسی کمر مین باندھتی ہین

اگر اقوی یہ ہی کہ ہمیانی کمر مین باندھنا جائز ہی اور اولی یہ ہی کہ ایسی تدبیر کرے
کہ اُس ہمیانی مین گرہ نہ لگائی اور احوط یہ ہی کہ جو عارضہ فتق کی لئی لنگوٹ باندھا
جاتا ہی وہ بھی سیا ہوا نہو مگر جسوقت ضرورت داعی ہو تو باندھ سکتا ہی اور ایسی
صورت مین مقتضای احتیاط یہ ہی کہ فدیہ بھی دی مثل اسکے کہ اگر کسی کو لباس دوختہ
کی پہننے احتیاج ہو تو اُسی لازم ہی کہ ایک گوسفند فدیہ دی اور مقتضای احتیاط
یہہ ہی کہ جامۂ احرام مین گرہ نہ لگای خصوصًا چادر مین اور گھنڈی لگانا یا سوئی
یا کسی ٹپیے دونون پلّے چادر کر ملا لینا بھی نچاہیے اور سیا ہوا کپڑا پہننا بنا بر مشہور مرد کو
حرام ہی عورت کی لیے قباحت نہین معلوم ہوتی مگر قفازین سی بنا بر احوط و اقوی
عورت کو بھی اجتناب لازم ہی اور قفازین کی حقیقت یہ ہی کہ سابق ازین
زنان عرب حفاظت سرما کی لیے روئی ڈالکر مثل دستانون کے ایک شے ہاتون مین پہنی کی لیے
بناتی تھین ساتوین سرمہ سیاہ لگانا جسمین زینت ہو اگرچہ مقصود اس شخص کا
زینت نہو اور احوط یہہ ہی کہ بقصد زینت ہر قسم کی سرمہ سی اجتناب کرے
آٹھوین آئینہ دیکھنا اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ عینک بھی نہ لگائی
مگر بضرورت اور آب صاف مین بھی منہ نہ دیکھی اور اقوی اِن دونون چیزون کا
جواز ہی نوین مرد کی لیے موزہ وچکمہ وجوراب کا پہننا یا جو چیز تمام پشت پا کو
چھپالی اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ جو شی تھوڑی سی بھی ساتر ہی وہ مثل کل
ساتر کی ہی مگر مقام بند نعلین اور دلیل اسکی ظاہر نہین ہی لکن احتیاط بہتر ہے
اور جس حالت مین نعلین نہون اور موزی پہننی کی ضرورت ہو تو احوط یہہ ہی
کہ اُن موزون کو سامنے سی شگاف کردی دسوین فسوق اور مراد فسوق سی
دروغگوئی ہی بعض علمای سباب کو یعنی زشت کلامی کو اور بعض علمانی مفاخر کو
بھی داخل کیا ہی اور بعض [illegible] مفاخرت کو سباب کی طرف راجع کیا ہی اسلیے کہ

مفاخرت کا نتیجہ اپنی نسبت اظہار فضائل اور غیر سی سلب فضائل یا نسبت
غیر اثبات رزالت اور اپنی ذات سی سلب رزالت ہوتا ہی اور ان سب کے حرمت
مین شبہہ نہین ہی گیارہوین جدال یعنی لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط
یہہ ہی کہ اس باب مین ہر قسم کی قسم شامل ہوجاتی اور وقت ضرورت اثبات
حق یا نفی باطل قسم کہا جاتا ہی اور اگر جدال صادق ہو اور تین بار سی کم زبان
جاری ہو تو اسکے لئی استغفار کافی ہی اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ اسکا ایک
گوسفند ہی اور قسم دروغ کی بارہ مین مشہور یہہ ہی کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری
مرتبہ گائی تیسری مرتبہ شتر دیا جائی بارہوین مارنا ان جانورون کا جنکا مسکن
بدن یا کپڑی مین ہو مثل جون یا پسو کی یا مانند کنہ کہ جسی ہندی مین کلی کہتی ہین
اور وہ اونٹ کی بدن پر ہوتی ہی اور ان جانورون کا بدن یا کپڑی پر سی
اٹھا کر پھینکدینا بلکہ ایک جگہہ سی دوسری جگہہ رکھدینا کہ مقام اول اُس
جانور کی لئی زیادہ تر جای محفوظ ہو تیرہوین انگوٹھی کا بقصد زینت پہننا
مین باب استحباب مضائقہ نہین رکھتا اور استعمال حنا کو بھی بخیال زینت حالت
احرام بلکہ قبل احرام اگر احتمال بقای اثر ہو تو علمائی حرام جانا ہی اور بعضون نے
احتیاط کی ہی کہ بغیر قصد زینت بھی مہندی نہ لگائی چودہوین بقصد آرائش
عورت کا زیور پہننا مکروہ زیور جو قبل احرام ہمیشہ پہنی رہتی ہو اُسکا احرام کی
لئی نہ اُتارنا اور پہنی رہنا مضائقہ نہین رکھتا لیکن چاہیی کہ اُسی اپنی شوہر
یا مرد غیر کو قصداً نہ دکھلای پندرہوین بدن مین روغن ملنا اور مقتضای احتیاط
بلکہ اقوی یہہ ہی کہ اگر روغن خوشبو بھی نہو تو بھی اُسکا استعمال نہ کری مگر وقت ضرورت
سولہوین بالون کا ازالہ کرنا اپنی بدن سی یا غیر کی بدن سی خواہ دوسرا شخص
محل ہو خواہ محرم یہانتک کہ ایک بال بھی بدن سی جدا نہ کری مگر بضرورت

مثل اسکی کہ اگر کسی شخص کی جوئین پڑجائین یا درد سر عارض ہو یا آنکھہ مین بال
پڑجائی اور وہ باعث اذیت کا ہو تو ایسی صورتون مین ازالہ مو جائز ہی اور جو
بال غسل یا وضو مین بی قصد اکھڑ جائی اسکا کفارہ نہوگا اور فدیہ سر منڈانیکا
ایک گوسفند ہی یا تین روزی رکھنا یا دس مسکینون کو ایک ایک مد صدقہ
دینا اور بعض علمائی فرمایا ہی کہ بارہ مد چہہ مسکینون کو دی اور مقتضای
احتیاط یہہ ہی کہ گوسفند اختیار کری اور جسوقت دونون بغلون کی بالون کا
ازالہ کری یا ایک بغل سی بہی ازالہ کری تو علی الاحوط بلکہ اقوی یہہ ہی کہ
کفارۂ مذکورہ دی اور اگر سر یا داڑہی پہ ہاتہہ پہیری اور ایک یا دو بال
گر پڑین تو مشتی بہر گیہون صدقہ دی ساتوین مرد کا سر چہپانا اور مقتضای
احتیاط یہہ ہی کہ مٹی یا مہندی یا ایسی چیز سر پر نہ رکہی اور کسی چیز کو
سر پر نہ اٹہائی اور احوط اور اولی یہہ ہی کہ اپنی اعضا بدن سی بہی
نہ چہپائی مثل ہاتہہ کی لیکن ہاتہہ بہی سر پر رکہی اگرچہ ظاہر معلوم ہوتا ہی
اور دونون کان بظاہر سر مین شامل ہین اور بعض اجزای سر کا چہپانا بہی
حکم مین سر چہپانی کی ہی مگر تسمہ مشک آب سر پر رکہہ لینا یا مثل وبال درد کے لیے
سر مین باندہہ لینا مستثنی ہی اور اظہر و اشہر یہہ ہی کہ مرد کو منہ چہپانا مضائقہ
نہین رکہتا اور قول بہ ممانعت شاذ ہی اور پانی بلکہ ہر چیز مثل پانی کی رقیق
ہو اسمین غوطہ لگانا سر چہپانی کی حکم مین ہی اور سر چہپانی کا فدیہ ایک گوسفند ہی
اور احوط یہہ ہی کہ جس مرتبہ سر چہپائی اتنی گوسفند فدیہ دی خصوصاً جس صورت مین
بلا عذر یا اوقات مختلفہ مین سر چہپائی اٹھارہوین عورت کا نقاب وغیرہ
سی منہ چہپانا یا بعض اجزای رو کا چہپانا لیکن جس صورت مین نماز کو اپنی سر کو
چہپائی اور مین باب مقدمہ منہ کی اطراف بہی چہپ جائین تو مضائقہ نہین رکہتا

لیکن بعد نماز چاہیے کہ فوری کھول ڈالی اور نامحرم سی عورت کو اس طور پر منہ چھپانا جائز ہے
کہ جو شی از قسم چادر وغیرہ سر پر اوڑھی ہی اُسے محاذی بینی بلکہ ذقن تک کھینچ لی مگر
بعض علما واجب جانتی ہین کہ اُس چادر کو ہاتھہ یا لکڑی سی اپنی منہ سی جدا
رکھی تا مثل نقاب نہونی پائی اور اگر مثل نقاب ہو جای تو کفارہ مین ایک گوسفند دے
اور یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سی نہین ہی اُنیسوین منزل چلنی مین مرد کا
بالای سر سایہ قرار دینا مثل سایہ ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ علی الاحوط
اور مقتضائی احتیاط یہہ ہی کہ محمل کے پہلو مین یا جو شی کہ اسکی سر کی مقابلہ مین
نہو اسکی سایہ مین نہ چلی گو اسکا جائز ہونا خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر
منزل پر پہونچکر وہ شخص اپنی کار و بار کی لیی امد و رفت کرتا ہو تو اس صورت مین
خصوصاً وقت آمد و رفت سایہ مین چلنا جائز ہی اگر احتیاط کری تو بہتر ہی اور وقت
ضرورت ہی مثل ہنگام بارش و شدت گرما و سرما سایہ کر لینا جائز ہی لیکن کفارہ
دی اور عورتون اور لڑکون کی واسطی سایہ مین چلنا بغیر کفارہ جائز ہی اور
سایہ کرنی کا کفارہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہہ ہی کہ جس دن سایہ کیا ہو ہر دن
کی عوض مین ایک گوسفند دی بیسوین اپنی بدن سی خون کا نکالنا اور اگر
یہہ شخص جانتا ہو کہ کھجانی سی یا مسواک کرنی سی خون نکل آیگا با اینمہ کھجای
یا مسواک کری تو موجب کفارہ ہوگا اور وقت ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض
علمانی کفارہ مین اسکی ایک گوسفند اور بعضون نی ایک مسکین کا اطعام
تجویز کیا ہی اکیسوین ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹی خواہ کوئی جزو اسکا
کاٹی اور جس صورت مین اذیت ہو مثل اسکی کہ ایک جزو ناخن کا ٹوٹ جای
اور باقیماندہ ایذا پہونچائی تو اُسی کاٹ ڈالی اور اسکی فدیہ مین ایک مد طعام
دی اور فدیہ ساری ناخن کا بہی یہی ایک مد ہی اور اگر کل ہاتھہ کی ناخن ایک مجلس مین

کاٹی تو ایک گوسفند لازم ہی اور اگر ایک مجلس مین ہاتون کی ناخن کاٹی اور
دوسری مجلس مین پاوان کی ناخن کاٹی تو دو گوسفند لازم ہین **بائیسوین** اُکھیڑنا
اُکھیڑنا اگرچہ فون نکلی بعض علمائی فرمایا ہی کہ کفارہ اِسکا ایک گوسفند ہی اور یہہ احوط
ہی **تیئسوین** اُس درخت کا یا اُس گہانس کا اُکھیڑنا جو حرم مین اوگی ہو مگر
جس صورت مین اس شخص کی زمین مملوکہ یا مقام استقامت پر اُگی ہو یا اُسنی خود
اُسی درخت یا گہانس کو بویا ہو تو ایسی صورت مین اُکھیڑنا مضائقہ نہین رکہتا
اور گیاہ اذخر و درختِ میوہ دار و درخت خرما مستثنیٰ ہی اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو
اُکھیڑے تو ایک جماعت علمائی فرمایا ہی کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گائے اور اگر چھوٹا
ہو تو ایک گوسفند کفارہ دی اور اگر کوئی شاخ وغیرہ توڑی تو قیمت اُسکی اُسکے
کفارہ مین دی اور گہانس کے اُکھیڑنے مین استغفار کافی ہی اور حرم مین اونٹ چرنی کو
چھوڑ دینا جائز ہی مگر آپ اُسکے لیے گہانس نہ کاٹی اور اس حکم مین محرم مخصوص نہین ہی بلکہ ہر فرد
بشر شامل ہی اور اگر کوئی شخص بعنوان متعارف راہ چلی اور بعض اجزائی گیاہ کچلجائین یا ٹوٹجائین
تو کوئی قباحت نہین ہی **چوبیسوین** ہتیار باندھنا مثل تلوار و نیزہ یا
جوشن سامانِ حرب یا آلہ حرب سی ہو مگر وقتِ ضرورت اور بعض علمائی تصریح کی ہی کہ
مانند زرہ و خود یا جوشن انکی آلاتِ حفاظت سی ہون نہ آلات دفع سی وہ بہی داخل
اسلحہ مین اور احوط یہہ ہی کہ ہتیار اپنی ہمراہ بہی نہ رکہی ہر چند انکو بدن پر نہ لگائے
واللہ العالم **فصل دوسری بیان مین طواف عمرہ کی** اور اس فصل
مین تین مقصد ہین **مقصد پہلا** بیان مین اُن اعمال مستحبہ کی کہ جنہین بزمان
ارادہ طواف ہنگام دخول مکہ معظمہ و مسجد الحرام بجالانا چاہیے سنت ہی کہ جس وقت حرم
مکہ معظمہ مین پہنچی اونٹ سی اُتری اور دخولِ حرم کی لیی غسل کری یا برہنہ نعلین
ہاتھ مین لیکر یعنی بے نعلین داخل حرم ہو حدیث مین وارد ہوا ہی جو شخص حق تعالی

فصل دوسری

بیان طواف

مین

کی لیے مِن باب تواضع و فروتنی اِس ہیئت کو اختیار کرتا ہی خداوند عالم اُس شخص کے
نامہ اعمال سے لاکھ گناہ محو فرماتا ہی اور اُسکی لیے لاکھ حسنہ لکھتا ہی اور لاکھ
حاجتیں اُسکی بر لاتا ہی اور حرم میں داخل ہونے کی وقت یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ
يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَّفَجٍّ
عَمِيْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ
بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ
الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ وَ
التَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّحَرِّمْ
بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اور مستحب ہی کہ اگر ممکن ہو تو مکہ معظمہ مین داخل ہونے کی لیے دوسرا
غسل کرے اور جسوقت داخل ہو تو بآرام بدن و اطمینان قلب داخل ہو اور چاہیے
کہ جو راہ بالائی مکہ معظمہ واقع ہی اُس راہ سے داخل ہو مگر بعض علمانے فرمایا ہی کہ اُس
راہ سے داخل ہونا مخصوص اُن لوگون کی لیے ہی جو مدینہ منورہ سے جاتے ہین اور بعض
علمانے مسجد حرام مین بھی داخل ہونے کی لیے غسل کو کہا ہی اور چاہیے کہ در بنی شیبہ سے
داخل ہو اور زبان زد خلائق ہی کہ وہ در فی الحال باب السلام کی برابر واقع ہی اور
چاہیے کہ جسوقت باب السلام سے داخل ہو تو سیدھا ستونون تک چلا جاے اور
بکمال خضوع و خشوع آرام بدن و اطمینان قلب در مسجد پر کھڑا ہو اور یہہ کلمات
جو حدیث صحیح مین وارد ہوے ہین زبان پر جاری کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ

عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ
خَلِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے
کہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَمَا شَاءَ اللّٰہُ وَعَلٰی
مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ
وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَرَسُوْلِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِکَ وَعَلٰی اَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ
وَسَلِّمْ عَلَیْھِمْ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ
افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ وَ
احْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ جَلَّ ثَنَاءُ وَجْھِکَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ وَّفْدِہٖ وَزُوَّارِہٖ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یَّعْمُرُ مَسَاجِدَہٗ
وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یُّنَاجِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ فِیْ بَیْتِکَ وَعَلٰی کُلِّ
مَاْتِیٍّ حَقٌّ لِّمَنْ اَتَاہُ وَزَارَہٗ وَاَنْتَ خَیْرُ مَاْتِیٍّ وَّاَکْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُکَ
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ وَبِاَنَّکَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّکَ کُفُوًا
اَحَدٌ وَّاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ

یا جواد یا کریم یا ماجد یا جبار یا کریم اسئلک ان تجعل تحفتک
ایای بزیارتی ایاک اول شیٔ تعطینی فکاک رقبتی من النار
بعد اسکے تین مرتبہ کہی اللھم فک رقبتی من النار پھر کہی واوسع علی من
رزقک الحلال الطیب وادرأ عنی شر شیاطین الانس والجن وشر
فسقة العرب والعجم بعد اسکے داخل مسجد ہو اور کہی بسم اللہ وباللہ وعلی
ملة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بعد اسکی ہاتھوں کو اٹھاوے اور
کعبہ کی طرف منہ کری اور یہ دعا پڑھی اللھم انی اسئلک فی مقامی ھذا فی اول
مناسکی ان تقبل توبتی وان تتجاوز عن خطیئتی وان تضع عنی
وزری الحمد للہ الذی بلغنی بیتہ الحرام اللھم انی اشھدک
ان ھذا بیتک الحرام الذی جعلتہ مثابة للناس وامنا مبارکا
وھدی للعالمین اللھم العبد عبدک والبلد بلدک والبیت
بیتک جئت اطلب رحمتک واؤم طاعتک مطیعا لامرک
راضیا بقدرک اسئلک مسئلة الفقیر الیک الخائف لعقوبتک
اللھم افتح لی ابواب رحمتک واستعملنی بطاعتک ومرضاتک
پھر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہی الحمد للہ الذی عظمک وشرفک
وکرمک وجعلک مثابة للناس وامنا مبارکا وھدی للعالمین
اور جس وقت حجر الاسود کو دیکھی منہ اسکی طرف کرکی کہی الحمد للہ الذی ھدانا
لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر من خلقہ اللہ اکبر مما اخشی و
احذر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت ویمیت ویحیی وھو حی لا یموت بیدہ الخیر

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ
النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اُوْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ کِتَابَكَ اور آہستہ آہستہ
چلے اور خوف الٰہی سے قدم چھوٹے اُٹھاوے اور جسوقت حجر اسود کے نزدیک پہونچے
ہاتھوں کو بلند کرے اور حمد و ثنای الٰہی بجالاوے اور محمد اور آل محمد پر صلوات
بھیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اور ہاتھوں کو اور منہ کو اور بدن کو حجر اسود سے
مس کرے اور اسکا بوسہ لے اور بوسہ لینا ممکن نہو تو حجر اسود سے اپنے ہاتھ کو مس
کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو اشارہ کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُھَا
وَمِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ لِتَشْھَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاتِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِكَ
وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَةِ الشَّیْطَانِ
وَعِبَادَةِ کُلِّ نِدٍّ یُّدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور اگر ساری دعا نہ پڑھ سکے تو
جسقدر ممکن ہو اُسی قدر پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَ
فِیْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سَعْیِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف مین

جو شخص عمرہ تمتع کا مکلف ہو بعد دخول مکہ معظمہ اُسی واجب ہے کہ طواف خانہ کعبہ
سے ابتدا کرے اور طواف عمرہ ایک رکن ہے جو شخص عمدًا اسکو ترک کرے یہانتک کہ قبل

ف
بیان مستحبات
ف
مقصد دوسرا
واجبات طواف

ازوقوف عرفات طواف بجا نہ لائی تو عمرہ اُسکا باطل ہی خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل
مسئلہ ہو اور بنا بر ترک طواف سی حج اُسکا حج افراد ہو جائیگا اور سال آیندہ وجوب
قضای حج قوی معلوم ہوتا ہی مگر جس شخص کا حج تمتع بسبب عذر مبدل بحج افراد ہو جاے
تو وہ معذور ہی تفصیل اسکی آگی مذکور ہوگی اور اگر کسی نے سہواً ترک طواف کیا ہو تو اُسپر
لازم ہی کہ جسوقت ممکن ہو طواف کو بجا لای اور اگر سعی کر چکا ہو تو سعی کا بھی اعادہ کری
اور مریض کے لیے اگر ممکن ہو تو کسی کے کندہی پر سوار ہو کر طواف کرے اور اگر کندہی پر ممکن نہو تو
اپنی طرف سی نائب معیّن کری اور جاننا چاہیی کہ طواف مین بارہ امر واجب ہین پانچ
امر خارج شرط طواف ہین اور سات امر واجب داخل طواف ہین پہلے اُنمین سے
طہارت ہی حدث سی پس محدث کو طواف واجب جائز نہین ہی اور اگر اُسنی غفلةً
طواف کیا ہو تو باطل ہی اور اگر اثنای طواف مین محدث ہو پس اگر بعد تجاوز نصف
طواف محدث ہوا ہی تو اُس طواف کو قطع کری اور طہارت کری جس مقام سی قطع کیا ہے
اُسی مقام سی پھر شروع کری اُس طواف کو تمام کری اور اگر نصف طواف سی قبل
محدث ہوا ہی تو طہارت کری از سر نو طواف کری اور اگر بعد حدث شک ہو کہ آیا
طہارت کی یا نہین کی یا بعد طہارت شک ہو کہ حدث صادر ہوا یا نہین ہوا خواہ
وہ شک قبل طواف واقع ہو یا بعد طواف یا اثنای طواف مین تو حکم اس شک کا
حرف بحرف مثل حکم اُس شک کے ہی جو طہارت نماز مین واقع ہوتا ہی اور طواف کنندہ
اگر غسل و وضو سی معذور ہو تو اُسی واجب ہی کہ طواف مباح ہونی کے لیے تیمم کرے
جسطرح سی نماز مباح ہونی کی لیے تیمم مقرر ہی اور اگر پانی یا وہ چیز کہ جس سے تیمم جائز ہی
ممکن نہو تو حکم اُسکا مثل اُس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہو یعنی جب اپنی طواف سے
مایوس ہو تو اپنی جانب سے نائب مقرر کریگا مگر احوط یہ ہی کہ خود بھی طواف کری اور اسی طرح
اگر جنب نے تیمم سے طواف کیا ہو تو مقتضای احتیاط یہ ہے کہ بعد طواف اپنی طرف سے

بیان ۵

نائب بہی کری **دوسری شرط** یہ ہی کہ بدن اور لباس طاہر ہو بلکہ مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ جو نجاست نماز مین مثل خون کمتر از درہم و خون جروح و قروح معفو ہی وہ بہی بدن و لباس مین نہو اسلیے کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسجد مین داخل کرنا حرام جانتے ہین اگرچہ اسکے خلاف اقوی معلوم ہوتا ہی اور اگر کوئی شخص طواف کری اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہ ہی کہ طواف اُسکا صحیح ہوگا اور اگر اثنای طواف مین نجاست پر مطلع ہو تو بعض علما کا یہ مختار ہی کہ طواف کو قطع کری اور نجاست دور کر کے جس مقام سے قطع طواف کیا ہی اُسی مقام سے پہر شروع کر کی طواف کو تمام کری اور احوط یہ ہی کہ بعد اتمام از سر نو طواف کو بجا لاے خصوصا جس صورت مین چار شوط کامل نہی ہون اور ایسا فعل کثیر کہ موجب قطع طواف ہو واقع ہوا ہو اور اگر حالت طواف مین بدن یا لباس نجس ہو جاوے تو اُسکا بہی حکم مثل حکم سابق کے ہی مگر اس حالت مین اظہر یہ ہی کہ اتمام طواف کافی ہوگا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بہول گیا ہو اور اُسی حالت سے طواف کری تو اقوی و احوط یہ ہی کہ اُس طواف کا اعادہ کری **تیسری شرط** مردون کے لیے ختنہ کرنا ہی پس جس شخص کا ختنہ نہوا ہو طواف اُسکا باطل ہوگا اور نسوان کی نسبت یہ شرط نہین ہے اور بنا بر احتیاط ثبوت اس شرط کا لڑکون کے لیے بہی پایا جاتا ہی پس اگر بدون ختنہ لڑکا طواف کری یا کوئی شخص لڑکون کو طواف کرا ی تو طواف نسا اُنکا باطل ہوگا اور نسوان انکی لیے بعد بلوغ حلال نہونگی مگر جبکہ خود جاکر طواف نسا بجا لائین یا اپنی جانب سے نائب معین کرین **چوتہی شرط** بنا بر احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہی لیکن جس کپڑے سے ستر عورت کیا جاوے اُسکا مباح ہونا لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ جمیع شرائط لباس مصلی ملحوظ رہین ... حدیث مین وارد ہی کہ طواف حکم نماز مین ہی **پانچوین** نیت ہی چاہیے کہ نیت اسطرح کری کہ سات دوری طواف خانہ کعبہ کا بجا لاتا ہون حج ...

بیان ختنہ

عمرهٔ تمتع فرض حجة الاسلام سی بجہت اطاعت و فرمانبرداری خداوند عالم اور وہ
واجبات کہ داخل حقیقت طواف ہین پہلے اُنمین سی ابتدا کرنا ہی حجر اسود سی اس
نہج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مرور کری مگر چونکہ تحقق اسکا بروجہ حقیقت
بہت مشکل ہی بلکہ متعذر لہذا اسقدر کافی ہوگا کہ اوّل اجزای بدن اوّل جزو
حجر اسود کی مقابل واقع کری بالجملہ علمای نعیین مین اُس جزو کی جو انسان مین تمام
اجزای بدن پر مقدم ہی کلام فرمایا ہی اب دیکھا چاہی کہ آیا وہ جزو طرف بینی
ہی یا دونون پاؤن کی انگوٹھون کی سری ہین یا وہ جزو قدم مختلف ہو جاتا
اشخاص مین جیسا بعض لوگون ہین بسبب بڑی [illegible] جزو اول اُن کا ایک جزو
شکم ہوتا ہی اور حجر اسود کا جزو مقدم چاندی کی پتر کی [illegible] پوشیدہ ہی اس حالت
پر ظاہر ہی کہ مراعات محاذات نہایت مشکل ہوگی خصوصاً بسبب اژدہام شیعہ وسنی کہ
طواف کے لیے مجتمع ہوتی ہین حالانکہ دو تہہ نصف سی ہین کہ بسبب اُنکے طواف کنندہ کو علم
یا مظنہ محاذات حجر اسود حاصل ہوتا ہی لہذا علمای متاخرین رحمہم اللہ نی رفع اس
مشقت وحرج کا تحاف وجود سی کیا ہی پہلے واجب ہونا ابتدا کرنے مین اوّل
حجر اسود سے بلکہ بسقدر واجب ہے فقط ابتدا کرنا حجر ہی سی نہ یہ کہ اول حجر ہی دوسری وجہ یہ ہے
کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہی یعنی اتنا کافی ہی کہ عرف مین کہین کہ طواف کنندہ مقابل
اول حجر ہی تیسری وجہ یہ ہے کہ شخص مکلف کسی قدر مقدم ہونی کی رعایت کہ ما محاذات حجر
طواف کری اور یہ قصد کری کہ ابتداء دورہ واجب کی محاذی حجر اسود سی ہوگی اور
انتہا اُس دورہ کی اُسی مقام محاذی پر ہوگی اور جو کچھ اس دورہ مین زائد ہوگا وہ
من باب مقدمہ علمیہ ہوگا اور جب تک حجر اسود کی محاذی ہو اس قصد کو اپنے
ذہن مین رکھی اور اگر قلب مین اِس قصد کی استدامت بھی دشوار ہو تو اسکی بھی
حاجت نہین ہی بسبب اسکی کہ نیت ایک ارادہ ہی کہ قلب سی تعلق رکھتا ہی اور

باعث عمل کثیر ہوتا ہی اور یہ تیسری وجہ اقوی واحوط ہی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہو کر طواف بجالانا کہ حدیث صحیح سی پایا جاتا ہی اسوجہ پر محمول ہو سکتا ہی دوسری ختم کرنا ہر دوری کا حجر اسود پر اور اسکا تحقق نہین ہو سکتا مگر جبکہ آخر طواف مین جزو اول بدن کے محاذات جزو اول حجر سے حاصل ہو اُس مقام پہ بھی اگر نظر اسکے کہ یقین حاصل ہو کہ دوری حجر اسود پر تمام ہوئی کسی قدر دورے سے بڑھ جاے اور یہ ارادہ کرے کہ زیادتی مِن باب مقدمہ ہے اور داخل دورہ نہین ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ محاذات کا یقین حاصل ہو جائی تو کافی ہوگا تیسری یہ کہ طواف کی ہر حال مین خانہ کعبہ کو دستِ چپ کی جانب رکھے پس اگر طواف کنندہ بعض اجزاے طواف مین ارکان کو بوسہ لینی کو مثلاً خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا یہ کہ وقت ازدحام حاجیون کے ریلون کی وجہ سی خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جای تو اُس جزو دورے کا طواف مین محسوب نہوگا اور اعادہ اُس جزو کا واجب ہے اور اِس مقام پر اُسوقت کہ جب طواف کرنے والا در وازہ دونو حجر اسمٰعیل کے گذرتا ہی ایک اشکال واقع ہوتا ہی اور وہ اشکال یہ ہی کہ مثلاً یہ شخص حجر اسود کی طرف سے چلا آتا ہی اور خانہ کعبہ اُسکے بائین شانے کی طرف ہے اب اگر باب حجر اسمٰعیل سے جسطرح کہ آتا ہی اُسی طرح سیدھا گذر جای تو وقت محاذات باب حجر خانہ کعبہ بائین شانی کے مقابل نہ رہیگا بلکہ پشت کی جانب پڑیگا اگرچہ حجر اسمٰعیل بائین شانی پر پڑیگا مگر وہ خانہ کعبہ کا مصداق نہین ہی اِسوجہی بعض محتاطین باب حجر تک پہونچنے سے پہلے تھوڑا سا اپنی بدن کو اپنی بائین جانب کج کر لیتے ہین کہ شانہ چپ اُنکا خانہ کعبہ سے منحرف نہو اور اِسی طرح دوسرے باب حجر تک پہونچنے سے قبل بدن اپنا تھوڑا سا دہنی جانب کج کر لیتے ہین تا شانہ چپ خانۂ کعبہ سی منحرف نہو اور اسی وقت کو اُسوقت جب ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ رکھتے ہین

اسلیے کہ اگر انسان اُسی خطِ مستقیم پر کہ خانۂ کعبہ کی گوشون تک پہونچا ہی ہاتھ سے
جب آگے بڑہا تو خانۂ کعبہ اُسکے بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا اور یہان پر زیادہ اشکال
ہی لیکن ان دقتون کا ملحوظ رکھنا کلماتِ علما سی نہین نکلتا بلکہ اُنکے ظاہر کلمات
سی معلوم ہوتا ہی کہ طواف بخط مستقیم جمیع اجزاے مطاف مین کفایت کرتا ہے
اور احادیث سے بہی یہی مستفاد ہوتا ہی خصوصًا اُس حدیث سے کہ جسمین حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اونٹ پر سوار ہوکر طواف کرنا منقول
ہی اور اگر حجر اسمٰعیل داخلِ خانۂ کعبہ قرار دیا جاے جیسا کہ مشاہیر علما کی طرف
نسبت دیجاتی ہے تو اِس صورت مین اشکال اول اصل ہی سی دفع ہوجائیگا
چوتھے حجر اسمٰعیل کا طواف مین داخل کرنا کہ یہ مقام مدفن جناب ہاجرہ مادر حضرت
اسمٰعیل و دیگر انبیا علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کا ہی اور چاہیے کہ حجر اسمٰعیل کے
گرد دورہ واقع ہو اور داخل ہوکر دورہ نہ کرے پس اگر اثناے طواف مین
داخل حجر اسمٰعیل ہو جائیگا تو وہ دورہ تمام باطل ہے اور تدارک اُسکا اُس
مقام سی کہ جہانسی داخل حجر ہوا ہی کافی نہو گا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہیے چنانچہ
ایک جماعت علمانی اِس باب مین تصریح کی ہی بلکہ بعض علمانے اِس طواف کا
باطل ہونا نقل فرمایا ہی اور ظاہر بعض اخبار کا بھی یہی ہی لہذا بعد اتمام اعادہ
کُل طواف کا احوط ہی پانچوین واقع ہونا طواف کا درمیان خانۂ کعبہ و
مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر جانب سی یعنی کہ دیکھا جاتا ہی کہ مسافت درمیان
خانۂ کعبہ و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام تخمینًا ساڑہی چھبیس ہاتھ ہی لہذا ملاحظہ اِس
مقدار کا ہر جانب سے ملحوظ رہے یعنی کسی جانب مین وقت طواف اِس مقدار سے
زیادہ دور نہو بلکہ اِس مقدار کی اندر رہی پس اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف
مین مقدار مذکور سی خانۂ کعبہ سی زیادہ دور ہو جای تو اُتنا طواف کہ جتنا مقدار

مذکور سی دور تر واقع ہوا ہی باطل ہوگا اور حجر اسمٰعیل کے مقدار تخمیناً بیس ہاتہہ ہے اور یہ حجر بنا بر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکور ہی پس حجر کے علاوہ محل طواف ساڑہے چہہ ہاتہہ سی زیادہ نہین ہی اگر اس مقدار معین سے کوئی شخص حجر سے دور ہو جای تو مطاف سے خارج ہو جائیگا اور اسقدر طواف کا جو خارج مین واقع ہوا ہی اعادہ کرنا مطاف کے اندر احوط بلکہ اظہر ہوگا چھٹے خروج طواف کنندہ خانہ کعبہ سے اور جو کچھہ خانہ کعبہ مین محسوب ہی اُس سے کہ وہ بطور چہوٹے سے چبوترے کے گرد خانۂ کعبہ بنا ہوا ہی اور نام اُسکا شاذروان ہی پس اگر بعض حالتون مین طواف کنندہ اُس چبوترے پر راہ چلی تو وہ جزو طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر اثنا ے طواف مین دیوار حجر اسمٰعیل پر چڑہہ جائی تو بہی اعادۂ طواف لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ اثنا ے طواف مین شاذروان کی طرف سے خانۂ کعبہ کی دیوار کی جانب اپنے ہاتہہ کو ارکان وغیرہ سے مس کرنے کے لیے بہی بلند نہ کرے اور دیوار حجر پر بہی ہاتہہ نہ رکھے ساتوین یہ کہ سات شوط یعنی سات دورے طواف کے کرے نہ کم ہون نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمداً کم یا زیادہ بجا لاوے تو در صورت کمی اگر فعل کثیر واقع نہوا ہو کہ جس سے موالات فوت ہوتی ہی تو اُس شوط کا اتمام واجب ہی اور اگر موالات فوت ہوئی ہی تو یہ صورت قطع طواف مین داخل ہی اور حکم قطع طواف کا آگے مذکور ہوگا اور اگر کوئی شخص از روی سہو طواف مین کمی کرے تو اُس حالت مین تفصیل مشہور ہی یعنی اگر نصف طواف سی تجاوز کیا ہی تو اُسے تمام کرے گا اور اگر نصف طواف سے کم کیا ہی تو اُس طواف کو از سر نو بجا لاویگا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی کمی وطن مین پہونچکر یاد آئی تو اُسے چاہیے کہ اپنی جانب سے نائب معین کرے اور بعض علمائ اس نہج پر تفصیل کیے ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بھولا ہی تو اُس طواف کو بجا لائیگا

ف در بیان ... طواف

ف در بیان سہو در کمی طواف

اور اگر ایک سے زیادہ بہولا ہی تو از سر نو طواف کریگا اور یہ قول احوط ہی اور اس سے زیادہ
احوط یہ ہی کہ جو کمی واقع ہوئی ہی اُسے تمام کرکے ساتوں شوط از سر نو بجا لاوے اور اگر ایک شوط بجا لاکر
نصف شوط یا دو شوط بقصد جزئیت طواف دیگر یا بقصد لغویت زیادہ بجا لاوے تو کسی قسم کا طواف مین ضرر نہوگا ہی حتی
قصد اول مین ہو چاہی اثناء طواف مین چاہی ساتویں شوط کی بعد اگر اس طواف کے جزئیت کا قصد کیا ہی پس اگر ابتدائی
طواف مین قصد جزئیت کیا تھا پہلے ہی سی بلا اشکال وہ طواف باطل
ہی اور اگر اثناء طواف مین یہ قصد کریگا تو جسوقت سی کہ یہ قصد کیا ہی اُسوقت
سی طواف باطل ہوگا اور اگر آخر مین یہ قصد کریگا تو بہی مشہور بطلان طواف ہے
اور مثال اسکی یہ ہی کہ جیسی کوئی شخص نماز مین کسی رکعت کو زیادہ کردی اور اگر
سہواً اکسی طواف کو زیادہ بجا لای پس اگر ایک شوط سی کم ہی تو اُسی قطع کریگا اور
اگر ایک شوط ہی یا ایک شوط سی زیادہ ہی تو بہی طواف واجب صحیح ہوگا مگر
طواف کنندہ کو مستحب ہے کہ بقصد مطلق قربت اُس دوسری کی بہی ساتوں شوط
تمام کرے اور اولی یہ ہی کہ اگر سہواً زیادتی ہوئی ہو تو بہی طواف کا اعادہ کری
اور اگر طواف کنندہ شوطہاے طواف کے عدد مین شک کری پس اگر بعد فراغ طواف
شک عارض ہو تو اُس شک کا اعتبار نہوگا اور اگر اثناء طواف مین واقع ہو
اور وہ شک دائر ہو اتمام اور زیادتی مین مثل اسکے کہ آخر شوط مین شک کرے کہ
یہ شوط ساتواں ہی یا آٹھواں تو شک اُسکا معتبر نہوگا اور اگر اثناے شوط مین
شک واقع ہو کہ آیا یہ شوط ساتواں ہی یا آٹھواں تو بعض علمانی فرمایا ہی کہ طواف
اُسکا باطل ہے اور یہہ قول احوط ہی اور اگر طواف کنندہ اِس بات کا یقین کری
کہ سات شوط سی زیادہ نہین ہوے تو اشہر یہ ہی کہ جملہ شک کی صورتون مین طواف
از سر نو کرنا لازم ہوگا اور ایک جماعت علمانی فرمایا ہی کہ بنا اقل پر رکھیگا مگر قول
اول قوت سی خالی نہین ہی حالانکہ فی الجملہ احوط بہی ہی اور اس سے زیادہ احوط یہ

نزاقل پر بنا کرکے طواف کو تمام کرے اور پہر از سر نو طواف بجالاوے اور جاننا چاہیے کہ طواف واجب کا قطع کرنا احوط ہے یعنی یہ نہ چاہیے کہ طواف مین سے کچھ باقی رہجائے کہ اسکو دوسرے وقت زیادہ فاصلے سے بجالائیے غرض یہ ہی کہ ساتون شوط تمام کرے اور بلا عذر بمحض خواہش نفس موالات عرفیہ طواف مین فوت نہ ہونے پائے اسلئے کہ بعض علما قطع طواف کو تصریحاً منع فرمایا ہی اور اگر مرتکب قطع طواف ہو تو احوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ از سر نو طواف کرے ہر چند چار شوط بجالاچکا ہو لیکن اگر عذر عارض ہو کہ مانع اتمام طواف ہو مثل مرض حیض یا حدث بی اختیار پس ایسی صورت مین مشہور تفصیل ہے یعنی اگر چار شوط کرچکا ہو تو جس جگہہ سی قطع طواف کیا ہی پھر وہین سی شروع کرکے تمام کرے اور اگر چار شوط نہین بجالایا تو از سر نو طواف کریگا اور اگر طواف کنندہ اتمام پر قادر نہو تو احوط یہ ہی کہ صبر کرے یہانتک کہ وقت طواف تنگ رہجاوے اور جس صورت مین قادر نہو تو اسی کاندھے پر سوار کرکے طواف کرایا جائیگا اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو اسکی طرف سے اتمام طواف کے لیے نائب کیا جائیگا **مقصد تیسرا استحبات حال طواف مین** سنت ہے کہ وقت طواف برہنہ پا اور مشغول دعا و ذکر خدا رہے اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کرے اور قدم چھوٹے اٹھاوے اور وہ افعال کہ جو نماز مین مکروہ ہین انھین ترک کرے اور بسند معتبر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص وقت زوال سر برہنہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چھوٹے اٹھاوے اور نامحرم پر نظر نہ کرے اور کسی شخص کے عورتین کو نہ دیکھے اور اپنے ہاتھ اور بدن کو ہر شوط مین حجر اسود سے مس کرے بی اسکے کہ اس مس کرنی مین کسیکو تکلیف و آزار پہونچے اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے تو حق تعالی اس شخص کے لیے عوض مین ہر قدم کے ستر ہزار حسنہ لکھیگا اور اس شخص سے ستر ہزار گناہ محو کریگا اور

نفس مستحبات طواف

بہشت مین ستر ہزار درجہ اُسکے لیے بلند فرمائیگا اور ستر ہزار بندے آزاد کرنے کا ثواب کہ ہر بندے کی قیمت دس ہزار درہم ہون اُسکے نامۂ عمل مین لکھیگا اور اُس شخص کو ستر ہزار آدمی کہ اُسکے اہل بیت ہونگے اُنکا شفیع قرار دیگا اور اُس شخص کی ستر ہزار حاجتین بر لائیگا خواہ حوائج دنیویہ کا طالب ہو خواہ حوائج اخرویہ کا خواہان ہو اور سنت ہے کہ حالت طواف مین یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَاءِ کَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی حق تعالیٰ سے طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف مین یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ اور ہر شوط مین جسوقت در خانۂ کعبہ پر پہونچے صلواۃ محمد اور آل محمد پر بھیجے اور اِس دعا کو پڑھے سَائِلُكَ فَقِیْرُكَ مِسْكِیْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِیْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ النَّارِ یَا جَوَادُ یَا كَرِیْمُ اور جسوقت حجر اسمعیل تک پہونچے ناودان طلائی پر نگاہ کرے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اور جسوقت حجر سے گذر جائے اور پشت

خانہ کعبہ پر پہونچے تو یہ دعا پڑہے یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جسوقت رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھہ اٹھاکر یہ دعا پڑہے یَا اَللّٰہُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَۃِ وَخَالِقَ الْعَافِیَۃِ وَرَازِقَ الْعَافِیَۃِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمَنَّانَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَۃِ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمَانَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَہُمَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِیَۃَ وَتَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَشُکْرَ الْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس خانہ کعبہ کی طرف سر اٹھاکر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَکِ وَعَظَّمَکِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰہُمَّ اھْدِ لَہٗ خِیَارَ خَلْقِکَ وَجَنِّبْہُ شِرَارَ خَلْقِکَ اور جسوقت درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کی پہونچے تو یہ دعا پڑہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور جسوقت ساتوین شوط مین مستجار تک پہونچے کہ یہ خانہ کعبہ کی پشت ہی نزدیک رکن یمانی مقابل در خانہ کعبہ کہڑے ہوکر ہاتھون کو کہولکر خانہ کعبہ کو اور منہ کو اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہنچاکر یہ دعا پڑہے اَللّٰہُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰہُمَّ مِنْ قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَۃُ اَللّٰہُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْہِ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِکَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اور بعد اسکے پھر دعا پڑہے اَللّٰہُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَایَا وَعِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَۃٍ وَاَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَۃٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِہٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ پس حاجت اپنی طلب کرے اور دعا مین بہت مبالغہ کرے اور جن گناہون کو جانتا ہی انکا مفصلاً اور جنہین نہین جانتا ہی انکا

دعا رکن یمانی
دعا رکن میان
دعا رکن بیچ میان
رکن یمانی و حجر اسود
دعا
مستجار
ملتزم

مجملاً اقرار کرے اور اُن گناہون سے عفو کی دعا کرے کہ نت اللہ تعالیٰ وہ سب بخشی
جاینگے بعد اسکے جسوقت حجر اسود تک پہونچے تو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا
رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا آتَيْتَنِي اور چاہیے کہ اس بارے مین نہایت اہتمام
کرے کہ جسوقت اثناے طواف سے حجر اسود کے بوسہ دینے کو جاے یا ارکان کے
ہاتہہ مس کرنے کو یا مستجار سے بدن مس کرنے کو جاوے تو ہر مرتبہ اُس مقام پر نشان
کرے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو اپنے مقام پر جاکر وہان سے چلے کہ طواف
مین کمی و زیادتی حاصل نہو **فصل تیسری نماز طواف کے بیان مین**
واجب ہے کہ بعد طواف عمرہ دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بجالاوے اور یہ بہی واجب ہے
کہ ان دونون رکعت کو قریب مقام ابراہیم علیہ السلام بجالاے اور احوط یہ ہے
کہ بعد طواف اس نماز کے پڑہنے مین جلدی کرے اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ مقام
ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر اس نماز کو پڑہے اور اگر قریب مقام ممکن نہو اور بقدر
دوری ہوجاے کہ قریب کا اطلاق نرہے اور اُس مسافت کو بعید کہین تو ایسی
حالت مین مقام ابراہیم علیہ السلام کی دونون جانبون سے ایک جانب اس
نماز کو بجالاے اور اگر یہ بہی ممکن نہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونون پہلو کے
رعایت قرب جسقدر ہوسکے ملحوظ رکہکر نماز بجالاے لکن نماز طواف مستحب مین
اختیار ہی تمام مسجد الحرام مین جہان چاہے بجالاے بلکہ علمانے فرمایا ہی کہ نماز
طواف مستحب کو ترک کرسکتا ہی اور اگر کوئی شخص نماز طواف کو بہول جاے تو جسوقت
یاد آئے قریب مقام بجالاے یا مسجد مین قربت مقام بقدر امکان ملحوظ رکہکر بجالاے
اور ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر سعی وغیرہ اس شخص نے کی ہی اُسکا اعادہ بہی لازم
نہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ بعد نماز اعادہ بہی کرے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ نماز
طواف و افعال باقیماندہ مین ترتیب واجب ہے یعنی اعمال عمرہ بعد نماز طواف واقع ہون

پس جو شخص واجبات نماز مثل قراءة وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اُسکا باطل ہوگا اور اسیطرح
حج بہی اُسکا باطل ہوگا پس حجۃ الاسلام سی بری الذمہ نہوگا لہذا مکلف کو لازم ہے
کہ ہر حال مین خصوصاً وقت ارادہ حج بیت اللہ الحرام اپنی نماز کی تصحیح کرلے اور اگر ممکن ہو
تو نماز طواف مقام ابرہیم مین بجماعت پڑہی کہ قراءۃ حمد و سورہ کی دغدغہ سے فارغ
ہوجائیگا اور جو شخص کہ نماز طواف بہول گیا ہو اگر اُسی مسجد الحرام تک حاضر ہونا
دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوی اُسی مقام پر بجالائی گو کسی دوسرے شہر مین بہی چلا گیا ہو
مگر احوط یہی کہ اگر دشوار نہو تو حرم مین حاضر ہو کر نماز طواف قریب مقام بجالائی اور
حالت عذر مین بعض علمانی نائب کا مسجد الحرام مین بہیجنا لازم جانا ہی اسی بنا بر
اس قول کی احوط یہی کہ جس مقام پر نماز یاد آئی اُسی مقام پر بقصد قضا نماز طواف
ادا کرے اور اپنی طرف سے نائب بہی معین کرے تاکہ وہ نائب ان دونون رکعتون کو
قریب مقام ابرہیم بجالاوی اور اگر یہہ شخص مرجاے تو اُسکے ولی کو قضا اسکی نماز
طواف مثل قضاے نمازہای یومیہ وغیرہ کہ جو میت سی فوت ہوئی ہون واجب
ہوگی اور نماز طواف مین مستحب ہے کہ پہلی رکعت مین سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری
رکعت مین سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑہی اور جسوقت نماز سی فارغ ہو حمد و
ثناے الٰہی بجالاے اور محمد و آل محمد پر صلوۃ بہیجے اور حق سبحانہ وتعالی سے
اعمال کے مقبول ہونے کی دعا کرے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي
وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلٰى نَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ
الْحَمْدُ اِلٰى مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّي
وَطَهِّرْ قَلْبِي وَزَكِّ عَمَلِي اور بعض روایتون مین ہی کہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي
بِطَوَاعِيَتِي اِيَّاكَ وَطَوَاعِيَتِي رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي اَنْ
اَتَعَدّٰى حُدُودَكَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَاٰلِهٖ وَمَلَائِکَتِكَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ پس سجدہ مین جاوے اور کہے سَجَدَ لَكَ
وَجْهِيَ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْاٰخِرُ
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِيْ
اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ
عَلٰى نَفْسِيْ وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ **فصل چوتھی بیان کیفیت**
سعی مین اس فصل مین تین مقصد ہین **مقصد پہلا** کیفیت آداب سعی
ما بین صفا و مروہ اور بیان مستحبات مین کہ جنھین قبل سعی بجالانا چاہیے جب
سعی کا ارادہ کرے سنت ہے کہ حجر اسود کی قریب جاکر اُسی بوسہ دی اور ہاتھون کو یا
بدن کو حجر اسود سے مس کری اور اگر ممکن نہو تو اشارہ ہی کرے بعد اسکے چاہ زمزم
جاکر ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے اُس ڈول سی کہ جو مقابل مین حجر اسود کی ہی
اپنے ہاتھہ سی کھینچے اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور اسی پانی مین سے
تھوڑا پی لی اور اس دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ
شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ بعد اسکے اُس دری کر جو حجر اسود کے مقابل
واقع ہی اور یہ وہ دری کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دری با آرام دل
وآرام بدن کوہ صفا پر تشریف لیگئے تھی جاے یہانتک کہ خانہ کعبہ نظر آسے اُسوقت
رکن یمانی کی طرف مُنہ کرکے حمد و ثناے الہی بجالاے اور نعمتہاے الٰہیہ کا دل مین
اپنی خیال کرے اور سات مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سات
مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور تین مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد اسکے محمد وآل محمد پر صلوات بھیجے اور تین مرتبہ اس دعا کو پڑہے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ

الْقَيُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الَّذِیْ اٰتَيْمِ اور تین بار یہ دعا پڑہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اور تین بار ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پہر تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا
فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بعد اسکے سو مرتبہ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰهِ کہے اور یہ دعا پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ نَصَرَ عَبْدَهٗ
وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ
فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اسکے اپنی دین و نفس کو اور اہل و مال کو
خدا کے سپرد کرنے مین نہایت مبالغہ کرے اور یہ دعا پڑہی اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ
الرَّحِيْمَ الَّذِیْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ دِيْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ اَللّٰهُمَّ
اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِیْ
مِنَ الْفِتْنَةِ بعد اسکے تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعای سابق کو پڑہی پہر ایکمرتبہ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور اس دعا کو پہر پڑہے بعد اسکے تمام عمل کو دوبارہ بجالائی اور اگر
نہو سکے تو جسقدر ممکن ہو اسی قدر بجالاے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو بہی پڑہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَةِ
فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ
تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ
وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَيَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِهٖ اِرْحَمْنِیْ
اَللّٰهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِیْ

وَلَمْ تَظْلِمْنِي أَصْبَحْتُ أَتَّقِي عَدْلَكَ وَلَا أَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ ارْحَمْنِي بعد اسکے کہے يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ سَائِلَهُ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِذْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

اور حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص چاہی کہ مال اُسکا زیادہ ہو تو چاہیے کہ صفا پر توقف کو طول دے اور دیر تک کھڑا رہے اور پایہ چہارم پر کعبہ کے طرف منہ کرکے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَغُرْبَتِهِ وَوَحْشَتِهِ وَظُلْمَتِهِ وَضِيقِهِ وَضَنْكِهِ اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ بعد اسکے اُس پایہ سے نیچے اُترے اور پشت اپنی برہنہ کرے اور کہے يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ أَوْلَى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُثِيبُ عَلَى الْعَفْوِ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا قَرِيبُ يَا بَعِيدُ ارْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

مقصد دوسرا وجوب سعی اور بیان واجبات اور بعض احکام متعلق سعی مین

واجب ہے بعد نماز طواف سعی کرنا یعنے درمیان صفا و مروہ جانا اور آنا اور یہہ دونون مقام قریب مسجد الحرام واقع ہین اور سعی بہی مثل طواف ایک رکن ہی جو شخص عمداً یا سہواً اسی ترک کرے حکم اُسکا وہی ہے جو بحث طواف مین مذکور ہوچکا مگر طہارت حدث اور نجاست سی یا ستر عورت سعی مین معتبر نہین ہے لیکن مقتضای احتیاط یہ ہی کہ رعایت طہارت حدث سی ملحوظ رہے اور واجب ہے کہ بعد طواف و نماز طواف سعی بجا لاے اور اگر طواف کو بہول جاے اور پہلے سعی بجا لاے تو احوط یہ ہی کہ سعی کا اعادہ کرے اور جاہل مسئلہ کا بہی یہی حکم ہی اور واجب ہے کہ سعی مین جزو اول صفا سی ابتدا کرے یعنی پاؤن کی ایڑی کو جزو اول مسافت سی چسپیدہ کرکی سعی شروع کری اور یہ بہی احوط ہی کہ اول صفا سی چار درجہ تک

اوپر جاوے اور نیت کرے اور اُس نیت کو اُن درجون سے اُترنے کے وقت تک
مستمر رکھے اور یہ نیت کرے کہ مین درمیان صفا و مروہ سات مرتبہ سعی بجالاتا
ہون کہ یہ سعی ایک فرض ہی عمرہ تمتع سے اطاعت فرمان خدا کی لیے بعد
اسکے خواہ پیادہ خواہ کسی جانور پر سوار ہو کر خواہ آدمی کے کاندہے پر چڑہ کر
روانہ ہو یہانتک کہ مروہ مین پہونچے لکن چاہیے کہ پاؤن کی انگلیان اُن دونون
درجون سی کہ جن درجون سی مروہ کے اوپر جاتی ہین چسپیدہ کرے اور فقط اس
جانے کا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہ ہی کہ درجات مروہ کے اوپر بہی جاے
اور وہان سے اس نہج پر پہرے کہ جسطرح صفا سی ابتدا کی تہی اور مروہ سی
صفا تک اسطور پر آلی کہ جسطرح کہ مروہ مین ختم کیا تہا پس ہر مرتبہ آنے اور جانے
مین دو شوط حاصل ہونگے اور ساتوان شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہی
کہ جو راہ متعارف ہی اُسی راہ سی آوی اور جاوی پس اگر مثلاً مسجد الحرام سے ہو کر یا سوق
اللیل کی طرف سی مروہ جاوے یا صفا مین آوے تو جائز نہوگا اور واجب ہے کہ جانے کے
وقت رخ مروہ کی جانب ہو اور ہنگام مراجعت منہ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی
شخص اُلٹے پاؤن چلیگا اور پشت کے رخ چلکر مسافت طی کریگا تو جائز نہوگا ہان
دہنی جانب یا بائین جانب یا کبہی پشت کی طرف دیکھ لینا مضائقہ نہین رکہتا
اور اگر دم لینے کو صفا یا مروہ پر بیٹھ جاے تا کسی قدر راحت حاصل ہو تو جائز ہے
اور احوط یہ ہی کہ مابین صفا و مروہ بدون عذر نہ بیٹہی اور تاخیر کرنا سعی مین بعد طواف
دفع خستگی و گرمی حرارت آفتاب کے لیے جائز ہی لکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کرے تو
جائز نہین ہے مگر تا وقت شب بنا بر اقوی جائز ہی اور احوط یہ ہی کہ بدون عذر
شب تک بہی تاخیر نہ کرے اور سعی مین عمداً سات شوط سی زیادہ کرنا مبطل سعی ہے
جیسا کہ بحث طواف مین مذکور ہوا اور اگر سہواً زیادہ کریگا پس اگر ایک شوط سی کم ہو

تو اُسے قطع کریگا اور سعی اُسکی صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط سے زیادہ ہو تو بھی سعی صحیح ہی اور
ایک جماعت علمانی فرمایا ہی مستحب ہے کہ سات شوط سعی جو زیادتی واقع ہوئی ہی اُسکی بھی تو ان
شوط بجا لاے تا دوسری سعی ہو جاے اور اِس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح بھی وارد ہوئی ہی اور اگر
سہو کوئی شوط کم ہو جاے تو واجب ہے کہ جسوقت یاد آے اُسے بجا لاے اگر اپنے شہر مین
جا کر یاد آوے تو بشرط امکان مراجعت کرے اور سعی اتمام کو پہونچاے ورنہ اپنی طرف سے
نائب معین کرے اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ اگر چار شوط کامل نہ ہوئی ہون تو سعی
از سرِ نو بجا لاے اور اِس شخص پر وہ چیزین کہ جو احرام سے حرام ہوئی ہین
جبتک سعی نہ بجا لائیگا حلال نہ ہونگی اور ایک جماعت علمانی ذکر کیا ہی کہ اگر بعض اجزا
سعی بھول گیا ہو اور یہ شخص عمرۂ تمتع مین ہو اور اتمام اعمال عمرۂ تمتع کا گمان کرکے اپنے
تئین محل سمجھی اور نسوان سی مجامعت کرے تو اُسپر واجب ہی کہ ایک گاے کفارہ مین
ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اِس مضمون کے ایک حدیث معتبر بھی ہے
بلکہ ایک جماعت علمانی حکم جماع مین ناخنون کا کاٹنا بھی شامل کیا ہی اور اُسکی
بھی موید ایک حدیث ہی لیکن اِس قول پر عمل کرنا احوط ہی اور اگر اعداد شوط مین شک واقع ہو
تو بعد ختم سعی اُس شک کا اعتبار نہوگا اور اگر اثناے سعی مین شک ہو پس اگر یقین
رکھتا ہی کہ سات شوط تمام کیے ہین یا زیادہ چونکہ زیادتی متصور نہین ہو سکتی خصوصًا
اُسوقت مین کہ یہہ شخص اپنے تئین مقام مروہ مین پاے اور اِس بات کو نہ جانتا ہو کہ آیا سات شوط
ہوے ہین یا نو تو اِس صورت مین شک اُسکا معتبر نہوگا بنا تمام پر کریگا اور اگر درمیان مین شوط کے
شک واقع ہو تو ظاہرا سعی اُسکی باطل ہے اور اگر شک متعلق کمی سے ہو یعنی شک ہو سات
شوط سی کم مین تو سعی باطل ہے چاہیے کہ از سرِ نو سعی بجا لاوے مقصد تیسرا مستحبات
سعی مین سنت ہی کہ وقت سعی پیادہ پا ہووے اور چاہیے کہ صفا سی منارہ تک
رفتار اُسکی نہ تیز ہو نہ آہستہ اور منارہ سی تا بازار عطاران مثلِ رفتار شتر دوڑتا ہوا جاے

اور اگر سوار ہو تو اپنے مرکب کو اُچکاتا ہوا لیجاے مگر اُس حالت مین یہہ رفتار اختیار کری
کہ لوگون کو اذیت نہ پہونچے اور وہان سے مروہ تک نہ تیز چلے نہ آہستہ رفتار میانہ
روی اختیار کری اور نسوان کو ہرولہ کی ضرورت نہین ہے اور جسوقت قریب منارہ پہونچے
تو یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
اَهْلِبَيْتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ
الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ
لِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَمَلِيْ يَامَنْ
يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ پس دوڑکر منارہ تک دوڑتا ہوا جای جب اُس منارہ سے
گذرے تو یہ دعا پڑہے يَاذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُوْدِ اغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور جسوقت مروہ پر پہونچے وہ دعائین
کہ صفا مین پڑہی تہین اُنہین پڑہے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ يَامَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَامَنْ يُحِبُّ
الْعَفْوَ يَامَنْ يُعْطِيْ عَلَى الْعَفْوِ يَامَنْ يَعْفُوْ عَلَى الْعَفْوِ يَارَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوَ
الْعَفْوَ الْعَفْوَ اور حالت سعی مین روتا جاے اور اپنے تئین رونے پر آمادہ رکہے
بلکہ متصل گریہ کرتا رہے اور دعا مین نہایت مبالغہ کرے اور حال سعی مین اِس
دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ اور اگر دوڑ کر چلنا بھول جاے تو جس
مقام پر یاد آوے وہین سے اُلٹے پاؤن پشت کی طرف چلے اور اُس مقام پر کہ جہان سے
دوڑتا ہوا تھا اپنے تئین پہونچاے اور پہر دوڑتا ہوا چلے **فصل پانچوین بیان**
تقصیر مین بعد فراغ سعی تقصیر کرنا یعنی کسیقدر ناخون کا یا شارب کا کاٹنا واجب ہے
اور یہ نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون مین محل ہونے کے لیے عمرہ تمتع سے کہ فرض حجۃ الاسلام ہے
ہی بجہت طاعت فرمان خدا اور عوض مین تقصیر کی بالون کا مونڈنا کافی نہوگا بلکہ

حرام ہی اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اُسوقت تک بھولا رہی کہ احرام حج اُسکا منعقد ہو تو
عمرہ اُسکا ختم ہو جائیگا اُسی چاہیی کہ بنا بر احتیاط ایک گوسفند فدیہ دی اور اگر عمدًا
ترک کرے یہانتک کہ محرم بحج ہو تو ایک جماعت علمانی تصریح کی ہی کہ عمرہ تمتع اُسکا
فاسد ہی اور حج اُسکا حج افراد ہو جائیگا بعد اسکے وہ شخص عمرہ مفردہ بجا لائیگا اور
بعض علمانی تصریح فرمائی ہی کہ سال آئندہ اُس حج کا اعادہ کرنا چاہیے اور بعض احرام
ثانی کو باطل جانتے ہین اور جس صورت مین حج تمتع بجا لانے کے لیے وسعت وقت
حاصل ہو تو تقصیر کو اُس شخص پر لازم جانتے ہین اور محرم کے لیے بعد تقصیر سوای
سر منڈانے کے وہ چیزین کہ بسبب احرام حرام ہوئی تہین حلال ہو جاتی ہین بنا بر
اسکے کہ درمیان علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم یہ امر مشہور ہی کہ طواف نسا
حج اور عمرہ غیر تمتع کے لیے مخصوص ہی اور عمرہ تمتع مین طواف نسا مشروع نہین ہے
اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ نی بعض اصحاب سے طواف نسا کا واجب ہونا نقل کیا ہی
مگر اُس قول کے قائل کی تصریح نہین فرمائی ہی اور علامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین
کہ اس مسئلہ مین مجہی اختلاف نہین معلوم ہوتا مگر چونکہ مظنۂ خلاف ہے اور بعض
احادیث ضعیفۃ السند وجوب طواف پر دلالت کرتی ہین پس بلاشبہ امر دین مین
مقتضاے احتیاط یہی ہی کہ طواف نسا مع نماز بعد تقصیر بجا لانا چاہیے اور اگر مکلف
کو عمرہ تمتع بجا لانا ممکن نہو بسبب اسکے کہ وقت تنگ مین وارد مکہ ہوا ہی یا نسوان کو بسبب حیض
عمرہ تمتع بجا لانا ممکن نہو کہ اگر وہ پاک ہونے کا انتظار کرین تو وقت وقوف مشعر و عرفات گذر جای
تو اس حالت مین احرام عمرہ اگر تمتع کے لیے باندہا ہی تو نیت کو بدلکے نیت حج افراد کرنا چاہیی وا لا مکہ معظمہ سے
احرام باندہنا چاہیے اور عرفات و مشعر و منی کی طرف جانا اور پہر مکہ معظمہ کے طرف مراجعت کرنا چاہیی اور طواف
وسعی حج اور طواف نسا بجا لانا چاہیے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجا لانا چاہیے کہ اسقدر اُس مکلف کو حج تمتع سی جو اُسپر واجب تہا
کافی ہوگا مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہی اور اگر اُس شخص نے اختیارًا اپنی عمرہ کو اپنے وقت مین کر اعادہ

گا زمانہ باقی نہو باطل کیا ہی تو بھی ظاہر حج اسکا حج افراد ہوجائیگا اور بعد اسکے یہ شخص عمرہ مفردہ بجا لائیگا لکن برات ذمہ کے لیے کافی ہونا اس حج افراد کا اُس شخص کے نسبت جو مکلف بحج تمتع ہو محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس مطلب کا فصل طواف مین ہو چکا ہے

باب دوسرا بیان مین افعال حج کی

اس باب مین سات فصلین ہین **فصل پہلی بیان مین احرام حج تمتع کی** اس فصل مین دو مقصد ہین **مقصد پہلا بیان وجوب احرام حج اور احکام احرام مین** جسوقت معلوم ہوا کہ آدمی بعد تقصیر کے محل ہو جاتا ہی یعنی سب چیزین جو بسبب احرام حرام ہوگئی تہین وہ حلال ہو جاتی ہین تو اسوقت مکلف پر دوسرا احرام حج تمتع کے لیے واجب ہوتا ہی اور وقت اُسکا وسیع ہی اگرچہ احوط یہ ہی کہ قبل روز ترویہ یعنی ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ کے پہلے مکہ سے باہر نہ جاے اور اس احرام کا وقت اُس ہنگام مین تنگ ہو جاتا ہی کہ جب وقت وقوف عرفات ذیحجہ کی نوین تاریخ تنگ ہو جاے یعنی جب تاخیر کرنے سے وقوف عرفات فوت ہو جاے تو اُسوقت وقت احرام کے تنگ ہو جاتا ہی اُس حالت مین فورا احرام باندہنا واجب ہی اور مستحب ہے بلکہ احوط ہی کہ روز ترویہ ہشتم ماہ ذیحجہ کو احرام باندہی اسواسطے کہ بعض علما نے روز ترویہ احرام کو واجب جانا ہی اور نیت اسطرح کرے کہ احرام باندہتا ہون مین یعنی اپنی نفس کو محرمات معینہ سے باز رکہتا ہون حج تمتع مین بسبب اطاعت فرمان خدا کے اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کی ہی اور جو چیزین کہ اس احرام سے حرام ہو تی ہین وہی ہین جنکا بیان بحث احرام عمرہ مین ہو چکا ہی اور مقام احرام حج مکہ معظمہ جس مقام مین چاہی مکہ مین احرام باندہی اگرچہ مستحب ہے کہ خاص مسجد الحرام مقام ابراہیم مین یہ احرام باندہے یا حجر اسماعیل مین باندہے اور اگر کوئی شخص

احرام بھول جاے یہانتک کہ منی یا عرفات مین وارد ہو تو مکہ معظمہ مین
احرام باندہنے کے لیے پھر آنا لازم ہوگا اور اگر بسبب ضیق وقت کے یا کسی اور عذر
کی وجہ سے مراجعت ممکن نہو تو اسی مقام سے احرام باندہے اور اگر تا فراغ کل افعال
احرام یاد نہ آئے تو بظاہر حج صحیح ہوگا چنانچہ یہی قول مشہور بھی ہے اور اگر
بعد گذر جانے وقت وقوف عرفات و وقوف مشعر یا قبل فراغ حج کسی مقام پر احرام
یاد آئے تو احتیاط یہ ہے کہ حج کو تمام کرے اور سال آیندہ پھر دوبارہ حج بجالائے
اور جاہل مسئلہ کا بھی یہی حکم ہے جو سہو کنندہ کا حکم ہے البتہ اگر کوئی عمدًا احرام ترک
کرے یہانتک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر جاتا رہے تو حج اسکا باطل ہے

مقصد دوسرا بیان مین مستحبات احرام حج کی تا وقت وقوف عرفات

جو شخص کہ حج تمتع بجالائے اسکے لیے بعد فراغ عمرہ تمتع افضل
اوقات احرام روز ترویہ ہے جاہیے کہ بعد نماز ظہر اور اگر بعد نماز ظہر نہ ہو سکے تو
بعد نماز عصر احرام باندہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اور کسی نماز واجب کے بعد احرام
باندہے اگرچہ وہ نماز نماز قضا ہو اور اگر کسی شخص پر نماز قضا نہو تو نماز احرام کے
بعد احرام باندہے اور اقل نماز احرام دو رکعت ہیں جیسا کہ مذکور ہوا اور حج تمتع کرنیوالے
کو تمام مکہ مین افضل مقام احرام مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام مین افضل حجر اسمٰعیل
یا مقام ابراہیم کے پاس ہے وہان نیت احرام کرے جیسا کہ بیان ہو چکا اسکے بعد
تلبیہ کہے جیسا کہ سابقا مذکور ہوا اور جب ابطح دکھائی دے تو تلبیہ باواز بلند
کہے اور جب متوجہ منی ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ اَرْجُوا وَ اِیَّاکَ اَدْعُوا فَبَلِّغْنِی
اَمَلِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ اور بآرام تن و آرام دل تسبیح و تقدیس و ذکر حق تعالی
کرتا ہوا چلے جب منی مین پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقْدَمَنِیْہَا صَالِحًا
فِیْ عَافِیَۃٍ وَّ بَلَّغَنِیْ ھٰذَا الْمَکَانَ پھر کہے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنٰی وَھِیَ مِمَّا مَنَنْتَ

بِهٖ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ اور سنت ہی کہ شب عرفہ کو منی مین بسر کرے اور مشغول عبادت رہی اور بہتر ہے کہ جملہ عبادات کو خصوصاً نمازین مسجد خیف مین بجالاوے اور بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک مشغول دعا و تعقیب رہے بعد اُسکے جانب عرفات روانہ ہو اور بعد طلوع صبح بھی روانہ ہو سکتا ہے لیکن سنت بلکہ احوط یہہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب وادی محسر سے تجاوز نہ کرے اور قبل صبح عرفہ عرفات کی طرف جانا مکروہ ہی بلکہ بعض علمائی حرام جانا ہے مگر جب کوئی ضرورت ہو مثل بیماری یا خوف از دحام خلق تو اس صورت مین مضائقہ نہین رکھتا اور جب متوجہ عرفات ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُ وَاِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ رِحْلَتِيْ وَاَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ وَاَنْ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ تُبَاهِيْ بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّيْ اور تلبیہ کہتا جاوے یہانتک کہ عرفات پہونچے اور جب عرفات مین پہونچے تو خیمہ اپنا نمرہ مین نصب کرے کہ وہ ایک مقام ہی متصل عرفات مگر مقام عرفات سے خارج ہی **فصل دوسری وقوف عرفات مین** وقوف عرفات واجب ہی اور عرفات کے حدود معین و معروف ہین اور مراد وقوف سے یہ ہے کہ مقام عرفات مین رہے خواہ سواری پر خواہ پیادہ خواہ چلتے پھرتے خواہ بیٹھے بیٹھے اگر کوئی تمام مدت وقوف مین سوتا رہیگا یا بیہوش رہیگا تو وقوف اُسکا باطل ہوگا اور بنابر احوط واجب ہی کہ زوال کے بعد سی تا وقت غروب شرعی کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہے عرفات مین رہے پس تا وقت عصر مثلاً عرفات مین رہنا کافی نہوگا اور واجب ہی کہ نیت وقوف کی اسطرح کرے کہ

کہ وقوف عرفات کرتا ہون یعنی رہتا ہون مقام عرفات مین آج کے دن ظہر سی
تا شام فرمان برداری خدا کی لیے کہ وقوف ایک امر واجب ہی حج تمتع مین حجۃ
الاسلام سے اور اس مقدار مدت تک عرفات مین رہنا واجب ہی مگر رکن نہین
ہی پس اگر کوئی شخص اس مقدار مدت تک عرفات مین نہ رہی اور اثنا مین مثلاً
کہین چلا جای تو ترک واجب کیا اور گناہگار ہوا لیکن حج اسکا صحیح ہی
باطل نہوگا ہان مسمی وقوف کا یعنی بعض مدت عرفات مین رہنا رکن ہی اگر یہی
عمداً ترک کریگا تو حج اسکا باطل ہوگا اور اگر وقوف عرفات بالکل بھولگیا تو اس
صورت مین اگر وقوف مشعر بعد اسکے کیا ہی تو بھی حج صحیح ہوگا اور اگر اسکو
بھی سہو کیا تو حج باطل ہی اور اس مقام مین چند مسئلہ ہین مسئلہ پہلا
جو شخص وقوف مین وقت ظہر سی تاخیر کری یعنی ظہر سی دیر کر کی حاضر عرفات ہو تو بنا بر
قول احوط گناہگار ہوگا جیسا کہ مذکور ہوا دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص عرفات سے
عمداً قبل غروب کوچ کری اور حد عرفات سی نکل جائی پس اگر پشیمان ہو کر عرفات
مین پھر آئی تو اس صورت مین بھی کفارہ دینا احوط ہی اور اگر مراجعت نہ کرے
تو کفارہ واجب ہی اور کفارہ اسکا یہ ہی کہ ایک شتر مکہ معظمہ مین رضای خدا کی لیے
بروز عید نحر کرے اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن متوالی روزہ رکھی اور
اگر عرفات سی از روی سہو کوچ کری پس اگر یاد آجای تو عرفات مین پھر چلا آئے
اور جو شخص یاد آنی پر بھی نہ پھری تو حکم اسکا ظاہراً مثل اس شخص کی ہی جو عمداً
چلا جای اور اگر بالکل یاد نہ آی تو کچھ مضائقہ نہین ہے اور جاہل مسئلہ کا بھی حکم مثل سہو کنندہ
کی ہی تیسرا مسئلہ جو شخص عمداً وقوف ترک کرے حج اسکا باطل ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور
اسکے حق مین وقوف شب عید قربان کافی نہوگا اور شب عید وقوف کرنا حق مین اس شخص کے جو وقوف کو
بھول جاے وقوف اضطراری ہے مگر یہ وقوف کافی ہے جیسا کہ آئندہ بیان حج کا ہوگا چوتھا مسئلہ اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے

مثل نسیان یا تنگی وقت وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو عرفات مین شب عید کسی وقت کا بہی
رہنا کافی ہوگا اگرچہ تہوڑی دیر رہے اسکو وقوف اضطراری عرفات کہتے ہین
اور جو شخص اس وقوف اضطراری کو عمداً ترک کرے ظاہراً مثل اُسکے ہے
کہ جسنے وقوف اختیاری کو عمداً ترک کیا یعنی دونون صورتون مین حج اُسکا باطل ہے
اگرچہ وقوف اسکو ملجائے پانچوان مسئلہ جو شخص وقوف عرفات وقت اختیاری
مین بہی اور اضطراری مین بہی سہو کرے تو اُسی زمانہ اختیاری مین صحت حج تمتع کے
لیے وقوف مشعر الحرام کافی ہوگا چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا چہٹا مسئلہ اگر قاضی
اہل سنت کے نزدیک ہلال ثابت ہوجاے اور وہ ثبوت ہلال کا حکم دے اور شیعونکے
نزدیک ہلال ثابت نہو اور اہل سنت عرفہ اُس روز قرار دین جو شیعون کے
نزدیک آٹھوین تاریخ ہے پس اگر عرفات جانے مین اُنکی مخالفت اسطرح ممکن ہو
کہ وہ آٹھوین کو جائین اور شیعہ نوین کو جائین یا یہ ہو سکے کہ شیعہ آٹھوین کو سنیونکے
ہمراہ داخل عرفات ہون اور عرفات مین دوسرے دن تک رہجائین تاکہ عرفہ
کو وقوف عرفات کرین یا اُنکے ساتھہ آٹھوین کو جائین پہر دوبارہ دوسرے دن
عرفات جا سکین بہرحال اگر وقوف اختیاری عرفات کا ممکن ہو تو بجا لائین اور اگر
ممکن نہو تو وقوف اضطراری کرین یعنی بعد غروب آفتاب روز عرفہ شب عید عرفات
مین رہین پہر مشعر مین جائین تا وقوف مشعر ہاتھہ آئے اور اعمال عید منیٰ مین بجا لائین
اور اگر وقوف عرفہ اصلاً ممکن نہو نہ اختیاری نہ اضطراری تو وقوف مشعر پر اکتفا کرین
یعنی اگر وقوف مشعر بجا لائین تو کفایت کرتا ہے حج صحیح ہوگا اور اگر وقوف مشعر بہی
میسر نہو تو حج اُس سال کا فاسد ہے اور تقیہ اس مقام مین بنا بر قول احوط موجب صحت
عمل نہوگا واللہ العالم **مقصد دوسرا مستحبات وقوف عرفات مین۔**
سنت ہے کہ وقت وقوف با طہارت ہو اور غسل کرے اور جو چیزین کہ موجب پریشانی

خاطر ہون اور انکی جہت سی حواس پراگندہ و پریشان ہون انکو دور کری تا کہ دل بجناب اقدس الٰہی کی طرف متوجہ ہوا سوقت نماز ظہر و عصر اول وقت ایک اذان دو اقامت سی بجالاوی اور پہاڑ کے بائین جانب یعنی جو شخص مکہ سی آتا ہو اسکی بائین طرف جو میدان واقع ہی اسمین وقوف کری اور پائین کوہ زمین ہموار و مساوی مین متوقف ہو اور اپنے اصحاب کے ساتھہ رہی اور بعد نماز کھڑا ہو اور مشغول دعا ہو اور پہاڑ کی اوپر جانا اور حالت وقوف مین سوار رہنا اور بیٹھنا باوجود قدرت قیام مکروہ ہی اور اگر کھڑی رہنے کی قدرت نہو تو جسقدر ممکن ہو کھڑا رہی اور چاہی کہ روبقبلہ ہو اور دل کو حق سبحانہ و تعالی کی طرف متوجہ کری اور حمد و ثنای خدا اور تحمید و تہلیل بجالائی اور اللّٰہ اکبر سو مرتبہ کہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ اور آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور صلوۃ محمد و آل محمد پر سو مرتبہ اور سورۂ توحید اور انا انزلناہ سو سو مرتبہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سو مرتبہ پڑہی اور جو دعا چاہی کرے کہ حق تعالی مستجاب فرمائیگا اور دعا مانگنے مین سعی و کوشش کری کہ یہ دن خدا سی دعا مانگنے اور سوال کرنے کا ہی اور شیاطین کو اس امر سی زیادہ تر کوئی شی خوشتر نہین معلوم ہوتی کہ تجھی جناب اقدس الٰہی سی غافل کردین پس خدا سی شر شیاطین کی پناہ کا خواستگار ہو اور زنہار لوگون کی طرف نظر نہ کر اور اپنے حال کا متوجہ رہ اور دل اور زبان سی استغفار کر اور گناہون کو اپنی شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر رونا نہ آوے تو اپنی تئین گریہ پر آمادہ رکھہ اور پدر و مادر و برادران ایمانی کے لیے دعا کر اور کم سے کم یہ ہی کہ چالیس برادران مومن کے لیے دعا کر حدیث مین ہی کہ ایک فرشتہ خدا کی طرف سی تعین ہی کہ جو شخص برادر مومن کی واسطے کوئی چیز خدا سے طلب کرتا ہی وہ فرشتہ خدا سی لاکہہ برابر اس چیز کی واسطے اس دعا کرنے والے کے طلب کرتا ہی اور تمام زمانہ وقوف کو دعا و استغفار و ذکر الٰہی مین صرف کر اس واسطے کہ

بعض علما قائل وجوب ہین اور چاہیے کہ دعاہای منقول کو پڑہی خصوصا دعای حضرت سید الشہدا علیہ السلام اور دعای حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور سنت ہی کہ یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان کری پس ہاتہہ آسمان کی طرف بلند کری اور یہہ کہی اَللّٰهُمَّ حَاجَتِیْ اِلَیْكَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْهَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَنِیْ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْهَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَا اَعْطَیْتَنِیْ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ یَدِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ اَرَیْتَهَا خَلِیْلَكَ اِبْرَاهِیْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْهَا نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَضِیْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَاَحْیَیْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیٰوةً طَیِّبَةً پہر کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ یہ دعا پڑہتے تہے

دعای عرفہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبَّ الْاَرْبَابِ وَاِلٰهَ كُلِّ مَاْلُوْهٍ وَخَالِقَ كُلِّ مَخْلُوْقٍ وَوَارِثَ كُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَلَا یَعْزُبُ عَنْهُ عِلْمُ شَیْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ مُحِیْطٌ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَقِیْبٌ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْكَرِیْمُ الْمُتَكَرِّمُ الْعَظِیْمُ الْمُتَعَظِّمُ الْكَبِیْرُ الْمُتَكَبِّرُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْعَلِیُّ الْمُتَعَالُ الشَّدِیْدُ الْمِحَالِ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ

لک صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی ولک رب تراثی ولک حولی و منک قوتی اللھم انی اعوذ بک من الفقر ومن وساوس الصدر ومن شتات الامر ومن عذاب القبر اللھم انی اسئلک خیر الریاح واعوذ بک من شر ما تجیئ بہ الریاح واسئلک خیر اللیل وخیر النھار اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وفی لحمی ودمی وعظامی وعروقی ومقعدی ومقامی ومدخلی ومخرجی نورا واعظم لی نورا یا رب یوم القاک انک علی کل شیء قدیر اور جہانتک ہو سکے اسدن نیکی اور تصدقات مین کمی نکرے بخصوص بندہ ازاد کرنا سنت موکدہ ہی اور پہر روبقبلہ ہو اور کہے سبحان اللہ سو مرتبہ اور اللہ اکبر اور ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر سو مرتبہ پس یہ دو آیہ اول سورہ بقرہ پڑہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون پہر قل ھو اللہ احد تین مرتبہ پڑہے اور آیۃ الکرسی اور آیہ سخرہ جو سورہ اعراف مین ہی یعنی ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین پڑہے پہر معوذتین یعنی سورہ فلق اور سورۃ الناس پڑہے اور نعمتہای خدا جو معلوم ہون از قبیل اہل واولاد

وہاں وغیرہ اور دور ہونا بلاؤں کا ایک ایک چیز کو شمار کر کے کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى بِعَدَدٍ وَلَا تُكَافٰى بِعَمَلٍ اور حمد خدا کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل بجالاے اُس حمد سے اور تکبیر اور تہلیل سے جو خداوند عالم نے قرآن مجید میں اپنی ذات مقدس کے لیے تجویز فرمائی ہی یعنی آیات تحمید و تکبیر و تہلیلات قرآن مجید سی پڑہی اور بکثرت محمد و آل محمد پر صلوٰۃ بہیجے اور خدا کو اُن اسماے مقدسہ سی یاد کری جو قرآن میں ہین اور اُن اسماے جو اس شخص کو معلوم ہون اور اُن اسماے یاد کرے جو آخر سورۂ حشر میں ہین اور کہے اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِجَمِيْعِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِيَهٗ مَا سَئَلَكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ فِيْ جَمِيْعِ عِلْمِكَ فِيَّ اور جو حاجت کہ رکہتا ہو طلب کری اور دعا کرے کہ سال آئندہ خدا توفیق حج دے اور ہر سال حج نصیب فرمائی اور ستر مرتبہ کہو اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ اور ستر مرتبہ کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پہر یہ دعا پڑہی جو جبرئیل نے اس مقام میں حضرت آدم علیہ السلام کو قبول توبہ کے لیے تعلیم کی تہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْۤءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْۤءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب آفتاب غروب ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِيْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ

دعاے عرفہ

كل شيء تقديرا ويسرت كل شيء تيسيرا ودبرت ما دونك تدبيرا انت الذي لم يعنك على خلقك شريك ولم يوازرك في امرك وزير ولم يكن لك مشاهد ولا نظير انت الذي اردت فكان حتما ما اردت وقضيت فكان عدلا ما قضيت وحكمت فكان نصفا ما حكمت انت الذي لا يحويك مكان ولم يقم لسلطانك سلطان ولم يعيك برهان ولا بيان انت الذي احصيت كل شيء عددا وجعلت لكل شيء امدا وقدرت كل شيء تقديرا انت الذي قصرت الاوهام

وَاَمْسٰی خَوْفِیْ مُسْتَجِیْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰی ذُلِّیْ مُسْتَجِیْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰی وَجْهِیَ
الْفَانِیْ مُسْتَجِیْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِیْ یَاخَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَااَجْوَدَ مَنْ
اَعْطٰی یَااَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِیَتَكَ
وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ پس مشعر الحرام کی طرف بآرام روانہ
ہو اور استغفار کرے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ
مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِیْ الْعَوْدَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَاقْلِبْنِیَ
الْیَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ
بِهِ الْیَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِیَ
الْیَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ وَاَعْطِنِیْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَیْتَ
اَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَ
الْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَرْجِعُ مِنْ اَهْلٍ اَوْمَالٍ اَوْ قَلِیْلٍ
اَوْ كَثِیْرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِیَّ اور بہت کہے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

فصل تیسری بیان وقوف مشعر الحرام مین اور اسمین دو مقصد
ہین پہلا مقصد بیان واجبات وقوف مین جس وقت بعد
عرفات شب عید قربان مشعر الحرام مین آئی تو اوس مقام پر تمام شب رہی
اور بعض علما شب کو مشعر مین رہنا واجب جانتے ہین اور یہہ احوط ہی اور
نیت اسطرح کرے کہ شب عید بسر کرتا ہون مین مشعر الحرام مین واسطی
رضای الہی کی اور جب طلوع فجر ہو تو نیت وقوف مشعر اس طرح کرے کہ مین
طلوع آفتاب تک وقوف مشعر الحرام کرتا ہون کہ یہ وقوف اعمال واجبہ حج
تمتع مین سی ہی قربۃ الی اللہ اور بنابر قول مشہور و احوط مشعر مین طلوع
آفتاب تک رہنا واجب ہے پس اگر عمدًا قبل از طلوع آفتاب مشعر سی باہر

چلا جاے اور وادی محسر سے بہی تجاوز کرجاے تو گنہگار ہوگا اور بعض
علمانے کفارہ مین اسکے ایک گوسفند ذبح کرنا واجب جانا ہی اور اس بحث
مین چند مسئلہ ہین مسئلہ پہلا یہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہی اور تمام
وقوف واجب ہے پس اگر کوئی شخص وقوف کو بالکلیہ ترک کرے گا تو حج اُسکا
باطل ہے لیکن وقوف مشعر کبہی اُس سی کہ جسنے مشعر مین بقصد وقوف شب
بسر کی ہو اور اُسپر بعد طلوع فجر مشعر مین رہنا مثل عورتون اور مردان ضعیف
وسن اور بیمارون کی کہ بسبب کثرت خلائق و شدت مشقت دشوار ہو یا
وہ لوگ جنکو کوئی کام ضروری ہو تو ساقط بہی ہو جاتا ہی پس انکو چاہیے
کہ قبل طلوع فجر مشعر سی منی کی طرف روانہ ہون اور جو حضرات کسی طرح کا
عذر نہین رکھتے انکی بابت اختلاف ہی بعض علمانی فرمایا ہی کہ قبل از
طلوع فجر اگر کوئی شخص بلا عذر مشعر سی چلا جاے بشرطیکہ شب کو مشعر مین
رہا ہو اور وقوف عرفہ بہی اُس سی فوت نہوا ہو تو حج اُسکا صحیح ہی لیکن کفارہ
مین اُسکی ایک گوسفند اُسپر لازم ہوگا اور احوط یہہ ہی کہ اِس صورت مین بہی
حج فاسد سمجہا جاے اور یہ شخص اعادہ حج کری **دوسرا مسئلہ**
جس شخص کو وقوف مشعر وقت مذکور مین دستیاب نہو تو اُسکے حق مین کافی ہی
کہ قبل زوال تہوڑی دیر مشعر مین رہی کہ یہہ مشعر کا وقوف اضطراری ہوگا
پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کے لیے تین وقت ہین ایک شب عید اُن اشخاص
کے لیے جو مشعر مین بعد طلوع فجر نہین رہ سکتے جیسا کہ مذکور ہوا دوسرے طلوع
صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان مین تیسرے طلوع آفتاب سی زوال
تک **تیسرا مسئلہ** سابق کے بیان سی معلوم ہوا کہ وقوف عرفات دو
طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری اور وقوف مشعر بہی دو طرح کا

ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس حاجیون کی باعتبار اسکے کہ دونون
وقوف اختیاری اُنکو ہاتھہ آئین یا دونون اضطراری یا ایک اختیاری
دوسرا اضطراری یا مطلقا وقوف نہ کرین یہ سب نو قسمین ہون گی **پہلے**
یہ کہ وقت اختیاری مین دونون وقوف بجالائین تو اس صورت مین کوئی
اشکال صحت حج مین نہین ہی **دوسری** یہ کہ کسی وقوف کو نہ بجالائے ہون
نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری مین پس بطلان حج مین کوئی اشکال
نہین معلوم ہوتا چاہیے کہ اُسے احرام حج سے عمرہ مفردہ بجالائین یعنے
طواف اور نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف النسا اور اُسکی نماز بجالائین کہ
اسکو عمرۂ مفردہ کہتے ہین کہ احرام سے محل ہوجائینگے یعنی جو چیزین حرام تہین
حلال ہوجائینگی اور اگر کوئی شخص گوسفند ہمراہ رکہتا ہو تو ذبح کریگا اور مستحب
ہی کہ حجاج کے ساتہہ منی مین رہی اور جب مکہ معظمہ جاے تو افعال عمرہ بجالاے
اور سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج پاے جائین تو حج کرے **تیسرے**
یہہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیاری مین بجالاے اور وقوف مشعر وقت
اضطراری مین بجالاے **چوتھے** اسکے برعکس یعنی وقوف عرفہ وقت
اضطراری مین بجالاے اور وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالای
تو دونون صورتون مین حج صحیح ہی چنانچہ علمانی ان دونون صورتون
مین حج کی صحیح ہونی پر دعوی اجماع کیا ہی **پانچوین** یہہ کہ دونون وقوف
اضطراری کیے ہون اس صورت مین اختلاف ہی کہ آیا حج صحیح ہوگا یا
صحیح نہوگا مگر صحت حج بعید نہین ہے لیکن سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج
پاے جائین تو اعادۂ حج احوط ہی **چھٹے** یہ کہ فقط وقوف مشعر وقت
اضطراری مین بجالای اور وقوف عرفہ نہ وقت اختیاری مین کیا ہو اور نہ

اضطراری میں اِس صورت میں بھی اختلاف ہی اور عدم صحت حج یہاں اقوی و اشہر ہی ساتوین یہہ کہ فقط وقوف عرفہ وقت اختیاری میں بجالاے اور وقوف مشعر نہ وقت اختیاری میں کیا ہو اور نہ اضطراری میں اِس صورت میں قولِ مشہور یہہ ہی کہ حج صحیح ہی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ اِس صورت مین صحت حج مین کسی نے اختلاف نہیں کیا لیکن علما میں اختلاف پایا جاتا ہے آٹھوین یہہ کہ وقوف مشعر وقت اختیاری میں بجالاے اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو نہ وقت اختیاری مین اور نہ اضطراری میں ظاہر اِس صورت میں بھی حج صحیح ہوگا اور اِس باب میں ظاہرا اختلاف بھی نہیں ہے نوین یہہ کہ وقوف عرفہ وقت اضطراری میں بجالاے اور وقوف مشعر بالکل نہ کرے تو اِس صورت میں حج صحیح نہو گا مقصد دوسرا بیان وقوف مشعر الحرام میں سنت ہے کہ بآرام بدن و آرام دل مشعر کی طرف متوجہ ہو اور استغفار کرے اور جب تل سرخ تک پہونچے کہ داہنی جانب راہ کے واقع ہی تو یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِي وَزِدْ فِي عَمَلِي وَسَلِّمْ لِي دِينِي وَتَقَبَّلْ مَنَاسِكِي اور اونٹ کو تیز نہ لیچلے تا کسی کو اذیت نہ پہونچے اور اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ مکرر کہنا چاہی اور نماز مغرب و عشا میں مشعر پہونچنے تک تاخیر کرے اگرچہ ثلث شب بھی گذر جاے تو بھی مشعر میں جا کر دونوں نمازیں پڑھے اور اگر ثلث شب سی قبل پہونچنے میں کسی قسم کا مانع ہو تو نماز پڑھ لے اور نماز مغرب و عشا ایک اذان و دو اقامت سی پڑھی اور نافلہ مغرب بعد مغرب نہ پڑھے بلکہ بعد نماز عشا بجالاے اور احوط یہہ ہی کہ جب مشعر الحرام مین آئی تو اِس طرح نیت کری کہ میں مقام مشعر الحرام میں شب کو بسر کرتا ہوں

عملی ... [illegible marginal gloss]

رضائے خدا کے لیے اور مشعر الحرام میں میری شب بسر کرنا ایک عمل ہے
حج تمتع منی سے چنانچہ سابق میں بیان ہوا کہ اظہر و احوط یہہ ہی کہ شب
بسر کرنا مشعر الحرام میں واجب ہی اور مستحب ہی کہ وسط وادی میں راہ
داہنی جانب اُترے اور یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ
فِيْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ سَئَلْتُكَ
اَنْ تَجْمَعَهُ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِيْ مَا عَرَّفْتَ
اَوْلِيَائَكَ فِيْ مَنْزِلِيْ هٰذَا وَاَنْ تَقِيَنِيْ جَوَامِعَ الشَّرِّ اور جہاں تک
ہو سکے اُس شب کو صبح تک عبادت و طاعت الٰہی میں بسر کرے چنانچہ حدیث میں
وارد ہوا ہی کہ اس شب کو آسمان کے دروازے بند نہیں ہوتے اور
آوازیں مومنوں کی بلند ہوتی ہیں اور خداوند عالم فرماتا ہی کہ میں تمہارا
خدا ہوں اور تم میرے بندے ہو تمنے میرا حق ادا کیا مجھ پر بھی لازم ہے
کہ میں تمہاری دعائیں قبول کروں پس خداوند عالم بعض حاجیوں کے
تمام گناہ بخشتا ہی اور بعضوں کے بعض گناہ بخشتا ہی اور سنت ہے
کہ مشعر سے اُسی شب کو رمی جمرات کے واسطے ستر کنکریاں اُٹھائے اور
سنت ہی کہ غسل کرے اور وقت وقوف مشعر الحرام باوضو ہو اور جو دعا
منقول ہے ائمہ سے وہ پڑھے اور حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور یہہ دعا
بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ
اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ
وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْضِعِيْ
هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ عَثْرَتِيْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِيْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ

خطیئتی ثم اجعل التقوی من الدنیا زادی وتقلبنی مفلحاً
منجحا مستجابا لی بافضل ما یرجع بہ احد من وفدک وزوار
بیتک الحرام اور اپنے لیے اور اپنی ماں باپ اور بھائیون کے لیے
اور اہل اور مال اور فرزندون کے لیے دعا مانگے چنانچہ بعض علماء قائل ہوے
ہین کہ دعا مانگنا واجب ہی اور بہتر یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب سواے
امام کے تمام حاجی مشعر الحرام سی روانہ ہون لیکن جبتک آفتاب طلوع نہو
اُسوقت تک وادی محسر سے آگے نہ بڑہے اور جب شعاع آفتاب کوہ ثبیر
پڑے تو سات مرتبہ اپنے گناہونکا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار
کرے اور جب روانہ ہو تو باسکینہ و وقار ذکر خدا اور استغفار کرتا جاے
اور جب وادی محسر مین پہونچے تو ہرولہ کرتا ہوا چلے یا جس جانور پر سوار
ہو اُسے تیز ہانکے اور اگر ہرولہ یعنی دوڑنا بھول جاے تو وادی محسر مین
پھر آے اور ہرولہ کرتا ہوا اوسے طی کرے اور وقت ہرولہ یہ دعا پڑہے اللھم
سلّم عھدی واقبل توبتی واجب دعوتی واخلفنی
فیمن ترکت بعدی اور کہے رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم انک انت الاعز الاکرم **فصل چوتھے**

بیان واجبات منی مین مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد مقام
منی مین پھر آنا واجب ہی اور منی مین پہونچکر تین امر بجالانا واجب ہین
پہلا واجب رمی جمرہ عقبہ ہی یعنی کنکریون کا جمرہ کی طرف پھینکنا
اور جمرہ نام ایک مقام کا ہی اور وقت اسکا روز عید طلوع آفتاب کی بعد سے
غروب آفتاب تک ہی اور اگر اُسدن بھول جاے تو ذیحجہ تک تیرہوین کو
رمی کرسکتا ہی اور اگر یاد نہ آے تو دوسرے سال رمی جمرہ کرے یا کسی کو

نائب معین کرے کہ وہ رمی بجا لاوے اور شرطین اُسکی یہہ ہین جن کنکریون کو
پھینکے اُنپر اسم سنگریزہ صادق آتا ہو اور لازم ہی کہ وہ کنکریان حرم کی ہون
اور حرم مین جس مقام سے چاہے اُٹھا سکتا ہے لیکن مستحب یہہ ہے کہ شب
عید مقام مشعر سے اُٹھاوے اور یہہ بھی شرط ہی کہ وہ سنگریزے مستعمل
نہون یعنی کسی اور نے جمرہ کی طرف بطور صحیح اُن سنگریزون کو نہ پھینکا ہو
اور جمرہ مین چند امر واجب ہین پہلی نیت پس چاہیے کہ نیت اِس
نہج پر کرے کہ مین سات سنگریزے جمرہ عقبہ کی طرف پھینکتا ہون کہ
امر حج تمتع مین واجب ہی قربۃً الی اللہ دوسری اُن سنگریزون کا پھینکنا
پس اگر سنگ کو جمرہ پر رکھدے اسطرح کہ رمی صادق نہ آوے تو کافی
نہوگا تیسری یہہ کہ اگر سنگریزہ پھینکے تو چاہیے وہ جمرۂ عقبہ تک پہونچے
پس اگر وہ سنگریزہ کسی اور انسان یا حیوان کی اعانت سے پہونچیگا تو
کافی نہوگا اور اگر سنگریزے کے پہونچنے اور نہ پہونچنے مین شک واقع ہو تو از سر نو
پھینکے چوتھے عدد معین ہو یعنی سات کنکریان ہون پانچوین یہہ کہ
اِن کنکریون کو ایک دفعہ نہ پھینکے بلکہ واجب ہی کہ ایک ایک کرکے
پھینکے ہر چند ایک دفعہ جمرہ تک پہونچین اور مستحب ہی کہ کنکریان سرمئی
رنگ کی یا اور کسی رنگ کی ہون اور نقطہ دار ہون اور ایک ایک
کرکے چنی ہون اور نرم ہون سخت نہون اور بقدر بند انگشت ہون
اور مستحب ہے کہ کنکریان پھینکنے کے وقت پیادہ ہو سوار نہو اور با وضو ہو
اور بعضے علما با طہارت ہونا واجب جانتے ہین اور جب کنکرے
ہاتھ مین ہو تو یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَصَيَاتِي فَاحْصِهِنَّ
لِي وَارْفَعْهُنَّ فِي عَمَلِي اور جب کنکرے پھینکے تو یہہ دعا پڑھے

اَللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اور چاہیے کہ سنگریزہ پہینکنے والے اور جمرہ عقبہ کے درمیان مین دس ہاتہہ کا یا پندرہ ہاتہہ کا فاصلہ ہو اور منہ جمرہ کی طرف کری اور پشت بقبلہ ہو اور سنت ہی کہ کنکری کو انگوٹہی پر رکہے اور انگشت شہادت کی ناخن سے پہینکے اور جب کہ منی مین اپنے مقام پر آئے تو سنت ہی کہ یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

دوسرا واجب واجبات منی سے یہہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور جو شخص حج تمتع بجالاے انہین سے ہر فرد بشر پر ایک ہدی کا ذبح کرنا واجب ہی پس بنا بر اشہر و اظہر و احوط کئی آدمیون کی طرف سے ایک ہدی کافی نہوگی اور اگر ہدی مول لینے پر قادر نہو تو اُسکے عوض مین دس روزے رکہی تین روزے حج مین رکہے اور سات روزے اپنے شہر مین پہونچکر رکہے اور اگر ہدی دستیاب نہو تو قیمت اُسکی کسی معتمد پاس رکہو دے کہ وہ شخص تا آخر ماہ ذیحجہ جسوقت ہدی ملی مول لیکر ہدی کو ذبح کری اور اگر تمام سال دستیاب نہو تو سال آیندہ مین لیکر ذبح کرے مگر احوط یہہ کہ اس صورت مین دس روزے بہی رکہی اور ہدی بہی ذبح کرے اور اگر روز عید ہدی کا ذبح کرنا بہول جاے یا بسبب کسی عذر کے ہدی ذبح نہ ہو تو تیرہوین تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے اور ہدی مین واجب ہے کہ خواہ شتر ہو خواہ گاے ہو خواہ دنبہ اگر شتر ہو تو اُسے

پانچ برس تمام ہوکر چھٹا برس شروع ہوا ہو اور اگر گائے ہو تو احوط
یہہ ہے کہ اُسے دو سال تمام ہوکر تیسرا شروع ہوا ہو اور اقسام گوسفند
مین اگر بھیڑ ہو تو سات مہینے اُسکے تمام ہوچکے ہون اور آٹھوان مہینہ
شروع ہوا ہو اور احوط یہہ ہی کہ ایک سال تمام ہوکر دوسرا سال شروع
ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہہ ہے کہ اُسے دوسرا سال تمام ہوکے
تیسرا سال شروع ہوا ہو اور یہہ بھی شرط ہی کہ ہدے مین کسی قسم کا
نقصان نہو سب عضو اُسکے سالم ہون پس اگر جانور اندھا یا لنگڑا یا بیمار
ہوگا تو کافی نہین ہے بلکہ اگر ذرا سا بھی کان کٹا ہو یا اُسکے سینگون مین
اندر یا باہر کسی قسم کا نقصان ہو تو بھی کافی نہوگا اور چاہیے کہ جانور
دُبلا بھی نہو اور علماے امامیہ مین یہ مشہور ہی کہ اگر گوسفند کی گردن مین
چربی ہوگی تو ذبح اسکا مجزی ہوگا اور احوط یہہ ہی کہ ایسا جانور لیوی
کہ جسے عرف مین دُبلا نہ کہین اور اگر جانور کا کان درمیان ہی شگافتہ
ہو یا کان مین سوراخ ہو تو کچھ مضائقہ نہین ہے مگر احوط یہہ ہی کہ جس
جانور کا کان شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جس جانور کی اصل
خلقت مین سینگ نہون یا کان یا دُم نہو تو اُسے بھی نہ لے اور جس
جانور کے خصیتین کی رگین مل ڈالی ہون اُسے ذبح نہ کرے اور اظہر و
اشہر یہہ ہی کہ جانور خصے کا ذبح کرنا کافی نہوگا اور اگر کوئی شخص اس خیال
سی کہ جانور بے عیب ہی مول لیکر ذبح کرے اور بعد اسکے معلوم ہو کہ جانور
مین نقصان تہا تو ذبح کرنا اُس جانور کا ہی کافی نہین ہی اور اگر پہلے
سے یہہ گمان ہو کہ جانور فربہ ہی مگر ذبح کے بعد دُبلا نکلے تو ذبح اُسکا کفایت
کرتا ہی اور اگر اس گمان سے ذبح کرے کہ یہہ جانور دُبلا ہی مگر امید یہہ ہے

کہ فربہ ہوگا اور مطلوب حق تعالی کی موافق ہوگا اور بعد اُسکی وہ جانور
فربہ نکلے تو کافی ہوگا لیکن اگر یہ شخص پہلے سے اُس جانور مین فربہ
ہونے کا احتمال نہ کرے یا فربہ ہونے کا احتمال کرے مگر احتمال فربہی
واسطے موافقت حکم خدا اور اداے واجب کے نہ کیا ہو بلکہ از راہ بی پروائی
جانور لیکر ذبح کر ڈالے اور اتفاقاً فربہ نکلے تو ظاہرا کافی نہوگا اور احوط
یہہ ہے کہ کسیقدر ذبیحہ سے خود کہالے اور کسیقدر بطور ہدیہ دے
اور کسیقدر صدقہ کرے اور احتیاط یہہ ہے ایک ثلث ہدیہ کرے
اور ایک ثلث فقراے مومنین کو بطور صدقہ دے اور فی الحال
منی مین جو ذبیحہ ہوتے ہین اور اُنہین غالبا بلکہ دائما مردمان طایفہ
سودان کہ جو حوالی منی مین رہتے ہین لیجایا کرتے ہین تو اُنکو دینا جایز
نہین ہی اسوجہ سے کہ ایمان بلکہ اسلام اس طائفہ کا معلوم نہین ہے
لہذا چاہیے کہ پہلے تہوڑا سا گوشت اپنے لیے رکہہ لے اور تیسرا حصہ
ذبیحہ کا محتاج مین سے کسی فقیر مومن کو دے اور ایک ثلث اپنے
بعض برادران ایمانی کو ہدیہ کرے اور اگر حصۂ فقرا و حصۂ برادران ایمانی جدا
کر چکا ہو بعد اسکے صاحبان صدقہ و ہدیہ اپنا اپنا حصہ سودان کو دیدین
تو کچہہ مضائقہ نہین ہی اور اگر قبل ان احتیاطون کی اتفاقاً طائفہ سودان
ذبیحہ چرا کر یا لوٹ کر لیجائین تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب
اعادہ نہوگا ہان اگر خود سے کوئی شخص اُس طائفہ کو دیدے تو بنا بر
احتیاط حصۂ فقرا کا یہہ شخص ضامن رہیگا اور جو شخص ذبح ہدی پر قادر
نہو اُسے چاہیے کہ دس روزے رکہے تین دن ایام حج مین رکہے
اور سات روزے بعد گہر پہونچنے کے پس تین روزے تو ساتوین

سے نوین تک یہی دربی حالت حج مین رکہے اور اگر ساتوین کو روزہ رکہنا
ممکن نہو تو آٹھوین نوین تاریخ روزہ رکہے اور ایک روزہ منی سے جب
مراجعت کرے اُسوقت رکہے لیکن احوط یہہ ہی کہ اس صورت مین علاوہ ہفتم کو
نہم کی بعد مراجعت منی تین روزے پے درپے رکہے یعنی جس روز منی سے
کوچ کرے اُس روز اور دو دن بعد اُسکے روزہ رکہے اور یہہ قصد کرے
کہ ان پانچ روزون مین تین روزے جو کہ مطلوب خدا ہون وہی بدل
ہدی ہین اور اگر آٹھوین تاریخ روزہ نہ رکہے تو اس صورت مین نوین کو
بہی نہ رکہے بلکہ تا مراجعت منی صبر کرے اور منی سے آکر تینون روزے
پے درپے رکہے مگر احوط یہہ ہے کہ ان تین روزون کے رکہنے مین
تعجیل کرے اگرچہ اشہر یہہ ہے کہ ماہ ذیحجہ مین جسوقت چاہے اُسوقت
ان روزون کو رکہہ سکتا ہی اور وہ سات روزے کہ جو مکان پر پہنچکر
رکہنا چاہیے احوط یہہ ہے کہ انکو بہی پے درپے رکہے چنانچہ وجوب اسکا
معلوم نہین ہوتا اور اگر ان تین روزون کے بعد قبل حج ہدی پر قادر ہو
تو احوط یہہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے (استحباب ہدی) بہتر ہے کہ ہدی مین پہلی اونٹ
کو اختیار کرے بعد اسکے گائے بعد گائے کی گوسفند اور چاہیے کہ ہدی
نہایت فربہ ہو اور اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ ہو اور اگر گوسفند یا بکری
ہو تو نر ہو اور مستحب ہی کہ اگر شتر کو نحر کرے تو چاہیے کہ شتر کو کہڑا
کرکے اُسکے دونون ہاتہہ زانو سے باندہ دے اور داہنی جانب خود
کہڑا ہو اور چہرے یا نیزہ یا خنجر اُسکے گودال گلو مین مارے اور وقت
ذبح یہہ دعا پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي

ونحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک
امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک بسم اللہ و
اللہ اکبر پس نحر یا ذبح کرے اور کہے اللھم تقبل منی اور سنت ہے
کہ خود قربانی کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ ذبح کرتا ہے
اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھدے تیسرا واجب سر منڈانا یا تقصیر
کرنا ہی اور تقصیر کسیقدر سر کے بال منڈانے یا شارب لینے
یا ناخن کاٹنے کو کہتے ہین مگر عورت اور خنثے کو سر منڈانا جائز نہین
ہی اور جس شخص نے گوند یا شہد یا کسی اور چیز سے اپنے سر کے بال
جوؤن کی وجہ سے جمالیے ہون یا وہ شخص کہ جسنے سر کے بالون کو
یکجا کرکے باندھ لیا ہو یا گوندھ لیا ہو یا جسنے پہلے پہل حج کیا ہو تو احوط
یہہ ہے کہ وہ تمام سر منڈاے اور تقصیر پر اکتفا نہ کرے اور یہہ نیت
کرین سر منڈاتا ہون یا ناخن کاٹتا ہون کہ یہہ بھی ایک فریضہ ہے
فرائض حج تمتع مین سے قربۃ الی اللہ اور بہتر ہے کہ جو شخص سر مونڈنے
والا ہو یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ بھی نیت کرے اور جس وقت حاجی
حلق یا تقصیر کرتا ہی تو اسپر وہ چیزین حلال ہو جاتی ہین کہ جو بسبب احرام
حرام ہوگئی تھین مثل شکار و بوی خوش اور بنا بر اشہر و اظہر رمی و ذبح اور سر
منڈانے مین ترتیب لازم ہی اور اگر کوئی شخص مخالفت کرے اور ذبح
کو رمی پر مقدم کرے یا سر منڈانے کو ذبح یا رمی پر مقدم کرے پس اگر از
روے فراموشی ایسا کیا ہی تو مضائقہ نہین رکھتا ہی اور اگر عمداً ایسا
کیا ہی تو بھی بنابر مشہور اعادہ واجب نہین ہی مگر اسکی دلیل مین کلام ہے
اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کری اور جس صورت مین عید کی دن سر منڈا

یا تقصیر کرنیکو بھول جائے اور منی سے روانہ ہوچکا ہو تو اوسے سر منڈانی یا تقصیر
کرنے کے لیے مراجعت واجب ہی اور اگر مراجعت ممکن نہو تو جس مقام پر وارد ہے
وہین سر منڈاے اور بشرط امکان بالون کو منی مین بھیجدے اور جس
صورت مین منی کی طرف مراجعت کرے تو بعد حلق اعادہ طواف واجب ہے
اور مستحب ہے کہ سر منڈانے کے وقت روبقبلہ ہو اور جانب راست پیشانی
کی طرف سی ابتدا کرے اور اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی بِکُلِّ
شَعْرَةٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور سنت ہی کہ سر کے بالون کو منی مین
اپنے خیمہ کے مقام پر دفن کردے اور احوط ہے کہ اطراف سر
و ریش و شارب سے بھی بال منڈاے اور ناخن بھی کتروائے

فصل پانچوین بیان مین اون امور کی کہ جو بعد ادای
مناسک منی واجب یا مستحب ہین اس فصل مین دو مقصد
ہین پہلا مقصد بیان واجبات مین طواف زیارت و نماز طواف
اور سعی اور طواف نسا اور نماز طواف نسا کے لیے منی سے مکہ مین آنا واجب
ہی اور جسنے حج تمتع کیا ہے اوسے گیارہوین تک مراجعت مین
تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارہوین سے زیادہ تاخیر مین اختلاف ہی
احوط یہہ ہی کہ گیارہوین سی زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جواز تاخیر تیرہوین
تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہین ہی اور عرفات و مشعر و منی پر طواف
و سعی کا مقدم کرنا جائز نہین ہی مگر جسے بعد از مراجعت مکہ معظمہ طواف
و سعی کا بجالانا ممکن نہو اوسے جائز ہی کہ سعی و طواف قبل عرفات و مشعر
و منی بجالاے مثل اسکے کہ نسوان کو حیض و نفاس کا گمان ہو یا جس وقت
حجاج منی سے پھرین تو بسبب ازدحام طواف نسا مرد پھر پر دشوار ہو

ایسی صورت مین اظہر یہہ ہی کہ طواف وسعی کی تقدیم وقوف عرفات ومشعر
ومنی پر ہوسکتی ہی مگر بعض علما اس حالت مین بھی تقدیم کو منع فرماتی
ہین پس احوط یہہ ہی کہ اگر صاحب عذر تقدیم سعی وطواف کرے تو
بشرط امکان اُس طواف وسعی کا ایام تشریق مین اعادہ کرلے اور اگر
ممکن نہو تو آخر ذیحجہ تک جب ممکن ہوسکے اعادہ کرلے اور اگر جانتا ہو کہ تا
آخر ذیحجہ طواف وسعی ممکن نہوگی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہے مگر احوط
یہہ ہی کہ اپنی طرف سی نائب بھی مقرر کری اور کیفیت زیارت ونماز وسعی بحث
عمرہ مین مذکور ہوچکی ہی اور بعد بجا لانے اس طواف کے مع نماز اور
بجا لانے سعی کی مابین صفا ومروہ اس شخص پر جو کچھہ بعد حلق محرمات
سی باقی رہا تہا اُسمین سی خوشبو حلال ہوجاتی ہی مگر صید ولنسوان
حرام رہینگی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ بمجرد طواف اور نماز طواف
خوشبو حلال ہوجاتی ہی لکن مراعات قول اول احوط واقوی ہی
اور بعد طواف نسا ونماز طواف نسا کا اس طواف کی بھی کیفیت مثل
طواف سابق کے ہی عورت حلال ہوجاتی ہی اور وہ صید کہ بسبب
احرام حرام ہوا تہا حلال ہوجاتا ہی مگر چونکہ حرمت صید حرم کی
بنفسہ ہی اور بسبب احرام یہ صید حرام نہین ہوتا ہی اُسکی حرمت
بدستور رہی گی اور احوط یہہ ہی کہ قبل طواف النسا خوشبو سے اجتناب
کری اگرچہ اقوی جواز ہی پس حج کنندۂ حج تمتع کو تین مرتبہ مین بتدریج
محرمات احرام حلال ہوتی ہین پہلی مرتبہ بعد سر منڈانے کے دوسری
مرتبہ بعد سعی مابین صفا ومروہ تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النسا اور طواف
النسا اگرچہ واجب ہی اور رکن طواف کی عورت اسپر حلال نہین ہوتی

مگر علما میں مشہور ہی کہ یہہ طواف ارکان حج سی نہین ہی پس ترک اِس
طواف کا عمداً مثل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ نہین ہی کہ باعث
فساد حج یا عمرہ ہو بلکہ جو شخص ترک طواف نسا عمداً کرے اُسپر واجب ہی کہ طواف
نسا بجالاے اور جب تک اِس طواف کو نہ بجالائیگا عورت اُسپر حلال
نہوگی یہانتک کہ بنا بر احوط عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا بھی جائز نہ ہوگا

مقصد دوسرا بیان مستحبات طواف زیارت و سعی طواف نسا مین

بہتر ہی کہ بشرطِ امکان روز عید بعد اعمالِ منی مکہ معظمہ مین مراجعت کری
اور اگر نہو سکی تو گیارہوین کو مراجعت کرے اور احوط یہہ کہ گیارہوین
تاریخ سے زیادہ بدون عذر تاخیر نہ کرے اور سنت ہی کہ غسل کرکے
متوجہ مسجد الحرام ہوا اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے اور محمد وآلِ
محمد پر صلوات بھیجی اور جسوقت در مسجد پر پہونچے یہہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُکِیْ وَسَلِّمْنِیْ لَہٗ وَسَلِّمْہُ لِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ تَغْفِرَ
لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تَرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ
بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَؤُمُّ
طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ
الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ
الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَکَ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ
بِرَحْمَتِکَ بعد اسکے حجر اسود کے قریب جاکر حجر اسود سی ہاتھ مس کرے
اور حجر اسود کو بوسہ دی اور جو اعمال طواف عمرہ مین بجالایا تھا انہین
بجالاے اور تکبیر کہے اور نیت کرکے جسطرح پر طواف عمرہ مین مذکور

وَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ ... (حاشیہ)

ہوچکا ہی اُسی آداب سی سات شوط طواف بجالاے اور کیفیت اس طواف اور نماز کی اور سعی اور طواف نسا کی اُسی منہج پر ہی جو کہ سابق ازین طواف و سعی عمرہ مین مذکور ہوچکی ہی **فصل چھٹی بیان مین اسکے کہ شبہای ایام تشریق منی مین رہنا چاہیے** جسوقت حاجی مکہ معظمہ مین بروز عید طواف و سعی کے لیے جاے تو اُسپر واجب ہے کہ گیارہوین اور بارہوین شب رہنے کے لیے منی مین پہر آسکے اور جس شخص نے احرام مین صید یا عورت سی پرہیز نہ کیا ہو اُسی تیرہوین شب بہی منی مین رہنا واجب ہے اور جسنی صید و عورت سی پرہیز کیا ہو اُسی بارہوین تاریخ بعد زوال شمس منی سی کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقاً بارہوین تاریخ کوچ نکری اور تیرہوین شب آجاوی تو اُس شب کو بھی رہنا واجب ہو جائیگا اور تیرہوین تاریخ رمی بہی لازم ہوگی اور جسوقت رات ہوجاے تو رہنی کی نیت کرنا واجب ہی اور مقدار حد یعنی جسقدر منی مین شب کا بسر کرنا لازم ہے یہہ ہی کہ تا بعد نصف شب منی مین رہی پس اگر بعد نصف شب منی سی کوچ کری تو مضائقہ نہین ہی اور احوط یہہ ہی کہ قبل طلوع صبح داخل مکہ نہو اور جو شخص منی مین شب کا رہنا ترک کری اُسی بعوض ہر شب ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرنا واجب ہے اور احوط یہہ ہی کہ جو شخص منے مین شب کا رہنا بہول جای یا بسبب جاہل مسئلہ ہونکے ترک کرے تو حکم اُسکا مثل اُس شخص کے ہی کہ جو عمداً ترک کرے پس اس شخص کو چاہیی کہ ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرے اور اسی طرح احوط ہی کہ جو شخص منی مین رہنی سی معذور ہو وہ بہی کفارہ دی ہرچند جو معذور ہی وہ گنہگار نہوگا اور معذور وہ شخص ہی کہ خود بیمار ہو یا کسی دوسرے کا

بیمار دار رہو یا خوف تلف مال کہتا ہو یا شبان یعنی دنبیان چرانی والا ہو
یا صاحب سقایت ہو یعنی حجاج کو پانی پلاتا ہو مگر علما ان دونون یعنی
شبان اور صاحب سقایت پر ظاہرا فدیہ واجب نہین جانتے اور اسیطرح
جو شخص منی مین نہ رہی مگر مکہ معظمہ مین تمام شب عبادت مین بسر کری اور
بجز کار ضروری مثل کہانا کہانی یا پانی پینے یا تجدید وضو یا غیر از عبادت
کسی امر مین متوجہ نہو تو اُسپر بہی فدیہ لازم نہین ہے اور مستحب ہے کہ جسوقت
کہ سے منی جانی لگی یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ
لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

فصل ساتوین بیان وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ مین

کہ جنہین منی مین بجالانا سنت ہی اور
اِس فصل مین دو مقصد ہین

پہلا مقصد بیان واجبات مین

وہ ایام کہ جسکی شب کو حج کرنی والی پر منی مین رہنا واجب ہے چاہیے کہ انکو
رمی جمرات ثلاثہ بترتیب بجالاوی یعنی پہلی رمی جمرہ اولی کری بعد اسکی
جمرہ وسطی پہر اسکے جمرہ عقبہ اور اگر ترتیب مین فرق واقع ہو تو جسقدر
فرق ہوا ہی اُسکا اعادہ کری ہان اگر چار سنگریزی جمرہ پر مار چکا ہو بعد اسکے
مشغول رمی وسطی ہو تو مانع ترتیب نہو گا بلکہ بعد فراغ رمی جمرہ وسطی تین
سنگریزی اور لگا دی اگرچہ مقتضای احتیاط یہہ ہی کہ اعادہ کری اور واجبات
رمی مناسک منی مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر کوئی شخص رمی جمرات ہو بہول جاے
تو اُسی چاہیے کہ مکہ معظمہ سے پہر منی مین آکر رمی جمرات بجالاے اور اگر یاد
نہ آئی یہانتک کہ مکہ سے چلا جاے تو سال آیند چاہیے کہ خود یا نایب اُسکا
بجالاے اور جو شخص مریض ہوا اور اُسی مایوسی ہو کہ تا بقای وقت رمی پر

قدرت نہوگی تو اُسکی طرف سی دوسرا شخص رمی کرسکتا ہی اور بعد صحت اعادہ
لازم نہین ہے لیکن احوط یہ ہی کہ اگر صحیح ہوجائی اور وقت رمی باقی ہو تو
اعادہ کری اور اگر ممکن ہو تو یہ صورت کرے کہ مریض سنگریزی اپنی ہاتہ
مین لی اور دوسرا شخص اُسکے عوض سے لگاوے اور اگر کوئی شخص عمدًا ترک
رمی کرے تو بنا بر اشہر واقوی حج اُسکا فاسد نہوگا اور بعض علمانی فرمایا ہی
کہ سال آیندہ قضای حج احوط ہی اور شبکو روز گذشتہ یا روز آیندہ کی
لیے رمی کرنا جائز نہین ہی مگر اُس شخص کو جائز ہی کہ جسے کسی قسم کا عذر
ہو کہ دنکو اُسے رمی ممکن نہو تو وہ شبکو رمی کرسکتا ہی اور اگر کوئی شخص
دوسرے دن تک رمی بھولا ہی تو اُسے چاہیے کہ پہلے قضاے رمے
سابق بجالاوے پہر اُسدن کی رمی واجب بجالاے مقصد دوسرا

بیان مستحبات منے مین مستحب ہے کہ تین دن یعنی گیارہوین بارہوین
تیرہوین تک منے مین رہی اور منی ہی سے نکلے یہانتک کہ طواف مستحب کے لیے بہی جاے
اور جسوقت جمرۂ اول اور دوم کو رمی کری تو روبقبلہ ہو اور جمرہ دستِ راست
کی طرف ہو اور حمد و ثناے الٰہی بجالاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات
بھیجے پس تہوڑا سا آگے بڑہے اور دعا کرے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ
تَقَبَّلْ مِنِّیْ بعد اُسکے تہوڑا سا آگے بڑہے اور دعاے سابق وقت رمی
جمرہ پڑہے اور جسوقت سنگریزی لگاے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور وقت رمی
جمرۂ عقبہ چاہیے کہ پشت قبلہ کی طرف ہو اور منی مین تکبیر کہنا بنا بر مذہب
مشہور مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتے ہین پس احوط یہ ہی کہ منی مین
ہو یا کسی اور مقام پر ہو تکبیر کہنا ترک نہ کرے اور چاہیے کہ منی مین بعد
پندرہ نمازون کی ابتداے ظہر روز عید سی تکبیر کہے اور بنا بر مشہور

بعد ایام سال تمام کرکے چار شوط اور بجالاے کہ باون طواف پورے
ہوجائین اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا بہی مستحب ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ جو شخص مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرے دنیا سے نجائیگا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا صلعم کے
زیارت سے مشرف ہوگا اور مقام اپنا بہشت مین دیکہہ لیگا اور مکہ معظمہ مین
اُس مقام کی زیارت سی مشرف ہونا کہ جہان حضرت رسالت پناہ صلعم پیدا ہوے
ہین مستحب ہے اور جناب خدیجہ کے بہی مکان کی زیارت مستحب ہے اور زیارت قبر
حضرت ابیطالب علیہ السلام اور جانا اُس غار مین کہ جسمین جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ ابتداے بعثت مین عبادت فرماتے تہی اور زیارت کرنا اُس
غار کی کہ جسمین حضرت چہپی تہی کہ وہ غار کوہ ثور مین واقع ہی مستحب ہے اور جو شخص
مکہ معظمہ مین رہتا ہی اُسکے لیے مستحب ہے کہ عمرۂ مفردہ بجالاے اور فصل کے باری مین کہ ایک عمرے سے
دوسرے عمرہ تک کسقدر فاصلہ ہونا چاہیے باہم علما مین اختلاف ہے ایک جماعت کثیر اسکے قائل
ہی کہ فاصلے کی احتیاج نہین ہے اور کچہہ علما ایک مہینہ کی فاصلہ کو لازم جانتے
ہین اور بعض علما ایکسال کا فاصلہ تجویز فرماتی ہین اور بعض دس روز کے
فاصلہ کو کافی جانتے ہین اور یہہ قول قوت سی خالی نہین ہی اگرچہ سند اسکی
ضعیف ہی اور مقام احرام عمرۂ مفردہ کا وہ ہی کہ جو اطراف حرم مین مکہ معظمہ
سی قریب تر ہی اور وہ مقام فی الحال مشہور و معروف ہی اور بعد احرام
چاہی کہ طواف اور نماز طواف اور سعی و تقصیر کرے کہ اس شخص پر سوائے
عورت کی سب چیزین حلال ہوجائینگی اور جسوقت طواف نسا بجالائیگا تو عورت
بہی اسپر حلال ہوجائیگی اور جب مکہ معظمہ سے جانے لگے تو سنت ہے کہ غسل
کرے اور طواف وداع بجالاے اور ہر شوط مین ہاتہہ یا بدن حجر اسود اور
رکن یمانی سے مس کرے اور جسوقت مستجار پر پہونچے دعاہاے سابق پڑہے

پس حجر اسود کے قریب آکر شکم اپنا خانہ کعبہ سی مس کرے اور ایک ہاتھ
حجر اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھ خانہ کعبہ کی طرف اٹھا کر حمد و ثنا ے
الٰہی بجا لاے اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور سنت ہے کہ باب حناطین
سے نکلے کہ یہہ دروازہ رکن شامی کے مقابل واقع ہے اور چاہیے کہ
مکہ معظمہ مین پھر مراجعت کا قصد رکھے اور خدا سی طلب
توفیق مراجعت کرے اور بسبب اس احتمال کی از روی غفلت حالت
احرام مین بعض محرمات مثل جون اور پشہ مارنے کے صادر ہوے ہون
مکہ معظمہ سے وقت روانگی ایک درہم کے خرمی لیکر فقرا کو تقسیم کرے
اور از جملہ مستحبات موکدہ یہ ہی کہ اپنی وطن راہ مدینہ سی جاے تا زیارت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ائمہ بقیع علیہم السلام سی مشرف
ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ترک زیارت جناب ختمی مآب بعد حج حضرت
پر باعث جفا ہی **مولف** کہتا ہی کہ اس مقام مین کچہہ آداب زیارت
مدینہ منورہ بطور اختصار رسالہ حج آخوند مجلسی علیہ الرحمہ سے لکھے جاتے
ہین اُس رسالہ مین مذکور ہی کہ زیارت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ مستحب موکد ہی اور چاہیے زیارت جناب سیدہ علیہا السلام بھی
تین مقام پر بجا لاے ایک زیارت اُن معصومہ کی دولت سرا مین کہ
جہان حضرت کا مزار شریف متصل ضریح جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ کے واقع ہی دوسرے درمیان روضہ و منبر جناب رسول خدا تیسرے
بقیع مین جہان حضرت کی فرزند مدفون ہین اور زیارت ائمہ بقیع بھی
مستحب موکد ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ ابتدا کرو مکہ معظمہ سے بعد اسکے
ہماری قبور کی زیارت کو آو اور منقول ہی کہ جو شخص کہ امام واجب الاطاعہ کے

زیارت کرتا ہے تو بہشت اُسپر واجب ہوجاتا ہی اور ثواب حج مقبول کا اُسے
ملتا ہی اور حدیثین تاکید زیارت مین اور فضائل زیارت مین بہت ہین کہ
حصر اُنکا نہین ہوسکتا اور جب داخل مدینہ منورہ ہو تو بقصد ورود مدینہ
غسل کری اور بعد اسکے بقصد زیارت جناب رسول خدا دوسرا غسل کری
اور باب جبرئیل سے داخل مسجد ہو اور جب مسجد مین داخل ہو تو کہے
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ
قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰی
اَتَاكَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پس آگے
کے دو ستونون تک جانب راست قبر مطہر نزدیک سر انور کر قریب
گوشۂ قبر شریف رو بقبلہ کھڑا ہووے اور دوش چپ اپنا قبر کی طرف کری
اور دوش راست منبر کی طرف اور یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ
وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ حَتّٰی
اَتَاكَ الْیَقِیْنُ وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّیْتَ الَّذِیْ عَلَیْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ
قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَغَلُظْتَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ

افضل و اشرف محل المکرمین الحمد للہ الذی استنقذنا بک
من الشرک والضلالۃ اللھم فاجعل صلواتک وصلوات
ملائکتک المقربین وعبادک الصالحین وانبیائک
المرسلین واھل السموات والارضین ومن سبح لک
یارب العالمین من الاولین والاخرین علی محمد
عبدک ونبیک وامینک ونجیک وحبیبک وصفیک
وخاصتک وصفوتک وخیرتک اللھم اعطہ الدرجۃ
الرفیعۃ واتہ الوسیلۃ من الجنۃ وابعثہ مقاما
محمودا یغبطہ بہ الاولون والاخرون اللھم انک
قلت ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا
اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما
وانی اتیت نبیک مستغفرا تائبا من ذنوبی وانی
اتوجہ بک الی اللہ ربی وربک لیغفر لی ذنوبی
اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو تو پشت قبر کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف
اور ہاتھ اپنے جانب آسمان بلند کر کے اپنی حاجت خدا سے
طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالی بر آویگی اور اس حال مین یہ دعا پڑھے
اللھم الیک الجأت امری والی قبر محمد عبدک ورسولک
صلواتک علیہ وآلہ اسندت ظھری والقبلۃ
التی رضیت لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ استقبلت
اللھم انی اصبحت لا املک لنفسی خیر ما ارجو لھا
ولا ادفع عنھا شر ما احذر علیھا واصبحت الامور

بِیَدِكَ فَلَا فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي إِلَيْكَ لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ
فَقِيرٌ اللَّهُمَّ اُرْدُدْ لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ فَإِنَّهُ لَا رَادَّ لِفَضْلِكَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُبَدِّلَ اسْمِي أَوْ تُبَدِّلَ نِعْمَتَكَ
عَنِّي اللَّهُمَّ كَرِّمْنِي مِنْكَ بِالتَّقْوَى وَزَيِّنِّي بِالنِّعَمِ
وَاعْمُرْنِي بِالْعَافِيَةِ وَارْزُقْنِي شُكْرَ الْعَافِيَةِ پھر
مقام جبرئیل پر آوے زیر ناودان اور کہے اسے جواد اسے کریم اسے
قریب اسے بعید اَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ
وَأَسْئَلُكَ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ اور جو عورت مبتلا بخون استحاضہ
ہو یعنی اکثر اسی استحاضہ آیا کرتا ہو تو جب اس دعا کو پڑھے گی تو البتہ خدا اسکو اس مرض سے
نجات دیگا پس دیکے منبر آوے اور آنکھیں اور منہ اپنا رمانہای منبر پر ملے کہ آنکھیں مرض
رمدسے محفوظ رہینگے بعد اسکے قریب منبر کھڑا ہو اور حمد و ثنای الٰہی بجالاوے اور حاجت اپنی خدا
سے طلب کرے اور حضرت پر اور انکی آل اطہار پر صلوات بھیجے جب زیارت
سیدہ کونین بجالاوے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمَمْنُوعَةُ حَقُّهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُومَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ بعد اسکے کہے
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ
نَبِيِّكَ صَلَوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفَى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِينَ
مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِينَ پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے
طلب کرے اور جب بقیع میں جاوے تو جامہ ہاے پاک پہنے اور بخضوع

وَالْعِبَادَةَ وَاغْنِنِي بِغِنىً عَمَّنْ هُوَ غَنِيٌّ عَنِّي وَزِدْنِي فِي الْبَلَاءِ فَاقَةً وَفَقْرًا وَأَعِذْنِي مِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ حُلُولِ الْبَلَاءِ وَمِنَ الذُّلِّ وَالْعَنَاءِ تَغَمَّدْنِي فِيمَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي بِمَا يَتَغَمَّدُ بِهِ الْقَادِرُ عَلَى الْبَطْشِ لَوْلَا حِلْمُهُ وَالْآخِذُ عَلَى الْجَرِيرَةِ لَوْلَا أَنَاتُهُ وَإِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً أَوْ سُوءًا فَنَجِّنِي

خشوع متوجہ ہوئے اور غسل زیارت کرے اور رخصت طلب کرے پس
اگر گریان ہوئے تو داخل حرم ہو والا صبر کرے یہانتک کہ اُسے رقت آئے
پس جب داخل حرم ہو تو داہنا پاؤن آگے رکھے اور اپنے تئین ضریح مقدس
تک پہنچاوے اور ضریح کا بوسہ لیوے اور برابر قبر ائمہ کھڑا ہووے کہے

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدىٰ اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوىٰ
اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنْيا اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ
اَيُّهَا الْقُوّامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلامُ
عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوىٰ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ
فِي ذاتِ اللهِ وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِيءَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرّاشِدُونَ
الْمُهْتَدُونَ وَاَنَّ طاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّكُمْ
دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجابُوا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطاعُوا وَاَنَّكُمْ دَعائِمُ الدِّينِ وَ
اَرْكانُ الْاَرْضِ وَلَمْ تَزالُوا بِعَيْنِ اللهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ
وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ اَرْحامِ الْمُطَهَّراتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ
الْجَهْلاءُ وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْاَهْواءِ طِبْتُمْ وَطابَ
مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدِّينِ فَجَعَلَكُمْ فِي
بُيُوتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ
وَجَعَلَ صَلَواتِنا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنا وَكَفّارَةً
لِذُنُوبِنا اِذِ اخْتارَكُمْ لَنا وَطَيَّبَ خَلْقَنا بِكُمْ
وَبِما مَنَّ بِهِ عَلَيْنا مِنْ وِلايَتِكُمْ وَكُنّا عِنْدَهُ
مُسْلِمِينَ بِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنا اِيّاكُمْ وَ
هٰذا مَقامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكانَ وَاَقَرَّ بِما جَنىٰ

رَجَا بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ
مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكٰى مِنَ الرَّدٰى فَكُوْنُوْا لِىْ شُفَعَآءَ
فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا
وَاتَّخَذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا يَا مَنْ
هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ
لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِيْ وَعَرَّفْتَنِيْ بِمَا اَقَمْتَنِيْ عَلَيْهِ
اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهُمْ وَاسْتَخَفُّوْا
بِحَقِّهِمْ وَمَالُوْا اِلٰى سِوَاهُمْ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ لَكَ وَمِنْكَ
عَلَيَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِيْ بِهِ فَلَكَ
الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا
وَلَا تَحْرِمْنِيْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ فِيْمَا دَعَوْتُ

بعد اُسکے داہنا رخسار اپنا قبر پر رکھے اور تضرع و زاری سے
دعا کرے بعد اسکے اپنے بائیں رخسار کو قبر پر رکھے اور حق سبحانہ تعالیٰ
سے سوال کرے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اُن حضرات کو روز قیامت اس شخص کا
شفیع گردانے پس آٹھ رکعت نماز پڑھے ہر امام کے لیے دو دو رکعت
نماز ہدیہ کرے اور بعد نماز کے دعا ہاے منقول ع پڑھے ورنہ جو دعا کرے
بہتر ہی اور جب دعا کرے تو مومنین کو اپنی دعاؤں میں شریک کرے اور بعد اسکے
قرآن مجید پڑھے اور ثواب اسکا ائمہ بقیع علیہم السلام کی ارواح طاہرہ
کو ہدیہ کرے اور یہ خیال کرے کہ اس ہدیہ کا ان حضرات سے مجکو نفع حاصل
ہوگا اور اُن حضرات کو مجھ سے کسی قسم کے نفع کی احتیاج نہیں ہے
پس جو حاجت کہ ہووے خدا سے طلب کرے انشاء اللہ پاوے گے

باب آٹھوان بیان نکاح اور متعہ مین اور اس باب مین پانچ مطلب ہین مطلب پہلا بیان مین فضائل تزویج کے

کتاب حلیۃ المتقین مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوست رکھنا عورتون کا اخلاق انبیا سے ہی اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین گمان نہین رکھتا کہ کسی کا ایمان زیادہ تر ہو اُس شخص سے کہ جو عورتون سے محبت رکھتا ہی اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو کہ عورت کو اپنے عقد مین لاتا ہی اپنے نصف دین کی حفاظت کرتا ہی دوسری نصف مین احتیاط کرنا چاہیے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا کہ جو کچھ دنیا اور فیہا مین ہی وہ میرے پاس ہو حالانکہ مین ایک شب بے عورت بسر کرون پھر ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز کہ خدا اُس ناکد خدا کی عبادت سے کہ تمام راتون کو نمازین پڑھے اور دنون کو روزہ رکھے بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ تین عورتین خدمت حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین ایک نے کہا شوہر میرا گوشت نہین کھاتا دوسرے نے کہا شوہر میرا خوشبو نہین سونگھتا تیسری نے کہا شوہر میرا عورتون سے نزدیکی نہین کرتا حضرت باہر تشریف لائے اور غصہ سے ردائے مبارک زمین پر کھینچتے جاتے تھے بعد اسکے حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور حمد وثنای خدا بجالائے اور فرمایا کہ کس واسطے جماعت میرے اصحاب کے گوشت نہین کھاتی اور خوشبو نہین لگاتی اور نزدیک عورتون کے نہین جاتی حالانکہ مین گوشت کھاتا ہون اور خوشبو بھی سونگھتا ہون اور نزدیک عورتون کے بھی جاتا ہون جو میرے طریقے کا خواہان نہین ہے وہ شخص مجھ سے نہین ہے

در حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک عورت خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوئی اور اُسنے شکایت کی کہ شوہر میرا مجھسے نزدیکی نہین کرتا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے تئین خوشبو کر تا کہ وہ تیرے پاس آئے اُسنے عرض کی کہ مین نے کوئی خوشبو

کمال رعایت احتیاط یہہ ہی کہ ان سب صورتون مین اجزای صیغہ کرے اگرچہ اقوی یہہ ہی کہ تعدیہ بنفس یعنی بی واسطہ حرف بلا دغدغہ کافی ہے اور کچھہ اشکال اسمین نہین ہے اور اگر عورت بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی باپ یا دادا موجود ہو تو اسکو اپنی اختیار سی عقد کرنا محل اختلاف ہے احوط یہہ ہی کہ بی اجازت ولی عقد نہ کرے بلکہ عورت اور ولی دونون کی رضامندی سے عقد واقع ہو اور مخفی نہ رہے کہ عقد نکاح بلکہ اور عقودمین بہی مثل بیع و اجارہ وقوع ایجاب و قبول بلفظ ماضی لازم ہی اور ہر عقد مین تقدیم ایجاب احوط ہی اور بشرط امکان عقد نکاح اور متعہ زبان عربی مین ہونا چاہیے اور بغیر عربی بہی حالت عذر مین جب امکان نہ ہو تو جائز ہے پس اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ عربی مین صیغہ جاری کری اور اگر دوسرا شخص عربی نہین جانتا تو اُسی عبارت صیغہ تعلیم کر دے اور صیغہ قبول کا فوری کہنا ضروری ہی تا کوئی دوسرا کلام ایجاب و قبول کے درمیان مین نہ آئے اور نہ سکوت طویل چاہیے لیکن تنفس اور سرفہ اور مثل اسکے مضائقہ نہین رکھتا اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے صیغہ قبول کا کہنا شروع نہ کرے اور صیغہ مین قصد انشا لازم ہی بایمعنی کہ تلفظ صیغہ اُنکے سی عقد واقع ہو جاتا ہے اور ضرور ہے کہ جو شخص وکیل ہو اعراب اور مد اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کرے اور الفاظ غلط نہ کہے اور اگر صیغہ مین ایک حرف بہی عمدًا یا سہوًا غلط کہی کہ معنے مین تغیر ہو جاوے تو عقد باطل ہے اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور مجنون اور سفیہ اور محرم نہو اور وکیل کرنی مین استعمال اُس لفظ کا جو تعیین وکیل پر دلالت کری کافی ہی خواہ کہے کہ مین نے تجھکو وکیل مقرر کیا خواہ کہے تو ہمارا وکیل ہے یا مثل ان الفاظ کے جو چاہے کہے اور الفاظ کا عربی ہونا ضرور نہین ہی اور وکیل کو صیغہ قبول وکالت زبان پر جاری کرنا لازم نہین ہی فعلیت کافی ہی اور عقد

دائم مین تعیین مقدار مہر ضرور نہین ہے لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نکرین تو مہر مثل قرار پائیگا اور اگر وقت اجراے صیغہ مہر معین کرین اور مختلف قسم کے سکہ رائج ہون تو تعیین سکہ بھی کرلین اور وکیل ہونے کے وقت اور نکاح کے وقت گواہون کی حضوری لازم نہین ہے اور واضح ہو کہ ہند کی عورتین خصوصًا دیہات مین بسبب افراط شرم تعیین وکیل مین زبان سے اقرار نہین کرتین پس اگر باکرہ ہون تو سکوت انکا کافی ہوگا اور اگر علم حاصل ہو کہ باکرہ نہین ہین تو صیغۂ فضولی بدون وکالت ہو سکتا ہے پس اگر بعد اجراے صیغہ رضا واقع ہو اور عورت و مرد کو صیغۂ فضولی جاری ہونے کا حال بھی معلوم ہو تو یہ صیغہ کافی ہوگا اور در صورت عدم رضا بیکار ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل صیغہ پڑہنے کے خطبہ پڑہے اور لا اقل الحمد للہ کہنا کافی ہی اور نکاح کے خطبے بہت ہین از انجملہ ایک خطبہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَاۗءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اجراے نکاح کے شقوق بہت ہین کہ ذکر سب صیغون کے شقوق کا موجب تطویل ہے انمین سے بعض شقوق بیان ہوتے ہین پہلی شق یہہ ہی کہ اگر مرد اور عورت دونون بالغ ہون تو وکیل عورت کا مرد کے وکیل کے ساتھ صیغہ جاری کرے اور اس شق کو چند صورتون سے پڑہنا جائز ہی اگرچہ احوط یہہ ہی کہ سب صورتون

ہوتی ہے اور بعض صورتین اسقدر کفایت مذکور ہوتی ہین پہلی صورت یہی
کہ عورت کا وکیل کہے اَنکَحتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَکَ عَلَی المَہرِ
المَعلُومِ پہر وکیل مرد باِ افاصالت کہے قَبِلتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی
عَلَی المَہرِ المَعلُومِ دوسری صورت وکیل عورت کا کہے اَنکَحتُ
مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِی عَلَی المَہرِ المَعلُومِ وکیل مرد کا کہے
قَبِلتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَہرِ المَعلُومِ تیسری صورت
عورت کا وکیل کہے اَنکَحتُ مُوَکِّلَتِی مِن مُوَکِّلِکَ ھٰذا عَلَی المَہرِ المَعلُومِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی ھٰذا عَلَی المَہرِ المَعلُومِ
چوتھی صورت عورت کا وکیل کہے اَنکَحتُ نَفسَ مُوَکِّلَتِی وَکَالَۃً
عَنھَا وَعَن اَبِیھَا مُوَکِّلَکَ عَلَی المَہرِ المَعلُومِ مرد کا وکیل کہے
قَبِلتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَہرِ المَعلُومِ پانچوین صورت
عورت کا وکیل کہے زَوَّجتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَکَ عَلَی المَہرِ المَعلُومِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَہرِ المَعلُومِ چھٹی
صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِی عَلَی المَہرِ
المَعلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَہرِ المَعلُومِ
ساتوین صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجتُ مُوَکِّلَتِی مِن
مُوَکِّلِکَ عَلَی المَہرِ المَعلُومِ مرد کا وکیل کہے قَبِلتُ التَّزوِیجَ
لِمُوَکِّلِی عَلَی المَہرِ المَعلُومِ آٹھوین صورت عورت کا وکیل کہے
زَوَّجتُ مُوَکِّلَتِی بِمُوَکِّلِکَ عَلَی المَہرِ المَعلُومِ مرد کا وکیل کہے
قَبِلتُ التَّزوِیجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی المَہرِ المَعلُومِ نوین صورت
عورت کا وکیل کہے اَنکَحتُ وَزَوَّجتُ مُوَکِّلَتِی مُوَکِّلَکَ عَلَی

تبارک رب العالمین صلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین [illegible]

المَہرِ المعلوم مرد کا وکیل کہے قَبِلتُ النِّکاحَ والتَّزویجَ لِمُوَکِّلی
عَلَی المَہرِ المعلوم صیغۂ **فضولی** میں بدون وکالت عورت کی طرف سے
کہے اَنکَحتُ فلانۃَ فلاناً عَلَی المَہرِ المعلوم مرد کی طرف سے کہے قَبِلتُ
النِّکاحَ لِفُلانٍ عَلَی المَہرِ المعلوم پھر احتیاطاً عورت کی طرف سے کہے
زَوَّجتُ فُلانۃَ فُلاناً عَلَی المَہرِ المعلوم اور مرد کی طرف سے کہے
قَبِلتُ التَّزویجَ لِفُلانٍ عَلَی المَہرِ المعلوم اور بہتر یہی کہ عورت کی طرف سے
کہے اَنکَحتُہا لَہٗ عَلَی المَہرِ المعلوم اور مرد کی طرف سے کہے قَبِلتُہٗ لَہٗ عَلَی
المَہرِ المعلوم اور ضمیروں میں منکوحہ و ناکح مراد ہونا چاہیئے **شق دوسری**
یہہ ہی کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کریں پہلے عورت کہے اَنکَحتُ نَفسی
مِن نَفسِکَ عَلَی المَہرِ المعلوم پھر مرد کہے قَبِلتُ النِّکاحَ لِنَفسی
عَلَی المَہرِ المعلوم **تیسری شق** یہہ ہی کہ وکیل عورت کا خود مرد کے
مقابلہ میں صیغہ پڑھے پس وکیل عورت کا کہے اَنکَحتُ مُوَکِّلَتی
مِنکَ عَلَی المَہرِ المعلوم اُسکے جواب میں مرد کہے قَبِلتُ النِّکاحَ
لِنَفسی عَلَی المَہرِ المعلوم **چوتھی شق** یہہ ہی کہ عورت اور مرد دونوں
نابالغ ہوں اور باذنِ ولی عقد واقع ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے
اَنکَحتُ بِنتَ مُوَکِّلی مِن ابنِ مُوَکِّلِکَ عَلَی المَہرِ المعلوم
وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلتُ النِّکاحَ لِابنِ مُوَکِّلی عَلَی المَہرِ
المعلوم **پانچویں شق** یہہ ہی کہ اگر عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل
عورت کے ولی کا کہے اَنکَحتُ بِنتَ مُوَکِّلی مُوَکِّلَکَ عَلَی المَہرِ
المعلوم وکیل مرد کا کہے قَبِلتُ النِّکاحَ لِمُوَکِّلی عَلَی المَہرِ
المعلوم **چھٹی شق** یہہ ہی کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو تو وکیل عورت کا

مرد کے ولی کے وکیل سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنِ ابْنِ مُوَکِّلِکَ
عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کے ولی کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ
عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ ساتوین شق یہہ ہی کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ
پڑہنے والے ممکن نہون تو ایک شخص دونون کا وکیل ہو پہلے عورت کی وکالت سے
کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پہر وہی شخص
مرد کی وکالت سی بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ
الْمَعْلُوْمِ اور سب صورتون کے صیغون مین تنہا لفظ قَبِلْتُ اور بجای
عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ کے عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ کہنا جائز ہے

مطلب تیسرا بیان متعہ مین متعہ مستحب ہے اور موجب ثواب ہے

اور آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ اسکے حلال ہونے پر دلیل قاطع ہی اور کوئی آیت
منسوخ کرنے والی اس آیہ کی نازل نہین ہوئی جیساکہ تفاسیر سے ظاہر ہوتا ہے
اور حلال ہونا متعہ کا سنیون کی کتب سے ہی مثل جمع بین الصحیحین اور مسند احمد
حنبل وغیرہ ثابت ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہی کہ ایک شخص نے اہل شام
مین سی ابن عمر سی حال متعہ پوچہا ابن عمر نی کہا کہ متعہ حلال ہے اُس شخص نی کہا
کہ تمھاری باپ نے منع کیا ہی ابن عمر نی کہا تو بتا کہ اگر میری باپ نے متعہ سی ممانعت
کی اور پیغمبر خدا نی اسکو حلال کیا تہا تو آیا مین سنت پیغمبر کو ترک کرون اور اپنے باپ کے قول کا
تابع ہون دوسری سند متعہ کی حلال ہونی کی یہہ ہی کہ خود خلیفہ ثانی نے
عمر بن الخطاب نی کہا ہی مُتْعَتَانِ کَانَتَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا
اُحَرِّمُھُمَا یعنی دو متعہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین حلال
تہی اور مین انکو حرام کرتا ہون اور جلال الدین سیوطی نی تاریخ خلفا مین
فصل اولیات عمر مین لکہا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے ماہ رمضان مین تراویح

پڑھنا مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے متعہ کو حرام کیا اِس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ
آخر عہد ابوبکر تک تراویح نہ تہی اور متعہ حلال تہا کسواسطے کہ اگر عہد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین متعہ حرام ہوگیا ہوتا تو عمر پہلے حرام کرنے والے
نہ ٹھہرتے اور تمام عہد ابوبکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا مخفی نرہے
کہ متعہ مین مدت کا معین کرنا کہ اتنے دن یا اتنے مہینے یا اتنے سال کے لیے
متعہ کیا جاتا ہی اور تعیین مہر اور عورت کا مسلم ہونا لازم ہی پس زن کافرہ
و بت پرست و دشمن اہلبیت سی متعہ کرنا حرام ہی اور زنِ یہودیہ و نصرانیہ
سی متعہ کرنے مین اختلاف ہی مشہور جواز ہی مگر چاہیے کہ اُسے استعمالِ
شراب و گوشت خوک اور باقی محرمات سے ممانعت کرے اور زنِ فاحشہ
سے متعہ کرنا مکروہ ہی اور باکرہ سے بہی بلا اجازت پدر متعہ نہ کرے اور
صیغہ متعہ لفظ اَنْكَحْتُ یا زَوَّجْتُ یا مَتَّعْتُ سے منعقد ہوتا ہے
پس اگر مرد و زن خود صیغہ پڑہین تو عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِيْ فِي
الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ
لِنَفْسِيْ اور اگر دونون طرف وکیل ہون تو عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ
نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ
الْمَعْلُوْمِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِيْ اور اگر عورت کی
طرف وکیل ہو اور مرد اصالۃً پڑہی عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہی قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اگر مرد
اور عورت دونون کی طرف سی ایک ہی شخص وکیل ہو تو وہ شخص عورت
کی طرف سی مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ کہے پہر خود بوکالت مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مطلب چوتھا نکاح کنیز مین مخفی نہ رہے کہ غیر کی کنیز نکاح سے حلال ہوتی ہی اس نکاح مین ایجاب قبول اور اجازت مالک کنیز شرط ہی وا اذن مالک کنیز نہیں ہے اور جس عورت کا شوہر مرد آزاد ہوا سے چاہیے کہ دو کنیزون سی زیادہ خدمت مین نہ لیے اور اگر شوہر غلام ہو تو چار کنیزون سی زیادہ نہ رکھے اور بعض علما فرماتے ہین کہ لونڈی سے نکاح جائز نہین مگر اُس صورت مین جائز ہو جائیگا کہ زن آزاد میسر نہو اور بسبب ترک جماع خوف وقوع زنا ہو لیکن چاہیے کہ ایک لونڈی سے زیادہ عقد نہ کرے اور جس کنیز کو خرید کرے وہ بلا نکاح حلال ہی عدد کی بھی تعیین ضرور نہین ہی جسقدر چاہی لونڈیان خریدے اور اون سے جماع کرے جائز ہو گا **بیان تحلیل کنیز کا** تحلیل مالک کنیز اُس شخص پر کہ جسے مالک حلال کردے حلال ہو جائیگی اور صیغہ تحلیل یہ ہی کہ مالک کنیز اُس شخص سے کہ جسپر حلال کرتا ہی یہ کہے اَحْلَلْتُ لَکَ وَطْیَ اَمَتِیْ هٰذِهٖ یعنی حلال کیا مین نے تیرے لیے جماع کرنا اس لونڈی سے اور وہ شخص جواب مین کہے قَبِلْتُ اور شرط تحلیل یہ ہی کہ جو شخص تحلیل کری جاے کہ دیوانہ اور لڑکا اور مست اور نائم اور بیہوش نہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کرے وہ کافر نہو اور اس قسم مین تعیین مدت بھی شرط نہین ہی اور اگر مالک نے مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کیا ہی تو جماع کرنا جائز نہو گا اور اگر جماع کرنا حلال کیا ہی تو بوسہ و مساس بھی حلال ہی لیکن خدمت لینا حلال نہین ہے

مطلب پانچوان مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین

جان تو کہ اگر نفس اُس شخص کا اس مرتبہ پر مشتاق ہو کہ اگر نکاح نہ کرے تو زنا واقع ہونے کا خوف ہو تو اس صورت مین نکاح واجب ہو جائیگا اور اگر خوف زنا نہو اور مہر و نفقہ پر قادر ہو تو سنت ہو گا اور مرد آزاد کو چار عورتون سے

له مختلف فوائد ...

سے مختلف ...

زیادہ نکاح دائمی کرنا حرام ہی اور متعہ کے لیے عدد معین نہین ہی اور اگر
کنیز سے نکاح کرے تو دو کنیز سے زیادہ نکاح کرنا حرام ہی اور کافرہ سی بہی
نکاح حرام ہی اور زن مومنہ کا مرد سنی سے بہی بنا بر قول احوط نکاح حرام ہی اور
احتیاط ترک نہونے پاے **مسائل متفرقہ** مرد کو زن نامحرم کا دیکہنا
اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکہنا دونون حرام ہین اور مرد کو اپنے بدن کا
چہپانا باستثناے عورتین واجب نہین ہے اور عورت کو اپنا بدن چہپانا
واجب ہی اور نگاہ کرنا زن نامحرم کے منہ اور ہاتہہ پر اگر بقصد لذت ہو یا خوف
فتنہ رکہتا ہو تو حرام ہی اور اگر نظر ان دونون امرون سی خالی ہو تو اسمین اشکال
ہی احتیاط ترک مین ہی اور جو لڑکی تمیز دار ہو گئی ہو اسی بنا بر احتیاط نہ دیکہنا
چاہیے **مسئلہ** نکاح دائم مین شوہر پر نفقہ اور کپڑا اور مکان سکونت
دینا واجب ہے بشرطیکہ قدرت رکہتا ہو اور زوجہ بہی اطاعت کرے اور اگر باوجود
قدرت شوہر نفقہ واجب نہ دیگا تو زوجہ کا قرضدار رہیگا اور اگر زوجہ اُن
امور مین کہ جن مین شوہر کی فرمانبرداری لازم ہی اطاعت نہ کریگی تو شوہر
پر سے نفقہ ساقط ہو جائیگا مگر جسوقت سے زوجہ اطاعت مین مصروف
ہوگی اُسوقت سی پہر نفقہ لازم ہو جائیگا اور متعہ مین نفقہ واجب نہین ہے
مسئلہ نکاح دائم مین زن و شوہر ایک دوسرے کی وارث ہوتی ہین اور
متعہ مین جانبین کو ترکہ نہ ملیگا **مسئلہ** اگر مرد زن آزاد رکہتا ہو تو چار شبون مین
ایک ایک شب ہر ایک کی پاس رہنا چاہیے اور باقی کے دو شبون مین
مرد کو اختیار ہی جہان چاہی رہی اسی طرح اگر دو عورتون سی زیادہ ہون پس
اگر چار عورتین رکہتا ہو تو ہر شب ایک کے پاس رہنا چاہیے اور اگر عورت اطاعت
نہ کرے تو یہہ حق بہی ساقط ہو جائیگا **مسئلہ** اگر عورت بلا اذن شوہر گہر سے

باہر چلی جاوے یا شوہر تو بلا عذر مانع مقاربت ہو تو نفقہ وغیرہ سے محروم ہو جاویگی مگر مطالبہ مہر کر سکتی ہے مسئلہ ترک مجامعت منکوحہ دائمیہ سی چار مہینہ سے زیادہ جائز نہین ہے **مطلب چھٹا بیان مین اُن عورتون کی جو مردون پر حرام ہین اور نکاح اُنکے ساتھ صحیح نہین ہے** یہہ کئی قسم پر ہین قسم اول محرمات نسبی وہ سات ہین پہلے مان اور ماں کی ماں یعنی نانی اور باپ کی مان یعنے دادی جہان تک یہہ سلسلہ باقی رہی دوسرے بیٹی اور اولاد اُسکے جہانتک سلسلہ منقطع نہ ہو تیسرے بہن پدری ہو یا مادری ہو یا عینی ہو یعنی مان باپ ایک ہو یا ایک باپ ہو دو مائین ہون یا ایک مان ہو دو باپ ہون چوتھے بھائی کی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو پانچوین بہن کی بیٹی اور کل اولاد اُسکے چھٹے عمہ یعنے پھوپی خواہ اپنی ہو یا ماں کی یا باپ کی ہو ساتوین خالہ اپنی ہو یا مان باپ کی ہو قسم دوسرے محرمات رضاعی یعنی جو بسبب دودہ پلانے کے حرام ہو جائین اگر کوئی عورت کسی لڑکی کو بشرائط دودہ پلاوے تو وہ اُس لڑکی کے مثل مان کے ہوتی ہی اور شوہر اُسکا پدر رضاعی ہوتا ہے اور فرزندان صلبی اور رضاعی شوہر مرضعہ کے بھائی اور بہن اُس شخص کی ہوتی ہین اور اسی طرح فرزندان شکمی مرضعہ بھی بھائی بہن اِس رضیع کی ہوتی ہین اور بھائی اور بہن پدر رضاعی کی چچا اور پھوپی اِس طفل کے اور بھائی بہن مرضعہ کی ماموں اور خالا اِس طفل کے ہوتے ہین یہہ سب احکام اُسوقت مین ہین کہ سب شرائط دودہ پلانے کے پائے جائین اور وہ چند شرطین ہین ایک یہہ کہ مرضعہ اور طفل حالِ حیات مین دودھ پیے دوسرے یہہ کہ دودہ پستان

پیا ہو پس اگر دودھ کسی ظرف مین دوہ کر لڑکے کو پلاوے تو رضاع کا اطلاق نہوگا **تیسری** شیر خالص ہو اگر لڑکے کے منہ مین کوئی چیز مثل شکر وغیرہ ہو اور دودھ اوسمین ملکر حکم طفل مین جاوے تو بھی رضاع صادق نہ آئیگا **چوتھی** دودھ اوس عورت کا لڑکا ہونے کے وجہ سے ہو پس اگر بغیر حمل دودھ اوترا ہو تو بھی صدق رضاع نہوگا **پانچوین** یہ کہ دودھ عورت کا نکاح صحیح سے ہو پس اگر زنا سے دودھ حاصل ہوا ہو تو بھی رضاع نہوگا **چھٹی** یہ کہ لڑکا اسقدر دودھ پئے کہ استخوان اسکے اوس دودھ سے سخت ہو جائین اور اوس دودھ سے گوشت پیدا ہو یا یہ کہ بنابر قول احوط ایک شب و روز یا دس مرتبہ متوالی دودھ پئے اور قول مشہور یہ ہی کہ پندرہ مرتبہ متوالی پئے پس اگر اس مقدار سابق الذکر سے کم پئے تو بھی صدق رضاع نہوگا اور دس مرتبہ یا پندرہ مرتبہ پینے سے مراد یہ ہی کہ بچہ ہر مرتبہ سیر ہو کر پئے کہ خود سے چھوڑ دے اور متوالی سے مراد یہ ہی کہ کسی اور عورت نے اس اثنا مین دودھ نہ پلایا ہو **ساتوین** یہ کہ جو لڑکا دودھ پئے وہ دو برس سے زیادہ کا نہو اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ دودھ پلانیوالی کا لڑکا دو برس کا نہو **آٹھوین** یہ کہ اگر ایک عورت دو لڑکوں کو دودھ پلاوے تو شرط یہ ہی کہ دودھ ایک ہی شوہر کا ہو پس اگر ایک لڑکے کو دس مرتبہ مثلاً دودھ پلاوے اور دوسرے لڑکے کو بھی دس مرتبہ پلاوے مگر دونوں دودھ دو شوہرون سے حاصل ہوئے ہون تو حکم رضاع صادق نہ آئیگا اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ حکم رضاع ہو جائے گا

تیسری قسم محرمات مصاہرت ہین یعنی وہ عورتین کہ جو بسبب قرابت زوجیت حرام ہو جاتے ہین انمین سے **پہلی** ساس ہی یعنی زوجہ کی مان اور علاوہ اسکے جو درجۂ اعلیٰ مین حکم ماں مین ہو یعنی مثلاً زوجہ کی دادی یا نانی **دوسری** زوجہ مدخولہ کے بیٹے اور جو اولاد زوجہ مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی کے اور اگر کسی عورت سے عقد کیا ہوا اور نوبت دخول کی نہ آئی ہو تو ہو سکتا ہی کہ اوسکو چھوڑ کر اوسکی دختر سے عقد کرے **تیسری** زوجہ پدر پس جس عورت سے باپ نے یا کسی نے سلسلۂ اجداد سے عقد کیا ہو یا اونکی کنیز مدخول بہا ہو وہ بیٹے پر حرام ہی اور اسیطرح زوجہ پدر رضاعی بھی حرام ہی **چوتھی** زوجہ فرزند اور جو سلسلہ

اولاد مین ہو زوجہ یا کنیز مدخول بہا انکی باپ پر حرام ہوجاتی ہین مسئلہ زوجہ کی بہن حرام مطلق نہین ہی
بلکہ جمع دونو بہنون مین حرام ہی اگر ایک بہن کو طلاق دے یا وہ مرجائے تو دوسری بہن سے
عقد صحیح ہی اور اگر زوجہ کی حیات مین اوسکی بھتیجی یا بھانجی سے عقد کرے تو اجازت زوجہ درکار
ہوگی اور بلا اجازت زوجہ عقد صحیح نہوگا قسم چوتھی وہ عورتین جو بسبب طلاق و زنا وغیرہ
حرام ہوجاتی ہین یہ بھی متعدد ہین پہلی وہ عورت جو شوہر رکھتی ہو یا عدہ شوہر مین ہو
اوس سے کوئی شخص زنا کرے تو وہ حرام ابدی ہوجاتی ہی پھر اوسکے ساتھ عقد نہین ہوسکتا
ہان اگر بے شوہر عورت سے زنا واقع ہو تو باہم عقد ہوسکتا ہی دوسری وہ عورت جسکو
شوہر نے طلاق رجعی دیا ہو اور عدہ باقی ہو اور عدہ کے اندر کوئی شخص اوس سے نکاح کرے تو وہ بھی
حرام موبد ہوجاتی ہی اگرچہ دخول بھی نکیا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع مین یہ امر حرام ہی اور اگر
نادانستہ نکاح کیا ہی تو فقط عقد کرنے سے حرام نہوگی بلکہ بشرط دخول حرام موبد ہوجائیگی تیسرے
وہ عورت جسسے کوئی شخص حالت احرام حج مین عقد کرے حالانکہ صورت مسئلہ سے واقف ہو اور
اگر جاہل مسئلہ ہو اور نادانی سے عقد کرے اور دخول کی نوبت نہ آئے ہو تو عقد باطل ہوگا اور وہ
عورت حرام ابدی نہوگی چوتھی وہ عورت کہ شوہر نے اوسکے ساتھ لعان کیا ہو اور لعان اسکو
کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی نسبت کرے اور گواہ نہون کہ اوس زنا کو
ثابت کرسکے تو حاکم شرع اون زن و شوہر کو حکم فرماتا ہی کہ ایک دوسرے پر لعنت کرے اور
طریقہ اسکا بحث لعان مین بیان ہوگا پانچوین جو عورت کہ گونگی یا بہری ہو اور شوہر
اوسے کہے کہ تو نے زنا کیا وہ عورت بمجرد اس کہنے کے حرام موبد ہوجاتی ہی چھٹی یہ کہ اگر کوئی
کسی شخص سے معاذ اللہ لواطہ کرے تو ماں اور بہن اور بیٹی مفعول کی اس شخص فاعل پر حرام
موبد ہوجاتی ہین ساتوین وہ عورت جسکو شوہر نے نو مرتبہ طلاق دیا ہو اور تفصیل اسکی
بحث طلاق مین بیان ہوگی آٹھوین وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے کم ہو پس جب تک
نو برس تمام نہون مقاربت اوس سے شوہر کو حرام ہے اگر مقاربت کریگا اور مخرج حیض اور

مخنج بول اوسکی ایک ہوجاوے گا یا مخنج بول و غایط ایک ہوجاوے تو حرام موبد ہوجائیگی
نوین ۹ اگر کوئی معاذاللہ پھوپی یا خالہ سے زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہوجاتی ہے

باب نوان بیان طلاق مین

واضح ہو کہ طلاق دینا بالغ و عاقل کا بقصد و اختیار بلا جبر و اکراہ صحیح ہی پس اگر کوئی جبر
کرے اور یہ شخص بسبب خوف و ضرر طلاق دے تو یہ طلاق شرعی نہین ہی اور چاہیے کہ صیغۂ طلاق
دو عادلون کے سامنے مجلس واحد مین خود یا وکیل اوسکا واقع کرے اور دونون عادل مجلس واحد
مین متوجہ ہو کر سنین اور دونون سامع ہون پس اگر غصہ مین یا بیہوشی مین یا بغیر قصد کے یا موجودگی
مین ایک عادل کی یا ایک مجلس مین ایک عادل کے سامنے اور دوسری مجلس مین دوسرے عادل کے سامنے
یا فقط عورتون کے سامنے طلاق واقع ہو تو وہ طلاق صحیح نہوگا اور جس عورت کو طلاق دی جاوے
کہ اوس عورت کو معین و مشخص کر دے اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور حیض و نفاس سے پاک ہو اور
پاک ہونیکی شرط اوس صورت مین ہی کہ وہ زوجہ مدخولہ ہو اور شوہر اوسکا اوس شہر مین حاضر ہو
اور یہہ ہی شرط ہی کہ جس طہر مین طلاق دی اوس طہر مین اوس سے مقاربت نہ کی ہو اور اگر مقاربت
کی ہو تو جبتک حیض نہ آوے اور وہ پہر پاک نہو طلاق دینا صحیح نہین ہی اور اسیطرح اگر زن اسکو
مدخولہ کو ایام حیض مین یا نفاس مین طلاق دے اور اوسی شہر مین شوہر حاضر ہو تو یہ بہی طلاق
صحیح نہین ہی اور اگر پے در پے تین مرتبہ طلاق دے کہ اوسکے درمیان مین رجوع نہ کی ہو تو علماے
امامیہ کے نزدیک ایک طلاق ہوگا اور موافق مذہب اہل خلاف تین طلاق ہونگی اور حقیقت
مین یہہ طلاق بدعت ہی اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غایب ہو کہ حال طہر و حیض سے واقف
نہو سکے تو طلاق صحیح ہی اگرچہ ایام حیض و نفاس مین واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا
ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت متعہ کا یا تحلیل کا یا بخشدینا بقیہ مدت کا زن متمتع
بہا مین بجا طلاق کی ہی اور صیغۂ طلاق یہہ ہی کہ زوجتی زینب طالق یا ھذہ طالق یا انت طالق
یا زوجتی طالق بشرطیکہ زوجہ ایک ہی ہو اور اشتباہ واقع نہو سکے والا جو لفظ تعین پر دلالت کرے

اسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اسطرح کہے زوجۃ موکلی ہذہ طالق اور چاہیے کہ صیغۂ طلاق انہین صیغہای مذکورہ سے واقع کرے اور تا مقدور عربیت سے عدول نکرے اور باوجود قدرت زبان ہی سے کہے تحریر و اشارہ کافی نہوگا اور چاہیے کہ لفظ صریح سے طلاق دے پس اگر کہے زوجتی طلاق یا من المطلقات تو ان الفاظ سے کہنا صحیح نہین ہے اور اسیطرح اگر راس طالق یا صدر طالق یا نصف طالق یار بع طالق کہے تو بہی طلاق باطل ہے اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمین ہین

بیان طلاق زن

قسم اول طلاق بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع مین روا نہین ہے وہ تین طلاق ہین پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہو اور عورت مدخولہ کو حیض مین یا نفاس مین طلاق دے یا سفر مین گیا ہو اور اتنا زمانہ نگذرا ہو کہ عورت طہر مواقعت سے نکلے ہو اور دوسرے طہر مین داخل ہوئی ہو تو اس صورت مین زن حائض کو طلاق دینا بدعت مین داخل ہے دوسرے عورت کا اُس طہر مین طلاق دینا کہ جس طہر مین دخول کیا ہو تیسرے برابر تین طلاق دینا یعنے اس طرح سے کہ بیچ مین رجوع نکی ہو اور محقق نے یہ تینون صورتین طلاق کی علی الاطلاق باطل کہے ہین لیکن آخر کی صورت کی مطلقا باطل ہونے مین تامل ہے

طلاق بدعت

قسم دوم طلاق سنت بمعنی عام یعنی وہ طلاق کہ مذہب شیعہ مین جائز ہے اوسکی دو قسمین ہین بائن اور رجعی بائن وہ طلاق ہے کہ جسمین ابتدائ رجعت نہو اور وہ پانچ عورتین ہین ایک زن غیر مدخولہ دوسرے وہ عورت کہ جو سن یاس کو پہونچی ہو یعنے حیض کے دیکھنے سے مایوس ہوگئی ہو اور سن یاس زن قریشی و نبطی مین ساٹھ برس کے بعد اور غیر قریشی و نبطی مین پچاس برس کے بعد ہوتا ہے تیسرے وہ لڑکی کہ سن حیض کو نہ پہونچی ہو چوتھی زن مختلعہ یا مبارات یعنی جو عورت کچھ دے کر اپنے شوہر سے طلاق لے لیں جب تک کہ وہ عورت اوس چیز کو نہ پہیرے شوہر رجوع نہین کر سکتا پانچوین زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دیکر رجوع کی ہو اور پہر دوسری مرتبہ بہی طلاق دیکر رجوع کی ہو پس اگر تیسری مرتبہ طلاق دیگا تو وہ زوجہ حرام ہو جائیگی

طلاق سنت

جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے اس شخص پر حلال نہوگی اور اس دوسرے شوہر کو محلل کہتے ہین خواہ وہ شوہر آزاد ہو خواہ بندہ مگر محلل مین نکاح دائمی اور مقاربت دونون شرط ہین پس جب شوہر

طلاق رجعی

ثانی بلا جبر و اکراہ بشرایط معتبرہ اوسکو طلاق دے اور عدہ طلاق گذر جاوے تب شوہر اول وسی نکاح کرسکتا ہی اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جسمین شرعاً رجوع کرسکتا ہی خواہ رجوع کرے خواہ نکرے پس اگر زن مختلعہ نے جو کچھ خلع مین دیا تھا پھیر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائیگا اسواسطے کہ اب مرد پھر رجوع کرسکتا ہی اور یہہ بائن بھی ہوسکتا ہی اسواسطے کہ شوہر ابتداءً رجوع نہین کرسکتا تھا اور طلاق رجعی کی بہت اقسام ہین ازانجملہ ایک طلاق عِدّی ہی یعنی وہ طلاق کہ جسمین شوہر اثنای عِدّہ مین رجوع اور وطی کرے پھر جسوقت چاہے بشرایط معتبرہ طلاق دیدے دوسرے طلاق سنت یعنی خاص اور وہ یہہ ہی کہ عدہ مین رجوع نکرے بلکہ بعد از عدّہ عقد جدید کرے تیسری قسم یہہ ہی کہ بشرائط معتبرہ طلاق دے اور اثنای عدہ مین رجعت اور مقاربت کرے پھر طہر مواقعت سے نکلنے کے بعد طلاق دے پھر رجوع اور مباشرت کرے پھر دوسری طہر مین طلاق دے پس وہ زوجہ حرام ہوجائیگی اور احتیاج محلل کی ہوگی اور بعد محلل کے اگر شوہر اول عقد کرے اور بطور سابق تین مرتبہ نوبت طلاق کی آئے تو پھر تیسری مرتبہ محلل کے حاجت ہوگی اور بعد طلاق دینے محلل کے اسیطرح پھر شوہر اول تین طلاق دے تو وہ عورت حرام موبد ہوجائیگی اور اس قسم کو محقق نے شرایع مین طلاق عدی فرمایا ہی اور جسوقت عورت کو بشرائط مذکورہ طلاق رجعی دیاجاوے اور وہ عورت علاوہ اون عورتون کے ہو کہ جو طلاق بائن مین مذکور ہوے ہین تو اثنای عدہ مین رجوع کرسکتا ہی اور جب تک وہ عورت عدہ تمام نکرے حکم زوجیت مین ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کے ہی پس اگر اثنای عدے مین کوئی ان دونون مین مرجاے تو باہم یکدیگر ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور رجوع اوسے کہتے ہین کہ شوہر اثنا عدہ مین اوسے کہے راجعتک یا کہے کہ مین نے طلاق نہین دیا یا اوسے مقاربت کرے یا بوسہ لے یا شہوت سے مس کرے اور رجوع کرنا ایسے وقت مین کہ مقاربت اوس سے حرام ہو درست ہی مثل اسکی کہ زوجۂ مطلقہ حائض ہو یا احرام مین ہو اور جسطرح آگاہ کرنا زوجہ کا طلاق دینے مین ضرور نہین ہی اسیطرح رجوع مین بھی اطلاع ضرور نہین ہی پس اگر زوجۂ غائبہ کو طلاق دے اور عدہ مین رجوع کرلے تو درست ہی اور گواہ کرنا رجوع مین ضرور نہین ہی بلکہ مستحب ہی

احکام طلاق

احکام طلاق مریض

اور زوجہ کو بے رنجگی اور حالت مرض مین طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر مریض اپنی زوجہ کو طلاق دی
خواہ وہ طلاق رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اوسکی ایک سال تک اوسکی وارث ہوگی مگر یہہ کہ اثنا سے
سال مین اوسنی دوسرا شوہر کر لیا ہو یا زوج اچھا ہو گیا ہو تو پہر وارث نرہیگی اور جسوقت زوجہ کے
طرف سے دلمین کہٹکا ہو یا اوسے حقوق سے اوسکے عاجز ہو یا آپسمین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام
اور موافقت باقی نرہی تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہی اور اگر ترک وطی کی ایک مدت تک
قسم کہائی یا اظہار کرے تو بعد حکم حاکم شرع طلاق دینا واجب ہی اور جب تک زوجہ عدۂ رجعی مین
ہو تو نان و نفقہ اوسکا اوسکے شوہر پہ واجب ہی بشرطیکہ نافرمانی نکرے اور حرام ہی زن مطلقہ
پر کہ جب تک ایام عدہ تمام ہو تو اپنی شوہر کے مکان سے کسی اور مقام پر جاوی اور اگر کوئی ضرورت
داعی ہو تو بعد نصف شب کی جاوے اور قبل طلوع صبح چلے آوی اور عدۂ بائن اور عدۂ وفات مین
شب باشی بخانہ شوہر مین واجب نہین ہی اور نان و نفقہ بائن کا شوہر پر لازم نہین ہی مگر یہہ کہ حاملہ ہو
پس نفقہ اوسکا واجب ہوگا اور جسطرح مطلقہ خانہ شوہر سی نکل نہین سکتی اوسیطرح شوہر پہ بہی واجب ہی
کہ اسکو گہر سے نہ نکالی مگر یہہ کہ کوئی امر تازہ حادث ہو کہ وہ باعث ملال یا سبب ایذای اہل و عیال ہو

بیان عدت

فصل دوسری **بیان عدہ مین** عدہ اوس مدت کو کہتے ہین کہ عورت کو اوسمین دوسری
شخص سے نکاح کرنا حرام ہی اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدۂ طلاق دوسرا عدہ وفات
پس مخفی نرہی کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر اور صاحب عادت معین ہو تو عدہ طلاق
اوسکا علی الاشہر تین طہر ہین باین تفصیل کہ ایک طہر تو وہ ہی کہ جسمین اسے طلاق دیا گیا ہی اگرچہ
وہ طہر کامل نہو بلکہ بقیہ طہر ہو اور پہر حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہو اور بعد دوسرے حیض کے
تیسرا طہر ہو اور جب یہہ تیسرا طہر بہی کامل ہو جاے اور بعد اسکے اِس عورت کو حیض آئے تو عدہ

احکام عدہ

اوسکا تمام ہو جائیگا خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور اگر عورت حائض نہوتی ہو باوجودیکہ
سن یاس تک نہ پہونچی ہو تو عدہ طلاق اوسکا تین مہینہ ہین مثلاً اگر چاند دیکہتی ہی طلاق دی
تو تین روئتون کا اعتبار کیا جائیگا اور اگر کچہ دن چاند کے گذر گئے تہے تو اوسیقدر تیسرے

چاند مین بھی حساب ملحوظ رہیگا مسئلہ جو عورت کہ یائسہ یا صغیرۃ السن ہو تو بنا بر مشہور اوسکے لئے عدہ نہین ہی اور بنا بر قول سید مرتضیٰ رح اور ابن زہرہ وغیرہ عدہ طلاق ان دونو کا بھی تین مہینہ ہین اور زوجہ غیر مدخولہ کے لیے بھی عدہ نہین ہی مسئلہ عدہ طلاق زن حاملہ کا زمانہ وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص مسئلہ اگر زن متمتع بہا مدخولہ کی مدت متعہ تمام ہو گئی ہو یا شوہر نے مدت ہبہ کر دی ہو تو اوسکا عدہ دو حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس دن ہین اور اسی طرح کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت معین رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا دو حیض ہین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور بعض روایات سے دو طہر ظاہر ہوتی ہین اور احتیاط اسمین ہی کہ دو حیض کامل کا اعتبار کیا جاے کما فی شرح اللمعۃ اور اگر کنیز حائض نہوتی ہو باوجودیکہ سن حایض رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا پینتالیس دن ہین مسئلہ اگر اثناء عدہ مین کنیز آزاد ہو جاے تو مثل زن آزاد کے ایام عدہ کو تمام کریگی

باب عدہ وفات

بیان عدہ وفات

یہ عدہ روز وفات شوہر سے شروع ہوتا ہی اور مدت اسکی زن آزاد کیواسطے چار مہینہ دس دن ہی خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ عادت معین رکھتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد اور کنیز منکوحہ کا عدہ وفات بنا بر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر ام ولد تھی یعنی اپنے آقا سے صاحب اولاد ہوئی اور اوسکا عقد کسی دوسرے سے واقع ہوا اور شوہر مر گیا تو عدہ وفات اوسکا بھی چار مہینہ دس دن ہی اور عدۂ وفات

ترک زینت

مین بنا بر مشہور ترک زینت واجب ہی یعنے اچھے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہنے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ سرمئی رنگ مضایقہ نہین رکھتا اسلیے کہ سرمئی رنگ سے زینت منظور نہین ہوتی اور حق یہ ہی کہ رنگ مین بحث بیکار ہی اور حداد کا مدار زینت پر ہی او زینت کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہی اور چاہیے کہ عورت خوشبو بھی نہ لگائے اور اگر بسبب ضعف بصر وغیرہ سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا جائز ہی پس اگر شب کو لگانے اور صبح کو پوچھ ڈالنے سے ضرورت مرتفع ہو جاے تو ایسا ہی کرے اور اگر دن کے لگانے کی بھی احتیاج ہو تو دن کو بھی بقدر ضرورت

لگا سکتی ہی اور بہتر ہی کہ مہندی نہ لگائے اور جو چیز کہ عرفاً باعث زینت ہو اوسکو بہی ترک کرے
لیکن بالون مین کنگہی کرنا اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات رفیع اور نفیس مین رہنا اور اچہی
فرش پر بیٹہنا حرام نہین ہی اور اسیطرح لڑکون اور خادمونکو آراستہ رکہنا بہی حرام نہین ہی اور
اس حکم مین سب ازواج برابر ہین صغیرہ و کبیرہ یائسہ و غیر یائسہ کنیز و حرہ مدخولہ و غیر مدخولہ سب کا
ایک حکم ہی لکن کنیز مملوکہ مین اختلاف ہی اور اگر زوجہ حاملہ ہو خواہ اوسے عقد دائمی ہوا ہو یا منقطع کنیز
ہو یا آزاد تو عدہ وفات اوسکا ابعد الاجلین ہی یعنے وضع حمل اگر پہلی ہو جائے پس اگر یہہ عورت
آزاد ہی تو چار مہینے دس دن تمام کرنیکا انتظار کریگی اور اگر کنیز ہی تو دو مہینہ پانچ دن کا انتظار
کریگی اور اگر یہہ مدت وضع حمل سے پہلے گذر جاسے تو وضع حمل کا انتظار کرے کہ بعد وضع حمل عدہ تمام
ہوگا مسئلہ جب اوسکا شوہر مفقود الخبر ہو جائے تو اوسکو بہر حال صبر اولی ہی لکن اگر کوئی نفقہ دینے والا
نہو اور صبر بہی نکر سکے تو حاکم شرع سے اپنا حال بیان کرے اگر حاکم شرع مبسوط الید ہی یعنے قدرت
و تسلط رکہتا ہی تو ایسے وقت مین زمان مرافعہ سے چار برس تک انتظار کا حکم دیگا اور اس
مدت مین جس جانب وہ گیا تہا یا اگر کوئی جانب معین نہین ہی تو چارون طرف اسکے شوہر کے
تلاش کریگا پس اگر خبر صحیح نہ ملیگی تو اوسکے شوہر کی طرف سے طلاق دیگا اور اولی یہ ہی کہ اگر اوسکے
شوہر کا ولی موجود ہو تو اوس ولی سے بہی اجازت حاصل کرے اور وہ عورت بنا بر مشہور عدہ
وفات رکہیگی اور نان و نفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے اوسے ملیگا پس اگر اثنای عدہ مین
شوہر اوسکا آجای تو وہ اولی ہی اور اگر بعد انقضاے عدہ آسے تو زوجہ پر شوہر کو اختیار نہین ہی
خواہ اوسنے دوسرا شوہر کیا ہو خواہ نہ کیا ہو مسئلہ جب کوئی شخص کسی کنیز کا بطور خرید یا ہبہ
یا میراث مالک ہو تو استبرا اوسکا واجب ہی یعنی اوس سے وطی نکرے اور اگر اوس کنیز کو حیض آتا ہو
تو اوسکے حیض کا انتظار کرے اور اگر حیض نہ آتا ہو باوجودیکہ سن حیض رکہتی ہو تو پینتالیس دن
تک منتظر رہے اور اگر کنیز مالک اول سے حاملہ ہو تو بنا بر قول شہید علیہ الرحمہ اوس سے وطی کرنا
حرام ہی اور باقی انواع تمتع مدت استبرا مین مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین

بیان عدہ حاملہ

حکم شوہر مفقود الخبر

حکم استبرا

کہ مالک اول نے استبرا کیا ہو یا یہ کہ دوسرا شخص یا جس ملک مین مالک ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ یا غیر مدخولہ ہو یا مالک اوس کنیز کی عورت ہو تو ایسے وقت مین مالک ثانی سے استبرا ساقط ہے

فصل تیسری بیان خلع ومبارات مین اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ سے ہو اور وہ کچھ بطور فدیہ دیکر شوہر سے طلاق لی تو اوسی کو خلع کہتے ہین اور اگر جانبین سے بیزاری ہو اور صیغہ طلاق واقع کیا جاوے تو اوسکو صیغہ مبارات کہتے ہین اور خلع کا صیغہ یہ ہو کہ مرد کہے خَلَعْتُکِ عَلٰی کَذَا یا یہ کہے کہ اَنْتِ مُخْتَلِعَةٌ عَلٰی کَذَا اور صیغہ مبارات یہ ہو بَارَءْتُکِ عَلٰی کَذَا اور کلمہ مختلعہ مین بکسر لام اور فتح لام دونون کا احتمال ہو پس دونون طرح سے کہنا احوط ہی اور لفظ بارات سے بجای مبارات کی ہمزہ ہو اور جس وقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی اوس عوض کا ذکر کرے مثلاً اگر عوض مہر ہو تو کہے علی عوض المہر المعلوم اور تا مقدور عربیت ضروری ہی اور وکالت دونون طرف سے اور ایک جانب سے بھی ہو سکتی ہی اور بعد صیغہ خلع یا صیغہ طلاق بھی واقع کرنا ضروری ہی یا نہ مین اختلاف ہی احتیاط یہہ ہو کہ صیغہ طلاق بھی واقع ہو پس صیغہ مذکور پر فَاَنْتِ طَالِقٌ اضافہ کرے اور بعد صیغہ مبارات صیغہ طلاق کا واقع کرنا بھی ضروری ہی اور چاہیے کہ کسی شرط پر معلق نکرے مثل اسکے کہ اگر مسافر سفر سے آئینگے تو تو مختلعہ ہو جائیگی اور جو چیز ایسی ہو کہ مہر مین دینا اوسکا درست ہو تو عورت اوسے فدیہ مین دے سکتی ہی اور جو چیز مہر مین نہین دی جا سکتی تو فدیہ مین بھی اوسکا دینا درست نہین ہی اور حد فدیہ کی مقرر نہین ہی جس مقدار پر تراضی طرفین ہو وہی مقدار فدیہ قرار پائیگی لیکن مبارات مین زیادتی فدیہ مہر سے نہین جائز ہی اور معین و مشخص ہونا فدیہ کا ضروری ہی اور چاہیے کہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور بقصد و اختیار خلع و مبارات واقع کرے اور جس صورت مین کہ زوجہ مدخولہ غیر یائسہ کو خلع دے اور شوہر حاضر ہو تو بھی یہہ شرط ہی کہ عورت حیض سے نہو بلکہ جس طہر مین مباشرت کی تھی اوس طہر سے نکل کے دوسرے طہر مین داخل ہوے ہو جیسا کہ بیان طلاق مین مذکور ہوا اور کنیز مملوکہ اور زن متمع بابت خلع اور مبارات درست نہین ہی اور خلع مین کراہت جانب زوجہ سے اور مبارات مین کراہت طرفین سے ہونا چاہیے پس با وجود

انس والتیام اگر خلع یا مبارات واقع کرے تو صحیح نہین ہی اور اس صورت مین فدیہ بہی مملوک زوج کا نہوگا اور زوجہ حاملہ کا خلع درست ہی اور حضور دو شاہد عادل صیغہ خلع و مبارات کو سنیں اور جب تک عورت اپنی فدیہ کو نہ پہیرلے شوہر رجوع نہین کر سکتا اگرچہ ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہے اور اگر درمیان عدہ کے احدہما مر جاے تو میراث ان دونو نین سے ساقط ہی بخلاف طلاق کہ اوسمین زمان عدہ تک توارث فیما بین باقی رہے گا

فصل چوتھی بیان ظہار و ایلا و لعان مین پوشیدہ نرہی کہ ظہار اوسے کہتے ہین کہ شوہر اپنے زوجہ کو اپنی مان کی پشت سے تشبیہ دے اور زوجہ سے یہ کلمہ کہے کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَہْرِ اُمِّیْ تو یہ فعل حرام ہی اور جس صورت مین ایسا کریگا تو جبتک کفارہ ظہار نہ دیگا وہ عورت اس پر حرام رہیگی اور اگر محارم نسبی یا رضاعی کی پشت سے تشبیہ دے مثل بہن اور پہوپہی کے تو اسمین اختلاف ہی مشہور یہہ ہی کہ اس صورت مین بہی ظہار واقع ہو جائیگا اور اگر سوای پشت مادر کے اور کسی عضو سے تشبیہ دے تو اوسمین دو قول ہین صاحب جواہر نے فرمایا ہی کہ اس صورت مین بہی ظہار ہو جائیگا اور زوجہ متمتع بہا اور کنیز مملوکہ سے ظہار واقع ہونے مین اختلاف ہی ایک جماعت علما قائل ہی کہ اگر زوج بالغ و عاقل نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور دو گواہ عادل نے مجلس واحد مین سُنا ہو اور ایام حیض مین واقع نہو بلکہ اوس طہر مین واقع ہو کہ جسمین شوہر نے مقاربت نہ کی ہو اور شوہر حاضر بہی ہو اور وہ عورت حائض ہوتی ہو یا سن مین اون عورتون کے ہو کہ جو حائض ہوتی ہین تو ان قیود سے کنیز و متمتع بہا مین بہی ظہار واقع ہو جائیگا اور جس صورت مین ظہار کو کسی شرط پر موقوف کرے تو آیا ظہار واقع ہو جائیگا یا نہین اکثر علما قائل ہین کہ واقع ہو جائیگا اور بعد ظہار جس صورت مین کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نکیا ہو اور اگر مشروط کیا ہو تو بعد حصول شرط اوس عورت سے وطی حرام ہو جائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کرے تو دو کفارہ اوسپر واجب ہو جائینگی اور کفارۂ ظہار ایک بندہ آزاد کرنا ہی اور اگر نہو سکے تو دو مہینے پے در پے روزہ رکھے اور اگر یہ بہی نہو سکے تو ساٹہہ مسکین کو کھانا کھلاوے **بیان ایلا** اگر قسم کہائی

بیان ظہار و ایلا و لعان

بیان ایلا

کہ اپنی زوجہ سے وطی نکرونگا اور اس امر سے اپنی زوجہ کا ضرر مقصود ہو تو اسے ایلا کہتے ہین
اور ایلا مین شرط ہی کہ زوج بالغ و عاقل ہو اور قصد و اختیار رکھتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہے
پس مملوک سے بہی ایلا صحیح ہی اور زوجہ مین شرط ہی کہ منکوحہ و مدخولہ ہو پس اپنی کنیز سے اور
زن غیر مدخولہ سے ایلا صحیح نہین ہی اور زن متمتع بہا مین اختلاف ہی مشہور علما مین یہہ ہی کہ متعہ مین
ایلا نہین ہوتا اور زمانہ ایلا کی تین صورتین ہین ایک یہہ ہی کہ کسیطرح کی قید نہو اسطور سے کہ قسم کہا کر کہی کہ تجہسے وطی
نکرونگا دوسرے یہہ کہ قسم کہائی کہ کبہی تجہسے وطی نکرونگا تیسرے یہہ کہ مدت معین کری یعنے اسطرح کہی کہ اتنی مدت تک
وطی نکرونگا پس دونون صورتون مین اول کی ایلا ہوجائیگا اور تیسری صورتین اگر مدت چار مہینہ سے زیادہ ہی تو ایلا
ہوجائیگا اور اگر چار مہینہ ہی یا چار مہینہ سے کم ہی تو نہوگا اور قسم مین یہہ معتبر ہے کہ قسم شرعی ہو
مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مختص زبان عربی مین ہونا ضرور نہین ہی بلکہ جس زبان مین
ترک وطی پر بشرائط مذکورہ قسم کہائے تو ایلا ہوجائیگا اور جسوقت مدت ایلا معین ہو اور اثنای
مدت مین رجوع کرے تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے رجوع کریگا تو کفارہ نہین ہی اور اگر شرائط
ایلا متحقق ہون اور عورت مرافعہ کرے تو حاکم شوہر کو چار مہینہ کی مہلت دیگا کہ اسمین یا کفارہ
دیکر رجوع کرے یا طلاق دے اور اگر انکار کریگا تو حاکم اوسپر تنگی کریگا اور کفارہ ایلا مثل کفارہ
قسم ہی یعنی بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا دس محتاجونکو لباس پہنانا اور اگر یہہ تینون

بیان لعان

امر نہوسکین تو تین روز پے درپے روزہ رکہنا **بیان لعان** اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت
زنا لگائی اور یہہ کہی کہ مینے خود مشاہدہ کیا ہی اور ارتکاب زنا کی گواہ نہون یا وہ فرزند کہ جو
پیدا ہوا ہی باوجود احتمال اس بات کی کہ شاید وہ فرزند اسی کا ہو مگر یہہ شخص انکار کرے اور شرط ہی
کہ یہہ شخص بالغ و عاقل اور وہ عورت بہی بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی ہو اور مشہور بزنا نہو بلکہ
عفیفہ ہو اور گونگی اور بہری بہی نہو پس حد شرعی ساقط ہونے کے لئی اور لڑکے کو نسب سے خارج
کرنیکے لئی احتیاج لعان کی ہوتی ہی اور وہ عورت بعد لعان اوس شخص پر حرام موبد ہوجائیگی
اور اگر گونگی یا بہری ہوگی تو بمجرد تہمت کے حرام ہوجائیگی اور احتیاج لعان کی نہوگی اور آیا

لعان مین مدخولہ ہونا بھی زوجہ کا شرط ہی یا نہین اسمین تین قول ہین اول یہ ہی کہ
مدخولہ ہونا شرط نہین ہی دوسرا قول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط ہی تیسرا قول یہ ہی اگر لعان
بقذف ہو تو غیر مدخولہ سے بھی ہو سکتا ہی اور اگر بسبب انکار ولد ہو تو مدخولہ ہونا زوجہ کا
شرط ہی **کیفیت لعان** حدیث صحیح مین صاحب جواہر الکلام وغیرہ نے ابن بابویہ
علیہ الرحمۃ اور ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہی
کہ عباد بصری نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کی اور مین اسوقت
حاضر تھا کہ مرد عورت کو لعان کسطرح کرے حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد مسلمان خدمت
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اور اسنے عرض کی کہ ایک شخص اپنے
گھر مین گیا اسنے دیکھا کہ اسکی عورت سے ایک شخص ہم بستر ہی ایسی حالت مین یہ شخص کیا کرے
حضرت نے اسکی طرف سے منھہ پھیر لیا وہ شخص چلا گیا اور یہ امر اسی شخص پر گذرا تھا جناب
صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان دونون کا حکم جانب خدا سے نازل ہوا پس
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس شخص کو بلوایا اور کہا کہ تونے اپنی عورت کے
ساتھہ کسی مرد کو خود مشاہدہ کیا تھا اسنے عرض کی کہ ہان حضرت نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو
لا کہ حکم خدا تیرے اور اسکے باب مین نازل ہوا ہے وہ شخص گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت
نے ان دونونکو اپنے سامنے کھڑا کیا اور شوہر سے فرمایا کہ چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ تو اس امر مین
سچا ہے جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اسنے ادای شہادت کی پھر حضرت نے
فرمایا کہ ٹھہر اور اسے پند و نصیحت کی پھر حضرت نے فرمایا پانچوین مرتبہ کہہ کہ لعنت خدا کی
تجھپر اگر تو کاذب ہے اسنے یہ کہا پھر حضرت نے اسے امر فرمایا کہ ہٹ جا اور حضرت نے
عورت سے ارشاد کیا کہ تو چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ زوج تیرا اس امر مین کاذب ہی حضرت صادق
فرماتے ہین کہ اسنے کہا پھر حضرت نے اسے امر بسکوت فرمایا اور نصیحت کی اور
اسے ارشاد کیا کہ غضب خدا شدید ہی غضب خدا سے خوف کر پھر حضرت نے فرمایا کہ

پانچوین مرتبہ کہے کہ غضب خدا ہو مجھپر اگر شوہر تیرا سچا ہو اُس امر مین کہ جسمین مجکو وہنی
متہم کیا ہی اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُن دونون مین افتراق کر دیا اور ارشاد فرمایا
کہ تمنے ایک دوسرے پر لعنت کی اب تم دونون آپسمین کبھی نکاح نہین کر سکتے اور صورت
شہادت یہ ہی کہ مرد پہلے کہے اشہد باللہ انی لمن الصادقین فیما رمیتہا بہ زوجتی
من الزنا وغیرہ پھر کہے پانچوین مرتبہ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ اور
اگر ولد کی بھی نفی کرتا ہے تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ زیادہ کر دے وَاِنَّ هٰذَا
الْوَلَدَ الَّذِيْ وَلَدَتْهُ مِنَ الزِّنَا مَا هُوَ مِنِّيْ پھر عورت چار مرتبہ کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ
اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيْمَا رَمَانِيْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر پانچوین مرتبہ کہے اِنَّ غَضَبَ
اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ اور واجب ہی کہ وقت لعان کے مرد و عورت دونون
یا وہ شخص کہ اُسکی طرف سی منصوب ہی حاکم شرع کے سامنے کھڑے ہوں اور صیغہ لعان
زبان عربی مین جس ترتیب سی کہ بیان ہوا ہی ادا کرین اور پہلے مرد لعان کرے
پھر عورت لعان کرے اور شوہر کو چاہی کہ اگر عورتین متعدد رکھتا ہو تو زوجہ کا نام و نسب
معین کرے اور اگر اُسکی طرف اشارہ بھی کرے تو بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی
تو زوجتی کہنا کافی ہی اور مستحب ہی کہ وقت لعان حاکم شرع پشت بقبلہ بیٹھا ہو تاکہ
منھ اِن دونون کا قبلہ کی طرف ہو اور مرد حاکم کے سامنے داہنے طرف او عورت
مرد کے داہنے جانب ہو اور اُس مجلس مین اور لوگ بھی ہون تاکہ سنین اور
حاکم شرع مرد کو بعد ادای شہادت و قبل صیغہ لعنت اور عورت کو قبل صیغہ غضب
اور بعد شہادت نصیحت کرے پس جس لڑکے کا مرد نے انکار کیا ہی وہ اوسکا
وارث نہوگا اور نہ یہ اُسکا وارث ہوگا مگر یہ کہ اگر بعد لعان پھر اقرار کرے تو لڑکا اُسکا
وارث ہوگا اور وہ لڑکے کا وارث نہوگا پس اگر مرد اثناء لعان مین اپنے نفس کی تکذیب
کرے یعنی کہے کہ مینی غلط کہا تھا تو حد قذف اُسپر جاری ہوگی [illegible] نفی تازیانہ

احکام لعان

اور اگر عورت امتناع کرے تو اسپر حد زنا جاری ہوگی کہ وہ سو تازیانہ ہین اور باقی احکام اسکے کتب مبسوطہ مین مرقوم ہین

باب دسوان کفارات کے بیان مین اکثر مطالب اسمین

کتاب زاد المعاد سے لکھی گئے ہین کہ مطابق احتیاط ہین اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی اقسام کفارہ مین ایک قسم کفارات احرام حج وعمرہ کی ہی کہ بیان انکا باب حج مین ہوچکا ہی اور باقی اقسام کفارہ سولہ ہین **اول** کفارہ افطار ماہ رمضان ہی کہ اگر حلال سے روزہ افطار کیا ہی تو ایک روز کے عوض مین ایک بندہ آزاد کرے یا دو مہینے برابر روزہ رکھے یا ساٹھ مسکین کو کہانا کھلا وے اور بعض علما ترتیب کے قائل ہین یعنی پہلی بندہ آزاد کرنا واجب ہی اگر یہ نہو سکے تو دو مہینہ روزہ رکھے جب یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور یہ قول احوط ہی اور اگر حرام سی افطار کرے تو بنابر قول احوط لازم ہی کہ تینون کفارہ دے **دوسرے** کفارہ افطار روزۂ قضاے ماہ رمضان اگر بعد زوال افطار کرے تو بنابر مشہور دس مسکین کو کھانا دے اگر اس پر قادر نہو تو تین دن برابر روزہ رکھے **تیسرا** کفارہ ظہار ہی جیسا کہ بحث ظہار مین بیان ہوا **چوتھی** کفارہ ایلا ہی یعنی کوئی شخص قسم کھائے کہ مین اپنی زوجہ سی صحبت نکرونگا کفارہ اسکا کفارۂ قسم ہی جیسا کہ بحث ایلا مین مذکور ہوا **پانچوین** کفارہ خلاف قسم کرنیکا ہے کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو طعام دے یا کپڑا پہنلے اور اگر ان تینون امر وسے عاجز ہو تو تین روزہ رکھے **چھٹی** کفارہ خلاف نذر کرنیکا ہی اور وہ علی الاشہر مثل کفارۂ روزۂ ماہ رمضان ہی **ساتوین** کفارہ خلاف عہد کرنیکا ہی اور وہ علی الاشہر مثل کفارہ نذر ہی **آٹھوین** کفارہ اُس قسم کا ہی کہ جو خدا اور رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام سی بیزاری کی قسم کھائی ایسی قسم کھانا حرام ہی اور کفارہ اس قسم کا یہ ہی کہ دس مسکین کو کھانا دے اور استغفار کرے اور احوط یہ ہی کہ بمجرد قسم کفارہ دی خواہ جھوٹا

باب دسوین کفارات

پانچوین

خواہ سچ ہو خواہ مخالفت اس قسم کی کرے خواہ نکرے **نوین** اگر عورت کسی مصیبت مین اپنے بالونکو کاٹی تو قول احوط یہ ہی کہ بندہ آزاد کرے یا دو مہینے پے درپے روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینونکو کھانا دے اور اگر عورت کسی مصیبت مین بالونکو نوچی یا مرد مصیبت فرزند یا مصیبت زوجہ مین اپنی کپڑے پھاڑے تو کفارہ اُسکا کفارہ قسم ہی **دسوین** اگر کوئی مرد اپنی زوجہ منکوحہ یا متمتع بہا یا کنیز کے ساتھہ ایام حیض مین جماع کرے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اگر اول حیض مین جماع کیا ہی تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہی دے اور اگر وسط حیض مین جماع کیا ہی تو نصف دینار اور اگر آخر حیض مین جماع کیا ہی تو ربع دینار دے اور اگر نصف دینار دے تو احوط ہی اور ایک مثقال بقدر ایکدرہم اور تین سبع درہم کے ہوتا ہی اور ایک مثقال بحساب اس دیار کے تین ماشہ دو سرخ تخمیناً ہوتا ہی **گیارھوین** اگر کوئی شخص بے نماز عشا پڑھے سو رہی اور آدہی رات گذر جاے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اُسدن روزہ رکھی ہر چند وجوب صوم ثابت نہین لیکن احوط ہی **بارھوین** اگر کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو ایک بندہ آزاد کرے اور دو مہینے کے روزے پے درپے رکھے اور ساٹھہ مسکین کو کھانا دے **تیرھوین** اگر کوئی شخص ناندانستہ کسی مومن کو قتل کرے اور ارادہ اُسکے قتل کا نرکھتا ہو مثلاً کسی شخص سے از روے غفلت وہ امر صادر ہو کہ اُسکی وجہ سے کوئی شخص مرجاے جسطرح کہ معلم تعلیم کے لئے لڑکیلو مارے اور وہ لڑکا مرجاے یا آہو کیطرف تیر لگاے اور وہ تیر کسی دوسرے کے لگے اور وہ مرجاے تو کفارہ ان سب امور کا مثل کفارہ ظہار ہے **چودھوین** اگر کوئی شخص ایسی عورت سے کہ جو دوسرے کے عدہ مین ہی نکاح کرے تو فوراً کنارہ کرنا اُس عورت سے واجب ہی اور کفارہ اُسکا یہ ہی کہ پانچ صاع آٹا صدقہ مین دے **پندرھوین** یہ کہ اگر کوئی شخص کسی غلام یا لونڈیکو اُس سے زیادہ کہ جسکا سزاوار تھا مارے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اُسکو آزاد کردی

بیان کفارات

مگر آزاد کرنا بعض علما واجب جانتے ہین اور بعض مستحب جانتے ہین سولھوین
اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان بیماری مین افطار کرے اور بعد اسکے
روزہ رکھنے پر قادر ہوا اور بغیر کسی عذر کے اسوقت تک تاخیر کرے کہ دوسرا
ماہ رمضان آجاوے تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ عوض مین ہر روز کے ایک یا دو مد طعام دے
اور بعد ماہ رمضان قضا روزہ واجب ہی اور مد کا وزن باب زکوۃ مین مذکور ہو چکا ہے
اور اگر دوسرے رمضان تک بیمار رہے تو قضا ساقط ہی لیکن چاہیے کہ ایک مد یا دو مد
بعوض ہر روزے کے دے **تتمہ نوادر کفارات** مین وہ چند چیزین ہین پہلی
یہ کہ اگر کوئی شخص بادشاہ ظالم سے کسی منصب کو لے تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ برادران ایمانی کی
حاجتین برلاوے دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص بہت ہنسے تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ اللّٰہمّ لا
تمقتنی کہے یعنی خداوندا مجھے دشمن نرکھ تیسرے یہ کہ اگر کسی شخص نے کسیکی غیبت
کی ہو تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ اس شخص کے لئے استغفار کرے اور تفصیل اس مسئلہ کی بحث
غیبت مین آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ چوتھی یہ کہ اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف کو
عمداً ترک کرے اور اگر گہن تمام قرص مین لگا ہو تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ جب اس نماز کی
قضا بجالاوے تو پہلے غسل کرے پانچوین یہ کہ اگر کوئی شخص اسطرح پر قسم کھائے کہ مجھے
قسم ہے اپنے باپ کے حق کی یا اپنے باپ کی زندگی کی تو کفارہ اوسکا یہ ہی کہ کہے
لا الٰہ الا اللہ چھٹی کفارہ مجلس یہ ہی کہ اٹھنے کیوقت سبحان ربک رب العزۃ
عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۞ **فصل دوسری**
احکام کیفیات کفارات مین اور وہ پانچ ہین اول کفارہ مین جس بندہ کو
آزاد کرین چاہیے کہ وہ مسلمان ہو بلکہ احوط یہ ہی کہ مومن ہو اور طفل کا بھی آزاد کرنا کافی ہی
بشرطیکہ وہ مسلمان کا لڑکا ہو اور کفارۂ قتل مین احوط یہ ہی کہ بالغ ہو اور مرد ہو اور سوا
کفارۂ قتل کے عورت کا بھی آزاد کرنا کافی ہی اور یہ بھی ضرور ہی کہ وہ بندہ ایسا عیب

پانچ حکم

نرکھتا ہو کہ جس سی خود بخود آزاد ہوجاتا ہی مثل اسکے کہ اندھا ہو یا زمین گیر ہو دوسری یہ کہ اگر کفارہ ماہ رمضان مین دو مہینے روزہ رکھے پس اگر ایک مہینا ہلالی اور ایکدن پے در پے روزہ رکھے ہین کہ اکتیس دن کامل ہوگئی ہون تو کافی ہی بعد اسکے اگر پے در پے نہ رکھے گا تو احتیاج اعادہ کی نہین ہی مگر احوط ہی کہ باقی روزہ بھی بعد اسکی متصل اور پے در پے رکھے اور اگر اکتیس روز بغیر کسی عذر کے متصل نہ رکھے ہون تو چاہئے کہ پھر سے شروع کرے اور اگر کسی عذر کی وجہ سی مانند حیض و نفاس اور بیہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر ضروری درمیان مین روزونکے فصل ہوگیا ہو تو بعد زوال عذر باقی روزہ رکھے اور احتیاج شروع سی رکھنی کی نہین ہی تیسری یہ کہ جس مقام مین کھانا کھلانا واجب ہی چاہی کہ اسقدر کھلادے کہ کھانیوالا سیر ہو جاے اور اگر مسکین کو طعام دی تو لازم ہی کہ ایک مد سی کم نہو اور دو مد کا دینا احوط ہی اور طعام کے ساتھ نان خورش مثل گوشت یا دال دینا اولی ہی چوتھی یہ کہ جس کفارہ مین کپڑا پہنانا واجب ہی اگر عورت کو پہنادے تو احوط یہ کہ پیراہن اور مقنعہ دے اور اگر مرد کو پہنادے تو پیراہن اور قبا یا پیراہن اور زیر جامہ یا قبا اور بالا پوش دے پانچوین اگر کوئی شخص بندہ آزاد کرنے مین عاجز ہو اور روزہ رکھنا شروع کرے اور بعد اسکے بندہ آزاد کرنے پر قادر ہو جاے تو اسوقت مین بہتر ہے کہ روزہ ترک کرکے بندہ آزاد کرے اور جب کفارہ مین ماہ رمضان کے دو مہینہ کے روزہ سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلادے اور اگر اس سی بھی عاجز ہو تو اٹھارہ دن پے در پے روزہ رکھے اور جب یہ بھی نہو سکی تو بقدر وسعت و طاقت تصدق کرے اور جب یہ بھی نہو سکے تو استغفر اللہ بقصد توبہ کہی اور اکثر علمانے فرمایاہے کہ جس شخص پر کسی کفارے یا نذر کی وجہ سے دو مہینے برابر روزے رکھنا واجب ہون اور وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو چاہئے کہ اٹھارہ روزی رکھی

بیان جنس کفارات

اور اگر یہ بھی نہو سکے تو عوض مین ہر روزہ کے ایک مد مسکین کو طعام دے اور
اگر اسکی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرے اور اشہر اور اقوی یہ ہے کہ جس کفارہ کے
دینے مین عاجز ہو تو استغفار کرے مگر کفارہ ظہار مین جب تک کفارہ نہ دیگا عورت سے
وطی کرنا حلال نہوگا ہر چند عاجز ہو اور اگر عاجزی اوسکی بعد استغفار زائل ہو جاتو احوط یہ ہے کہ بعد قدرت کفارہ دیوے

باب گیارھوان گناہان کبائر و صغائر مین اور اس بات مین ایک

مقدمہ اور چوبیس فصلین ہین **مقدمہ بیان شمار معاصی مین** علیین مکان
سید العلما جناب سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ مین لکھتے ہین
کہ معنی کبیرہ مین احادیث و اقوال علما مین اختلاف کثیر ہے بعضی کہتے ہین کبیرہ کا اطلاق
اس گناہ پر ہے کہ جسکے ارتکاب کی وجہ سے خدا نے قرآن مین وعدہ عذاب کیا ہو
او بعض کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ شارع نے جسکی لئے حد مقرر کی ہو یا وعدہ عذاب
اسکے لئے ہوا ہو اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جسے گناہ کرنے والے کی بی اعتنائی
دین کی طرف معلوم ہو اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ حرام ہونا اوسکا بدلیل قطعی
معلوم ہو اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جسکے ارتکاب کی وجہ سے قرآن
یا احادیث مین وعید شدید ہو اور اسی طرح کبائر کی شمار مین بھی اختلاف کثیر ہے
بعضی سات کہتے ہین بعضی بیس ۲۰ بعضی چونتیس ۳۴ اور بعضی چالیس اور بعضی اسی تک
شمار کرتے ہین اور مجموع ان سب کا بیاسی ۸۲ گناہ ہوتے ہین منجملہ انکے چھبیس گناہ
قرآن سے ثابت ہین یہ سب اجمالاً لکھی جاتی ہین **بیان اون گناہ کبیرہ کا کہ جو
قرآن سے ثابت ہین** اول شرک بخدا اور یہ سب گناہان کبیرہ سے عظیم تر ہے
اور سب عقائد باطلہ اسکے حکم مین داخل ہین اور ریا بھی ایک قسم شرک کی ہے ۲ دوسرا
کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ۳ زنان شوہر دار کو زنا کی نسبت دینا ۴ مال یتیم ظلم و ستم سے
کھا جانا ۵ زنان شوہر دار سے اور محرمات سے مثل مان اور بہن اور بیٹی کی زنا کرنا بلکہ ہمبستر ہونا

باب وفصل گناہان کبائر و صغائر

۶ جہاد واجب مین معرکہ جہاد سے بہاگ جانا ۷ عقوق والدین اور نافرمانی اونکی اور بعض
حدیثون مین بہی بہتان گناہ کبیرہ وارد ہین اور بعضا انہین بہتان مین ظاہرا محمول تہمت
پر ہی ۸ سود دینا اور لینا مگر کافر سے سود لینا جائز ہی ۹ سحر یعنی جادو ۱۰ جہوٹی قسم کہانا
۱۱ شراب پینا ۱۲ جوا کہیلنا ۱۳ حضرت رسول خدا اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی بیعت
وعہد کرکے اس بیعت وعہد کا توڑنا ۱۴ حرم مکہ مین وہ امور کرنا کہ انہین شارع نے
منع کیا ہو مثل شکار وغیرہ ۱۵ رحمت خدا سے مایوس ہونا ۱۶ عذاب خدا سے بے پروائی
کرنا اور اپنے تئین مامون سمجہنا ۱۷ خرید وفروخت مین کم دینا اور زیادہ لینا ۱۸ غنا یعنی گانا
۱۹ لواطہ اور عذاب اسکا شدید ہی ۲۰ وہ مال جو کہ مجاہدین جہاد کرکے لائے ہون اسکا
چرانا بلکہ ہر قسم کی چوری کرنا ۲۱ غیبت مومنین سوا ان مقامات کے جو مستثنیٰ ہین
۲۲ ان فرائض کا ترک کرنا کہ جنکا واجب ہونا قرآن سے ثابت ہی مثل نماز وغیرہ
۲۳ اسراف یعنی بیجا مال کا صرف کرنا ۲۴ دروغ نسبت بخدا ورسول بلکہ ہر قسم کا دروغ
۲۵ مرے ہوئے حیوان کا اور سور کے گوشت کا اور اس حیوان کے گوشت کا بلا ضرورت
کہانا کہ جو سوا نام خدا کے ذبح کیا گیا ہو ۲۶ گواہی حق کا چہپانا **بیان ان گناہون کا**
کہ بعض احادیث اور اقوال بعض علماے دین سے کبیرہ ہونا ان کا ثابت ہوتا ہی
۲۷ مال کو حرام مین صرف کرنا ۲۸ جو شخص دیار کفر سے بلاد اسلام مین آکر مقیم
ہوا ہو ایسے شخص کا بلاد اسلام سے پہر دیار کفر مین جاکے رہنا اور دور نہین ہی کہ
اس زمانہ مین ایسے شہرون مین مقیم ہونا کہ جسمین کوئی عالم نہو کہ اس سے مسائل دین دریافت
کئے جائین اسی حکم مین شامل ہو ۲۹ گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ۳۰ گناہان صغیرہ کو
حقیر سمجہنا اور سب شقون کو خفیف جانکے ترک کرنا ۳۱ کعبہ معظمہ کا خفیف سمجہنا
۳۲ مسلمانون پر ظلم کرنا ۳۳ لہو ولعب مین مثل دف وطنبور وغیرہ کے مشغول ہونا —
۳۴ رشوت لینا ۳۵ ظالمون کے ظلم کرنے مین مدد کرنا ۳۶ لوگونکے مال مین [illegible]

۴۷ لوگون سی خلاف عہد کرنا ۴۸ قطع رحم یعنی عزیزونسے رعایت نکرنا ۴۹ کہانت یعنی
امور آیندہ کی بسبب تسخیر جن وغیرہ خبر دینا ۵۰ اُس سال مین کہ استطاعت
ہو جای بدون عذر حج نکرنا ۵۱ مست کرنیوالی چیز کا پینا اگرچہ غیر شراب انگور ہو ۵۲
کسی شخص پر بہتان وافترا کرنا ۵۳ مباح پانے کا لوگونکو نہ لینے دینا ۵۴ پیشاب سی
احتراز نکرنا ۵۵ ایسا کام کرنا کہ جسکے سبب سی لوگ اس شخص کے ماں اور باپ کو گالی دین
۵۶ ایسی وصیت کرنا کہ جسمین وارثون کا ضرر ہو ۵۷ قضاے خدا سے کراہت رکھنا
اور قضاے الٰہی شکایت کرنا ۵۸ تقدیرات خدا پر اعتراض کرنا ۵۹ تکبر اور غرور کرنا
۶۰ حسد ۶۱ مومنونسے عداوت کرنا اور اونہین ڈرانا ۶۲ سخن چینی کہ باعث ضرر ہو
۶۳ کسی مومن کا ناحق کوئی عضو قطع کرنا ۶۴ حرام مین واسطہ ہونا ۶۵ بری باتون کا
حکم کرنا اور اچھی باتونسے منع کرنا ۶۶ خلاف وعدہ کرنا بنا بر قول بعض علما ۶۷ مومنون پر
لعنت کرنا اور اونہین گالیاں اور آزار دینا ۶۸ مومنون پر گمان بد لیجانا ۶۹ مومنون کو
سرزنش بیجا کرنا ۷۰ مومنونکے چھپے ہوے عیبون کا تجسس کرنا ۷۱ مومنون کا حقیر
جاننا ۷۲ غلام اور لونڈیکو اُس حد سے کہ جسکے مستحق ہون سزا دینا ۷۳ شارع عام یعنی
مسلمانون کا رستہ بند کرنا ۷۴ اپنے عیال کو ضائع کرنا اور اونکی خبرگیری نکرنا ۷۵ امر ناحق مین
حمیت کو دخل دینا ۷۶ امر دین مین بدعت پیدا کرنا ۷۷ امر معروف اور نہی منکر ترک کرنا
یعنی اگر کوئی شخص واجبات کو ترک کرے مثل نماز وغیرہ تو خلق پر واجب ہے کہ اُسے کہین
کہ نماز پڑہے اور اگر نمانے تو اُسپر شدت کرین اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی معصیت کا
مرتکب ہو تو اوس معصیت سے منع کرنا بھی واجب ہے اور امر دین مین نصیحت سی سکوت
کرنا در آنحالیکہ شرائط وجوب پائے جائین گناہ کبیرہ ہے ۷۸ مجلس شراب مین بے
ضرورت بیٹھنا ۷۹ اہل بدعت کے ساتھہ ہمنشینی کرنا ۸۰ جھوٹی گواہی دینا ۸۱ باوجود
مقدرت حق مومن ندینا ۸۲ فحش زبان پر جاری کرنا ۸۳ دو زبان ہونا ۸۴ خون پینا

بیان گناہان کبیرہ

۶ زکوٰۃ واجب کا نہ دینا ۷ داخل نسب اور خارج النسب ہونا یعنی اپنی قوم بدل کے دوسری قوم مین داخل ہونا ۷ حرام چیزون کا اور کل نجاستون کا کھانا ۸ ماہ رمضان کے روزے نرکھنا ۹ مسلمانونکو فریب دینا ۱۰ اپنے شہر کے اور اپنی قوم و قبیلہ کے بدلوگونکو شہر غیر اور محلہ غیر اور قوم غیر کے نیکو نسے بہتر جاننا ۱۱ غیبت کا سننا ۱۲ عبادتون مین سمعہ و ریا کرنا

فصل پہلی سود کھانیکے عقاب مین

واضح ہو کہ سود کھانا اکبر کبائر سے ہی قرآن مین کئی مقام پر حق تعالی ربا کی مذمت فرماتا ہی اور حدیثین مذمت ربا مین کثرت سے وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک درہم ربا گناہ و عقوبت مین ستر زنا سے زیادہ ہی جو کہ محرم سے واقع ہو مثل مان اور بہن کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سود کھانیوالا اور کھلانے والا اور لکھنے والا اور گواہ سود کا سب برابر ہین اور ایک حدیث مین ان سب پر لفظ لعنت وارد ہی اور دوسرے حدیث معتبر مین سود خوار کے حق مین وارد ہوا ہے امام علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر خدا مجھے قدرت و تمکن دے تو مین سود خوار کے سر کو جدا کرون اور مذمت ربا مین احادیث کثیرہ وارد ہین اسّے زیادہ کیا مذمت ہوگی کہ ایک درہم ربا ستر زنا کہ جو زنا زن محرم سے واقع ہو بدتر ہے اور احادیث مذمت کے بہت ہین معاذ اللہ من ذلک اور ربا کے معنی یہ ہین کہ جب کسی جنس کو اُسی جنس کی عوض مین بیچے یا قرض دے یا کسی اور معاملہ مین دے اور وہ جنس پیمانہ سے بنتے ہو یا وزن اُسکا کیا جاتا ہو تو جسقدر دیا ہی اُسّے زیادہ لینا سود ہی اور جب جنس مختلف ہو جاے تو پھر زیادتی اور کمی مین اختیار ہی پس اگر تولہ بھر چاندی کو دو تولہ سونیکے عوض مین بیع کرین تو یہ بیع صحیح ہی اور اگر ایک روپیہ کو ایک اشرفی سے معاوضہ کرین تو بھی صحیح ہی مگر جب روپیہ کو بیع کرے یا معاوضہ کرے یا قرض دے تو عوض مین اُسکے ایک روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتا اگر ایک روپیہ

فصل و عقاب سود

اور دو پیسہ سے تین دو پیسہ لینا سود ہو جائیگا پس جو چیزین کہ تولنے کی نہون اور پیمانہ سے بھی
اُن کا حساب نہوتا ہو مثل کپڑے اور لباس کے تو اُسمین سود نہین ہی یعنی ایک جامہ کو
دو جامہ سے اور ایک گز کپڑے کو دس گز سے بیع کرنا درست ہے۔

طریقہ معاملہ شرعی

تاکہ سود سے نجات ہو جب ایسے معاملہ کی ضرورت ہی کہ جسمین سود لازم آتا ہی یا قرض لینا
منظور ہی اور قرض دینے والا بے سود نہین دیتا ہی تو چاہئے کہ دو جنس سے معاملہ کرے
مثلاً سو روپیہ سے معاملہ کرتا ہی یا قرض لیتا ہی تو ایک اشرفی پندرہ روپیہ کی یا گھڑی دس روپیہ کی
باقی روپیہ ہون اور مجموع مقابل سو روپیہ کے ہو جاے اور اسکے عوض مین ایک سو دس
یا ایک سو بیس یا جسقدر زیادہ ہو دے سکتا ہی اور لے سکتا ہی یا سو روپیہ
اسطور پر دے یا لے کہ ایک روپیہ کے پیسہ ہون باقی ننانوے روپیہ ہون اسکے
عوض مین ایک سو دس روپیہ لینا اور دینا جائز ہی غرض ایک جانب روپیہ کے ہمراہ
کوئی کپڑا یا رومال یا ٹوپی یا مثل اسکے کوئی شئ اگرچہ کم قیمت ہو اور مجموع کی بیع ہو یا معاملہ
اُس سے واقع ہو تو عوض کے روپیہ مین زیادتی جائز ہی اور دونون طرف سے
دو جنسین ہون تو یہ درست ہی عوام اس حیلہ شرعی کو برا جانتے ہین اور طعن و تشنیع
اس فعل پر کرتے ہین یہ طعن اُنکے اغواے شیطان سے ہی جس امر کو خدا و رسول نے
حرام کیا ہی وہ حرام ہی جسکو حلال کیا ہی وہ حلال ہی اس طعن کا نتیجہ یہ ہی کہ آخر کو وقت
ضرورت مرتکب فعل حرام ہوتے ہین اور صریحاً سود کھاتے ہین شیطان کا مطلب
حاصل ہو جاتا ہی مومنین کو چاہئے کہ شیطان کے اغوا پر عمل نکرین اور طریقہ معاملہ
شرعی کو یاد رکھین تا حرام سے نجات ہو اور باعث خوشنودی خدا و رسول کا ہو
اسلئے کہ کئی حدیثون مین معصوم نے اس طریقہ کی اجازت دی ہی اور ایک حدیث کا
حاصل مضمون یہ ہی کہ قباحت نہین اگر ہزار درہم اور ایک دینار کو لین عوض مین دو ہزار

کو ترجیح ... سود

درہم کے اور اسی حدیث کے آخر مین ہی نِعْمَ الشَّیْءُ الْفِرَارُ مِنَ الْحَرَامِ اِلَی الْحَلَالِ
یعنی خوب چیز ہے بھاگنا حرام سے طرف حلال کے واضح ہو کہ یہ طریقہ یعنی دو جنس
کی بیع یا قرض یہ بہت خوب طریقہ ہی علاوہ اسکے اور طریقے بھی سود سے نجات پانیکے ہین
مثلاً یہ سو روپیہ ہبہ کرے دوسرا شخص ایک سو دس روپیہ کو ہبہ کرے یا یہ کہ ایک شخص
دوسرے شخص کو سو روپیہ قرض دے اور وہ شخص اسکو ایک سو دس روپیہ قرض دے
بعد اسکے ہر شخص اپنا حق معاف کر دے مگر یہ لازم ہی کہ دیتے وقت شرط نکرے کہ تم بھی
ہمکو قرض دینا یا ہبہ کرنا مگر پہلی صورت بہتر ہے کہ نقصان کسی طرح کا اسمین نہو گا اور یہ بھی
ایک طریقہ حیلہ شرعی کا ہی کہ زید نے سو روپیہ اپنا بعوض ایک نگینہ یا رومال کے
بیع کیا اور رومال یا نگینہ لیا بعد اسکے اُس رومال کو اسی شخص کے ہاتھ بعوض ایک سو
دس روپیہ کو بیع کیا کہ وہ شخص چار مہینے کے بعد ایک سو دس روپیہ دے یہ صورت بھی
جائز ہے مسئلہ گیہون اور گیہون کا آٹا اور روٹی سب ایک حکم مین ہین یعنی سیر بھر
آٹا تین پاو روٹی سے بیع کرنا صحیح نہین ہے اگر آٹے کو روٹی کے عوض مین دے تو چاہیے
کہ سیر بھر آٹے کے عوض مین سیر بھر روٹی بھی دے اور جسوقت دودھ کو بالائی سے
یا دہی سے بیع کرے تو چاہیئے کہ مساوی ہو اور اسی طرح مسی ظروف کو اگر پیسہ سے
بیع کرے مثلاً چار آنہ یا آٹھ آنہ سے تو چاہیئے کہ ظرف اور پیسہ مساوی ہون اور چاندی سے
بیع کرنا بہتر ہی کہ پھر اشکال نرہیگا مسئلہ درمیان مسلم اور کافر کے ربا نہین ہی یعنی
اگر مسلم کافر سے زیادہ لے تو جائز ہی اور اگر کافر کو سود دے تو جائز نہین ہی مسئلہ
درمیان پدر و پسر کے اور درمیان زن و شوہر کے بھی ربا نہین ہی یعنی ہر ایک کو دوسرے
سے زیادہ لینا جائز ہی اور درمیان دادا اور پوتے کے سود جائز نہین ہی اور اسی طرح مان اور
بیٹا ایک دوسرے سے معاملہ مین زیادہ نہین لے سکتا اسواسطے کہ حدیث مین اجازت خاص
پدر و پسر کے باب مین وارد ہوئی ہی

فصل دوسری مذمت غیبت مین

حق تعالی قرآن مجید مین فرماتاہی

فصل دوسری بیان غیبت مین

یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم یعنی ای گروہ مؤمنین پرہیز کرو اور ترک کرو بہت سے گمانون سے تحقیق کہ بعضی گمانون سے گناہ ہی اور تجسس اور تفحص عیوب کا آدمیونکے نکرو اور غیبت نکرین بعض لوگ تم مین سے بعض لوگونکے یعنی آپسمین ایک دوسری کی غیبت نکرو آیا دوست رکھتا ہی کوئی شخص تم مین سے کہ اپنے برادر مؤمن مردہ کا گوشت کہاے حالانکہ اپنے برادر مردہ کے گوشت کہانے سی کراہت رکھتی ہو پس غیبت سے بھی کراہت رکھو کہ یہی حال غیبت کا بھی ہے اور ڈرو اور پرہیز کرو عذاب الہی سے تحقیق کہ حق تعالی زیادہ قبول کرتا ہے توبہ کو اور زیادہ مہربان ہی اور کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاری سی ارشاد فرمایا کہ ای ابوذر تم اپنے تئین غیبت سے باز رکھو پس تحقیق کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے ابوذر نے عرض کی ماں باپ میرے فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ غیبت زنا سے کس لئے سخت تر ہی حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اگر آدمی زنا کرتا ہی اور بعد اسکے توبہ کرتا ہی تو خدا اسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور گناہ غیبت اسکو تبتک نہین بخشا جاتا جب تک وہ شخص نہ عفو کرے کہ جسکے غیبت کی ہی ای ابوذر گالی دینا مسلمان کو فسق ہی اور قتل کرنا اسکا کفر اور کہانا اسکے گوشت کا گناہ ان الہی سے ہی اور حرمت اسکے مال کی مثل اسکے خون کے حرمت کی ہی ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ غیبت کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا یاد کرنا اپنے برادر مومن کو ساتھ ایسی چیز کے جسے وہ مکروہ جانے ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اس شخص مین وہ وصف کہ جو ذکر کیا جاوے موجود ہو تو بھی غیبت کا اطلاق ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے برادر مومن کو اس

چیز کے ساتھہ یاد کرو کہ جو اُسمین موجود ہو تو بتحقیق کہ تمنے اُسکی غیبت کی اور جسوقت کہ تم
اُسکو ساتھہ اُس خصلت کے یاد کرو کہ جو اُسمین نہو تو وہ بہتان ہی آی ابوذر جو شخص کہ اپنے
برادر مسلمان کی غیبت کو رد کرے خدای عزوجل پر واجب ہی کہ اُسے آتش جہنم سے
آزاد فرماوے ای ابوذر جس شخص کے سامنے اُسکے برادر مسلمان کے غیبت کیجاے اور وہ
شخص اُس برادر مسلم کی نصرت کرے تو خدا تعالی اُسکی دنیا اور آخرت مین نصرت
و مدد کریگا اور اگر یہ شخص باوجود استطاعت نصرت نکرے تو خدا دنیا اور آخرت مین
اُسے ذلیل و خوار کریگا اور بعضی علما نے تعریف غیبت اس عبارت سے کی ہی کہ یاد کرنا
مومن کا اُسکے حالت غیبت مین اس عنوان سے کہ اگر وہ سُنے تو ناخوش اور آزردہ ہو
اور اکثر علما رضوان اللہ علیہم نے اسطور پر تعبیر کی ہی کہ آگاہ کرنا حالت غیبت مین انسان معین کیج
اُس امر پر کہ اگر وہ امر اُسکے روبرو بیان کیا جاوے تو اُسکو بُرا اور مکروہ معلوم ہو اور
جو کچھہ بیان ہو وہ اُس شخص مین پایا بھی جاے اور وہ امر عرف مین نقص اور عیب
سمجھا جاے اور قید انسان معین کے اسواسطے ہی کہ اگر شخص معین نہو تو غیبت نہین ہی
مثلاً کوئی شخص بیان کرے کہ ایک شخص اس شہر کا فلان عیب رکھتا ہی تو اطلاق غیبت نہوگا
ہان اگر اسطور سے کہے کہ سامع قرینہ سے سمجھہ جاے تو البتہ غیبت ہوجائیگی ہرچند نام نلے
اور یہ قید کہ عیب اُس شخص مین پایا جاے اسواسطے ہی کہ اگر وصفت جو بیان ہوئی اُس
شخص مین نہو تو غیبت نہین ہی بلکہ بہتان ہی پس غیبت وہ ہی جو سچ ہو اور آگاہ کرنے کی
لفظ اسواسطے ہے کہ اگر زبان سے نہ کہے بلکہ نقل اُسکے چلنے کی یا کلام کی یا لباس وغیرہ کی
کرے تو یہ بھی غیبت ہی یا خط مین کسی عیب کو لکھے یا آنکھہ سے اور ابرو سے اشارہ کرے
تو بھی غیبت ہی اور یہ قید کہ وہ امر عرف مین عیب سمجھا جاے اسواسطے ہی کہ اگر کوئی شخص
کسی کی تعریف کرے اور وہ بُرا مانے تو یہ غیبت نہین ہی اور جو عیب کہ ذکر اوسکا باعث آزردگی
مومن ہو تو وہ غیبت ہی خواہ وہ عیب خلقت مین ہو مثلاً کہے کہ بہرا یا لنگڑا یا کانا خواہ وہ عیب

اعمال و افعال مین ہو مثلاً کہے کہ فلان شخص فاسق ہی یا بہت برا آدمی ہی یا کاذب یا بخیل ہی
خواہ وہ عیب نسب کا ہو مثلاً کہے کہ نسب اسکا رذیل ہی یا جولاہہ کا بیٹا ہی یا قوم کا نائی ہے
اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے معنی غیبت اسطرح منقول ہین کہ حضرت نے
فرمایا غیبت وہ ہی کہ شان مین کسی برادر مومن کے وہ امر کہے کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ
رکھا ہو اور بہتان وہ ہی کہ حق مین کسے مومن کے وہ بات کہے کہ اُسمین نہو اور کبھی اطلاق
غیبت کا ان معنون پر ہوتا ہی کہ جو شامل بہتان ہی چنانچہ روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ راوی نے
حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ غیبت کی تعریف کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ غیبت وہ چیز
کہ کسی مومن کو تم ہر ی کے نسبت دو کہ وہ برائی اُسمین نہو یا یہ کہ وہ برائی اُسکی ظاہر کرو کہ خدا نے
اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور وہ امر حاکم شرع کے سامنے گواہی سے ثابت نہو تاکہ حد اُسپر جاری
کیا جاوے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی
برادر مومن کی غیبت کرے بغیر اسکے کہ درمیان مین ان دونونکے عداوت ہو تو شیطان اسکے
نطفہ مین شریک ہی اور پھر بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ پرہیز کرو
غیبت مسلمانسے تحقیق کہ مسلمان اپنی برادر مسلمانکی غیبت نہین کرتا اس لئے کہ خدا نے
قرآن مجید مین غیبت کی ممانعت فرمائی ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ خدا تعالی خانہ پُر از گوشت اور گوشت فربہ کو دشمن رکھتا ہی بعض اصحاب نے
عرض کی یا حضرت رسول اللہ ہم گوشت کو دوست رکھتے ہین ہمارے گھر گوشت سے خالی
نہین رہتے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ مراد نہین ہی جو تم سمجھے ہو بلکہ مراد خانہ پر از گوشت سے
وہ گھر ہے کہ جسمین آدمیون کا گوشت غیبت سے کھاتے ہین یعنی اہل اُس مکانکے لوگونکی
غیبت کرتے ہین اور گوشت فربہ سے متکبر مراد ہی کہ چلنے مین تبختر کرے بسند معتبر جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ آدمیون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو تحقیق
کہ گمان بد بدترین دروغ ہی اور راہ خدا مین باہم دیگر برادر ہو کر رہو جیسا کہ خدا نے تمھین حکم فرمایا ہی

اور برے نام و لقب سے لوگونکو یاد نکرو اور نہ عیب کا تجسس و تفحص نکرو اور باہم تحاسد و غیبت
اور تنازع اور دشمنی اور حسد نکرو بہر آئینہ حسد ایمان کو کھا جاتا ہی جسطرح آگ خشک
لکڑیکو کھا جاتی ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ اپنے
برادر مومن کو اُسکے غیبت مین بہ نیکی اور اُن صفات سے یاد کرو کہ جن اوصاف کو تم
غائبانہ اپنی نسبت مین چاہتے ہو اور دوسرے حدیث مین ارشاد فرمایا کہ کوئی ورع اور
پرہیزگاری اس امر سے نافع تر نہین ہی کہ انسان محارم الٰہی اور ایذا رسانی
اور غیبت مومن سے پرہیز کرے اور حدیث مین وارد ہی کہ حق تعالی نے حضرت موسیٰ
علی نبینا و علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ صاحب غیبت اگر توبہ کرے گا تو سب اہل بہشت کے
آخر مین داخل بہشت ہوگا اور اگر توبہ نکرے گا تو سب اہل جہنم سے پہلے داخل جہنم ہوگا
اور بسند معتبر حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ روزہ دار اُسوقت تک
عبادت خدا مین ہے کہ جب تک کسی مسلمان کی غیبت نکرے **بیان غیبت سننے کا**
واضح ہو کہ اگر غیبت سننے والا اُس غیبت کی تصدیق کرے یا از روے خواہش غیبت
مومن کان لگا کر سنے تو علما مین قول مشہور یہ ہی کہ وہ بھی مثل غیبت کرنے والے کے
ہوگا چنانچہ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہما السلام سے منقول ہی کہ غیبت سننے
والا بھی مثل غیبت کرنے والے کے ہے اور ظاہر بعض احادیث معتبرہ اور
کلام اکثر علما کا یہ ہی کہ جبتک ممکن ہو چاہئے کہ سامع رد غیبت کرے اور منع کرے اور
اپنے برادر مومن کی مدد کرے اور اگر نہو سکے تو اُس جگہ سے اُٹھ جاے اگر اُٹھ
جانے پر بھی قادر نہو تو دل ہی کراہت رکھے اور اوس غیبت پر راضی نہو جیسا کہ روایت معتبرہ مین
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ اگر کوئی شخص کسی مومن کے کسی مومن کے سامنے
غیبت کرے اور یہ شخص اُسکے دوسرے مومن کی نصرت و یاری کرے تو خدا تعالیٰ
اوسکی دنیا و آخرت مین مدد کرے گا اور جو شخص باوجود قدرت مدد نکرے اور رد غیبت

نکرے تو خدا اُسکو دنیا و آخرت مین پست کرے گا بیان کفارہ غیبت مومن کو لازم ہی
کہ غیبت سے پرہیز کرین اور توبہ کرین چونکہ غیبت حق الناس ہی چاہئے کہ جس شخص کی
ہتک کی ہی جہانتک ممکن ہو اُسکو ذکر خیر سے یاد کرین اور اُن معائب کو اُسکی خاطر سے
دور کرین اور کفارۂ غیبت یہ ہی کہ اُس شخص سے کہ جسکی غیبت کی ہی بخشوائین اور عفو او
بحل کرائین چنانچہ حدیث ابوذر سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی معلوم ہوتا ہی کہ غیبت زنا سے بدتر ہی اور خدا غیبت
کنندہ کی توبہ قبول نہین کرتا یہانتک کہ صاحب حق اوس شخص کو حلال کردے اور
بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ کفارۂ غیبت اُس شخص کیواسطے کہ جسکے غیبت کی ہے
استغفار کرنا ہی چنانچہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کسینے جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا یا حضرت کفارۂ غیبت کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ
جسوقت تو اُسکو یاد کرے تو حق تعالی سے اُسکے لئے استغفار کر جناب آخوند مجلسیؒ فرماتے ہین
کہ جمع ان حدیثون مین اسطرح ہوسکتی ہی کہ اگر صاحب حق نے سنا ہوا اور ابراء ذمہ اُسسے
ممکن ہو تو براءۃ ذمہ اوسی طلب کرنا چاہئے ورا گر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر ابراء ذمہ
اُسسے نہین کرسکتا باین وجہ کہ وہ مرگیا ہو یا غائب ہو تو اُسکے لئے استغفار کرنا چاہئے
اور احتیاط یہ ہی کہ اگر اُسنے نہ سنا ہو تو بھی اوسسے بخشوا لے مگر یہ کہ باعث
اوسکی آزردگی اور ایذا کا ہو اور اسصورت مین مجمل طور پر اگر اُسسے ابراء ذمہ کرسکے تاکہ وہ آزردہ نہو
تو احوط یہ ہے کہ باجمال استغفا چاہے اور اسے ترک نکرے واللہ
یعلم بالصواب

بیان اُن مقامات کا جہان غیبت جائز ہی

مخفی نرہے کہ علمانے چند مقام مین غیبت کو استثنا کیا ہی پہلی یہ کہ اگر کسی شخص نے
کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ مظلوم کسی شخص کے پاس آئے اور اظہار کرے کہ فلان شخص نے

بیان مقامات جواز غیبت

مجھپر ظلم کیا ہی تاکہ وہ شخص کچھ تدبیر دفع ظلم کرے اگر وہ شخص قدرت رکھتا ہو کہ اُس ظلم کو
دور کرے تو اُسوقت مین کہنا اور سننا دونون جائز ہین دوسری بروقت
مشورہ نصیحت کرنا یعنی اگر کوئی شخص کسی سے از راہ مشورہ پوچھے کہ زید کیسا شخص ہی
بدمعاملہ ہی یا نیک ہی ہمین منظور ہی کہ زید کے ساتھہ عقد کیا جاے یا کچھ معاملہ اُس سے
منظور تو ہی لازم ہی کہ مشورہ نیک دی اور اگر بدی زید کی معلوم ہو تو بیان کرے تیسرے
بدعت اہل بدعت کی ہی جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہین اور ضرر دین مین پہونچاتے ہین
مثلاً وعظ مین یا مجمع خلائق مین مضامین باطلہ اور دروغ ذکر کرتے ہین پس واجب ہی
لوگون پر خصوصاً علما پر کہ اظہار و اعلان اونکی بدعت و دروغ کا کرین چوتھی اگر کوئی شخص
مشہور ساتھہ کسی وصف کے ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثل اسکے کہ نابینا ہی یا لنگڑا ہے
تو بعض علما فرماتے ہین کہ اوس صفت کا بیان کرنا جائز او بعض فرماتے ہین کہ اُس صورت مین جائز ہے
کہ جب تمیز و پہچان اُس آدمی کی اس صفت خاص سے ہو اور جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ احتیاط یہ ہی کہ جب تک ممکن ہو اوس عبارت سے بیان نکرین کہ وہ
شخص سنے تو آزردہ ہو اور عرفاً موجب نقصان ہو مثلاً کہین کہ فلان شخص اندھا یا کانا
آیا تھا بلکہ اس عبارت کی جگہہ اور عبارت سے تعبیر کرین مثلاً کہین کہ فلان بزرگ جو آنکھہ سے
معذور ہین وہ تشریف لائے تھے مگر بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ
عیب ظاہر کہنا جائز ہی جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ غیبت
وہ ہی کہ برادر مومن کے حق مین ایسی بات کہے جو خدا نے پوشیدہ کی ہو مگر جو چیز
کہ اُس شخص مین ظاہر ہو مثلاً تیزی اور غصہ اور جلدی وغیرہ تو یہ غیبت نہین ہی اور بہتان
وہ ہی کہ جو چیز اُس شخص مین نہو اُسے بیان کرے پانچوین مستثنی ہی غیبت اُس
جماعت کی جو علانیہ مرتکب گناہ ہوتی ہین اور اظہار گناہون کا کرتے ہین مثل اہل
منصب جور کہ منصب اُنکے عین فسق ہین اور علانیہ مرتکب اوسکے ہوتے ہین پس اگر

اون گناہونکو جو علانیہ کرتے ہین اور سب لوگ جانتے ہین کوئی شخص بیان کرے تو
غیبت نہین ہی مثلاً کہے کہ فلان شخص فلان شہر کا حاکم ہی اور جیسا ہمارا ہے بھلا معلوم ہو
اور غیبت مین شرط ہی کہ وہ شخص اوس ذکر کو مکروہ جانے اور اگر کوئی شخص خلق مین
گناہ کرتا ہی اور اخفا نہین کرتا لیکن اوس گناہ کو اوسکے ذکر کرتے ہین تو برا نہ مانے ہو تو ظاہر
تو مشہور یہ ہی کہ یہ بھی غیبت نہین ہی اور اگر ایسے شخص کی مذمت کرین تو جائز ہے
اور جو گناہ اور عیب جس شخص کا مخفی ہو اگر اسکو ظاہر کرے تو اس مین اختلاف ہے
جناب اخوند مجلسی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہین دور نہین ہی کہ مذمت اوس اوس گناہ پر
کہ جو گناہ علانیہ کرتا ہی باوصفیکہ شرائط نہی عن المنکر پائے جاتے ہین جائز ہو مگر گناہان مخفی کا
ذکر نکرنا اولی اور احوط ہی اور سب مضامین اس فرد کی احادیث میں کثرت سے وارد ہین چنانچہ
بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی
یاد کرے اوس چیز سے کہ اوسمین ہو اور لوگ اسکو جانتے ہون تو یہ غیبت نہین ہی اور اگر
اوس چیز سے یاد کرے یا اوس خصلت سے کہ لوگ اسکو نجانتے ہون تو یہ غیبت ہی اور اگر
اوس چیز سے یاد کرے کہ اوسمین نہو تو یہ بہتان ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جسوقت فاسق علانیہ فسق اور گناہ کرے تو اوسکا کچھ احترام
نہین ہی اور غیبت اوسکی حرام نہین ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثناء سے
منقول ہی کہ تین آدمیونکی حرمت نہین ہی اول اہل بدعت کہ اپنی طرف سے دین مین کوئی
بدعت پیدا کرے اور دوسرے امام جائر اور تیسرے فاسق کہ جو علانیہ فسق کرتا ہو اور
بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حرمت فاسق کی ساقط ہی

فصل تیسری مذمت بہتان اور تہمت مومن اور نسبت برادر مومن بگمان بد کرنے مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص [illegible]

مومنہ پر اُس چیز سے بہتان کرے کہ جو اُس میں نہو تو حق تعالیٰ اُس شخص کو طینت خبال میں رکھیگا
تا اپنے عہد کو پورا کرے اصحاب نے حضرت سے استفسار کیا کہ طینت خبال کیا چیز ہی
حضرت نے فرمایا کہ طینت خبال وہ چرک ہی کہ جو فرج زنان فاحشہ سے نکلتی ہی اور بسند معتبر
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر بہتان کرے
اور نسبت دے ایسی بات کی کہ جو اُس میں نہو تو خدا تعالیٰ روز قیامت اُسکو ایک آتش کے
ٹیلے پر بٹھایگا تا کہ اپنے عہدۂ سخن کو پورا کرے اور دوسری حدیث میں فرمایا
لوگوں پر گمان بد کرنے سے پرہیز کرو گمان بد بدترین دروغ ہی اور بسند معتبر منقول ہی
کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ درمیان حق و باطل کے کس قدر فاصلہ ہی
حضرت نے فرمایا کہ چار انگشت کا بعد ازاں حضرت نے چار انگلیونکو اپنی آنکھہ اور کان کے بیچ
رکھا اور فرمایا کہ جو کچھہ اپنی آنکھہ سے دیکھے وہ حق ہی اور جو کچھہ اپنی کان سے سنی
اکثر باطل ہی اور بسند معتبر اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص برادر مومن پر
اتہام کرے تو اُسکے دل میں ایمان اس طرح گھل جاتا ہی کہ جس طرح نمک پانی میں گھل
جاتا ہی اور دوسرے حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر دینی کو متہم کرے تو اُسکے
حرمت ایمانی زائل ہو جاتی ہی اور بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے
منقول ہی کہ اپنے برادر مومن کے امور کو محمل نیک پر حمل کرو تا وقتیکہ دوسرا محمل نہ پائو
اور گمان بد نہ لیجاؤ کسی کلمے سے کہ جو تمہارے برادر مومن سے صادر ہو یہان تک کہ
تمہارے لئے کوئی محمل نیک حاصل ہو اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنی برادر
مومن کے امور کے واسطے کوئی عذر ڈھونڈھو پس اگر کوئی عذر نملی تو بہت تلاش کرو
شاید کہ محمل نیک پایا جائے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی
ہمارے شیعوں کی بہت بدی کا حکم کرنے میں جلدی نکرو کہ اگر ایک قدم اونکا لغزش
کرتا ہی تو دوسرا قدم ثابت رہتا ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور

در غیبت و تہمت کردن

حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہی کہ نزدیک ترین احوال آدمی کا بکفر یہ ہی
کہ کسے شخص دین مین برادری رکھتا ہو اور اُسکے عیوب اور لغزشونکو یاد رکھے تا ایک روز اُسکو
اُن عیوب پر ملامت کرے اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی
کہ جو شخص کسی مومن کا گناہ فاش کرتا ہی تو مثل اسکے ہی کہ خود اُسنے گناہ کیا اور جو کسی مومن کو کسی گناہ پر
سرزنش کرے تو نہ مرے گا یہان تک کہ اُس گناہ کا خود مرتکب ہو اور دوسری حدیث مین
منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کریگا
خدا اوسکو دنیا و آخرت مین سرزنش و ملامت کرے گا

فصل چوتھی مذمت حسد مین

کہ غیبت کا منشا اصلی اکثر آدمیون مین یہی ہوتا ہی مخفی نرہی کہ حسد بدترین صفات ذمیمہ
نفس سے ہی اور پہلا گناہ خدا تعالی کا جو روے زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان تھا کہ باعث
اُس گناہ کا حسد ہوا تھا اور مشہور یہ ہی کہ اظہار حسد گناہان کبیرہ سے ہی اور منافی عدالت ہی
اور اصل اُسکے گناہان قلب اور امراض نفس سے ہی اور آدمی اسی خصلت سے دنیا مین ہمیشہ
تکلیف و عذاب مین مبتلی رہتا ہی اور حسد اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص چاہی کہ دوسرے
شخص سے زوال نعمت ہو جاے اور اُسکا عیش و راحت مین رہنا اسے ناگوار ہو یعنی
شخص معین جو کچھہ قسم علم یا مال سے رکھتا ہی وہ اُسکے پاس سے جاتا رہی اور اگر اپنے واسطی
بھی چاہتے کہ مثل دوسرے شخص کے اسے بھی علم یا مال حاصل ہو جاے اور اُس
شخص کے پاس بھی رہی تو یہ غبطہ ہی اور غبطہ اگر صفات نیک مین ہو تو ممدوح ہی اور حاسد چونکہ
محسود سے زوال نعمت چاہتا ہی یعنی جس شخص کو کسی نعمت مین دیکھتا ہی تو آزردہ خاطر ہوتا ہی
کہ یہہ نعمت اسے کیون حاصل ہی اور یہ امر ممکن نہین ہی کہ نعمت خدا کل آدمیونسے زائل
ہو جاے لہذا وہ ہمیشہ اپنے عادت بد سے شکنجہ محنت مین گرفتار رہتا ہی اور اسی طرح حریص
چاہتا ہی کہ کل مال دنیا میرے قبضہ مین آجاے اور ہرگز یہ مطلب اوسکو میسر نہین ہوتا اسی

اسی وجہ سے ہمیشہ رنج مین مبتلی رہتا ہے اور صاحب خلق ہمیشہ خلق اللہ کے ساتھ منازعہ کرتا ہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج و تعب مین مبتلی رہتا ہی اور کل اخلاق ذمیمہ اسی طور پر ہین اور حاسد کو چاہئے کہ تفکر کرے اور سوچے کہ اہل نعمت نے اسکی تقدیر سے کچھ کم نہین کیا جس خدا نے ان نعمتونکو اُن لوگونکو عطا فرمایا کہ وہ قادر ہے کہ دو چند اُن نعمتونکا اسے بھی دے بے اسکے کہ اُنکے نعمتون سے کچھ کم کرے اور یہ خیال کرے کہ خدا نے مجھکو نعمت جو عنایت نفرمائی تو اس راہ سے ہی کہ میری خیر اسی مین ہی اگر نعمت دیتا تو میرے واسطے وبال ہوتا اور فکر کرے کہ حسد کرنا اور غم و غصہ کھانا میرا محسود کے حق مین کچھ ضرر نہین نہونچاتا اور ضرر دنیا و آخرت کا خود اسی شخص کیواسطے ہوتا ہی اور ان تفکرات سے خداوند تعالی سے متوسل ہو اور اپنے نفس سے مجادلہ کرے تا حق تعالی اُسکو ان صفات ذمیمہ سے نجات بخشے کہ کوئی صفت از روے عقل کے اسے بدتر نہین ہی چنانچہ بسند ہای معتبر حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہی کہ حسد ایمان کو کھا جاتا ہی جیسے آگ لکڑیکو کھا جاتی ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہین کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہین کرتا

فصل پانچوین سخن چینی اور چغلی کھانی اور مومنین مین عداوت ڈالنی کی مذمت مین

عین الحیواۃ مین منقول ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ای ابوذر صاحب نمیمہ اور سخن چین راحت نہین پاتا عذاب خدا سے آخرت مین اور سخن چین اُسے کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسری سی نقل کرے تاکہ درمیان مین اُسنکے عداوت پیدا ہو اور بسند صحیح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ حضرت نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمکو خبر دون اُن لوگونکی

بسم نحنی

کہ جو تم مین بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ
بدترین مردم وہ جماعت ہی کہ لوگون مین رفتار سخن چینی اختیار کرتے ہین اور دوستون مین
باہمدیگر جدائی ڈلتے ہین اور اُس جماعت کے خواہان عیب ہوتے ہین کہ جو عیوب سے پاک ہین
اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ چار آدمی داخل بہشت نہونگے
کاہن کہ جو باعانت جن خبر دی اور منافق اور جو شخص کہ مداومت کرے شراب پینے مین
اور سخن چین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جسوقت خدا وند
تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے اُنھون نے ایک شخص کو زیر عرش الٰہی دیکھا عرض کی کہ
پروردگارا یہ کون ہی کہ عرش تیرا اُسپر سایہ کیے ہی خطاب ہوا کہ یہ شخص نیکو کار تھا اپنے ماں
اور باپ کی نسبت مین اور سخن چینی نہین کرتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی
کہ تین آدمی داخل بہشت نہونگی جو خون کرے یا شراب پیئے یا سخن چینی کرے اور بسند
صحیح منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ شب معراج مین نے ایک عورت کو
دیکھا کہ سر اُسکا مثل سر خوک کے تھا اور بدن اُسکا مانند بدن خر کے تھا اور ہزار ہزار طرح کے
عذابون مین معذب تھی صحابہ نے عرض کی کہ عمل اُس عورت کا کیا تھا کہ مستحق ایسے عذاب کی
ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ سخن چین اور دروغگو تھی

فصل چھٹی مذمت افشاے راز مومن مین

واضح ہو کہ آداب ہمنشینی اور مصاحبت کے بہت ہین اور عمدہ آداب مجلس یہ ہی کہ راز
اہل مجالس فاش نکرین کہ اسپر بڑے بڑے مفاسد مترتب ہوتے ہین اور ہمنشینون مین
امور مخفی اکثر زبان پر آتے ہین آپس مین ایک دوسرے کی دوستی اور آشنائی پر اعتماد
کرکے اپنا راز مخفی نہین رکھتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اظہار اور ذکر اُس راز کا باعث
قتل نفوس اور تلف اموال اور عداوت عظیم ہوتا ہی اور یہ بھی ایک قسم سخن چینی کی ہے
اور جو راز کہ برادر مومن اس شخص کو سپرد کرے وہ اُسکے ایک امانت ہی اور نقل کرنا اُسکا

بدترین خیانت ہی اسواسطی کہ جسطرح تو نے برادر مومن کا راز دوست سے بیان کیا وہ دوسرا تیسرے سے کہیگا اسی طرح تیرے برادر مومن کا راز اُسکے دشمن تک پہونچیگا اور فاش ہو جائیگا ہان اگر غرض دینی اوس راز کے اظہار سے متعلق ہو تو نقل کرنا اُسکا جائز ہی چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو کچھ مجالس مین گذرتا ہی امانت ہی مگر تین مجلسون کا ذکر امانت نہین ہی اول وہ مجلس کہ جسمین خون ریزی ہو اور دوسرے وہ مجلس کہ جسمین فرج حرام کو حلال کیا جاے تیسرے وہ مجلس کہ جسمین کسی مال کو ناحق وحرام لینا چاہین اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ تین آدمی سایہ عرش الٰہی مین ہونگے جس روز کہ سوای سایہ عرش کوئی سایہ نہوگا ایک تو وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو کد خدا کرے دوسری وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو خادم ہدیہ کرے تیسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کا راز پوشیدہ کرے اور واضح ہو کہ جسطرح اسرار مومن کا چھپانا لازم ہی اُسی طرح اپنے راز کا بھی اخفا لازم ہی اور لوگونکو اپنے اون امور مخفی پر کہ جنکا اظہار باعث خوف وضرر ہو مطلع نکرنا چاہیے اور ہر دوست پر اعتماد کرنا یہ بھی خلاف مقتضاے عقلمندی ہے

فصل نناوین مذمت ترک ملاقات مومنین

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ابوذر سے ارشاد فرمایا کہ ای ابوذر اعمال اہل دنیا خداے عز وجل کے سامنے روز دوشنبہ وپنجشنبہ عرض کئے جاتے ہین جو کچھ کہ اہل دنیا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمل مین لاتے ہین پس ہر بندۂ مومن کے گناہ بخشے جاتے ہین مگر اُن دو شخصون کے گناہ نہین بخشے جاتے کہ جو دو برادر ایمانی مین باہمدیگر عداوت وکینہ رکھتا ہو پس حکم ہوتا ہی کہ ان دونونکے اعمال چھوڑ دئے جائین یہانتک کہ یہ آپسمین صلح کرین اور ان دونونکے درمیان سے کینہ برطرف ہو ای ابوذر اپنے برادر مومن سے بسبب آزردگی دوری اختیار نکر بتحقیق کہ برادر مومن سے دوری

اختیار کرنی کی وجہ سی اعمال مقبول نہین ہوتے ای ابوذر مین تجھکو کنارہ کشی برادر مومن سی منع کرتا ہون
اگر تو کسی برادر مومن سی بمجبوری دوری اختیار کر تو وہ تیری دوری تین دن تک ہو اور جو شخص
اپنے برادر مومن سے تین روز تک بخشم و غضب کنارہ کرے اور اس اثنا مین مرجای تو وہ سزاوار آتش
جہنم ہی اور بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم چاہتے ہو
کہ مین تمکو اُن لوگونسے مطلع کرون کہ جو بد ترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت نے فرمایا بد ترین مردم وہ شخص ہی کہ جو لوگون کو دشمن رکھے اور
لوگ اُسے دشمن رکھین اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجکو وصیت کی کہ زنہار لوگون سے مخاصمہ و منازعہ نکرو
کہ یہ امر عیوب کو ظاہر کرتا ہی اور عزت کو زائل کرتا ہی اور دوسری حدیث مین منقول ہی
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ایک دوسرے سے دوری
اختیار کرین اور تین روز اُسی حال پر باقی رہین اور صلح نکرین تو اسلام سے نکل جاتے ہین
اور اُن دونون مین محبت برطرف ہو جاتی ہی اور جو اُن مین سے بات کرنے مین اپنے برادر مومن سے
سبقت کرے تو قیامت مین جلدتر داخل بہشت ہوگا اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ شیطان اُسوقت تک خوشحال رہتا ہی جب تک دو مسلمان ایک دوسرے سے
کنارہ کش رہتے ہین اور جسوقت باہم آپسمین ملاقات کرتے ہین تو زانوہای شیطان مین
لرزہ و رعشہ ہوتا ہی اور بند اور جوڑ اسکے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہین اور فریاد کرتا ہی
کہ واے ہو مجھپر یہ کیا مصیبت ہی کہ جو مجکو پیش ہوئی اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا
کہ میرے نزدیک دو آدمیون مین اصلاح کرنا بہتر ہی اس امر سے کہ مین دو دینار تصدق کرون

پ عقوق

فصل آٹھوین مذمت عقوق یعنی نا فرمانی والدین مین

واضح ہو کہ رعایت حرمت والدین عمدہ شرائع دین سے ہی اور والدین کا راضی رکھنا
عبادت عظیمہ ہی والدین کا عاق ہونا اور انکو آزردہ رکھنا گناہ کبیرہ ہی اور حق تعالی قرآن مجید مین

جا بجا احسان والدین کا حکم فرماتا ہی اور اُنکے نسبت مین اُف کہنے کو منع کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی
وَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ اور دوسرے مقام پر ارشاد کرتا ہی کہ اگر مان باپ کافر ہون
اور تجھسے کہین کہ کافر ہو جا تو اُن کا یہ کہنا نہ مان لیکن دنیا مین اُنکے ساتھہ سلوک نیک کر
اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسولخدا مین حاضر ہوا
اور اُسنے عرض کی کہ مجھی کچھہ وصیت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے وصیت
کرتا ہون کہ نسبت بخدا شرک نکر ہر چند تجکو آگ مین جلائین اور اگر کوئی کلمہ مجبوری
تیری زبان پہ جاری ہو تو چاہیئے کہ دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجکو وصیت کرتا ہون
کہ مان باپ کی اطاعت کر اور اُنکی ساتھہ نیکی کر خواہ زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور
دوسری حدیث مین منقول ہی کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا سے پوچھا
کہ حق باپ کا فرزند پر کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اُسکا نام نہ لے اور آگے اُسکی نچلے اور
قبل اُسکے کہ وہ بیٹھے یہ نہ بیٹھے اور وہ کام نکرے کہ لوگ اُسکے باپ کو گالیان دین
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تمھین اپنے مان باپ کے ساتھہ احسان
کرنے سے خواہ زندہ ہون خواہ مردہ کون سا امر مانع ہے بعدِ انتقال اونکے لئے نماز
پڑہو اور روزہ رکہو اور اُنکی طرف سے حج کرو کہ ثواب اسکا اونکو ملیگا اور بسبب اسکے کہ تم نے
اپنے مان باپ کے ساتھہ احسان کیا تمھین بھی اجر ملیگا دوسری روایت مین وارد ہوا ہے
کہ ایک شخص خدمت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اُسنے عرض کی
یا رسول اللہ مجھے جہاد کا نہایت شوق ہی حضرت نے فرمایا راہ خدا مین جہاد کر اگر مارا جائیگا
تو حق تعالی کے نزدیک زندہ ہی تجکو بہشت سے روزی ملیگی اور اگر مر جائیگا تو اجر اسکا
خدا پر ہی اور اگر تو زندہ پھرے گا تو گناہون سے نکل جائیگا مثل اُس روز کے کہ اپنی
مانکے شکم سے متولد ہوا اُسنے عرض کی کہ میرے مان باپ پیر ہین اور مجھسے اُنس رکھتے ہین
اور وہ نہین چاہتے ہین کہ مین اُنسے جدا ہون حضرت نے فرمایا تجھے سزاوار ہی کہ تو

عقوق بعد ممات والدین ممکن ہی

اپنے ماں باپ کے پاس رہ مجھکو قسم ہی اُس خدا کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ تیری ماں باپ کا تجھسے ایک شب درو اُنس کرنا بہتر ہی اس امر سے کہ ایک سال راہ خدا مین جہاد کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ماں باپ کا حق کوئی فرزند بشر ادا نہین کر سکتا مگر وہ چیز دو ہین اوّل یہ کہ باپ بندہ ہو اور فرزند اُسکو لیکر آزاد کردے دوسرے یہ کہ ماں باپ پر قرض ہو اور فرزند اوسکو ادا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فرزند ماں باپ کے زندگی مین اونکے ساتھہ نیکی کرتا تھا اور بعد انکے مرنے کے قرض اُنکا ادا نکیا اور اونکے لئے طلب استغفار نکی پس خدا اوسکو ماں باپ کا عاق لکھتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فرزند ماں باپ کی حیات مین عاق ہوتا ہی اور جب والدین مر جاتے ہین تو قرض اُنکا ادا کرتا ہی اور انکے لئے استغفار کرتا ہی پس خدا اُسکو نیکوکار لکھتا ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ تین چیزین ہین کہ حق تعالی نے کسی حال مین اُن کی اجازت نہین دی پہلی امانت کا نہ دینا خواہ وہ امانت بدکار کی ہو خواہ نیکوکار کی ہو دوسری اپنے عہد و پیمان پر قائم نرہنا خواہ وہ عہد و پیمان نیک شخص سے کیا ہو خواہ بد سے کیا ہو تیسری ماں باپ کے ساتھہ نیکی نکرنا خواہ وہ نیکوکار ہون خواہ بدکار ہون اور ایک حدیث مین فرمایا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو ایک دروازہ بہشت کھولا جائیگا پس ہر جاندار اُسکی خوشبو سونگھیگا اگرچہ پانسو برس کی راہ پر بھی ہو مگر جو کہ عاق پدر و مادر ہے وہ بوئی بہشت سے محروم رہیگا اور حدیث وارد ہوا ہے کہ جو شخص ماں باپ کو اوس حال مین کہ جسوقت وہ اس پر ظلم و ستم کرتے ہون نگاہ غیظ سے دیکھی تو خدا کوئی نماز اوسکی قبول نکریگا اور حدیث مین وارد ہی کہ والدین کی طرف نگاہ تیز سے دیکھنا بھی عقوق مین داخل ہی اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹا اُسکا اُسکے ساتھہ چلتا تھا اور اُسکے ہاتھہ پر تکیہ کئے تھا حضرت نے اُس لڑکے سے تا زندہ حیات

ثواب حسن والدین

کبھی کلام نہیں کیا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے پدر سے نیکی کرو تا تمہارے
فرزند تم سے نیکی کریں اور فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ سکرات موت اوسپر آسان ہو تو چاہئے کہ
اپنے اقارب سے احسان کرے اور اپنے ماں باپ سے نیکی کرے اگر ایسا کرے گا تو
موت کی سختیاں اوسپر آسان ہونگی اور کبھی زندگی میں اسکو پریشانی نہ پہونچیگی اور حدیث صحیح میں
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار خصلتیں ہیں کہ جس مومن میں وے خصلتیں
جمع ہوں تو حق تعالی اسکو اعلی علیین بہشت میں اور غرفہ عزت و شرف میں جگہہ دیتا ہے
ایک تو یہ کہ یتیم کو پناہ دے اور اسکے احوال کا پرسان مانند پدر متوجہ رہے دوسری یہ کہ
کسی ضعیف شکستہ حال پر رحم کرے اور اسکی اعانت کرے اور اسکے کاموں کا متکفل رہے تیسری
یہ کہ اپنے ماں باپ کے مصارف کا متحمل ہو اور انسے مدارات کرے اور انکے ساتھ نیکی کرے
اور انکو کبھی آزردہ نکرے اور ایک یہ کہ اپنے غلام کی اعانت کرے اور سفاہت و تندی
آہستگی کرے اور اسکی اعانت کرے ان خدمتوں میں جو اس سے متعلق کرتا ہے اور کار دشوار کی
اسکو تکلیف نہ دے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو فرزند نیکو کار از روے
شفقت و مہربانی اپنے ماں باپ پر نظر کرے تو ہر نظر پر ثواب ایک حج مقبول کا اسکے لئے لکھا
جاتا ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ ہر روز سو دفعہ نظر کرے تو بھی ہر نظر میں
ایک حج مقبول کا ثواب لکھا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ خدا بزرگ تر ہے اور کریم تر ہے اور دوسری
حدیث میں وارد ہے کہ نظر کرنا روے عالم پر عبادت ہے اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہے
اور نظر کرنا پدر و مادر پر از راہ مہربانی و ترحم عبادت ہے اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ اوس برادر
مومن کو رضاے خدا کے لئے دوست رکھتا ہو عبادت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا کہ اسکو جریج کہتے تھے وہ اپنے صومعہ میں مشغول
عبادت کرتا تھا ایک دن ماں اسکے آئی وہ مشغول نماز تھا ماں نے آواز دی اوسنے جواب
نہ دیا دوسری مرتبہ ماں اسکے آئی اور اسکو بلایا وہ مشغول نماز رہا اور جواب نہ دیا پھر

قصہ

تیسری مرتبہ مادر جریج آئی اور اوسنے جریج کو پکارا لیکن جریج نے اپنی مان کے پکارنے پر التفات نہ کیا اور اوسکو جواب ندیا اور مشغول نماز رہا اوسکی مان نے کہا کہ مین خدا سے چاہتی ہون کہ تجھسے اس گناہ کا مواخذہ فرمائے دوسرے دن ایک عورت زناکار آئی اور اُسکے صومعہ کے پاس آکے بیٹھی اُس مقام پر اُس زن زناکار کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُسنے بیان کیا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی کہ وہ میرے ساتھ مرتکب زنا ہوا تھا یہ امر بنی اسرائیل مین مشہور ہوا لوگ کہتے تھے کہ جو شخص تمام خلق کو زنا کی ممانعت کرتا تھا وہ خود مرتکب زنا ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ جریج کو سولی دیجائے جب یہ خبر مادر جریج نے سنی تو وہ آئی اور پیٹنی لگی جریج نے کہا کہ ایما در خاموش رہ کہ یہ بلا تیری دعا بد سے مجھپر نازل ہوئی جب لوگون نے یہ سنا تو اس واقعہ کا سبب پوچھا جریج نے جو واقعہ گزرا تھا اُسی بیان کیا لوگون نے کہا ہمین کسطرح معلوم ہو کہ تو سچ کہتا ہی جریج نے کہا اُس لڑکیکو لاؤ جب اُس لڑکیکو لائے تو جریج نے پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہے بحکم آلہی طفل گویا ہوا اور اُسنے بیان کیا کہ مین فلان شخص کا فرزند ہون کہ وہ فلان شخص کی بکریان چراتا ہی پس جریج نے قتل سے نجات پائی اور قسم کھائی کہ جب تک زندہ ہون ماکی خدمت کرونگا اور ما سے جدا نہونگا

فصل نوین مذمت کذب مین

اخبار کثیرہ اور کلام بعض اصحاب سے ظاہر ہوتا ہی کہ جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے اور اخبار متعددہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ جھوٹ بولنا غیر مزاح و خوش طبعی اور خوش طبعی و ہزل مین یہ دونون حرام ہین اور مذمت اور حرمت کذب مین احادیث اور آیات بکثرت وارد ہین مگر بعض مقام مین بعض افراد کذب جائز ہین بلکہ جھوٹ بولنا کبھی واجب بھی ہو جاتا ہی مثل اسکے کہ سچ کہنے مین کسی مومن کا ضرر یا خوف قتل نفس محترم متصور ہو تو ایسے مقام مین سچ کہنا حرام ہی اور جھوٹ بولنا کہ جو باعث نجات مومن قتل کو

یا تقیہ سے یا کسی ضرر سے ہو تو واجب ہی مثل اسکے کہ کسی مومن کا مال ہمارے پاس ہی
اور حاکم ظالم کو معلوم ہوا اور وہ ہمسے طلب کرتا ہی تو اس صورت مین جائز ہے
کہ ہم کہین کہ ہمارے پاس نہین ہی یا حاکم ظالم ہمسے پوچھتا ہی کہ فلان مسلمان کا مال
بتاؤ تو ہمین کہنا چاہیے کہ ہم نہین جانتے اگرچہ معلوم بھی ہو بلکہ اس مقام پر جھوٹی قسم
کھانا بھی جائز ہی تاکہ خود یا دوسرا مومن ضرر سے محفوظ رہی مگر ایسے وقت ضرورت
مین بھی اگر ہو سکے تو توریہ کرنا بہتر ہے اور توریہ اُسے کہتی ہین کہ اسطرح کی بات کہی کہ واقع مین
سچ ہو اور ظاہر مین جھوٹ ہو ایسی بات کا ارادہ کرے کہ جو واقع مین سچ ہو مثلاً
کہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہین ہی اور یہ مراد لے کہ روپیہ تیرے دینے کا یا تیرے
مال سے میرے پاس نہین ہی یا مثل اسکے جو بات واقع مین ہو اُسکا ارادہ کرے
دوسرا وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا جائز ہی وہ اصلاح ذات البین ہی یعنی
دو مومنون مین صلح کرانا پس اگر دو مومنون مین نزاع ہو یا ایک نے دوسرے کو بد کہا
ہو تو زبانی ایک کے دوسرے سے حرف نیک کہنا چاہیے مثلاً کہی کہ فلان شخص
آپکی تعریف کرتا تھا اور کوئی کلمہ بد اُسنے آپکے حق مین نہین کہا تو اسطرح کا خلاف
واقع کہنا بھی جائز ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کلام تین
قسم پر ہے سچ اور جھوٹ اور اصلاح راوی نے عرض کی اصلاح کیا چیز ہی حضرت نے
فرمایا کہ اصلاح یہ ہے کہ کسی شخص نے سنا کہ فلان شخص نے مجکو برا کہا اور وہ
شخص بہت آزردہ ہوا تو اوس شخص سے کہنا چاہئے کہ مینے سنا ہی فلان شخص تمکو
بہ نیکی و خوبی یاد کرتا تھا اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ خدا اصلاح مین جھوٹ کو دوست
رکھتا ہی واضح ہو کہ سوا ان مقامات کی یا مقام تقیہ کی جھوٹ بولنا حرام ہی اور احادیث
مذمت کذب مین بکثرت ہین منجملہ اُنکے یہ حدیث ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
فرمایا ای ابو ذر جو شخص خاموش رہا اُسنے نجات پائی اور اگر تم کلام کرو [illegible]

دو مقام ہیں کہ جہاں جھوٹ بولنا جائز ہے

کہ سچ بیان کرو اور زبان پر کبھی حرف دروغ جاری نکرو حضرت ابوذر فرماتی ہین کہ میٔن
عرضکی یا رسول اللہ کیا توبہ ہی اوس شخص کے لیے جو عمداً جھوٹ بولی حضرت نے فرمایا کہ
استغفار اور نماز ہاے پنجگانہ اس گناہ کو محو کرتے ہین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
منقول ہی کہ دروغ شراب سے بدتر ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ دروغگوئی
باعث خرابی ایمان ہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا
جھوٹ بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سے ہی اور بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ
السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ نہین پاتا
جب تک کہ جھوٹ کو مزاح مین ترک نکریگا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہی جوبہا
اسکی اور حسن اوسکا برطرف ہوجاتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حق تعالی جھوٹونکو
بلاے فراموشی مین مبتلی کرتا ہی تاکہ جلد رسوا ہون جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیوٰۃ مین
فرماتے ہین کہ منجملہ اشیاء مذموم بلکہ مشتمل بدغدغہ حرمت نقل کرنا قصہ ہاے دروغ کا ہی
مانند داستان امیر حمزہ اور اسی طرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ بدترین روایت روایت دروغ ہی بلکہ قصص راست کہ
لغو اور باطل ہین مثل شاہنامہ وغیرہ یا مثل قصص مجوس وکفار تو انکی نسبت مین بعض
فرماتے ہین کہ اسطرح کے قصے بھی بیان کرنا حرام ہین کتب معتبرہ امامیہ مین حضرت امام
محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی اور حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
روایت کرتے ہین کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرنا علی بن ابیطالب کا
عبادت ہی اور منافق کی علامت یہ ہی کہ ذکر علی سے گریز کرے اور متنفر ہو اور قصص
دروغ اور افسانہ ہاے مجوس کو سنی بعد اسکے امام علیہ السلام نے اس آیہ کو پڑھا
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ لوگون نے حضرت سے اس آیہ کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا

کیا تم نہین جانتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ اپنی مجالس مین
ذکر فضائل علی بن ابیطالب کیا کرو بدرستیکہ یاد کرنا علی بن ابیطالب کا میرا یاد کرنا ہی اور
میرا یاد کرنا خدا کا یاد کرنا ہی پس جو لوگ کہ بھاگتے ہین اور دل اونکے ذکر علی بن ابیطالب
علیہ السلام سے منقبض ہوتے ہین اور اُنکے غیر کے ذکر سے خوش ہوتے ہین
تو یہ لوگ آخرت کا ایمان نہین رکھتے اور اُنکے واسطے عذاب خوار کنندہ ہی

فصل دسوین عقاب زنا اور مساس کرنے اور بوسہ لینے مین

زنِ نامحرم کی حق تعالی فرماتا ہی لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا کتاب
عین الحیواۃ مین مذکور ہی کہ زنا گناہان کبیرہ سی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ جو کوئی اپنے رحم مین نطفہ حرام کو قرار دے تو اُسکے لئی بروز قیامت وہ
عذاب ہی کہ جو بدترین مردم کا عذاب ہوگا اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کی
منقول ہی کہ زنا سے پرہیز کرو اسواسطی کہ زنا روزی کو زائل کرتا ہی اور دین کو باطل
کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ زنا کار چھہ عذابو نمین مبتلا ہوتا ہی
تین عذاب دنیا کے اور تین عذاب آخرت کے عذاب دنیا تو یہ ہین کہ چہرۂ زانی کا
نور جاتا رہتا ہی اور وہ فقر مین مبتلی ہوتا ہی اور اُسکی فنا نزدیک ہوتی ہی اور عذاب آخرت
یہ ہین اول غضب پروردگار ہی دوم دشواری حساب ہی سوم ہمیشہ نار جہنم مین رہتا ہی اور
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جب میرے بعد میری امت مین
زنا کی کثرت ہوگی تو مرگ مفاجات زیادہ ہو جائیگی جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ حضرت یعقوب اپنے بیٹے سے فرماتے تھی کہ ای فرزند زنا نکر اگر مرغ زنا کرتا ہی
تو پر اوسکے گر جاتے ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حواریین خدمت حضرت
عیسی علی نبینا وعلیہ السلام مین حاضر ہوے اور اُنھون نے عرض کی ای معلم خیرات
ہمین ہدایت فرمائی حضرت عیسی نے فرمایا کہ تمکو حضرت موسی نے حکم کیا ہی کہ خدا کی

عذاب زنا

قسم دروغ کھاؤ اور مین حکم کرتا ہون کہ نہ سچ کہاؤ نہ جھوٹ قسم کھاؤ اور تحقیق موسی پیغمبر خدا نے
حکم کیا ہی کہ زنا نکرو اور مین حکم کرتا ہون کہ خیال زنا اپنے دل مین بھی نلاؤ چہ جائیکہ زنا کرو تحقیق
کہ جو شخص خیال زنا اپنے دلمین لاتا ہی تو مثل اسکے ہی کہ کسی خانۂ مزین بہ طلا مین آگ روشن
کیجاسے اور دھوان اُس آگ کا اُن نقوش اور زینت کو زائل کردے اگرچہ وہ گھر نجلے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابن عمر سے فرمایا کہ ای مفضل تو جانتا ہی کہ یہ کسواسطے
کہا ہی کہ جو شخص کسی کی حرمت کے ساتھہ زنا کرے تو لوگ ایک روز اُسکی حرمت کے
ساتھہ بھی زنا کرینگے مفضل نے عرض کی یا ابن رسو اللہ مین نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ
بنی اسرائیل مین ایک مرد اور ایک زن زانیہ تھی وہ مرد اکثر بقصد زنا اُس عورت زنا
کار کے پاس جاتا تھا ایک روز جب اُس عورت کے پاس آیا تو خدا نے اُس عورتکی زبان پر
جاری کیا کہ جب تو اپنے گھر جائیگا تو ایک شخص کو اپنی عورت کے پاس دیکھیگا وہ مرد
حالت تشویش من اُس عورت زانیہ کے مکان سے نکلا اور خلاف وقت یکایک
اپنے گھر مین داخل ہوا ناگاہ ایک شخص کو اپنی عورت کے ساتھہ ہم بستر دیکھا دونوکو حضرت
موسے کی پاس لیگیا اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور اونہون نے بیان کیا کہ جو شخص زنا کرتا ہی
ایک روز اُسکی حرمت کے ساتھہ بھی لوگ زنا کرتے ہین پس حضرت موسی علیہ السلام نے
حضار کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مردمان غیر کی عورتون سے عفت اختیار کرو تاکہ تمہاری عورتین
باعفت رہین اور حضرت رسول خدا صلی علیہ وآلہ سے فرمایا کہ بوی بہشت دماغ مردم مین
ہزار برس کی راہ سے پہونچتی ہی لیکن عاق پدر و مادر اور قاطع رحم اور پیر مرد زناکار بوی
بہشت سے محروم رہتے ہین اور حضر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص
بحرام کسی عورت کی دُبر مین جماع کرے یا کوئی مرد کسی لڑکے سے اغلام کرے تو خداوند
کریم بروز قیامت اُسے مردار سے گندہ تر محشور فرمائیگا کہ مردم اُسکی بو سے متاذی
ہونگے یہانتک کہ وہ شخص جہنم مین داخل ہو اور اُس سے کوئی عمل قبول نفرمائیگا اور اُسکے

عذاب زنا
و عذاب لواطہ

تمام اعمال حبط کرے گا اور اُسکو ایک تابوت مین داخل کرے گا اور فرمائیگا کہ اُس شخص کو
سیمہاے آہن سے اُس تابوت مین چسپیدہ کردین اور اُسکو ایسا عذاب ہوگا کہ اگر
ایک رگ اُسکی رگونمین سی چار لاکھ آدمیون پر رکھے جاے تو ہر آئینہ سب ہلاک ہوجائین
اور اُس شخص پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور جو شخص زن یہودی یا نصرانی یا مجوسی
یا مسلمانسے زنا کرے خواہ آزاد ہو خواہ بندہ خداے عزوجل اُسکے قبر پر تین لاکھ
درجہنم کہولے گا کہ اُن درون سی سانپ اور بچھو اور شہاب آتشین اُسکے قبر مین داخل
ہونگے اور وہ قیامت تک جلا کرے گا اور جب محشور ہوگا تو اہل قیامت اُسکی
بدبو سے متاذی ہونگے تاوقتیکہ وہ داخل جہنم ہو اور جو شخص کسی ہمسایہ کے گھر مین
نظر کرے اور نظر اوسکی کسی مرد کے اندام نہانی پر یا کسی عورت کی گیسو یا اُسکے بدن پر
پڑے تو خدا تعالی اوسکو اُن منافقین کے ساتھ داخل جہنم کرے گا کہ جو مسلمانو کے
مخفی امور کا تفحص کرتے تھے اور دنیا سے نہ اُٹھیگا جب تک رسوا نہوگا اور
آخرت مین عیوب اُسکے فاش ہون گے اور جو شخص کسی عورت یا کسی کنیزو
کہ اُسپر حرام ہو قدرت بہم پہونچاے اور خوف الٰہی سے اُسی ترک کرے تو
خداوند کریم آتش جہنم اُسپر حرام کرے گا اور اُسکو خوف قیامت سے امن کریگا
اور اُسکو داخل بہشت فرمائیگا اور جو شخص بحرام کسی عورت پر ہاتھ رکھے تو جب
صحراے محشر مین آئیگا تو ہاتھ اُسکا اُسکی گردن مین بندھا ہوگا اور جو شخص کسی نامحرم
عورت سے خوش طبعی کرے تو حق تعالی ہر کلمہ پر ہزار برس تک اُسے محشر مین
حبس کریگا اور اگر کوئی عورت راضی ہو کہ مرد اُسکی بوس وکنار کرے یا بحرام
اُس سے ملاقات کرے یا اُسکے ساتھ خوش طبعی کرے تو اُس عورت پر بھی اُس
مرد کا گناہ ہوگا اور اگر مرد اُسکو مجبور کرے تو اُس عورت کا گناہ بھی اس مرد پر ہوگا
اور جو کہ آنکھ بھر کے کسی عورت کو بحرام دیکھے تو خداوند قہار قیامت مین اُسکی آنکھون پر

نیچ ٹھونسے گا اور اسکے آنکھ آگ سے بھرے گا تاوقتیکہ حساب خلائق سے فارغ ہو
بعد اسکے فرمائیگا کہ اسے جہنم مین لیجاؤ اور جو شخص کسی شوہر دار عورت سے زنا کرے تو
فرج زن و مرد سے پر نالہ چرک وریم کا پانچسو برس کی راہ تک جاری ہوگا اور سب
اہل جہنم اسکے بدبو سے متاذی ہون گے اور غضب الٰہی اوس عورت پر شدید کہ شوہر
دار ہو اور نامحرم کیطرف نظر کرے اور اگر ایسا کرے گی تو خدا اسکے اعمال کا ثواب حبط کریگا
اور اگر کوئی عورت مرد بیگانہ کو فرش شوہر پر سلاوے تو خدا کو لازم ہے کہ اسکو آگ مین
جلاسے بعد اسکے کہ قبر مین عذاب فرمائے

فصل گیارھوین عقاب لواطہ وسحق مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا
حرمت اور گناہ اغلام زنا سے زیادہ ہے اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بسبب اغلام
ایک امت کو ہلاک کیا اور بسبب زنا دنیا مین کسیکو ہلاک نہین فرمایا حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص لڑکے سے جماع کرے تو روز قیامت
جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اسے پاک نکرے گا اور خدا اوسپر غضب نازل کریگا
اور اسکو لعنت کریگا اور اسکے لئے جہنم کو مہیا کریگا اور جہنم اسکے لئے بدترین محل
بازگشت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ خداوند عالمیان
فرماتا ہے مین اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہون کہ فرش استبرق اور حریر بہشت پر
وہ شخص نہ بیٹھیگا کہ جسکے ساتھ لوگون نے وطی کی ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام نے فرمایا کہ جسوقت قیامت ہوگی تو اون عورتونکو لائینگے کہ جنھون نے
عورتون سے مساحقہ کیا ہے حالت اونکی یہ ہوگی کہ اُنکے بدن مین آگ کا لباس ہوگا
اور اُنکے سر پر مقنعہ آتشین ہوگا اور آگ کے زیر جامے پہنی ہونگی اور عمود
آتشین اُنکے جوف فرج مین داخل کرینگے اونہین جہنم مین لے جائینگے

عقاب لواطہ وسحق

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ لواطہ یہ ہے کہ پیچھے دُبر کے مرد سے مباشرت کرے اور دبر مین مباشرت کرنا کفر ہے

فصل بارھوین نامحرم کیطرف نظر کرنے اور نامحرم سے مساس کرنے کی عقاب مین

واضح ہو کہ نفس انسان مین اس آنکھہ سے مفاسد عظیمہ راہ پاتی ہین بلکہ اکثر معاصی کا دروازہ آنکھہ ہی اور اکثر معاصی نفس مین اسی آنکھ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین اور نامحرم کیطرف نظر کرنا حرام ہی اور اسی طرح پسران سادہ رو زلف دار پر بلذت وشہوت نظر کرنا بھی حرام ہی چنانچہ بسند معتبر حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہی کہ کوئی آدمی نہین ہی مگر یہ کہ زنا سے بہرہ و نصیب حاصل کرتا ہی چنانچہ آنکھ کا زنا نامحرم پر نظر کرنا اور مُنھہ کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھہ کا زنا نامحرم کو مس کرنا ہی خواہ فرج ان اعضا کی تصدیق کرے خواہ تکذیب کرے یعنی زنا فرج کا ہو یا نہو اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا حذر اور پرہیز کرو نظر کرنے سے اغنیا اور بادشاہون کے لڑکون پر اور اونکی ساتھہ صحبت کرنے سے کہ فتنہ ان لڑکون کا دختران پردہ نشین سے بدتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ مکرر نظر کرنا دلمین شہوت بوتا ہے اور فتنہ اور فریفتہ ہونے کے لئے یہی نظر کرنا کافی ہے اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ سب بے خوف نہو وہ جماعت کہ جو لوگون کی عورتونکو نگاہ کرتے ھین اسبات سے کہ اور لوگ بھی انکے عقب مین انکی عورتون پر نظر کرین گے اور منجملہ نظر ہاے بد کہ جو مورث فساد ہوتی ہے از روے خواہش زینت ہاے دنیا پر نظر کرنا ہے کہ باعث میل دنیا اور ارتکاب محرمات ہوتی ہے

فصل تیرھوین مذمت ظلم و چوری اور خیانت اور غصب حقوق مین

واضح ہو کہ ظلم و تعدی بندگان خدا پر گناہ عظیم ہی اور کسی مومن کو قتل کرنا یا مال اُسکا لے لینا یا اذیت پہونچانا یا آبرو اُسکی ضایع کرنا وہ گناہ ہی کہ خدا اُسسے درگذر نکریگا جب تک کہ وہ مظلوم راضی نہو کتاب عین الحیوٰۃ مین منقول ہی کہ جو شخص کسی شخص پر ظلم کرتا ہی خدا اُسکو بسبب اُس ظلم کے کسی بلا مین مبتلی فرماتا ہی خواہ وہ بلا جان مین ہو خواہ مال مین ہو خواہ اولاد مین ہو اور منقول ہی کہ تین گناہ ہین کہ عقوبت انکی دنیا مین بہت جلد ملتی ہی ایک نافرمانی والدین دوسری خلق خدا پر ظلم کرنا تیسرے کفران نعمت خدا و خلق خدا کرنا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کرے اور اپنے دلمین کسی شخص کی نسبت ارادہ ظلم نرکھتا ہو تو خدا اوسکے اُسدن کی گناہ بخشدیتا ہی مگر یہ کہ وہ خون ناحق کرے یا کسی یتیم کا مال بحرام کھاے اور مکرر حدیثون مین وارد ہی کہ دعاے مظلوم ظالم کی نسبت قبول ہوتی ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جسقدر ظالم مظلوم کا مال لے لیتا ہی اُسی زیادہ مظلوم کو دین ظالم سے بہرہ و نصیب حاصل ہوتا ہی یعنی ظالم کا نقصان دینی نقصان مظلوم سے زیادہ ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین وارد ہی کہ جب مومن مارا جاتا ہی تو سب گناہون سے پاک ہوجاتا ہی اور سب گناہ اُسکی قاتل کی گردن پر لکھے جاتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے یا کوئی امر مکروہ اُسکی نسبت واقع کرے تو جبتک کہ اُس مومن کو راضی نکرلے اور توبہ و استغفار نکرے تو ملائکہ اُسپر لعنت کرتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے تو خدا استخوان اُسکے بروز قیامت جدا جدا کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کو بقصد ایذارسانی اپنی حکومت و غلبہ سے ڈراوے تو جگہہ اُسکی جہنم مین ہوگی اور اگر ڈراوے اور ایذا بھی پہونچاوے تو جہنم مین فرعون و آل فرعون کے ساتھہ رہیگا اور دوسری حدیث مین

مذکور ہی کہ جو شخص کسی مومن کے ضرر پہونچانے مین اعانت کرے اگرچہ نصف کلمہ ہو تو قیامت کے دن جسوقت اوٹھیگا تو اُسکے آنکھونکے درمیان مین لکہا ہوگا کہ یہ شخص ہماری رحمت سے ناامید ہی اور پھر منقول ہی کہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ جو میرے بندہ مومن کو ذلیل کرتا ہی مثل اسکے ہی کہ اُسنے علانیہ مجھسے جنگ کی بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی برادر مومن کا مال بظلم تصرف مین لائے اور اُسے واپس نکرے تو اُس شخص نے اپنے لئے روز قیامت آتش جہنم کو مہیا کیا اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی حضرت رسو لخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مومن کے مال پر متصرف ہو تو خداوند کریم ہمیشہ کے لئے اپنا روی رحمت اُس سے پھیر لیگا اور اُسکے اعمال کو دشمن رکھیگا اور اُسے اوسکے اعمال خیر پر ثواب ندیگا تاوقتیکہ توبہ نکرے اور اُس مال کو مالک کی طرف رد نکردے اور جناب رسو لخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مسلمان کے حق کو حبس کرے اور مالک کو ندے تو حق تعالی روزی کی برکت اوسپر حرام کرتا ہی آور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کسی کا حق ہو اور مالک اُسے طلب کرے اور یہ شخص ندے یا دینے مین تاخیر کرے تو ہر روز اُس شخص پر عشار کا گناہ لکھا جاتا ہی اور عشار اُسے کہتے ہین کہ جو مال مسلمین سے بظلم دہ یکے لیتا ہو اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص حق مومنین حبس کرے تو خداوند کریم بروز قیامت اوسے پانسو برس تک کھڑا رکھیگا یہانتک کہ اوسکی عرق کی نہرین جاری ہون اور جانب رب جلیل سے منادی ندا کریگا کہ یہ وہ ظالم ہے کہ جسنے حق خدا کو حبس کیا ہی پس چالیس دن اُسکو ملامت کی جائیگی بعد اسکے اُسکو جہنم مین لیجائینگے

فصل چودھوین مزدوری ندینے اور ہمسایگی زمین لے لینے کے عقاب مین

من لایحضرہ مین منقول ہی کہ جو شخص مزدور پر ظلم کرے اور مزدور کے مزدوری نہ دے
تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کرتا ہی اور بوئی بہشت اُسپر حرام فرماتا ہے
باوجود اسکے کہ بوئی بہشت پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور جو شخص کہ ہمسایہ کی ایک
بالشت زمین مین خیانت کرے اور اپنے گھر مین داخل کرے تو بروز قیامت حق تعالی
اُس زمین کو ساتوین طبقہ تک اُس شخص کے گردن مین طوق بنا کر ڈالے گا اور
وہ شخص اُسی شکل سے مقام حساب مین آئیگا اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہی جسوقت چار چیزین داخل خانہ ہون تو وہ گھر آباد نہین ہوتا خیانت کرنا
اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

فصل پندرہوین مذمت شراب مین

خداوند عالم قرآن مین شراب کی مذمت فرماتا ہی اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی
کہ شراب پینا بدترین معاصی ہی جو شخص ایک جرعہ شراب پئی تو خدا اُس پر لعنت
کرتا ہی اور ملائکہ وانبیا علیہم السلام اُسپر لعنت کرتے ہین اور کافی مین منقول ہے کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شراب پر لعنت کی اور شراب کے نچوڑنے والے
اور جس شخص کے واسطے نچوڑے جاے اُسپر اور شراب کے بیچنے والی اور
مول لینے والے اور پلانے والے اور اُسکی قیمت کھانیوالی اور پینے والے
اور اُس شخص پر کہ جو شراب کو اُٹھائے اور جسکی واسطی اوٹھا کر لیجائین ان سب پر
لعنت کے ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص
کسی مسکر کو یعنی نشہ کرنیوالی چیز کو پیئے تو خدا تعالی نماز اوسکی چالیس دن قبول
نفرماے گا اور اگر وہ شخص چالیس دن کے اندر مر جا تو موت اُسکی جاہلیت کے
موت ہوگی اور اگر توبہ کریگا تو خداے عزّوجلّ اُسکی توبہ کو قبول فرمائیگا اور
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ شراب خواری ہر بُرائی کی اور ترکِ

کلید ہی جو لوگ دنیا مین کسی نشہ کرنی والی چیز سے سیراب ہوتی ہین تو وہ پیاسے مرتے ہین
اور پیاسے محشور ہوتے ہین اور پیاسے داخل جہنم ہوتے ہین اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ قسم بخدا
میری شفاعت اُس شخص کو نصیب نہین ہوتی کہ جو نشہ کرنیوالی چیز کو پی قسم بخدا کہ وہ شخص
ہرگز وارد حوض کوثر نہو گا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ شراب پی
مداومت کرنیوالا خدا سے جسدن ملاقات کریگا تو کفر کی حالت سی حاضر بارگاہ
رب العزۃ ہوگا اور دوسری حدیث مین حضرت صادق علیہ السلام سے وارد ہی
کہ شراب خوار مثل بت پرست کی ہے

فصل سولھوین گانے اور بجانیکی مذمت مین

عین الحیواۃ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا
جس گھر مین غنا ہوگا وہ گھر نزول بلاہاے دردناک سے محفوظ نرہیگا اور دعا اُس مقام مین
مستجاب نہوگی اور فرشتے وہان نازل نہونگی اور جناب صادق علیہ السلام سے
تفسیر مین آیہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی اجتناب کرو
رجس و پلید سے کہ وہ بت ہین اور اجتناب کرو قول زور اور گفتار باطل سی منقول ہی
کہ حضرت سنے ارشاد فرمایا کہ مراد قول زور سے غنا ہی اور دوسری حدیث مین
حضرت سنے فرمایا کہ لہو وغنا کا سننا دل مین نفاق پیدا کرتا ہی جسطرح پانی سبزہ کو
روئیدہ کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے استفسار کیا گیا مول لینا
کنیزان غنا کنندہ کا کیسا ہی حضرت سنے فرمایا خریدنا اور بیچنا کنیزان مغنیہ کا حرام ہے
اور تعلیم کرنا کفر ہی اور گانا سننا باعث نفاق ہی اور ایک حدیث مین فرمایا کہ
غنا کرنیوالی عورت ملعون ہی اور جو اسکی کمائی کھائے وہ بھی ملعون ہی اور حضرت
امام رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہی کہ جو شخص اپنی نفس کو گانے سے

گانا بجانا منع ہے

پاکیزہ اور باز رکھی اور غنا نہ سنی تحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ خدا ہوا کو حکم فرمائیگا کہ اُس درخت کو حرکت دے پس اُس درخت سے ایسی آواز خوش سنیگا کہ کبھی نہ سنی ہو اور جس نے غنا کو سنا ہی وہ شخص اُس آواز کے سننے سے محروم رہیگا۔ حق الیقین مین جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حرام ہونے مین استعمال آلات لہو مثل طنبور و عود و نانے و دف وغیرہ کا اتفاق علما ہی مگر اسکے گناہ کبیرہ ہونے مین اختلاف ہی اور جو علما غنا کو کبیرہ جانتے ہین ان چیزونکو بھی کبیرہ جانتے ہین اس عبارت سے جناب مجلسی علیہ الرحمہ کے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ان چیزون کا غنا سے شدید تر ہی اور احادیث مذمت مین ان آلات کی بکثرت مین چنانچہ کتاب من لایحضر مین مروی ہے کہ جسکے گھر مین چالیس دن طنبور رہے تحقیق کہ وہ گھر سزاوار غضب الٰہی ہوگا

فصل سترہوین جوا کھیلنے کی اور شطرنج اور نرد بازیکے عقاب مین

جوا کھیلنی کی سب قسمین حرام ہین اور قرآن مجید مین متعدد مقام پر میسر کی مذمت وارد ہی اور احادیث مین منقول ہی کہ جن چیزون پر شرط لگائی جاے وہ سب میسر ہین اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہی کہ احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ مسابقت اور شرط لگانا جائز نہین ہی مگر گھوڑے اور استر اور الاغ اور اونٹ اور ہاتی اور تیر اندازی مین اور احادیث مذمت اقسام قمار مین بکثرت وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شطرنج کے اور نرد بازی سے ممانعت فرمائے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ کسی شخص نے حضرت سے شطرنج کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجوسیت اہل مجوس کے لئے رہنے دو کہ حق سبحانہ وتعالی مجوسیت پر لعنت فرماتا ہی اور امام موسیٰ کاظم سے

روایت ہی کہ کسی شخص نے اہل بصرہ مین سے حضرت سے عرض کی کہ مین حضرت پر فدا ہون
مجھے ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھنے کا اتفاق ہوتا کہ وہ شطرنج کھیلتے ہین اور مین نہین کھیلتا
مگر دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا تجھے اُس صحبت سی کیا کام ہی کہ جس صحبت کے لوگون پر
حق تعالی نظر رحمت نہین کرتا حق الیقین مین مذکور ہی کہ جس قمار سے بالخصوص ممانعت
وارد ہی مثل شطرنج و نرد و اربعہ عشر اوسکا سکھانا اور سیکھنا او کھیلنا اگرچہ بازی معین نہو
جب بھی حرام ہی اور بعض اخبار سے ظاہر ہوتا ہی کہ نرد و شطرنج گناہ کبیرہ ہی اور باقی قمار
قمار مثل اسکے کہ دوڑنے مین یا کشتی لڑنے مین یا کسی بھاری چیز کے اوٹھانے مین
یا گیند کھیلنے مین اگر شرط لگائی جاوے اور بازی معین ہو تو حرام ہی اور اگر بازی مقرر نہو
محض کھیل کے طور سی ہو تو اُسکی حرام ہونے مین اختلاف ہے اور بعض علما نے تصریح کی ہی
کہ انگشتر بازی اور طاق جفت اور پاسنگے اندر ٹھہرنیکا امتحان کہ کون زیادہ ٹھہرتا ہی
یہ سب حرام ہین اگرچہ شرط نہ قرار دین اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ شطرنج بیچنا حرام ہی اور قیمت اُسکی کھانا حرام ہی اور اُسکی حفاظت کفر ہی
اور اُسکا کھیلنا شرک ہی اور جو شخص کہ شطرنج کھیلی اُسپر سلام کرنا گناہ ہی اور شطرنج کبیرہ
مہلکہ ہی جو شخص اسمین ہاتھ ڈالے مثل اسکے ہی کہ اُسنے گوشت خوک مین ہاتھ ڈالا
جب تک ہاتھ نہ دھوئے نماز اوسکی مقبول نہوگی اور جو شخص کہ نرد و شطرنج کو دیکھے
مثل اسکی ہے کہ اُسنے اپنی مان کی فرج پر نظر کی اور جو شخص شطرنج کھیلتے دیکھے اور
جو کھیلتا ہو اُسپر سلام کرے تو یہ دونون گناہ مین برابر ہین اور جو شخص مجلس شطرنج مین
کھیلنے کی قصد سے بیٹھے تو اپنے جگہہ جہنم مین مہیا سمجھ لے اور یہ زندگانی اُسکی لئے بروز قیامت
باعث حسرت ہوگی حضرت فرماتے ہین اون لوگون کے ساتھ ہرگز ہمنشینی اختیار نکر
کہ جو اس کھیل سی مغرور رہین اسوجہ سے کہ مجلس شطرنج اون مجالس مین سے ہی کہ اہل
اُسکے ہر ساعت منتظر غضب الٰہی رہتے ہین

فصل اٹھارہوین مذمت غش اور مذمت تطفیف مین

یعنی کم تولنا واضح ہو کہ غش حرام ہے اور معنی غش یہ ہین کہ ادنی چیز کا اعلی چیز مین چھپا دینا یعنی کھوٹی چیز کا کھری چیز مین ملانا مثلاً پانی کا دودھ مین ملا دینا اور احادیث اسکے مذمت مین متواتر وارد ہین کتاب مکاسب مین باسانید متعددہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے لیس من المسلمین من غشہم یعنی مسلمین سے نہین ہے وہ شخص کہ جو غش کرے اور مسلمانون کو فریب دے اور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسلمان سے غش کرے یا اُسے فریب دے یا مسلمان سے مکر کرے تو وہ شخص ہم مین سے نہین ہے اور عقاب الاعمال مین اونھین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے خرید یا فروخت مین غش کرے وہ ہم مین سے نہین ہے اور وہ بروز قیامت قوم یہود کے ساتھ محشور ہوگا اسواسطے کہ جو شخص غش آدمیون سے کرے وہ مسلمان نہین ہے یہانتک کہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن سے غش کرے یا اُسے فریب دے تو خداوند عالم اُسکے رزق سے برکت زائل کریگا اور در معیشت اُس پر مسدود فرماویگا اور اُسکے امور مین متوجہ نہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے ایک مرد آرد فروش سے فرمایا کہ تو اپنی تئین غش سے باز رکھ بتحقیق کہ جو شخص غش کریگا اُسکے مال مین بھی غش کیا جائیگا اور اگر مال مین غش نہوا تو اوسکے اہل مین غش کیا جائیگا اور واضح ہو کہ تطفیف حرام ہے اور تطفیف سے یہ مراد ہے کہ بائع کا مشتری کو تولنے مین یا تولنے مین کم دینا خداوند عالم قرآن مین فرماتا ہے

ویل للمطففین الآیۃ

فصل انیسوین حرمت سحر مین

سحر حرام ہے کتاب مکاسب مین شیخ مرتضی نجفی روایت کرتے ہین کہ معصوم علیہ السلام نے ضمن مین ایک حدیث کے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سحر کو سیکھے خواہ کم ہو خواہ زیادہ تحقیق کہ وہ شخص کافر ہے اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تین شخص داخل جنت نہونگے

اول شراب خوار دوسری ساحر تیسری قاطع رحم

فصل بیسوین عقاب ترک نماز مین

یہ مضمون باب صلواۃ مین مذکور ہو چکا ہی کچھ مختصر اس باب مین بھی تاکیداً لکھا جاتا ہی کہ کافی ہین حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص نماز کی تحقیر کرے وہ میری شفاعت سے محروم رہیگا اور حوض کوثر پر وارد نہو گا من لایحضر مین منقول ہی کہ کسینے حضرت صادقؑ سے سوال کیا کہ کیا سبب ہی کہ آپ زانی کو کافر نہین کہتے اور تارک الصلواۃ کو آپ کافر کہتے ہین اس امر پر کیا دلیل ہی حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ زانی اور مثل زانی کے بسبب خواہش نفس مرتکب گناہ ہوتے ہین اور تارک الصلواۃ ترک نماز نہین کرتا مگر یہ کہ نماز کو حقیر سمجھتا ہی

فصل اکیسوین زکوٰۃ و خمس ندینکی عقاب مین

واضح ہو کہ زکوٰۃ ندینا فقرا مومنین پر ظلم ہی اور احادیث مذمت ظلم کی بیان ہو چکی ہین وہی کافی ہین علاوہ اسکے اور احادیث زکوٰۃ ندینے کی عقاب مین بحث زکوٰۃ مین بیان ہوئی اور احادیث مین وارد ہی کہ حفاظت اموال زکوٰۃ سے ہی اور جو مال کہ تلف ہوتا ہی وہ زکوٰۃ ندینکی وجہ سے تلف ہوتا ہی اور اگر لوگ زکوٰۃ دیا کرین تو کوئی مسلمان فقیر و محتاج نرہی اور زکوٰۃ دینا باعث قبولیت نماز ہے اور خمس حق اہلبیت علیہم السلام و حق سادات ہی خمس نہ دینا بدترین اقسام ظلم ہی

فصل بائیسوین عقاب ترک حج مین

ہدایۃ الامہ مین جناب رسولخداؐ سے منقول ہی کہ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص مرجاے اور اُس شخص نے باوجود استطاعت و تندرستی حج نکیا ہو تو وہ شخص اوس جماعت سے ہی کہ جنکے حق مین خدا نے فرمایا ہے ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی یعنی ہم محشور کرینگے اوسکو بروز قیامت اندھا اور کتاب مذکور مین منقول ہی کہ حضرت رسولخداؐ فرماتے ہین کہ یا علیؑ جو شخص حج کے بجالانی مین تاخیر کرے یہانتک کہ مرجاے تو پروردگار بروز قیامت اُس شخص کو یہودی یا نصرانی کی جماعت سے

اٹھائیگا اور بعض حدیثین اس مضمون کی بحث حج مین بیان ہوئے ہین

خاتمہ

واضح ہو کہ دریافت کرنا مسائل حلال و حرام کا اور معرفت واجبات و محرمات اول فرائض سے ہی اور اہم عبادت یہ ہی کہ معصیت سے پرہیز کرے اور فرائض خدا کو بجالاوے اور کل معصیتین قبیح و بد ہین اور عقوبت ہر گناہ کی شدید ہی کسی گناہ کو کم نہ سمجھے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ اور جس معصیت کو حقیر جانکے کریگا عقوبت اُسکی زیادہ ہو جائیگی اگرچہ صغیرہ ہو اور جس صغیرہ پر اصرار کرے وہ کبیرہ ہو جاتا ہی پس چاہئے کہ معاصی سے احتراز کرے اور حقوق ناس سے ہمیشہ باحذر رہے اور توبہ و استغفار مین اون شرائط کے ساتھ کہ جو بحث توبہ مین بیان ہو چکی ہین مشغول رہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہی لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار حاصل اس حدیث کا یہ ہی کہ صغیرہ بسبب اصرار صغیرہ نہین رہتا اور کبیرہ بسبب استغفار بخشدیا جاتا ہے شکر خدا کہ جلد اول کتاب تحفۂ احمدیہ ختم ہوئی مؤمنین کی خدمت مین یہ التماس ہی کہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اور پابند ان احکام کے رہین اور مؤلف و بانی کو دعاے خیر سے یاد کرین

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ

تمت